

لُغَةُ الْقُرْآنِ

فہرست الفاظ



بِإِذْنِ الْمَوْلَانَا

اُردو بازار ۰ ایم اے جناح روڈ ۰ کراچی پاکستان فون: 32631861

مولانا محمد عبدالرشید نعمانی

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْتَبِرُونَ

مُكْتَمَل

لُغَاتُ الْعَرَبِ

مع فهرست الفاظ

جلد اول - الف

تالیف

مولانا محمد عبدالرشید نعمانی

اردو بازار ایم ای جیلد روڈ
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت

جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں
کاپی رائٹس رجسٹریشن نمبر 3583

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : اپریل ۲۰۰۷ء علمی گرافکس

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿..... ملنے کے پتے﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال ہاؤس ۲ کراچی
بیت الکتب بالتقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار فیصل آباد
مکتبہ المعارف محلہ جنگلی - پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نا بھ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی ٹیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

ISLAMIC BOOKS CENTRE
119-121, HALF WELL ROAD
BOLTON BL 3NE, U.K.

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE LILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

﴿ امریکہ میں ملنے کے پتے ﴾

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

اس طریق کار سے کتاب کو طویل ہوئی لیکن فائدہ بھی اسی قدر بڑھ گیا اور نہ اگر مشتقات اور مرکبات کو سرے سے نظر انداز کر دیا جاتا تو اس سے صرف وہی اشخاص نفع اٹھا سکتے جو سبھی صرف و نحو اور اشتقاق کے قواعد سے واقف ہیں۔ کتاب کی تدوین کی صورت یہ ہے کہ الفاظ حروف معجم کی ترتیب سے لکھے گئے ہیں اور ترتیب ظاہر الفاظ کی صورت ہی پر رکھی گئی ہے، ماخذ اشتقاق کا لحاظ نہیں کیا گیا کیونکہ اس کا دریافت کرنا علوم کی دسترس سے باہر تھا بلکہ تو سطین کو بھی ماخذ پر پوری طرح عبور نہیں ہوتا۔

اول حرف اب ہما در ثانی حرف فصل پہلے لفظ لکھا گیا ہے پھر اس کا سلیس ترجمہ اب گروہ لفظ حروف ہے تو اس کے معانی مع امثلیہ بیان کئے گئے ہیں اور اگر فعل ہے تو اس کا باب اور صیغہ پھر مزید فیہ میں تو باب ہی کو ذکر کیا گیا ہے اور مجرد میں اس کے مادہ اشتقاق کا بھی مزید فائدہ کے لئے باب اور مادہ اشتقاق کا ترجمہ بھی لکھا گیا ہے۔ اب اگر ایک باب کے چند مشتقات ایک ہی فصل میں مذکور ہیں تو باب اور مادہ اشتقاق کا ترجمہ اختصار کے خیال سے نہیں دہرایا گیا بلکہ پہلے ہی لفظ کے ذیل میں جو ترجمہ لکھا گیا اسی کو کافی سمجھا ہے اور مجرد میں باب کا تعین بھی پہلے ہی لفظ کے ساتھ کر دیا گیا ہے مثلاً أَبْصَرَ أَبْصَرَ أَبْصَرَ تَابِصْرًا میں صرف پہلے لفظ کے ضمن میں ابْصَرَ کے معنی بیان کئے ہیں اور بقیہ الفاظ کے ذیل میں صرف ابْصَرَ سے ان کا آنا بتایا ہے اس کا ترجمہ نہیں لکھا یا مثلاً ابوا کے ضمن میں اس کا باب صَرْبٌ اور فتح سے آنا نیز مادہ اشتقاق اباء کے معنی ذکر کر دئے گئے تو اب اس فصل میں آبی اور ابیکن کے ذیل میں باب کا ذکر نہیں ہوگا اور نہ اباء کے معنی بتائے جائیں گے بلکہ صرف اباء سے مشتق ہونے کا بیان ہوگا اور اگر وہ لفظ اسم ہے تو مفرد کی جمع اور جمع کا مفرد بھی بتایا گیا ہے لیکن اگر قرآن مجید میں مفرد اور جمع دونوں مذکور ہیں تو پھر ہر ایک کا ذکر اپنے اپنے موقع پر کیا گیا ہے، الفاظ مرکبہ میں شمارہ کا تعین کیا گیا ہے ترکیب اصنافی اور ترکیب توصیفی بھی بیان کی گئی ہے جہاں مناسب سمجھا تفصیل صرفی کی بھی تفصیل کر دی گئی ہے۔ تمام الفاظ کی ضروری تشریح اور تفصیل کا پورا اہتمام کیا گیا ہے، کسی لفظ کی تشریح یا اس کے معنی کی تحقیق میں جہاں مفسرین، فقہاء اور اہل لغت وغیرہ کا اختلاف ہے، اس کو نقل کر کے قول فیصل بیان کیا گیا ہے۔ جا بجا تمام وہ مناسب فوائد قلمبند کر دئے گئے ہیں جو فہم قرآن میں سہولت پیدا کر سکیں چونکہ مقصد یہ ہے کہ مشاقران کے مطابق قرآن مجید کا لغت تیار ہو اس لئے محض لغت ہی کے تتبع پر اکتفا نہیں کی بلکہ کوشش کی ہے کہ ہر لفظ کے وہی معنی لکھے جائیں جس معنی میں قرآن مجید نے اس کا استعمال کیا ہے اور جو معنی علماء رحیق نے اس سے سمجھے ہیں۔

اسی طرح جو لفظ قرآن مجید میں متعدد معانی میں استعمال ہوا ہے وہ تمام معانی بالتفصیل لکھے ہیں اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ کس موقع پر وہ لفظ کس معنی میں مستعمل ہوا ہے، جس لفظ کی تفسیر میں کوئی مرفوع

حدیث یا کسی صحابی یا تابعی کا قول مل گیا ہے اسے درج کر دیا گیا ہے۔

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام یا دیگر مشاہیر قرآن مثل فرعون، ہامان، شیطان علیہم اللعن والخذلان وغیرہ کا قرآن مجید میں جو جابجا مذکور ہے وہ ہر شخص اس فہرست کی مدد سے دیکھ سکتا ہے، اس لئے صحیح حدیثوں اور مستند روایتوں میں جو ان کے حالات و واقعات مرقوم تھے ان کو بھی ذکر کر دیا ہے، موضوع اور جعلی روایات یا اسرائیلیات کے بیان کرنے سے حتی الوسع اجتناب کیا ہے اور جو جعلی روایات زیادہ تر مشہور تھیں ان کے موضوع اور بے اصل ہونے کی طرف بھی اشارہ کر دیا گیا ہے۔ قصص قرآن جابجا اپنے موقع پر اختصار کے ساتھ تحقیق کی روشنی میں تحریر کئے گئے ہیں، اماکن قرآن یعنی قرآن مجید نے جن جن مقامات کا تذکرہ کیا ہے، ان کا تعین اور ان کی ضروری تشریح و تفصیل کر دی گئی ہے۔

الفاظ قرآن کے معانی اور ان کی تحقیق میں میرا جو کچھ سرمایہ ہے وہ بڑی حد تک امام راغب اصفہانی کی کتاب مفردات غریب القرآن ہے اور پھر تفسیر حدیث، لغت اور جغرافیہ کی وہ تمام مستند اور متداول کتابیں جن کے حوالے جابجا کتاب کے صفحات پر بکھرے پڑے ہیں، اس امر کی پوری کوشش کی گئی ہے کہ جو کچھ لکھا جائے، پوری تحقیق سے لکھا جائے چنانچہ کسی آسان سے آسان لفظ کا ترجمہ بھی بغیر کتابوں کی مراجعت کے تحریر نہیں کیا گیا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ مجھ لغت سے زیادہ الفاظ قرآن کی فہرست تیار کرنے میں وقت پیش آئی اور چونکہ یہ بالکل غیر علمی کام تھا اس لئے اس کے انجام دینے سے بار بار طبیعت اکتا جاتی تھی مگر الحمد للہ یہ کام بھی پورا ہو گیا۔

عام طور پر الفاظ قرآن کی جو فہرستیں اس وقت متداول ہیں ان میں سے بعض میں تو صرف نمبر سورت اور نسبت درج ہیں، اس میں ایک وقت تو یہ ہے کہ ہر شخص کو سورت کا نمبر کہاں یا درہت ہے دوسرے ہندوستان میں عام طور پر جو قرآن نجدی شائع ہوتے ہیں ان میں آیات کے نمبر لکھنے کا التزام نہیں ہوتا اور بعض میں سورت کے نام کے ساتھ دہائیوں کا حوالہ تحریر ہے مثلاً سورت کے نام کے ساتھ عشر کے ذیل میں (۹) لکھا ہوگا جس کا مطلب یہ ہے کہ اس سورت کے نویں عشر یعنی (۸۰) سے (۹۰) تک کی آیات میں اس لفظ کو تلاش کرنا چاہئے۔ اس صورت میں بھی وہی پہلی وقت باقی رہتی ہے، علاوہ ازیں متعدد سورتوں کے کسی کسی نام میں جن میں سے بعض نام عوام میں مشہور نہیں، بعض میں سورت کے نام کے ساتھ ساتھ کوئی آیت یا پارہ اور آیت کے نمبر کا بھی حوالہ درج ہے۔

یہ فہرست، اگرچہ اپنی جگہ مشکل ہے مگر اس میں دشواری یہ تھی کہ حروف کی فہرست بالکل نظر انداز

کردی گئی ہے پھر پاؤں اور سورتوں کے حوالے ترتیب وار درج نہیں اور پھر تکرار زیادہ، مثلاً **أَطِيعُوا** کے متعلق حسب ذیل حوالے بہ ترتیب ذیل درج ہیں، آل عمران، نور، نساء، انفال، آل عمران، طہ، مائدہ، انفان، آل عمران، نوح، بدشہ فہرست نگار نے جس مفصلہ کو سامنے رکھ کر اس فہرست کو مرتب کیا ہے اس کے پیش نظر یونہی ہونا چاہئے تھا مگر ظاہر ہے کہ مولف کے لئے اس کی پیروی مشکل تھی۔

میں نے فہرست کے سلسلہ میں یہ کیل ہے کہ ہر لفظ کے متعلق پارہ اور رکوع کا حوالہ دیا ہے، علامت پارہ کے لئے (ب) کا نشان لکھا ہے (ب) کے اوپر پارہ کا عدد مرقوم ہے اور نیچے رکوع پارہ کا، اس طرح کی ایک فہرست نجوم القرآن جدید کے نام سے عرصہ مہالابور سے شائع ہوئی تھی مگر اس میں کمی یہ تھی کہ مرتب کے اس ادعا کے باوجود کہ ہر ایک لفظ متجانس شکل کو جدا جدا دکھایا گیا ہے، اکثر مقامات میں تجنیس خطی بدستور باقی ہے، بعض الفاظ سرے سے مذکور ہی نہیں جیسے 'اسین' وغیرہ، اسی طرح مرکبات کے علیحدہ حوالے دینے کا بھی التزام نہیں کیا گیا چنانچہ پہلے ہی لفظ کے سلسلہ میں جو حوالے مرقوم ہیں، وہ ملاحظہ ہوں: **آبَا ۱۱** **۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱**

تعالیٰ عوام کے لئے الفاظ کا ترجمہ متوسطین کے لئے ماخذ اشتقاق، صیغوں کا تعین اور معانی کی ضروری تشریح و تفصیل اور خواص کے لئے اس کے علمی مباحث دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ ایک مدرس اس کتاب کو ہاتھ میں لیکر قرآن مجید کا درس دے سکتا ہے۔ ایک طالب علم اس کے ذریعہ استاد کے دئے ہوئے قرآنی سبق کو اچھی طرح یاد کر سکتا ہے اور ایک عام آدمی اس کے مطالعہ سے اپنی فہم کے مطابق قرآن مجید کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔

ہم نے بہت سے انگریزی فارسی تعلیم یافتہ اصحاب کو دیکھا ہے جن کا مذہبی جذبہ انکو قرآن مجید کی طرف متوجہ کرتا ہے وہ اسکو عربی میں سمجھنا بھی چاہتے ہیں اور اس غرض سے عربی زبان کے حاصل کرنے کی ان کے دل میں خواہش بھی ہوتی ہے مگر بڑی عمر میں دوسری زبان سیکھ لینے کا حوصلہ ہر شخص کو نہیں ہوتا، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دو ایک مہفتہ ماضی مضارع کی عربی گردانوں کے یاد کرنے پر صرف ہوئے کہ طبیعت اکتانگی، جی چھوٹ گیا اور عربی سیکھنے کا سارا جوش فرد ہو کر رہ گیا، یہ لوگ دوسری زبانوں کی قواعد سے بھی کسی نہ کسی حد تک ضرور واقف ہوتے ہیں اس لئے الفاظ کے متعلق وہ ضروری تشریح و تفصیل جو کتاب میں درج ہے اگر ان حضرات کے ذہن نشین ہو جائے تو امید ہے کہ عربی ہی میں قرآن مجید کے سمجھنے کا سیقہ پیدا ہو جائے گا۔

جو کچھ اور جیسا کچھ بن آیا بدیہ ناظرین ہے، یقیناً اس میں مست سی کوتاہیاں بھی رہی ہوں گی اور فرد گزشتہیں بھی کہ ع۔ بیچ نفس بشر خالی از خطا نہ بود

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس حقیر سعی کو شرف قبولیت سے نوازے اور اصلاح و توبہ کی توفیق بخشے، آمین آمین یا رب العالمین۔

عبدالرشید نعمانی

عرض ناشر

لغات القرآن عرصہ دراز سے نایاب تھی، قرآن پاک کا تحقیقی مطالعہ کرنے والے حضرات کے مسلسل مطالبہ کے پیش نظر یہ کتاب انتہائی محدود تعداد میں شائع کی جا رہی ہے، اس کی اشاعت میں کسی مالی فائدہ کی بجائے علم دین کی خدمت کو نظر رکھا گیا ہے، و عافاً میں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس ناچیز کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین۔

فہرست

صفحہ	نمبر شمار	صفحہ	نمبر شمار
۱۵۳	فصل الضاد المعجمہ	۱۶	۱
۱۵۸	فصل الطار المملہ	۱۷	۱
۱۶۱	فصل القار المعجمہ	۱۸	۲
۱۶۱	فصل العين المملہ	۱۹	۱۶
۱۷۱	فصل النین المعجمہ	۲۰	۲۵
۱۷۳	فصل الفار	۲۱	۲۷
۱۸۳	فصل القاف	۲۲	۳۲
۱۹۶	فصل الکاف	۲۳	۴۱
۲۰۳	فصل اللام	۲۴	۵۰
۲۳۶	فصل الیم	۲۵	۵۹
۲۵۸	فصل النون	۲۶	۶۳
۲۹۰	فصل الواو	۲۷	۷۲
۳۰۰	فصل البار	۲۸	۷۶
۳۱۰	فصل البیاء الثناہ	۲۹	۱۰۲
			۱۰۹
	باب اللالف		۱
	فصل اللالف		۲
	فصل الباء الموحده		۳
	فصل التاء الثناہ		۴
	فصل اثار المثثہ		۵
	فصل الجیم المعجمہ		۶
	فصل الحار المملہ		۷
	فصل الحار المعجمہ		۸
	فصل الدال المملہ		۹
	فصل الذال المعجمہ		۱۰
	فصل الراء المملہ		۱۱
	فصل الزار المعجمہ		۱۲
	فصل سین المملہ		۱۳
	فصل شین المعجمہ		۱۴
	فصل الصاد المملہ		۱۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ الْأَلْفِ

فصل الف

کیا۔ خواہ۔ بھلا۔ یہ اگر متحرک ہو تو اس کو ہمزہ کہتے ہیں،
ورنہ الف۔ جو الف یا ہمزہ کہ با معنی ہو اس کی تین قسمیں
ہیں۔ ایک وہ جو شروع کلام میں آتا ہے، دوسرا وہ جو
وسط کلام میں واقع ہو تو مسرودہ جو آخر کلام میں آئے۔
جو الف کہ شروع کلام میں آتا ہے اس کی بھی
کئی قسمیں ہیں۔

(۱) الف استہام جس سے کسی چیز کے متعلق کوئی
خبر دریافت کی جائے خواہ بصورت استہام یعنی بطور
سجھنے کے ہو جیسے أَلَمْ يَجْعَلْ فِيهَا مَنْ يُفَسِّرُهَا وَيُنَبِّئُهَا
آپ زمین پر اس شخص کو طیفہ بتائیں گے جو اس میں

فساد پر پا کرے) خواہ بصورت تہدید یعنی زجر و توجیح کے لے لے
جیسا لَنْ وَ قَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ (اب تو یہ کہنے لگا حالانکہ
پہلے سے نافرمانی کرتا رہا) یا تَسْوِيَةً عَنِ وَ تَهْزِيلِ كِ دَرِيَانِ
برابری ثابت کرنے کے لے جیسے وَ أَنْزَلْنَاهُمْ آهْرَاسًا
مُنْذِرِينَ لَهُمْ لَأَيُّهُمْ لَآيُؤْتُونَ (آپ ان کو ڈرا پیے یا نہ ڈرا پیے
وہ ایمان لانے کے نہیں) یا استہزام کے لے جیسے أَصَلُّوا تِلْكَ
تَأْتِرُكُنْ نَذْرًا لِّعَبْدِ الْبَآؤْ نَلَا كِيَا تِيرِي نَمَانِ تَحْمِي
یہ سکھایا ہے کہ ہمارے باپ دادا جن کی پریش کرتے آئے
انہیں ہم چھوڑ دیتے ہیں) یا استبطار یعنی بہلت دینے کے
لے جیسے أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ
کیا وقت نہیں آیا ایمان والوں کے لئے کہ گڑگڑائیں

سے ایک خاص قید خانہ مراد ہے جس میں حضرت یوسف علیہ السلام قید تھے۔

جو الف کہ وسط کلام میں آتا ہے وہ تشبیہ کا الف ہے اور بعض جمعوں میں بھی آتا ہے جیسے مُسَلِّمَاتٌ اور مَسَائِلِنَ

الف تانیث جیسے حُجَلِي (حاملہ عورت) بَيْضَاءُ (سفید عورت) اور تشبیہ کا الف ضمیر صَبَّ إِذْهَبَا یہ دونوں آخر کلام میں واقع ہوتے ہیں۔

تَطْمُونٌ بِأَسْوَأِ الظُّنُونِ وَأَصْلُونَا السَّيْلَاً وغیرہ آیات میں الظُّنُونِ اور السَّيْلَاً وغیرہ میں جو الف ہے یہ با معنی نہیں بلکہ محض اصلاح لفظ اور اشباع کے لئے ہر جس طرح کہ بعض اشعار کے آخر میں ہوا کرتا ہے۔

فصل الباء الموحدة

آبا باپ۔ اب باپ کو اور ہر اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی شے کی ایجاد یا ظہور یا اصلاح کا سبب ہو۔

آباء۔ باپ دادا اور چچا۔ اب کی جمع ہے جس کے معنی باپ کے ہیں۔ جمع میں اس کے مفہوم میں دادا اور چچا بھی داخل ہوتے ہیں۔

ان کے دل اللہ کی یاد سے (یعنی باہمی گہرائی کے لئے) مہلت باقی ہے؛

واضح رہے کہ الف استخارجب اثبات پر داخل ہوتا ہے تو اسے نفی بنا دیتا ہے کیونکہ جب کسی شے کے متعلق اثبات کا سوال ہو تو اس کی نفی پہلے سے ثابت ہوئی جب ہی تو اس کے ثبوت کو دریافت کیا جا رہا ہے اور جب نفی داخل ہوتا ہے تو اسے اثبات میں بدل دیتا ہے کیونکہ یہ جب نفی پر داخل تو نفی کی نفی اور نفی کی نفی اثبات ہے جیسے اَلَيْسَ اللهُ بِالْحَكِيمِ الْحَكِيمِينَ (کیا نہیں ہے اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم) یعنی ضرور ہے۔

(۲) وہ الف جو نفس کلام کے متعلق خبر دیتا ہے جیسے اَبْصُرْ بِهَذَا عَيْنًا (کیا عجیب دیکھتا اور سنتا ہے)

(۳) الف امر خواہ قطعی ہو یا وصلی جیسے اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ (ہم پر آسمان سے بھرا ہوا خوان نازل فرما) اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَنُودٌ (میرے لئے بہشت میں ایک گھرانے پاس بنا دے)۔

(۴) وہ الف جو لام تعریف کے ساتھ آتا ہے اور جس پر داخل ہوتا ہے اس کو معرف بنا دیتا ہے جیسے يَصْأَجِيهِ السَّيْفُ (مے قید خانہ کے ہر درویش کو) کہ یہاں "السجن"

صالحین کی انتہائی احتیاط کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ ایک ہمارا یہ زمانہ ہے کہ ہر منکر حدیث اور عمل بالقرآن کا دعویدار جو چاہتا ہے بلا تکلف اپنی طرف سے قرآن مجید کے معنی بیان کر دیتا ہے۔ آپؐ کی صبح اَدُوبُ آتی ہے۔ ہفت

آبِ اَبِیْلِ۔ جھنڈے جھنڈے پرے کے پرے۔ ابو عبیدہ نے تصریح کی ہے کہ متفرق جماعت کو ابابیل کہتے ہیں چنانچہ عرب ولے ہوتے ہیں جملہ ت الخیل ابابیل من مہنا و مہنا اور اور اہرے سواروں کے پرے کے پرے آئے، اس کا واحد آتا ہے یا نہیں اس بارے میں دو قول ہیں ماخض اور فزار کا بیان ہے کہ جس طرح شَمَا طِیْحًا اور عِبَادِیْدًا کا واحد نہیں آتا ویسے ہی اس کا بھی واحد نہیں آتا، دوسرا قول یہ ہے کہ اس کا واحد آتا ہے چنانچہ ابو جعفر روای نے جو لغت میں ثقہ اور معتبر خیال کیا جاتا ہے تصریح کی ہے کہ اس نے ابابیل کا واحد ابابیل۔ سنا ہے۔ کسان کا بیان ہے کہ عَجُوْلٌ اور عَجَائِجِلٌ کی طرح میں نخویوں کو ابُوْلٌ اور ابابیل ہوتے ہوئے سنتا تھا۔ فراتے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص دیتا

آبِ اَبِیْلِ۔ جانوروں کے کھلنے کی گھاس اور چارہ کہتے ہیں لیکن وہ کوئی گھاس اور کوئی چارہ ہے اور اس کی کیا شکل صورت ہے اس کے تعین میں اہل لغت کے متعدد اقوال ہیں مفسرین سلف میں سے مجاہد حسن بصری قاتذ اور ابن زید کا بیان ہے کہ انسانی غذا میں فواکہ (پھول) کا جو درجہ ہے چرندوں کی خوراک میں وہی حیثیت اس کی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جب اس کے تعین کے متعلق سوال ہوا تو فرماتے لے اسی سہاہ تَطْلَنِي وَ اِيَّيْهِ تَقْلَنِي لِمَا قَلْتُ فِي كِتَابِي اللّٰهُ مَا لَا اَعْلَمُ اَخْرَجَ ابُو عَبِيْدٍ فِي فَضَائِلِهِ وَعَبْدُ بِنِ حَمِيْدٌ هُوَ نَسَا اَسْمَانٌ مَجْمُورٌ سَايَةً فُلْجٌ هُوَ كَاوُكُوْسِيٌّ زَمِيْنٌ مَجْمُورٌ اَوْ اَدْرِيْهُنَّ دِيْكَ جَبَّ كَيْفَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَفْسِيْرٌ اِيْسِيْ بَاتٍ كَبِيْرٌ حِيْنٌ كَا مَجْمُوعٌ عِلْمٌ هُوَ صَحِيْحٌ بَخَارِيٌّ فِي حَضْرَتِ اَنْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَعْرُوِيٌّ هُوَ حَضْرَتُ عَمْرِو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعْمٌ اِيْكَ مَتَبَرٌ اِيْتٌ پُرْمِيٌّ اَوْ فَرَمَا يَا كَيْفَ اَبُتْ كَيْفَ اَبُتْ پھر خود ہی فرماتے لے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے تعین کا ہم کو تکلف کیا ہے اور اس کا حکم دیا ہے۔ اس سے تفسیر قرآن کے متعلق صحابہ کرام اور سلف

ابتغاء سخت کوشی کے لئے مخصوص ہے اگر اچھے

مقصد کے لئے ہو تو محمود ہے ورنہ مذموم ہے۔

۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

اِبْتِغَاءٌ كَلْبٌ - تمہارا تلاش کرنا۔ اِبْتِغَاءٌ مضاف کلمہ ضمیر

جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے

اِبْتِغُوا - تم تلاش کرو۔ چاہو۔ اِبْتِغَاءٌ سے امر کا صیغہ جمع

مذکر حاضر ہے

اِبْتِغُوا - انہوں نے چاہا۔ تلاش کیا۔ اِبْتِغَاءٌ سے ماضی کا

صیغہ جمع مذکر غائب ہے

اِبْتِغَى - اس نے چاہا تلاش کیا۔ اِبْتِغَاءٌ سے ماضی کا

صیغہ واحد مذکر غائب ہے

اِبْتِغَىٰ میں چاہوں۔ تلاش کروں۔ اِبْتِغَاءٌ سے مضارع

کا صیغہ واحد مکمل ہے

اِبْتِغَيْتَ - تو نے چاہا۔ اِبْتِغَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے

اِبْتَلُوا انتم آزماؤ۔ اِبْتِلَاءٌ سے جس کے معنی آزمانے اور

امتحان لینے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے

اِبْتَلَىٰ اس نے آزمایا۔ امتحان لیا۔ اِبْتِلَاءٌ سے ماضی کا

صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ اِبْتِلَاءٌ سے ماضی کا

صیغہ واحد مکمل ہے۔ امتحان لینے والا اس شخص کی

لیاقت و صلاحیت سے پوری طرح باخبر ہو جائے دوسرا

یہ کہ اس کی لیاقت و صلاحیت کا تو متحن کو پوری طرح

علم ہو گا اور ان کی نظریں اس کی حالت کا پیش کرنا

منظور ہو کہ وہ کس قابلیت و صلاحیت کا مالک ہے،

قرآن مجید میں ابتلاء کی نسبت جب اللہ عزوجل کی طرف

ہو تو دوسرے معنی مراد ہوتے ہیں ہے

اِبْتَلَىٰ - وہ آزمایا گیا۔ اِبْتِلَاءٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد

مذکر غائب ہے

اِبْتَلَيْتَ - اس کو آزمایا۔ اِبْتَلَىٰ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر

غائب کا ضمیر واحد مذکر غائب ہے

اَبْحَسْ - سمندر بجزر کی جمع ہے۔ بحر سمندر کو کہتے ہیں ہے

اَبَدًا - ہمیشہ۔ زمانہ مستقبل غیر محدود ہے

۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱ ۰

۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

اَبْدًا لہذا میں اس کو بدل دوں۔ تبدیلی سے جس کے معنی

بدل ڈالنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مکمل کا ضمیر

واحد مذکر غائب ہے

اَبْرَارٌ نیک لوگ۔ بڑا اور باڑ کی جمع جس کے معنی نیک کے

ہیں ہے

ابراہیمؑ خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے
 مقدس رسول اور ہمارے نبی خاتم النبیین حضرت محمد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد اور بچہ آپ کے
 تمام انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں یہی وجہ ہے کہ
 بحالت شہد نماز میں درود کے وقت آپ کا بھی نام لینے
 کا حکم دیا گیا حدیث حراج میں مذکور ہے کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتویں آسمان پر آپ کو اس حال
 میں پایا تھا کہ بیت المعمور سے آپ اپنی پشت کا کئیہ کڑو
 ہوئے تھے۔ آپ نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا
 استقبال مرجا بالابراہیم الصالح والنبی الصالح فرماتے
 ہوئے کیا تھا۔ صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ
 عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے جس کو چاہے
 لباس پہنایا جائیگا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے
 صحیح مسلم میں حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک شخص
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ کو خیر البر
 سے خطاب کیا تو آپ نے فرمایا وہ ابراہیم تھے شفاعت

کی طویل حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن جب تمام لوگ
 اکٹھے ہو کر حضرت آدم و حضرت نوح علیہما السلام کے بعد
 حضرت ابراہیمؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کرانے
 کے لئے درخواست کریں گے تو آپ فرمائیں گے کہ اس کام
 کے لئے میں نہیں تم موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ یہ
 حدیث صحیحین میں مذکور ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت
 ملک بابل کے شہر اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش
 سے دو ہزار سال قبل ہوئی۔ عام مورخین کے بیان کے مطابق
 آپ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں حضرت سام بن
 نوح سے ملتا ہے لیکن ان کا بیان قیاس و تخمین سے زیادہ
 حیثیت نہیں رکھتا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اپنے سلسلہ نسب کے بارے میں اس یقین کے باوجود
 کہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہیں عدنان
 سے اوپر کے سلسلہ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ ذب
 النسابون (نسب میان کنز الوالذہاموں کی تمیز میں
 غلطیانی سے کام لیا ہے) جب حضرت ابراہیم سے نبی
 کے متعلق یہ حال ہے تو اوپر کے سلسلہ کے متعلق کیا کہ

صحیح مسلم کتاب الایمان باب الاسراء۔ صحیح بخاری باب المعراج۔ صحیح ابی نعیم کتاب الانبیاء باب قول اللہ و اتخذ اللہ
 ابراہیم خلیلاً۔ صحیح مشکوٰۃ باب الخوض والشفاعة۔

جا سکتا ہے علیہ السلام کے متعلق حدیث صحیح میں وارد ہو کر
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابراہیم
 فانظر والی صاحب کلمہ اگر ابراہیم کو دیکھنا چاہو تو اپنے
 صاحب (یعنی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھو
 حضرت ابراہیم کی قوم بت پرستی کے ساتھ ساتھ کواکب
 پرستی بھی کرتی تھی آپ نے بعثت کے بعد سب سے
 پہلے اپنے باپ آزر کو حق کی تبلیغ کی پھر اپنی قوم کو کجایا
 پھر بادشاہ وقت فرود سے مناظرہ کیا اور توحید کے
 دلائل بیان کر کے اس کو ششدر کر دیا۔ مگر یہ سختوں نے
 ایک نہ سنی اور سوائے آپ کی زوجہ محترمہ حضرت سارہ
 رضی اللہ عنہا اور آپ کے پیارے بیٹے حضرت لوط کے
 اور کوئی ایمان نہیں لایا۔ قوم نے ہر طرح آپ کو ستانے
 اور آپ کی ایذا رسانی پر کمر باندھی یہاں تک کہ ظالموں نے
 آپ کو دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے
 کافروں کو ذلیل کر کے آگ کو آپ کے لئے برود و سلام
 کر دیا۔ مسئلہ پہلی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
 مرفوعاً مروی ہے کہ جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا تو آپ
 کی زبان مبارک یہ الفاظ تھے اللهم انک فی السماء
 واحد، وانا فی الارض واحد، عبدک ذلک اللہ بلا شبہ
 تو آسمان میں واحد ہے اور میں زمین میں تیرا ایک لاکھ سا بندہ
 آنحضرت نے تنگ آ کر وہاں سے ہجرت کی اور فرات
 کے مغربی کنارہ کے قریب ایک بستی بیت شریف نامی
 کچھ دنوں کے بعد یہاں سے حران، حران سے فلسطین
 اور فلسطین سے نابلس غرض اسی طرح تبلیغ کرتے کرتے
 مصر پہنچے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا اور حضرت لوط
 علیہ السلام سفر میں ہمراہ تھے۔ یہاں شاہ مصر نے اپنی
 بیٹی حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو آپ کی زوجیت میں دیا
 اب آپ نے اللہ تعالیٰ سے فرزند کے متعلق دعا مانگی اور
 حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت اسماعیل
 علیہ السلام تولد ہوئے اس پر حضرت سارہ رضی اللہ عنہا
 کو رشک ہوا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور
 حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنے ساتھ لے کر جہاں آج
 خانہ کعبہ ہے وہاں تشریف لائے اور اس جگہ ایک بڑے
 درخت کے نیچے زفرم کے موجودہ مقام سے بالائی حصہ پر

سہ صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ واخذ اللہ ابراہیم ذلیلاً و کتاب اللہ اس باب الجعد و صحیح مسلم کتاب الایمان

۷ البیاض والنہایہ لابن کثیر ج ۱ ص ۱۴۶ طبع مصر ۱۳۸۵ھ

ان کو چھوڑ گئے اور خود فلسطین میں مقیم رہے مگر بارہکہ میں حضرت باجرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دیکھنے آتے رہتے تھے۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کی تعمیر کا حکم دیا۔ آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے تذکرہ کیا اور دونوں باپ بیٹوں کو مقدس ہاتھوں سے بیت اللہ کی تعمیر ہوئی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۸۰ سال کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے قنبرہ کا حکم دیا۔ حضرت نے اس کی تمیل کی جب آپ کی عمر سو سال کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ساروق کے بطن سے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی پیدائش کی بشارت دی حضرت ابراہیم کی وفات ۱۷۵ سال کی عمر میں واقع ہوئی اور مدینہ المنیل میں تدفین عمل میں آئی آپ کی پسرانہ میرت کا تذکرہ قرآن عظیم میں جا بجا تہایت تفصیل سے مذکور ہے۔ آپ کا شمار انبیاء الواعزم میں ہے یہود نصاریٰ اور مسلمان سب آپ کو تمیز اور مقدماتے میں	جس کے معنی کسی جگہ سے ہٹنے اور ہٹانے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد منکلم - ۱۱۱
۱۱۱	۱۱۱
۱۱۲	۱۱۲
۱۱۳	۱۱۳
۱۱۴	۱۱۴
۱۱۵	۱۱۵
۱۱۶	۱۱۶
۱۱۷	۱۱۷
۱۱۸	۱۱۸
۱۱۹	۱۱۹
۱۲۰	۱۲۰
۱۲۱	۱۲۱
۱۲۲	۱۲۲
۱۲۳	۱۲۳
۱۲۴	۱۲۴
۱۲۵	۱۲۵
۱۲۶	۱۲۶
۱۲۷	۱۲۷
۱۲۸	۱۲۸
۱۲۹	۱۲۹
۱۳۰	۱۳۰
۱۳۱	۱۳۱
۱۳۲	۱۳۲
۱۳۳	۱۳۳
۱۳۴	۱۳۴
۱۳۵	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۶
۱۳۷	۱۳۷
۱۳۸	۱۳۸
۱۳۹	۱۳۹
۱۴۰	۱۴۰
۱۴۱	۱۴۱
۱۴۲	۱۴۲
۱۴۳	۱۴۳
۱۴۴	۱۴۴
۱۴۵	۱۴۵
۱۴۶	۱۴۶
۱۴۷	۱۴۷
۱۴۸	۱۴۸
۱۴۹	۱۴۹
۱۵۰	۱۵۰
۱۵۱	۱۵۱
۱۵۲	۱۵۲
۱۵۳	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۴
۱۵۵	۱۵۵
۱۵۶	۱۵۶
۱۵۷	۱۵۷
۱۵۸	۱۵۸
۱۵۹	۱۵۹
۱۶۰	۱۶۰
۱۶۱	۱۶۱
۱۶۲	۱۶۲
۱۶۳	۱۶۳
۱۶۴	۱۶۴
۱۶۵	۱۶۵
۱۶۶	۱۶۶
۱۶۷	۱۶۷
۱۶۸	۱۶۸
۱۶۹	۱۶۹
۱۷۰	۱۷۰
۱۷۱	۱۷۱
۱۷۲	۱۷۲
۱۷۳	۱۷۳
۱۷۴	۱۷۴
۱۷۵	۱۷۵
۱۷۶	۱۷۶
۱۷۷	۱۷۷
۱۷۸	۱۷۸
۱۷۹	۱۷۹
۱۸۰	۱۸۰
۱۸۱	۱۸۱
۱۸۲	۱۸۲
۱۸۳	۱۸۳
۱۸۴	۱۸۴
۱۸۵	۱۸۵
۱۸۶	۱۸۶
۱۸۷	۱۸۷
۱۸۸	۱۸۸
۱۸۹	۱۸۹
۱۹۰	۱۹۰
۱۹۱	۱۹۱
۱۹۲	۱۹۲
۱۹۳	۱۹۳
۱۹۴	۱۹۴
۱۹۵	۱۹۵
۱۹۶	۱۹۶
۱۹۷	۱۹۷
۱۹۸	۱۹۸
۱۹۹	۱۹۹
۲۰۰	۲۰۰

أَبْصَرْنَا. ہم نے دیکھ لیا۔ ہم نے بصیرت حاصل کی اِبْصَارًا

سے ماضی کا صیغہ جمع شکم ہے ۱۱

أَبْصَرُهُمْ۔ ان کو دیکھتا رہ۔ اَبْصَرًا اِبْصَارًا سے امر کا

صیغہ واحد مذکر حاضر ہُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۱۲

إِبْعَثْ. تو بوج (فَجَّ) بَعَثٌ سے جس کے معنی کوئی چیز

کو اٹھا کر کرنے اور سامنے کرنے کے ہیں، امر کا صیغہ

واحد مذکر حاضر بَعَثٌ کی دو قسمیں ہیں ایک بشری

دوسری الہی۔ اگر اس کی نسبت فاعلی انسان کی طرف

ہو تو اس کو بشری کہیں گے۔ جیسے ایک شخص کا کسی دوسرے

شخص کو روانہ کرنا اور بھجوانا اور اگر خدا کی طرف ہے تو

اس کو الہی کہا جائے گا اور اس کی ہی دو قسمیں ہیں پہلی

قسم اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے جیسے اشیاء کو عدم

سے وجود میں لانا، دوسری قسم کی مثال مردوں کو چلانا ہے

کبھی کبھی اللہ تعالیٰ اس صفت سے اپنے متاثر بندوں

کو بھی سرفراز فرماتا ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

واقعہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ ۱۳ ۱۴ ۱۵

إِبْعَثْ۔ مجھ سے بھیجا جائے گا۔ بَعَثٌ سے مضارع مجہول

کا صیغہ واحد شکم ۱۶

إِبْعَثُوا۔ تم بوجو۔ بَعَثٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر

۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶

أَبْصَارُكُمْ۔ تمہاری آنکھیں یا تمہاری بینائیاں اِبْصَارًا

مضاف کُمہ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۲۷ ۲۸

أَبْصَارُنَا۔ ہماری نگاہیں۔ اِبْصَارًا مضاف نا ضمیر

جمع شکم مضاف الیہ ۲۹

أَبْصَارُهُمْ۔ ان کی بینائیاں یا ضمیر قلوب کی طرف

لوتی ہے۔ اِبْصَارًا مضاف ہا ضمیر واحد مؤنث غائب

مضاف الیہ ۳۰

أَبْصَارُهُمْ۔ ان کی نگاہیں یا ان کی آنکھیں۔ اِبْصَارًا

مضاف ہُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۳۱

۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰

أَبْصَارُهُنَّ۔ ان عورتوں کی نظریں۔ ان کی آنکھیں۔

أَبْصَارًا مضاف ہُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف ۴۱

أَبْصِرْ۔ دیکھتا رہ (انتظار کر) اِبْصَارًا سے جس کے معنی

دیکھنے اور دکھانے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر

ابصار کا استعمال زیادہ کرل سے دیکھنے کے متعلق ہوتا ہے ۴۲

أَبْصَرَ۔ اس نے دیکھ لیا۔ اس نے بصیرت حاصل کی۔

اِبْصَارًا سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۴۳

أَبْصِرْ يَوْمَ كَيْدِ الْكَافِرِينَ۔ تم بوجو۔ بَعَثٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر

بُغِيَ

أَبْغَى: میں تلاش کروں (ضَرْبٌ) بَغْيٌ سے مضارع کا

صیغہ واحد مکمل بَغْيٌ کے معنی اہل میں یہاں روی سے

بُغْيٌ کی خواہش کرنے کے میں اور اس کی دو قسمیں ہیں

ایک محمود جیسے عدل کی بجائے احسان کرنا اور فرائض

کے علاوہ نوافل کا بھی پابندی نہنا۔ دوسرے مذموم جیسو

حق سے تجاوز کر کے باطل کو اختیار کرنا یا شہادت میں ہڑنا

قرآن عظیم میں اکثر مواقع پر بَغْيٌ کا استعمال مذموم

معنی میں ہی ہوا ہے

أَبْغَيْتُمْ: میں تمہارے لئے تلاش کروں۔ اس میں

کہ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے

أَبْقَى: وہ بچا گا۔ (نَصَرَ ضَرْبٌ) بَقِيَ أَبْقَى: جس کے

معنی غلام کے بھاگنے کے میں ماضی کا صیغہ واحد مذکر گائے ہے

أَبْقَى: دیر تک رہنے والا سدا باقی رہنے والا بَقَاءٌ سے

جس کے معنی باقی رہنے کے ہیں افعال التفضیل کا صیغہ،

یہ لفظ جب اللہ کی صفت ہوگا تو اس کے معنی

سدا باقی رہنے والے کے ہوں گے ورنہ دیر تک رہنے

والے کے۔ بَقِيَ بَقِيَ بَقِيَ بَقِيَ

أَبْقَى: اس کو باقی چھوڑا۔ أَبْقَاءٌ سے جس کے معنی باقی

چھوڑنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے

أَبْكَرَ: صبح۔ بَدُونَ (أَفْعَالٌ) اسم ہے

أَبْكَرًا: کنواریاں۔ بَكْرٌ کی جمع ہے بکر کنواری لڑکی کو

کہتے ہیں

أَبْكَرٌ: مادر زاد گونا گونا۔ بَكْرٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے

أَبْكَرًا: اس نے زلایا۔ أَبْكَرْتُ: جس کے معنی رلانے کے

ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے

أَبْلَسٌ: اونٹ۔ اسم جنس ہے واحد اور جمع دونوں کے لئے

یہ لاجا ہے مگر جمع ہے۔ اسم جمع ہے

أَبْلَعٌ: تو گل جا (فَتَمَّ) بَلَعٌ سے جس کے معنی نکلنے کے

ہیں امر کا صیغہ واحد مؤنث حاضر ہے

أَبْلَغٌ: میں پہنچ جاؤں (نَصَرَ) بَلَّغْتُ سے جس کے معنی

کسی شے تک پہنچنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مکمل ہے

أَبْلَغْتُكُمْ: میں نے تم کو پہنچا دیا۔ أَبْلَغْتُ: ابلاغت سے

جس کے معنی پہنچانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مکمل

کہ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے

أَبْلَغْتُكُمْ: میں تم کو پہنچاتا ہوں۔ أَبْلَغُ: تَبْلِيغٌ سے جس کے

معنی پہنچانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مکمل۔ کہ ضمیر

جمع مذکر حاضر ہے

أَبْلَغُوا. انہوں نے پہنچایا۔ ابلاغ سے ماضی کا صیغہ

جمع مذکر غائب ۲۹

أَبْلَغُوا. اس کو پہنچاؤ۔ ابلاغ سے امر کا صیغہ

واحد مذکر حاضر۔ ضمیر واحد مذکر غائب ۲۹

إِبْلِيسَ۔ شیطان کا نام ہے۔ بر وزن اِفْعِيلِ اِبْلَاسُ

مشتق ہے جس کے معنی سخت ناامیدی کے باعث

غمگین ہو کر شدید متحیر ہو جانے کے ہیں چونکہ شیطان

رحمت حق سے ناامید ہے اس لئے اس کا نام ابلیس ہوا

لیکن علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں سورہ مريم میں

لفظ ادیس پر بحث کرتے ہوئے تصریح کی ہے کہ ابلیس

عجمی لفظ ہے اور اس کا اشتقاق ابلاس سے بتا صحیح

نہیں اس لئے کہ یہ غیر منصرف ہے۔ اور غیر منصرف

ہونے کے لئے تو اسباب منع صرف میں سے کم از کم دو

سبب یا وہ ایک سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو

یا اجاباً ضروری ہے اور ابلاس سے مشتق ہونے کی صورت

میں اس میں بجز علیت کے کوئی دوسرا سبب پایا نہیں

جائے تاہذا غیر منصرف ہونا اس کے عجمی ہونے کی دلیل ہے۔

مسند امام احمد بن حنبل میں حضرت جابر بن عبد اللہ

سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا ابلیس کا تخت سمندر میں ہے وہ روزانہ اپنے لشکر

کی ٹکڑیاں بھینچتا رہتا ہے تاکہ لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کریں

جو جسنا زیادہ لوگوں میں فتنہ پھیلاتا ہے اتنا ہی زیادہ ابلیس

کے نزدیک اس کا مرتبہ بلند ہوتا ہے۔ مسند مذکور میں حضرت

جابر سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جب ابن مسعود سے (جو شیطانِ ظلم میں گرفتار ہو کر دعاوی

باطلہ کا دعویٰ تھا) دریافت فرمایا کہ تو کیا دیکھتا ہے، تو

کہنے لگا مجھے سمندر پر ایک تخت بچھا ہوا نظر آتا ہے جس کے

گرد و گداساں ہی ساںپ ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس

نئے سچ کہا وہ ابلیس کا تخت ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے

ملاحظہ ہو لفظ شیطان) ۲۹ ۲۹ ۲۹ ۲۹ ۲۹

۲۹ ۲۹ ۲۹

ابن۔ بیضا ۲۹ ۲۹ ۲۹ ۲۹ ۲۹ ۲۹ ۲۹ ۲۹ ۲۹

۲۹ ۲۹ ۲۹ ۲۹ ۲۹ ۲۹ ۲۹ ۲۹ ۲۹

ابن۔ تو بنا (ضرب) بناؤ سے جس کے معنی بنانے اور تعمیر

کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲۹ ۲۹ ۲۹

ابن السبیل۔ مسافر ابن السبیل کے نقلی معنی

أَبُوَيْكُمُ تہارے ماں باپ۔ اَبُوئی مضاف کُم

ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہا

أَبُوَيْكُمُ اس کے ماں باپ۔ اَبُوئی مضاف کُم ضمیر

واحد مذکر فاعل مضاف الیہ ہا ہا

آئی۔ اس نے سخت انکار کیا۔ اَبَاؤ سے ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو اَبُو) ہا ہا ہا ہا ہا ہا

آئی۔ میرا باپ۔ اَب مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف

الیہ۔ ہا ہا ہا ہا

أَبْيَضٌ سفید۔ بَيَاض سے جس کے معنی سفیدی کہیں

صفت مشبہا سینما الخیاط الأَبْيَضُ و مراد سفید چمڑے

أَبْيَضَةٌ سفید ہو گئیں، دکنے لگیں۔ اَبْيَضًا

سے جس کے معنی سفید ہونے اور دکنے کے ہیں ماضی

کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ حضرت یعقوب علیہ السلام

کے قصہ میں آنکھوں کے سفید ہونے کے معنی ہیں اور

دوسری جگہ چہروں کے دکنے اور روشن ہونے کو ہا ہا ہا

أَبِيكُمُ تہارا باپ۔ اَب مضاف کُم ضمیر جمع مذکر

حاضر مضاف الیہ ہا ہا ہا ہا ہا ہا

آئی لَهَبٌ۔ یہ عبد العزی بن عبد المطلب کا لقب ہے

اس کی کنیت ابو عقبہ ہے۔ ابو لَهَب کے معنی ہیں شعلہ کا باپ

چونکہ یہ خوبصورت تھا اور نہایت سرخ و سپید اس لئے

قریش نے اس کو ابو لبّ کا خطاب دیا تھا جو بعد میں

اسلام دشمنی کی وجہ سے ایسا نام اس کے جنمی ہونے لگا

بن گیا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی چچا تھا اور

سردارانِ قریش میں شمار کیا جاتا تھا لیکن کفر و شقاوت

کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بدترین مخالف

اور اسلام کا سخت ترین دشمن تھا جب حضور علی الصلوٰۃ

والسلام کسی قبیلہ کو تبلیغ فرماتے یہ بد بخت آپ پر تمہیر

پھینکتا کہ پائے مبارک ہو ہان ہو جاتے اور لوگوں کو

کہتا پھر تاکہ اس کی بات مت سنو یہ شخص تم سے لات و

عزی اور تہارے دیوتاؤں کو تھرا نا چاہتا ہے، کبھی کہتا

محمد ہم سے ان چیزوں کا وعدہ کرتے ہیں جو مرنے کے

بعد ملیں گی ہم کو تو وہ چیزیں ہوتی نظر نہیں آتیں۔ کبھی

دونوں ہاتھوں سے خطاب کر کے کہتا تاکہ امارا

فیکما شیئاً مما یقول محمد (تم دونوں ٹوٹ جاؤ میں تو

تہارے اندران میں سے کوئی چیز نہیں دیکھتا جو محمد بیان

کرتے ہیں) صحیحین، مسند احمد اور ترمذی میں حضرت عبد اللہ

بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آیت و

أَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَخْطَبِ بَيْنَ نَازِلٍ هُوَ تُوْرٍ سَالِئٍ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر نبی فہری بنی عدی قریش کے مختلف خاندانوں کو آواز دہنی شروع کی اور لوگ جمع ہونے لگے یہاں تک کہ جو شخص نہ آسکا اس نے کسی دوسرے شخص کو خبر لینے کے لئے بھیجا، غرض جب قریش جمع ہو گئے اور ان میں ابولہب بھی تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ ایک لشکر وادی میں پڑاؤ ڈلے تم کو لوٹنے کا ارادہ کر رہا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے سب نے کہا ہاں ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا پایا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یقیناً میں تم کو آخرت کے سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں اس پر ابولہب برہم ہو کر بولا: **تَبَالُكُ سَاثِرًا لَا يَأْمُ الْهَذَا جَعْتَنَا** تو صدارت پر یہ کیا اسی لئے ہم کو جمع کیا تھا۔ غرض اس کی شقاوت و بدبختی صد کو پہنچ گئی تھی، جب اس کو عذاب سے ڈرایا جاتا تو کہتا کہ اگر واقعی یہ بات ہونے والی ہو تو میرے پاس مال اور اولاد بہت ہے ان کو فدیہ میں دیکر عذاب سے چھوٹ جاؤں گا، ہجرت کے بعد قریش کے جارحانہ ارادوں کا باعث ایک یہی بھی تھا۔ ۲۰۰ میں مکہ میں غزوہ بدر سے سات روز بعد اس کے زہری قسم

کا ایک واہ نکلا۔ مرض لگ جانے کے خوف سے سب گھڑوں پر سے الگ ڈال دیا اور یہ وہیں پڑا پڑا مر گیا، تین روز تک اس کی لاش اسی جگہ پڑی مٹتی رہی۔ آخر کار اس کے ورثا کو شرم محسوس ہونے لگی تو حبشی مزدوروں سے اجرت پر اٹھا کر اس کو گڑوایا انھوں نے گڑھا کھود کر ایک لکڑی سے اس کو اندر لٹکا دیا اور اوپر سے پتھر بھر دیئے۔ اس طرح بصد سوائی و ذلت وہ ناری جہنم کو سدھارا۔ سورۃ لبیب میں ابولہب کی ہلاکت سے اس کی ذاتی ہلاکت مراد نہیں بلکہ اس کی قومی ہلاکت مراد ہے جو غزوہ بدر کے بعد ہی واقع ہوئی، جس طرح دیگر انبیاء علیہم السلام کے زمانے میں ہمیشہ ایک نافرمان اور سرکش ان کا مقابل رہا ہے اور جو اپنی گمراہی کے باعث پوری کی پوری قوم کی تباہی و بربادی کا سبب ہوا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں فرعون، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں فرعون، اسی طرح اس امت محمدیہ کا فرعون یا فرعون ابولہب کو سمجھنا چاہئے اور قرآن عظیم نے اسی حیثیت سے تمام عمائد قریش کو چھوڑ کر صرف ماسی کا نام لیا **أَبِیْنِ**۔ انھوں نے انکار کیا۔ ابائے سے ماضی کا صیغہ

جمع مؤنث غائب ۳

أَبْتَنُ - میں بیان کروں۔ تَبْتِينُ سے جس کے معنی

بیان کرنے اور ظاہر کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ

واحد حکم ۳

أَبِينَا - ہمارا باپ۔ اَبْ مضاف نا ضمیر جمع شکم مضاف

الیہ - ۳

أَبِيهِ - اس کا باپ۔ اَبْ مضاف ہ ضمیر واحد مذکر غائب

مضاف الیہ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳

أَبِيهِمْ - ان کا باپ۔ اَبْ مضاف ہ ضمیر جمع

مذکر غائب مضاف الیہ ۳

فصل لتاء المثناة

أَتَا - توڑے۔ اِتْيَاءُ سے جس کے معنی دینے کے ہیں

امکا صیغہ واحد مذکر حاضر ۳

أَتَى - آئی والا۔ اِتْيَانٌ سے جس کے معنی آنے کے ہیں۔

اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ۳ ۳

اِتْبَاعٌ تا بعداری کرنا۔ حکم ماننا۔ پیروی کرنا۔ بروزن

اِفْتِعَالٌ مصدر ۳ ۳

اِتَّبِعْ - میں پیروی کرتا ہوں، اتباع کرتا ہوں اِتْبَاعٌ سے

مضارع کا صیغہ واحد حکم ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳

اِتَّبَعْتُ - اس نے پیروی کی اِتْبَاعٌ سے ماضی کا صیغہ واحد

مذکر غائب ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳

۳ ۳ ۳ ۳

اِتَّبِعْ - تو پیروی کر۔ اِتْبَاعٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر

۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳

اِتَّبِعْ - وہ پیچھے بڑ گیا۔ اِتْبَاعٌ سے جس کے معنی پیچھے لگ جانے

کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۳

اِتَّبَعْتُ - میں نے پیروی کی۔ اِتْبَاعٌ سے ماضی کا صیغہ

واحد شکم ۳

اِتَّبَعْتُ - تو نے پیروی کی۔ اِتْبَاعٌ سے ماضی کا صیغہ

واحد مذکر حاضر ۳ ۳ ۳ ۳

اِتَّبَعْتُمْ - تم نے پیروی کی اِتْبَاعٌ سے ماضی کا صیغہ

جمع مذکر حاضر ۳ ۳ ۳ ۳

اِتَّبَعْتَنِي - تو نے میری اتباع کی۔ لا اِتَّبَعْتَنِي

صیغہ ماضی۔ ن وقایہ۔ ی ضمیر واحد حکم

(ملاحظہ ہو اِتَّبَعْتَنِي) ۳

اِتَّبَعْتَهُمْ - اس نے ان کی پیروی کی اِتَّبَعْتَهُمْ

اِتَّبَعُوهُ - انہوں نے اس کی پیروی کی اِتَّبَعُوا -

ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ءُ ضمیر واحد مذکر غائب

(ملاحظہ ہو اِتَّبَعُوا) ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴

اِتَّبَعُوهُ - تم اس کی پیروی کرو۔ اِتَّبِعُوا امر کا صیغہ

جمع مذکر حاضر ءُ ضمیر واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو اِتَّبِعُوا)

۱۵ ۱۶

اِتَّبَعُوهُم - انہوں نے ان کی پیروی کی۔ اِتَّبِعُوا

ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ءُ ضمیر جمع مذکر غائب ۱۷

اِتَّبَعُوهُمْ - وہ ان کے پیچھے ہیں۔ اِتَّبِعُوا اِتِّبَاعٌ

سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ءُ ضمیر جمع مذکر غائب ۱۸

اِتَّبَعَهُ - وہ اس کے پیچھے لگا اِتَّبِعْ اِتِّبَاعٌ سے ماضی

کا صیغہ واحد مذکر غائب ءُ ضمیر واحد مذکر غائب۔

(ملاحظہ ہو اِتَّبِعْ) ۱۹ ۲۰ ۲۱

اِتَّبِعْهُ - میں اس کی پیروی کروں۔ اِتَّبِعْ اِتِّبَاعٌ

سے مضارع کا صیغہ واحد مکمل ءُ ضمیر واحد مذکر غائب

(ملاحظہ ہو اِتَّبِعْ) ۲۲

اِتَّبِعْهَا تو اس کی پیروی کر۔ اِتَّبِعْ امر کا صیغہ

واحد مذکر حاضر ءُ ضمیر واحد مؤنث غائب -

(ملاحظہ ہو اِتَّبِعْ) ۲۳

اِتَّبَعْتَهُم - ان کے پیچھے ہولیا۔ اِتَّبِعْ ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب ءُ ضمیر جمع مذکر غائب (ملاحظہ ہو اِتَّبِعْ)

۲۴ ۲۵

اِتَّبَعْتُ - وہ لائی۔ اِتِّبَاعٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث

غائب ۲۶ ۲۷ ۲۸

اِتَّبَعْتُ - وہ آئی۔ (ضَرْبٌ اِتِّبَانٌ سے ماضی کا صیغہ

واحد مؤنث غائب ۲۹ ۳۰

اِتَّبَعْتُكَ - تیرے پاس آئی۔ اِتَّبَعْتُ صیغہ ماضی اور كَ

ضمیر واحد مذکر حاضر ۳۱

اِتَّبَعْتُمْ - تمہارے پاس آئی۔ اِتَّبَعْتُ جمع مذکر حاضر ۳۲

اِتَّبَعْتُمْ - ان کے پاس آئی۔ ءُ ضمیر جمع مذکر غائب ۳۳

اِتَّخَذَ - اختیار کرنا۔ پسند کرنا۔ بروزن اِتِّخَاذٌ مصدر ۳۴

اِتَّخَذُ - میں بناؤں، اختیار کروں۔ اِتَّخَذَ مصدر ۳۵

کا صیغہ واحد مکمل ۳۶ ۳۷

اِتَّخَذَ - اس نے اختیار کیا۔ پسند کیا۔ اِتَّخَذَ سے ماضی

کا صیغہ واحد مذکر غائب ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱

اِتَّخَذْتُ - مجھ میں اختیار کروں۔ ہمزہ استہمام انکاری کی

(ملاحظہ ہو اِتَّخَذْتُ) ۴۲

واحد مذکر حاضرہ ضمیر واحد مذکر غائب ۲۱

اِتَّخَذَ هَا اِس نے ضمیر الہیہ اس کو۔ اِتَّخَذَ مِصْنَعًا

ہا ضمیر واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اِتَّخَذَ) ۲۲

اِتَّخَذْتَنِي تو بنالے۔ اِتَّخَذْتُ سے امر کا صیغہ واحد

مؤنث حاضرہ ۲۳

اِتْرَابٌ ہم سن عمر میں۔ تَرَبُّبٌ کی جمع ۲۴ اِتْرَابًا

۲۵

اِتْرَافٌ تمہیں عیش دیگیا، تم ناز و نعمت میں پالو

گئے۔ اِتْرَافٌ سے جس کے معنی عیش و آرام عطا کرنے

اور ناز و نعمت میں پرورش کرنے کے ہیں ماضی مجہول کا

صیغہ جمع مذکر حاضرہ ۲۶

اِتْرَافُهُمْ ہم نے ان کو آرام دیا۔ اِتْرَافًا اِتْرَافٌ

سے ماضی کا صیغہ جمع مجہول اور ضمیر جمع مذکر غائب ۲۷

اِتْرَفُوا وہ آرام دے گئے۔ اِتْرَافٌ سے ماضی مجہول

کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲۸

اِتْرَافٌ تو چھوڑ۔ (نَصْرٌ) تَرَاكٌ سے جس کے معنی چھوڑنے

کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضرہ ۲۹

اِتْسَقَ وہ پورا ہوا کھل ہوا۔ اِتْسَاقٌ سے جس کا معنی

پورا ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۳۰

قر کے اتساق کے معنی نور سے بھرنے کے ہیں ۳۱

اِتَّقِ تو ڈر۔ اِتِّقَاءٌ سے جس کے معنی اللہ سے ڈرنے کے

ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضرہ ۳۲

اِتَّقِنِ اس نے درست کیا۔ مَضْبُوطٌ کیا۔ اِتَّقَانٌ سے

جس کے معنی درست و استوار کرنے ہیں۔ ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب ۳۳

اِتَّقُوا وہ ڈرے۔ انہوں نے پرہیزگاری اختیار کی۔

اِتِّقَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۳۴

۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰

اِتَّقُوا تم ڈرو۔ پرہیزگاری اختیار کرو۔ اِتِّقَاءٌ سے امر کا

صیغہ جمع مذکر حاضرہ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶

۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲

۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸

۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴

۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰

۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶

۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲

۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸

۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴

۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اَتَى اَتَتْ

اَتَى اَتَتْ اَتَى

اَتَى - بڑا ڈرنے والا، بڑا پرہیزگار۔ وَتَى سے جس کے معنی

بچے اور پرہیز کرنے کے ہیں افعال التفضیل کا صیغہ

اہل میں اَتَى تھا و او کو ناسے بدل لیا گیا ہے

اَلتَّقِيَّتَيْنِ - تم سب عورتیں ڈریں۔ تم نے پرہیزگاری

انہما کی اِتْقَاء سے ماضی کا صیغہ جمع مونث حاضر ہے

اَتَقَلَّمْتُمْ - تم میں سب زیادہ پرہیزگار اَتَقَى سے افعال

التفضیل کا صیغہ کم ضمیر جمع مذکر حاضر ہے

اَلتَّقِيْنَ - تم سب عورتیں ڈرتی رہو۔ پرہیزگاری رہو۔

اِتْقَاء سے امر کا صیغہ جمع مونث حاضر ہے

اَتَلُّوْا - تو پڑھو۔ تلاوت کر۔ تِلَاوَةٌ سے جس کے معنی

پڑھنے اور معنی میں تدبر کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر

حاضر ہے اَتَلُّوْا اَتَلُّوْا اَتَلُّوْا اَتَلُّوْا اَتَلُّوْا

اَتَلُّوْا - میں پڑھتا ہوں۔ تِلَاوَةٌ سے مضارع کا صیغہ

واحد مکمل ہے اَتَلُّوْا

اَتَلُّوْهَا - تم اس کو پڑھو۔ تِلَاوَةٌ سے امر کا صیغہ جمع

مذکر حاضر ہے ضمیر واحد مونث غائب ہے

اَتَمَّذِّمْنَ - تم میں تمام کردوں۔ پورا کردوں۔ اِتْمَامٌ سے جس کے

معنی پورا کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مکمل ہے

اَتَمَّزْتُمْ - تم سکھاؤ۔ مشورہ دو۔ حکم منواؤ۔ اِتْمَارٌ سے

جس کے معنی حکم قبول کرنے اور مشورہ کرنے کے ہیں۔

امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے

اَتَمَّذِّمُوْا - تو پورا کردے۔ اِتْمَامٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر

حاضر ہے

اَتَمَّذَّتْ - میں نے پورا کیا۔ اِتْمَامٌ سے ماضی کا صیغہ

واحد مکمل ہے

اَتَمَّذَّتْ - تو نے پورا کر دیا۔ اِتْمَامٌ سے ماضی کا صیغہ

واحد مذکر حاضر ہے

اَتَمَّذَّنَا هَا - ہم نے اس کو پورا کر دیا۔ اَتَمَّذَّنَا اِتْمَامٌ

سے ماضی کا صیغہ جمع مکمل ہے ضمیر واحد مونث غائب ہے

اَتَمَّذُّوْا - تم پورا کرو۔ اِتْمَامٌ سے امر کا صیغہ جمع

مذکر حاضر ہے اَتَمَّذُّوْا

اَتَمَّذَّنَا - اس کو پورا کیا۔ اَتَمَّذَّنَا سے ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب۔ ہا ضمیر واحد مونث غائب ہے

اَتَمَّذَّنَ - ان کو پورا کیا۔ اَتَمَّذَّنَ سے ماضی کا صیغہ جمع

مونث غائب ہے

اَتَمَّذَّنَا - ہم کو عطا فرما۔ ہم کو دے۔ اَتَمَّذَّنَا سے ماضی

آتَاكُمْ وَهَبَاكُمْ يَا آتَى صِيغَةُ ماضِي كَمْ ضمير جمع مذكر

حاضر (ملاحظہ ہو آتی) پو پ

اَتَيْنَ تَمْرًا اِتْيَاءٌ سے امر کا صیغہ جمع مؤنث حاضر پ

اَتَيْنَ وَهَبًا اَتَيْنَا سے ماضی کا صیغہ

جمع مؤنث غائب پ

اَتَيْنَا ہم آئے ہم لے آئے اِتْيَانٌ سے ماضی کا

صیغہ جمع منکلم اس کا تعدیہ جب ہاء کے ذریعہ ہو تو

منے لے آنے اور ہجاء دینے کے ہوں گے پ

اَتَيْنَا ہم نے دیا ہم نے بخشا اِتْيَاءٌ سے ماضی صیغہ

جمع منکلم پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ

پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ

پ پ

اَتَيْنَا ہم نے ہم کو دیا آتی صیغہ ماضی نا ضمیر جمع منکلم

(ملاحظہ ہو آتی) پ

اَتَيْنَا وَهَبًا سے پاس آہنجا آتی صیغہ ماضی نا ضمیر

جمع منکلم (ملاحظہ ہو آتی) پ

اَتَيْنَا ہم نے تجھ کو دیا اَتَيْنَا صیغہ ماضی لک

ضمیر واحد مذكر حاضر پ پ

اَتَيْنَا ہم تیرے پاس لا رہے ہیں اَتَيْنَا صیغہ ماضی

لک ضمیر واحد مذكر حاضر پ

اَتَيْنَا ہم نے تم کو دیا اَتَيْنَا صیغہ ماضی کَمْ ضمیر

جمع مذكر حاضر پ پ

اَتَيْنَا ہم نے اس کو دیا اَتَيْنَا صیغہ ماضی ہَمْ ضمیر

واحد مذكر غائب پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ

پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ

اَتَيْنَا ہم نے ان کو دیا اَتَيْنَا صیغہ ماضی ہَمْ ضمیر

جمع مذكر غائب پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ

پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ

اَتَيْنَا ہم نے ان کو ہنچا دیا اَتَيْنَا صیغہ ماضی ہَمْ ضمیر

جمع مذكر غائب (ملاحظہ ہو آتینا) پ پ

اَتَيْنَا میں ان پر ضرور آؤں اَتَيْنَا سے

مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد منکلم ہَمْ ضمیر جمع مذكر غائب پ

اَتَيْنَا ہم نے ان دونوں کو دیا اَتَيْنَا سے صیغہ

ماضی ہَمْ ضمیر ثنیدہ مذكر غائب پ

اَتَيْنَا اس نے مجھ کو دیا آتی صیغہ ماضی نون وقایہ

ی ضمیر واحد منکلم (ملاحظہ ہو آتی) پ پ پ پ پ پ پ

اَتَيْنَا آنے والی اَتَيْنَا سے اسم فاعل کا صیغہ واحد

مؤنث پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ

غائب مضاف الیہ ہے

أَثْقَلْتُ - وہ بوجھل ہوئی یعنی حمل میں پوسے دنوں

سے ہوئی۔ اِنْثَالَ سے جس کے معنی گرانبار اور بوجھل

ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ہے

أَثَلٌ - جھاؤ کا درخت۔ اس کی جمع اَثَلَاتٌ۔ اَثَالٌ

أَثُولٌ آتی ہے ہے

اِثْمٌ گنہگار۔ اِثْمُوجس کے معنی گناہ کرنے کے ہیں۔ ام

فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے اِثْمًا ہے

اِثْمٌ گناہ۔ جمع اِثْمَامٌ ہے

اِثْمَرٌ وہ بار آور ہوا۔ وہ پھل لایا۔ اِثْمَارٌ سے جس کے معنی

بار آور ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے

اِثْمَاکَ - تیرا گناہ۔ اِثْمٌ مضاف لہ ضمیر واحد مذکر

حاضر مضاف الیہ ہے

اِثْمَةٌ۔ اس کا گناہ۔ اِثْمٌ مضاف لہ ضمیر واحد مذکر غائب

مضاف الیہ ہے

اِثْمَانًا۔ ان دونوں۔ گناہ۔ اِثْمٌ مضاف۔ مَعًا

ضمیر تثنیہ مذکر غائب مضاف الیہ ہے

اِثْمِي میرا گناہ۔ اِثْمِي ضمی مضاف الیہ ہے

اِثْمِينَ۔ بہت سے گنہگار اِثْمٌ کی جمع۔ اسم فاعل کا

صیغہ جمع مذکر ہے

اِثْنَا عَشَرَ۔ بارہ۔ مذکر کے لئے آتا ہے بحالت رفع اِثْنَا

عَشْرٌ ہوگا اور بحالت نصب وجر اِثْنَيْ عَشَرَ ہے

اِثْنَانِ۔ دو تثنیہ مذکر کے لئے آتا ہے بحالت رفع اِثْنَانِ

ہوگا اور بحالت نصب وجر اِثْنَيْنِ ہے

اِثْنَا عَشْرَةَ۔ بارہ۔ مونث کے لئے آتا ہے۔

بحالت رفع اِثْنَا عَشْرَةٌ ہوگا اور بحالت نصب

جر اِثْنَتَيْ عَشْرَةٍ ہے

اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ۔ بارہ۔ ہے

اِثْنَتَيْنِ۔ دو تثنیہ مونث کے لئے آتا ہے ہے

اِثْنِي عَشْرًا۔ بارہ۔ مذکر کے لئے آتا ہے ہے

اِثْنِينَ۔ دو تثنیہ مونث کے لئے آتا ہے ہے

اِثْمِي۔ گنہگار۔ ہوزن فَعِيلٌ یعنی فاعل ہے

اِثْمًا ہے

فصل کجیم المعجمہ

أَجَاجٌ۔ کڑوا پانی۔ کھاری پانی ہے

أَجَاءَهَا۔ اس کو لے کر آیا۔ أَجَاءَ أَجَاءَةً سے۔

موت غائب۔ ۳۴

اجْتَرَحُوا۔ انہوں نے گناہ کمایا۔ اجْتَرَحُوا سے

جس کے معنی گناہ کمانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر

غائب ۳۵

اجْتَمَعَتْ۔ وہ جمع ہوئی۔ اجْتَمَعَتْ سے جس کے معنی جمع

ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۳۶

اجْتَمَعُوا۔ وہ سب جمع ہوئے۔ اجْتَمَعُوا سے ماضی

کا صیغہ جمع مذکر غائب ۳۷

اجْتَنِبُوا۔ تم پرہیز کرو۔ تم بچو۔ اجْتَنَبُوا سے جس کے

معنی پرہیز کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۳۸

۳۹

اجْتَنَبُوا۔ وہ بچے۔ انہوں نے پرہیز کیا۔ اجْتَنَبُوا سے

ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۴۰

اجْتَنَبُوا۔ تم اس سے بچے رہو۔ اجْتَنَبُوا صیغہ امر

کا ضمیر واحد مذکر غائب ۴۱

أَجْدًا۔ میں ہانا ہوں یا پاؤں گا۔ (ضَرْبٌ بِحَبِّ)۔

دُجُودٌ سے جس کے معنی پانے کے ہیں بضرع کا صیغہ

واحد علم ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵

أَجْدَاثٌ۔ قبریں۔ جَدَاثٌ کی جمع جس کے معنی

جس کے معنی لانے اور انے پر مجبور کرنے کے ہیں ماضی کا

صیغہ واحد مذکر غائب ۴۶ ضمیر واحد مؤنث غائب ۴۷

أَجَبْتُمْ۔ تمہیں جواب دیا گیا۔ اجَابَةٌ سے جس کے معنی

جواب دینے کے ہیں۔ ماضی مہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۴۸

أَجَبْتُمْ۔ تم نے جواب دیا۔ اجَابَةٌ سے۔ ماضی کا صیغہ

جمع مذکر حاضر ۴۹

اجْتَبَيْتَهَا۔ تو نے اس کو چنا لیا۔ اجْتَبَيْتَ

اجْتَبَيْتَ سے جس کے معنی پسند کرنے اور انتخاب کر لینے

کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر اور ماضی واحد

موت غائب۔ ۵۰

اجْتَبَيْتُمْ اس نے تم کو پسند کیا۔ اجْتَبَيْتُمْ سے

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۵۱ ضمیر جمع مذکر حاضر ۵۲

اجْتَبَيْنَا۔ ہم نے پسند کیا۔ اجْتَبَيْنَا سے ماضی کا صیغہ

جمع حکم ۵۳

اجْتَبَيْنَاهُمْ۔ ہم نے ان کو پسند کیا۔ اِنَّمْ ضمیر جمع حکم ۵۴

اجْتَبَيْتُمْ اس کو پسند کیا۔ اجْتَبَيْتُمْ سے ماضی کا

صیغہ واحد مذکر غائب ۵۵ ضمیر واحد مذکر غائب ۵۶ ۵۷ ۵۸

اجْتَدَدْتُ۔ اس کو اکھاڑا گیا۔ اجْتَدَدْتُ سے جس کے

معنی جڑ سے اکھاڑنے کے ہیں۔ ماضی مہول کا صیغہ واحد

أَجَلَهُنَّ - ان عورتوں کی مدت مقررہ۔ اَجَلٌ مَسَاءً

هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیه یہ ہے

أَجَلَيْنِ - دو مقررہ مدتیں۔ اَجَلٌ كَاتِنٌ

أَجْمَعُوا - تم سب جمع کرو۔ اِجْمَاعٌ سے جس کے معنی ہیں

ایک لئے ہونے کے لئے لوگوں کا اکٹھا ہونا یا اکٹھا کرنا

امر کا صیغہ جمع نذر حاضر یہ ہے

أَجْمَعُوا - وہ سب جمع ہو گئے یا انہوں نے جمع کر لیا

اِجْمَاعٌ ماضی کا صیغہ جمع نذر غائب یہ ہے

أَجْمَعُونَ - وہ سب کے سب۔ تاکیدی کے لئے آتا ہے

رفع کی حالت میں اِجْمَعُونَ اور نصب و جر کی حالت

میں اِجْمَعِينَ ہوگا یہ ہے

أَجْمَعِينَ - وہ سب کے سب یہ ہے

۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱

۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵

أَجْنُبْنِي - تُوَجِّهْ کو دور رکھ تو مجھ کو بجا انصاف اُجْبُ

جُنُبٌ سے جس کے معنی دور رکھنے اور بچانے کے ہیں۔

امر کا صیغہ واحد نذر حاضر ن ذقایی ضمیر واحد مکمل یہ ہے

اِجْتَبِ - تو بھجک جا۔ تو مائل ہو (انصر صَرَبَ - فَتَحَ)

جُنُوحٌ سے جس کے معنی جھکنے اور مائل ہونے کے

ہیں۔ امر کا صیغہ واحد نذر حاضر یہ ہے

اِجْتَبِ - پر بازو۔ جُنَاخٌ کی جمع یہ ہے

أَجْنَتُهُ - بچے جو بیٹ میں ہوں جُنَيْنٌ کی جمع یہ ہے

جنین پیٹ کے بچے کو کہتے ہیں۔ یہ ہے

أَجُورٌ كَمَدٌ - تہا راحق۔ تہا لابلہ۔ اُجُورٌ مضاف اُجُورٌ

ضمیر جمع نذر حاضر مضاف الیه۔ اُجُورٌ اُجْرٌ کی جمع یہ ہے

یہ ہے

أَجُورٌ هُمٌ - ان کا حق، ان کا بدلہ۔ اُجُورٌ مضاف ہُمٌ

ضمیر جمع نذر غائب مضاف الیه یہ ہے

أَجُورٌ هُنَّ - ان کا حق، ان کا ہر اُجُورٌ مضاف هُنَّ

ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیه یہ ہے

اِجْتَهَرُوا - تم زور سے کہو (فَتَحَ) جَهْرٌ سے جس کے

معنی کلم کھلا کسی چیز کے کہنے یا کرنے کے ہیں۔ امر کا

صیغہ جمع نذر حاضر یہ ہے

أَجِيبْ - میں قبول کرتا ہوں۔ اِجَابَةٌ سے جس کے

معنی قبول کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مکمل یہ ہے

أَجِيبَتْ - وہ قبول کر لی گئی۔ اِجَابَةٌ سے۔ ماضی

بمہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب یہ ہے

أَجِيبُوا - تم قبول کرو۔ تم مان لو۔ اِجَابَةٌ سے امر کا

صیغہ جمع مذکر حاضر ہے

فصل الحاء المهملة

اِحَادِيْثُ۔ کہانیاں۔ باتیں۔ حَدِيْثُ کی جمع ہے

وہ کلام جو انسان تک پہنچ سکے خواہ بذریعہ سماعت، خواہ

بذریعہ وحی عالم خواب میں ہو یا بحالت بیداری اس کو

حدیث کہتے ہیں ﴿۱۳﴾ ﴿۱۴﴾ ﴿۱۵﴾ ﴿۱۶﴾

اِحَاطَ۔ اس نے گھیر لیا۔ قابو میں کر لیا۔ اِحَاطَةُ سے

جس کے معنی کسی شے پر اس طرح چھا جانے کے ہیں کہ

اس سے فرار ممکن نہ ہو۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب

﴿۱۷﴾ ﴿۱۸﴾ ﴿۱۹﴾ ﴿۲۰﴾

اِحَاطَتْ۔ اس نے گھیر لیا۔ اس پر چھا گئی۔ اِحَاطَةُ

سے، ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے

اِحْتَبْتُ۔ میں پسند کرتا ہوں۔ دوست رکھتا ہوں اِحْتَابٌ

سے جس کے معنی دوست رکھنے کے ہیں۔ مضارع کا

صیغہ واحد مکمل ہے

اِحْتَبْتُ۔ زیادہ پیارا اِحْتَبْتُ سے جس کے معنی دوست

رکھنے کے ہیں۔ افعال التفضیل کا صیغہ ﴿۲۱﴾ ﴿۲۲﴾

اِحْتَبَّاعُ۔ پیارت۔ جِحِيْبُ کی جمع ہے

اِحْبَارُ عَلَا۔ جِبْرِ کی جمع ہے ﴿۲۳﴾

اِحْبَارُهُمْ۔ ان کے علما۔ اِحْبَارٌ مضاف ہُمْ

ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ہے

اِحْبَبْتُ۔ تو نے پسند کیا۔ اِحْبَابٌ ماضی کا صیغہ

واحد مذکر حاضر ہے

اِحْبَبْتُ۔ میں نے دوست رکھا۔ اِحْبَابٌ ماضی

کا صیغہ واحد مکمل ہے

اِحْبَطَ۔ اس نے نکارت کر دیا۔ اِحْبَاطٌ سے جس کے

معنی نکارت کر دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب

جس عمل کی تین شکلیں ہیں (۱) ایمان نہ ہونے کے باعث نیا

کے تمام اچھے اعمال مثلاً حسن معاشرت، پاکیزہ اخلاق وغیرہ

آخرت میں بالکل بے نتیجہ ہیں (۲) انسان میں ایمان موجود ہے

لیکن جو اعمال خیر سرانجام دیئے وہ لوجہ التذنیب سے اس لئے

نکالت ہوئے (۳) اعمال صالحہ تو موجود ہیں لیکن اس کے

مقابل اس کثرت سے گناہ کئے کہ اعمال صالحہ بے اثر

ہو کر رہ گئے اور گناہوں کا پلہ بھاری ہو گیا۔ ﴿۲۴﴾ ﴿۲۵﴾

اِحْتَرَقْتُ۔ وہ جل گئی۔ اِحْتِرَاقٌ سے جس کے معنی

جلنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے ﴿۲۶﴾

اِحْتَمَلٌ۔ اس نے اٹھایا۔ اِحْتِمَالٌ سے جس کے معنی

برداشت کرنے اور اٹھانے کے ہیں۔ بعضی کا صیغہ

واحد نکر غائب۔ اُحْتَبِلْ

اِحْتَمَلُوا۔ انہوں نے اٹھایا۔ اِحْتَمَالٌ سے، بعضی کا

صیغہ جمع نکر غائب ہے

اِحْتَمَلْتُمْ۔ میں ضرور ڈھانسی رہ لوں گا۔ قابو میں کر لوں گا

لگام دیدوں گا۔ اِحْتَمَالٌ سے، جس کے معنی ڈھانسی

دینے اور قابو میں کرنے کے ہیں۔ صیغہ واحد مکمل مضارع

بانوں تاکید ہے اُحْتَمِلْ

اِحْدًا۔ ایک۔ اکیلا۔ پہلا۔ اِحْدًا کا استعمال کسی نفی

میں ہوتا ہے کسی اثبات میں۔ نفی کی شکل میں متفرق

جنس کے لئے آتا ہے یعنی پوری جنس کی نفی مقصود

ہوتی ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر، مجتمع طور پر ہو یا متفرق

طور پر جیسے وَلَا تَصَلِّ عَلٰی اِحْدٍ مِنْهُمْ اِنَّهُمْ اَكْفَرُوْا (سافرو)

میں سے کسی پر بھی نماز نہ پڑھ) اور اس معنی میں اِحْدًا

کا استعمال صرف نفی کی حالت میں درست ہے، اثبات

میں درست نہیں کیونکہ دو متضاد چیزوں کی نفی تو صحیح

ہو سکتی ہے لیکن اثبات نہیں ہو سکتا۔ اثبات کی

حالت میں اس کا استعمال تین طرح ہوتا ہے۔ (۱)

دہائیوں پہلے کے اضافہ کے لئے جیسے ۱۱ و ۱۲ و ۱۳

۲۱ وغیرہ مثلاً اِحْدًا عَشْرًا اِحْدَ عَشْرُونَ وغیرہ (۲)

مضاف یا مضاف الیہ ہو کر جیسے اِحْدًا كَمَا (۳) معنی

و معنی کے لئے یعنی اکیلے کے معنی میں اور اس صورت

میں اس کا اسمال صرف اشدی کے لئے درست ہے

جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِحْدًا کی جمع اِحْدَادٌ ہے۔

اِحْدًا ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳

اِحْدًا ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳

اِحْدًا ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳

اِحْدًا ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳

اِحْدًا ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳

اِحْدًا ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳

اِحْدًا ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳

اِحْدًا ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳

اِحْدًا ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳

اِحْدًا ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳

اِحْدًا ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳

اِحْدًا ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳

اِحْدًا ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳

اِحْدًا ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳

اِحْدًا ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳ ۱۶۹۱۳

۱۶ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴
۸ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷

أَحْسَنَ. اس نے احسان کیا۔ اس نے اچھا کیا۔ اس نے اچھا بنایا۔ إِحْسَانٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر

غائب ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

أَحْسِنُ۔ تو احسان کر۔ تو نیکی کر۔ إِحْسَانٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

أَحْسَنْتُمْ۔ تم نے کوئی کی۔ تم نے بھلائی کی۔ إِحْسَانٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

أَحْسَنُوا۔ انہوں نے بھلائی کی۔ انہوں نے احسان کیا۔ إِحْسَانٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

أَحْسِنُوا۔ تم نیکی کرو۔ إِحْسَانٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

أَحْسَنُ۔ اس کا بہتر۔ أَحْسَنُ مضاف کا ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ (ملاحظہ ہو أَحْسَنُ) ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

أَحْسَنُهَا۔ اس کا بہتر۔ أَحْسَنُ مضاف ہا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

أَحْسُوا۔ انہوں نے پایا۔ دریافت کیا۔ محسوس کیا

إِحْسَانٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

أَحْضَرُوا۔ تم اکٹھا کرو۔ تم جمع کر لو۔ نَصَرَ، ضَرَبَ، خَشَرَ سے، جس کے معنی جماعت کے اکٹھا کرنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

أَحْضَرْتُمْ۔ تم روکے گئے۔ إِحْضَارٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر إِحْضَارٌ کے معنی روکنے کے ہیں خواہ

رکاوٹ کسی ظاہری سبب کی بنا پر ہو جیسے دشمن کا آڑے آکر روکنا یا کسی باطنی سبب سے جیسے مرض کی وجہ سے

رکنے پر مجبور ہونا۔ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

أَحْضَرُوا۔ بند کئے گئے۔ روکے گئے۔ إِحْضَارٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

أَحْضَرُوا۔ ان کو قید رکھو، روکے رکھو۔ أَحْضَرُوا۔ حَضَرَ سے جس کے معنی قید کرنے اور تنگ کرنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

مذکر غائب۔ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

أَحْصِنَ۔ وہ نکاح میں لائی گئیں۔ إِحْصَانٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ إِحْصَانٌ لغت میں مختلف معانی کے لئے آتا ہے۔ حریت، عفت، تزویج، اسلام

تقدیر میں رکھنا۔ قرآن عظیم میں أَحْصِنَ جس موقع پر ہے

وہاں منکوحہ بنانے کے معنی میں ہر اور قید سے بھی یہاں

قید نکاح ہی مراد ہے۔ ۳۱

أَحْصَيْتُ اس عورت نے محافظت کی۔ اِحْصَاءُ

سے، ماضی کا صیغہ واحد موزنث غائب، یہاں احصان

سہ مراد عصمت و عفت کی حفاظت ہر پک ۳۲

أَحْصُوا اِیْمُکُمْ توم شمار کرو۔ اِحْصَاءُ سے جس کے معنی

شمار کرنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۳۳

أَحْصَى - خوب گنے والا، افعال التفضیل کا صیغہ۔

آیت شریفہ اَحْصَى لِمَا لَیْسَ اَیْدِیْہِمْ مِنْ بَعْضِ مَفْسُورِیْنَ

نے اَحْصَى کو ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب باب ذال

سے بتایا ہر اور معنی محفوظ کرنے اور شمار کرنے کے لئے میں اور

بعض باب افعال ہی کا افعال التفضیل بجزف زوائد

بتاتے ہیں اور اَمَّا کَوْنُہِمْ قَرَارِیْہِہِمْ غرض یہاں

اَحْصَى ماضی اور ام تفضیل دونوں کا متعلق ہر اِحْصَاءُ

کا اشتقاق حَصَا سے ہے جس کے معنی لنگری کے ہیں

چونکہ عرب شمار کے لئے لنگریوں کا استعمال کرتے تھے

اس لئے شمار کرنے اور محفوظ کرنے کے لئے اِحْصَاءُ

بولا جانے لگا۔ ۳۴

أَحْصَى اس نے گن لیا اِحْصَاءُ سے ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب۔ ۳۵

أَحْصَيْتُہِمْ نے اس کو گن رکھا۔ ہم نے اس کو شمار کیا

أَحْصَيْنَا اِحْصَاءُ سے ماضی کا صیغہ جمع منکلم ہ ضمیر

واحد مذکر غائب۔ ۳۶

أَحْصَيْتُہِمْ اس کو گن رکھا۔ اَحْصَى صیغہ ماضی ذ

ضمیر واحد مذکر غائب ۳۷

أَحْصَاهَا اِیْمُہِمْ لیا اس کو۔ اس میں ہا ضمیر واحد موزنث

غائب ہے۔ ۳۸

أَحْصَاهُمُ اِیْمُہِمْ لیا اس میں ہم ضمیر جمع

مذکر غائب ہے۔ ۳۹

أَحْضَرَتْ وہ حاضر کی گئی۔ اِحْضَارٌ سے جس کے معنی

حاضر کرنے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ واحد موزنث

غائب ۴۰

أَحْضَرَتْہِمْ اس نے حاضر کیا۔ اِحْضَارٌ سے۔ ماضی کا

صیغہ واحد موزنث غائب۔ ۴۱

أَحْطَتْہِمْ نے احاطہ کیا۔ اِحْطَاةٌ سے ماضی کا صیغہ

واحد تکلم خبر کے معنی خبر معلوم کرنے کے ہیں حضرت

سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں ہر پک کتاب ہے اَحْطَتْہِمْ

تَحْطُ پہنچنا میں نے ایسی بات معلوم کی جو آپ کو

معلوم نہیں) ۱۹

أَحْطًا۔ ہم نے گھیر لیا ہم نے معلوم کر لیا۔ احاطۃ

سے ماضی کا صیغہ جمع شکم ۱۷

أَحْفَظُوا۔ تم حفاظت کیا کرو (مستعملہ) حفظ سے

ہر کے معنی حفاظت کرنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع

نذکر حاضر۔ ۱۶

أَحْقُ۔ بڑا حق دار۔ ام تفضیل اور فاعل دونوں کے

معنی میں آتا ہے

أَحْقَابًا۔ بے شمار قرن بے انتہا زمانے۔ حَقْبُ

کی جمع۔ حَقْبٌ بضم قاف زمانہ کو کہتے ہیں اور حَقْبٌ

بسکون قاف زمانہ کی ایک مفرودت کا نام ہے

مگر اس مدت کی تعیین میں اہل لغت کا اختلاف ہے

بعض اسی ہری کی مدت کو بعض شہریں کے زمانے کو

بعض تین سو برس بعض چالیس سال بعض تیس ہزار

سال بتاتے ہیں۔ مفسرین سلف میں سے امام قتادہ نے

صاف تصریح کر دی ہے کہ احقاب سے غیر منقطع زمانہ

مراد ہے۔ باقی حقب کی مدت کا تعیین بجز اللہ تعالیٰ کے

کسی کو معلوم نہیں۔ امام حسن بصریؒ سے بھی اسی کے قریب

قریب منقول ہے۔ ۲

أَحْقَافٌ۔ ریت کے بے بے اور بلند لیکن ذرا ترے

ہوئے نیلے۔ حَقْفٌ کی جمع ہے۔ حَقْفٌ ریت کے

اس ٹیلہ کو کہتے ہیں جو مستطیل ہو اور مرتفع لیکن قدر سے

سختی ہو تو ہم عادی کا مرکزی مقام ارض احقاف ہے، یہ

حضرت کے شمال میں اس طرح واقع ہے کہ اس کے

شرق میں عمان اور شمال میں ریح خالی ہے جسے صحرائے

اعظم الدہنا بھی کہا جاتا ہے گو ریح خالی آبادی کے

لائق نہیں تاہم اس کے اطراف میں کہیں کہیں آبادی کے

قابل کچھ کچھ زمین ہے خصوصاً اس حصہ میں جو حضرت

سے نجران تک پھیلا ہوا ہے اگرچہ اس وقت وہ بھی

آباد نہیں اور بحر زیت کے نیلوں کے اور کچھ نظر نہیں آتا

تاہم قدیم زمانے میں اسی حضرت اور نجران کے درمیانی

حصہ میں "عادِ ارم" کا مشہور قبیلہ آباد تھا۔ جس کو خدا نے

اس کی نافرمانی کی پاداش میں آندھی کا عذاب بھیج کر نیست

و نابود کر دیا تھا۔ شیخ عبد الوہاب نجران نے قصص الانبیاءؑ

میں تصریح کی ہے کہ مجھ سے سید عبد اللہ بن احمد بن عمر

بن یحییٰ علوی نے جو حضرت موت کے باشندے ہیں بیان کیا

کہ وہ ایک جماعت کے ساتھ ان ہلاک شدہ قوموں کے
قدیم مسکن کے کھوج میں حضرموت کے شمالی میدان
میں قیام پذیر ہے۔ بڑی تلاش و کوشش کے بعد نیلوں
کی کھدائی میں سنگِ مرمر کے کچھ برتن دستیاب ہوئے
جن پر خطِ ساری میں کچھ کندہ تعالیکن افسوس ہے کہ
سرمایہ کی کمی کے باعث ان کو اس مہم سے دستبردار

ہونا پڑا۔

أَحْكَمُ تو حکم کرو تو فیصلہ کر۔ **تَصَرَّحَ** حکم سے جس کے
معنی فیصلہ کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔

پہلے

أَحْكَمُ میں حکم کروں گا۔ فیصلہ کروں گا۔ **جَحْمٌ** سے

مضارع کا صیغہ واحد مکمل۔

أَحْكَمُ بہتر حکم کرنے والا۔ سب حاکموں سے بڑھکر

حاکم **جَحْمٌ** سے۔ افضل التفضیل کا صیغہ۔

أَحْكَمَاتٌ میضبوط کی گئی ثابت کی گئی۔ جس میں

نہ لفظ کے اعتبار سے شبہ پیدا ہو سکتا ہے نہ معنی کے

اعتبار سے۔ **إِحْكَامٌ** سے جس کے معنی محکم اور مضبوط

کرنے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔

أَحْلَى۔ وہ حلال کر دیا گیا۔ **إِحْلَالٌ** سے جس کے

معنی مباح کرنے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر

غائب ہے۔

أَحْلَى میں حلال کرتا ہوں۔ **إِحْلَالٌ** سے مضارع

کا صیغہ واحد مکمل۔

أَحْلَى اس نے حلال کیا۔ **إِحْلَالٌ** سے ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب۔

أَحْلَامٌ خوابِ عقلمیں۔ **أَحْلَامٌ** حکم کی بھی جمع ہے جس کے

معنی خواب کے ہیں اور **جَحْمٌ** کی بھی جس کے معنی بڑی باری

کے ہیں اور چونکہ بڑی باری عقل کی وجہ سے ہوتی ہے

اس لئے **جَحْمٌ** کے معنی عقل کے بھی لے لیتے ہیں گویا

سبب بول کر سب مراد لیتے ہیں۔ سورہ طہ آیت آن

تَأْمُرُكُمْ **أَحْلَامُهُمْ** میں احلام سے مراد عقول ہیں

پہلے

أَحْلَامُهُمْ ان کی عقلیں۔ **أَحْلَامٌ** مضاف **هُمُ**

ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔

أَحْلَى وہ حلال کی گئی۔ مباح کی گئی۔ **إِحْلَالٌ** سے

ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔

أَحْلَى تو کموں سے (تَصَرَّحَ) سے جس کے معنی

مرہ کشائی کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔

أَحْلَلْنَا - ہم نے حلال کر دیا۔ إِحْلَالٌ سے ماضی کا

صیغہ جمع شکم ۱۱۱

أَحْلَلْنَا - اس نے ہم کو لا اتارا۔ أَحَلَّ إِحْلَالٌ سے

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ناصمیر جمع شکم إِحْلَالٌ

کے معنی اتارنے کے بھی آتے ہیں اس کا مجرور نصر اور ضرب

دونوں سے آتا ہے مادہ اشتقاق حُلُوْلٌ ہے۔ ۱۱۱

أَحْلَلُوا - انہوں نے لا اتارا۔ إِحْلَالٌ سے جس کے

معنی اتارنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۱۱

أَحْمَالٌ - (بیت سے) حمل۔ سَحْلٌ کی جمع۔ حمل پیٹ

کے بچہ کو کہتے ہیں۔ ۱۱۱

أَحْمَدٌ - رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور کے مبعوث ہونے کی

بشارت اسی نام سے دی ہے۔ أَسْمَدٌ اِفْعَلٌ لِتَفْضِيلِ كَا

صیغہ ہے۔ بِالْغَدِّ فَاعِلٌ يَحْتَمِلُ يَسْتَعِينُ بِمَعْنَى دَوِّ مَسْرُوعٍ

بہت زیادہ اللہ عزوجل کی حمد بیان کرنے والے۔ اور ساندہ

مفعول بھی یعنی اپنے اوصاف حمیدہ کے باعث دیکھو

سے زیادہ آپ کی مدح کی گئی ہے ۱۱۱

أَحْمَلٌ - تو چڑھالے۔ سوار کر کے (ضرب) سَحْلٌ سے

امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر جَمَلٌ کے اصلی معنی اٹھانے

اور برداشت کرنے کے ہیں اور اسی مناسبت سے سوار کرنے

اور چڑھانے کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ ۱۱۱

أَحْمَلٌ - میں اٹھا رہا ہوں۔ سَحْلٌ سے مضارع کا صیغہ

واحد حکم۔ ۱۱۱

أَحْمَلُكُمْ - میں تم کو سوار کر دوں۔ اس میں کُمُ ضمیر جمع

مذکر حاضر ہے۔ ۱۱۱

أَحْوَى - کالا سیاہ مائل بسببی سرخ مائل سیاہی۔

حَوْوَةٌ سے ماخوذ ہے حَوْوَةٌ اس سیاہی کو کہتے ہیں جو مائل بسبب

ہوئی اس سرخی کو جو مائل سیاہی ہو۔ ۱۱۱

أَحْيَا - اس نے زندہ کیا۔ جَلَايَا - أَحْيَا سے جس کے معنی

جلانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ حَيَاةٌ

مصدر ہے۔ حَيَاةٌ کا استعمال مختلف معانی میں ہوتا ہے۔

(۱) قوت نامیہ جو نبات و حیوان میں موجود ہوتی ہے (۲)

قوت احساس جس کی بنا پر حیوان کو حیوان کہا جاتا ہے چنانچہ

آيَةُ شَرِيْقَةِ اَلَّذِي اَحْيَاهَا اَلْحَيُّ الْمَوْتِيُّ (یقیناً جس نے

اس زمین کو زندہ کیا وہی مردوں کو زندہ کر دینگا) میں زمین

کی زندگی سے اس کی شادابی اور روئیدگی یعنی قوت نامیہ

مراد ہے اور مردوں کے جلانے سے قوت احساس کا عطا

کرنا مقصود ہے۔ (۳) نقل کی قوت کا رکوردگی۔ چنانچہ

آیت شریفہ **أَوْ مَن كَانَ مَيِّتًا فَأُحْيَيْنَاهُ** اور کیا وہ شخص
 کہ جو پہلے مر رہا تھا پھر ہم نے اس کو زندہ بنا دیا، یہاں
 زندگی سے مراد عقل کی قوت کار کا عنایت کرنا ہے۔
 (۴) بقاؤں ہم کے ساتھ ساتھ لذت اندوزی چنانچہ آیت
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا بَلْ
أَحْيَاءُ ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے
 مر رہے مت خیال کر بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں، یہاں زندگی سے
 مراد یہ ہے کہ ان میں فہم باقی ہے اور وہ اللہ کی نعمتوں
 سے لذت اندوز ہو رہے ہیں جس کا ذکر شہد کے متعلق نذر
 قرآنِ عظیم میں اور بکثرت احادیث میں وارد ہے (۵)
 آخرت کی دہائی زندگی جیسے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَىٰ**
رَبِّكَ میں اپنی اخروی زندگی کے لئے کچھ نیک
 عمل آگے بھیجتا، یہاں حیات سے حیاتِ اخروی
 رانی مراد ہے (۶) حیات جب اللہ جل شانہ کی صفت
 واقع ہو تو حقیقت سے مراد وہ ذاتِ قدوس ہے جس کے
 متعلق کسی موت کا تصور کیا ہی نہیں جا سکتا۔ (۷)
 ہلاکت سے نجات دینا چنانچہ آیت **وَمِن مَّا أَحْيَا هَآءَا**
فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا اور جو شخص کسی کو بچا لے
 تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو بچا لیا، میں حیاتِ ہلاکت

بچانا مقصود ہے۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَىٰ**
أَحْيَا كُمْ اس نے تم کو بچلایا۔ اس میں کلمہ ضمیر جمع مذکر
 حاضر ہے۔ **يَا أَيُّهَا**
أَحْيَاهَا۔ اس کو بچلایا۔ اس میں ہا ضمیر واحد مؤنث
 غائب ہے۔ **يَا أَيُّهَا**
أَحْيَاهُمْ ان کو بچلایا۔ اس میں ہم ضمیر جمع مذکر
 غائب ہے۔ **يَا أَيُّهَا**
أَحْيَاءُ۔ زندہ لوگ۔ حقیقت کی جمع ہے **يَا أَيُّهَا**
أَحْيَاءُ۔ اے گھبرایا گیا۔ احاطہ سے ماضی جموں کا
 صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ **يَا أَيُّهَا**
أَحْيَاءُ میں جلاتا ہوں۔ زندہ کرتا ہوں۔ **يَا أَيُّهَا** سے۔
 مضارع کا صیغہ واحد منکلم ہے۔ **يَا أَيُّهَا**
أَحْيَاءُ اس نے بچلایا۔ اس نے زندہ کیا۔ **يَا أَيُّهَا** سے
 ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ **يَا أَيُّهَا**
أَحْيَيْنَا۔ تو نے ہم کو بچلایا۔ **يَا أَيُّهَا** سے۔
 ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر نا ضمیر جمع منکلم ہے۔ **يَا أَيُّهَا**
أَحْيَيْنَا۔ ہم نے بچلایا۔ **يَا أَيُّهَا** سے ماضی کا صیغہ
 جمع منکلم ہے۔ **يَا أَيُّهَا**
أَحْيَيْنَاهُمْ ہم نے اس کو زندہ کر دیا۔ ضمیر واحد مذکر

کہ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ اخبار خبر کی

جمع ہے ۱۱ ۱۲

اخبار رہا اس کی خبریں اخبار مضاف ہا ضمیر

واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ۱۱

اخبثوا وہ جھکے انہوں نے عاجزی کی اخبثات

سے جس کے معنی توامع اور خضوع و خشوع کے ہیں

ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۱

اُخْتِ بہن اُخ کی تائید ہے اُخوات جمع

۱۱ ۱۲

اِخْتَارَ اس نے جن لیا اِخْتِيار سے جس کے معنی

انتخاب کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۱

اِخْتَرْتُمْ میں نے جھکوا لیا اِخْتَرْتُ اِخْتِيار

ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۱

اِخْتَرْنَا ہم نے ان کو پسند کر لیا اِخْتَرْنَا اِخْتِيار

ماضی کا صیغہ جمع متکلم جمع ضمیر جمع مذکر غائب ۱۱

اِخْتَصَمُوا انہوں نے جھگڑا لیا اِخْتَصَمُوا

معنی جھگڑا کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۱

اُخْتُ تیری بہن اُخْتُ مضاف لا ضمیر واحد

مذکر حاضر مضاف الیہ ۱۱

اِخْتِلَاف کے معنی ہیں معاملہ یا گفتگو میں نہ طریق کار

اختیار کرنا جو دوسرے کا نہ ہو اور چونکہ اس رو سے

عموماً جھگڑا پیدا ہو جاتا ہے اس لئے اختلاف نزع کے

معنی میں بھی مستعمل ہونے لگا اختلاف لیل و نهار کے

معنی ہیں دن رات کا آگے پیچھے آنا ۱۱ ۱۲ ۱۳

۱۱ ۱۲ ۱۳ اِخْتِلَافًا

اِخْتِلاق افترا بہتان طرازی بروزن اِخْتِعال

مصدر ہے ۱۱

اِخْتَلَطُوا گیا اِخْتِلاط سے جس کے معنی ملنے

کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۱ ۱۲ ۱۳

اِخْتَلَفَ اس نے اختلاف کیا اِخْتِلاف سے ماضی کا

صیغہ واحد مذکر غائب ۱۱ ۱۲ ۱۳

اِخْتَلَفَ اختلاف کیا گیا اِخْتِلاف سے ماضی میں

کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۱ ۱۲ ۱۳

اِخْتَلَفْتُمْ تم نے اختلاف کیا اِخْتِلاف سے ماضی

کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۱ ۱۲ ۱۳

اِخْتَلَفُوا انہوں نے اختلاف کیا اِخْتِلاف سے

ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۱ ۱۲ ۱۳

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸

أَخَذَتْ - اس نے آپکڑا۔ أَخَذَ سے ماضی کا صیغہ

واحد مونث غائب ۱۱ ۱۱

أَخَذَتْ - میں نے پکڑا۔ أَخَذَ سے ماضی کا صیغہ

واحد مکلم ۱۱

أَخَذْتُمْ - اس نے تم کو پکڑا۔ تم کو آیا۔ أَخَذَتْ

صیغہ ماضی کلمہ ضمیر جمع مذکر حاضر ۱۱

أَخَذْتُمْ - تم نے لیا۔ أَخَذَ سے ماضی کا صیغہ

جمع مذکر حاضر ۱۱

أَخَذْتُمْ - اس کو پکڑ لیا (آباد کرو یا) أَخَذَتْ صیغہ

ماضی ضمیر واحد مذکر غائب ۱۱ ۱۱

أَخَذْتُمْ - میں نے اس کو پکڑا۔ أَخَذَتْ صیغہ ماضی

ہا ضمیر واحد مونث غائب ۱۱ ۱۱

أَخَذْتُمْ - میں نے ان کو پکڑا۔ أَخَذَتْ صیغہ ماضی

ہم ضمیر جمع مذکر غائب ۱۱ ۱۱ ۱۱

أَخَذْتُمْ - ان کو پکڑا۔ أَخَذَتْ صیغہ ماضی ہم ضمیر

جمع مذکر غائب ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

أَخَذْنَ - ان عورتوں نے لے لیا۔ أَخَذَ سے ماضی

کا صیغہ جمع مونث غائب۔ ۱۱

أَخَذْنَا - ہم نے لیا۔ ہم نے پکڑا۔ أَخَذَ سے ماضی کا صیغہ

أَخْتِمْ - اس کی بہن۔ أَخْتِ مضاف ہ ضمیر واحد

مذکر غائب مضاف الیہ۔ ۱۱

أَخْتَهَا - اس کی بہن۔ أَخْتِ مضاف ہا ضمیر واحد

مونث غائب مضاف الیہ ۱۱ ۱۱

أَخْتَيْنِ - دو بہنیں۔ أَخْتِ کا ثنیہ ۱۱

أَخَذَانِ - چھپے پھرے آٹنا اخذات کی جمع ہے

اخذت کا استعمال مذکر و مونث دونوں میں ہوتا ہے ۱۱

أَخَذُوا - کھائی خندق۔ أَخَذُوا جمع (ملاحظہ ہو

اصحاب الأخذوا) ۱۱

أَخَذَ - پکڑنے والا۔ أَخَذَ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد

مذکر ۱۱

أَخَذَ - پکڑ پکڑنا۔ یہ مصدر ہے اس کے معنی کبھی لینے

کے آتے ہیں اور کبھی پکڑنے کے یہاں دوسرے معنی مراد

ہیں ۱۱ أَخَذَ ۱۱ أَخَذَ ۱۱

أَخَذَ - اس نے پکڑا۔ اس نے لیا۔ رخصت أَخَذَ سے

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

۱۱ ۱۱ ۱۱

أَخَذَ - وہ لیا گیا۔ أَخَذَ سے معنی لینے کے ماضی مجہول

کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۱

جمع حکم $\text{اَخَذُوْا} \text{اَخَذْتُمْ} \text{اَخَذْتُمْ}$

$\text{اَخَذْتُ} \text{اَخَذْتَ} \text{اَخَذْتُمْ}$

اَخَذْتُ نُهْمَنے اس کو پکڑا۔ اس میں ضمیر واحد مذکر

غائب ہے۔ $\text{اَخَذْتُ} \text{اَخَذْتَ} \text{اَخَذْتُمْ}$

اَخَذْتُمْ نُهْمَنے ان کو پکڑا۔ اس میں نُهْم ضمیر جمع

مذکر غائب ہے $\text{اَخَذْتُ} \text{اَخَذْتُمْ} \text{اَخَذْتُمْ}$

اَخَذُوا۔ دو پکڑے گئے۔ اَخَذُّ سے ماضی مجہول کا صیغہ

جمع مذکر غائب۔ اَخَذُوا

اَخَذَهُ۔ اس کو پکڑا۔ اَخَذْتُمْ ماضی۔ ضمیر واحد

مذکر غائب اَخَذْتُمْ

اَخَذَهُ۔ اس کی پکڑ اَخَذْتُمْ مصدر مضاف۔ ضمیر

واحد مذکر غائب مضاف الیہ اَخَذْتُمْ

اَخَذْتُمْ ان کو پکڑا۔ اَخَذْتُمْ ماضی نُهْم ضمیر جمع مذکر

غائب $\text{اَخَذْتُمْ} \text{اَخَذْتُمْ} \text{اَخَذْتُمْ}$

اَخَذْتُمْ ان کا لینا۔ اَخَذْتُمْ مصدر مضاف نُهْم ضمیر

جمع مذکر غائب مضاف الیہ اَخَذْتُمْ

اَخَذْتُمْ۔ لینے والے۔ اَخَذْتُمْ۔ اسم فاعل کا

صیغہ جمع مذکر اَخَذْتُمْ کی جمع اَخَذْتُمْ

اَخَذْتُمْ میں کے لینے والے۔ اس میں ضمیر واحد

مذکر غائب ہے۔ اَخَذْتُمْ اس میں اَخَذْتُمْ تھا۔ اَصْفَتْ

کے سبب سے ن گر گیا۔ اَخَذْتُمْ مضاف ہ ضمیر واحد

مذکر غائب مضاف الیہ۔ اَخَذْتُمْ

اَخْرَجْتُمْ۔ الاخر سے معذمل ہے اور اس بارے میں یہ اپنی

آپ نظیر ہے ورنہ عام قاعدہ کے مطابق جو صیغہ بھی اَفْعَلُ

سے آتا ہے یا تو اس کے بعد من لفظ یا تقدیراً مذکور ہوتا

ہے اور اس صورت میں اس کی جمع آتی ہے۔ شنیہ

شناخت۔ یا میں مذکور نہیں ہوتا تو پھر اس پر الف لام غل

ہو کر اس کی جمع بھی آتی ہے اور شنیہ بھی۔ البتہ یہ اس

قاعدہ کے مستثنیٰ ہے اور اس کی جمع بغیر الف لام کے

آتی ہے جسے اَخْرَجْتُمْ۔ $\text{اَخْرَجْتُمْ} \text{اَخْرَجْتُمْ} \text{اَخْرَجْتُمْ}$

$\text{اَخْرَجْتُمْ} \text{اَخْرَجْتُمْ} \text{اَخْرَجْتُمْ}$

اَخْرَجْتُمْ۔ پھپھلا۔ جہاں یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی صفت ہو وہاں

تمام مخلوقات کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والی

ذات مراد ہے۔ اَخْرَجْتُمْ

اَخْرَجْتُمْ۔ اور دوسرے۔ اَخْرَجْتُمْ کی جمع اَخْرَجْتُمْ

اَخْرَجْتُمْ۔ اس نے پیچھے چھوڑا۔ تاخیر سے جس کے معنی

پیچھے چھوڑنے اور دیر کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد

مذکر غائب۔ اَخْرَجْتُمْ

<p>اَخْرَجَ - تو نکال اِخْرَاجٌ سے۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ۱۱</p>	<p>اِخْرَاجٌ - نکالنا۔ بر وزن افعال مصدر ہے۔ اس کا استعمال زیادہ تر ذوات و اعیان کے متعلق ہوتا ہے یا</p>
<p>اَخْرَجَ - تو نکل (نَصَرَ) اِخْرَاجٌ سے جس کے معنی نکلنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ۱۱</p>	<p>تکوین (رونا کرنا بنانا) کے معنی میں جو اللہ تعالیٰ کا فعل ہے ۱۱</p>
<p>۱۱ ۱۱ ۱۱ اِخْرَاجٌ - میں نکالا جاؤں گا۔ اِخْرَاجٌ سے مضارع</p>	<p>۱۱ ۱۱ ۱۱ اِخْرَاجُكُمْ - تبار نکالنا۔ اِخْرَاجٌ مضاف کلمہ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ۱۱</p>
<p>بجہول کا صیغہ واحد مکمل۔ ۱۱ اَخْرَجَتْ - وہ نکالی گئی (بھی گئی) اِخْرَاجٌ سے۔ ماضی</p>	<p>۱۱ ۱۱ ۱۱ اِخْرَاجُكُمْ - ان کا نکالنا۔ اِخْرَاجٌ مضاف ھم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱۱</p>
<p>بجہول کا صیغہ واحد مونث غائب ۱۱ اَخْرَجَتْ - اس نے نکال باہر کیا۔ اِخْرَاجٌ سے</p>	<p>۱۱ ۱۱ ۱۱ اِخْرَانٍ - دو دوسرے۔ اِخْرَاجٌ کا تثنیہ ۱۱ اِخْرَاجٌ - اس نے پیچھے چھوڑا۔ تاخیر سے جس کے</p>
<p>ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۱۱ اَخْرَجَتْ - اس نے تجھ کو نکالا۔ اس میں لہ ضمیر</p>	<p>معنی پیچھے چھوڑنے اور ڈھیل دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۱۱</p>
<p>واحد مذکر حاضر ہے۔ ۱۱ اَخْرَجْتُمْ - تم نکالے گئے۔ اِخْرَاجٌ سے۔ ماضی مجہول</p>	<p>۱۱ ۱۱ ۱۱ اِخْرَاجٌ - تو نے مجھ کو ڈھیل دی۔ اِخْرَاجٌ تاخیر سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر و قایہ ی ضمیر واحد</p>
<p>کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ۱۱ اَخْرَجَكَ - اس نے تجھ کو نکالا۔ اِخْرَاجٌ صیغہ ماضی</p>	<p>مکمل۔ ۱۱ ۱۱ اَخْرَجْتُمْ - تو نے ہم کو ڈھیل دی اِخْرَاجٌ صیغہ ماضی ناقص جمع متکلم ۱۱</p>
<p>لہ ضمیر واحد مذکر حاضر ۱۱ اَخْرَجْتُمْ - اس نے تم کو نکالا اس میں لہ ضمیر جمع</p>	<p>۱۱ ۱۱ ۱۱ اِخْرَاجٌ - اس نے نکالا اِخْرَاجٌ سے ماضی کا صیغہ احد مذکر غائب ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱</p>
<p>مذکر حاضر ہے۔ ۱۱</p>	<p>۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱</p>

أَخْرَجْنَا - ہم نکالے گئے۔ اخراج سے ماضی مجہول
کا صیغہ جمع محکم۔ ۱۱

أَخْرَجْنَاوَهُمْ كُنَالا۔ اخراج۔ صیغہ امر نا ضمیر جمع
محکم (ملاحظہ ہو آخر ج) ۱۱ ۱۲ ۱۳

أَخْرَجْنَا - ہم نے نکالا۔ اخراج سے ماضی کا صیغہ
جمع محکم ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷

أَخْرَجْنَاهُمْ۔ ہم نے ان کو نکال باہر کیا۔ اس میں
ہم ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ ۱۸

أَخْرَجْتَنِي۔ اس نے مجھ کو نکالا۔ اخراج۔ صیغہ ماضی
ن وقایہ ی ضمیر واحد محکم ۱۹

أَخْرَجْنِي۔ تو مجھے نکال۔ اخراج صیغہ امر۔ ن
وقایہ ی ضمیر واحد محکم ۲۰

أَخْرَجُوا۔ وہ نکالے گئے۔ اخراج سے ماضی مجہول
کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴

أَخْرَجُوا تَمَّ نَكَلُو خُرُوجًا وَا مَرَا صِيغَةَ جَمْعٍ مَذْكَرًا حَاضِرًا
أَخْرَجُوا تَمَّ نَكَلُو خُرُوجًا سے۔ امر کا صیغہ جمع مذکر
حاضر ۲۵

أَخْرَجُوهُمْ تَمَّ نَكَلُو اس میں ہم ضمیر جمع
مذکر غائب ہے۔ ۲۶

أَخْرَجُوكُمْ۔ انہوں نے تم کو نکالا۔ اخراج کا صیغہ
ماضی کم ضمیر جمع مذکر حاضر ۲۷

أَخْرَجَهُ اس کو نکالا۔ اخراج صیغہ ماضی ۲۸
مذکر غائب ۲۹

أَخْرَجْتَهُمَا نِ دُونُوں كُنَالا۔ اس میں ہما ضمیر
شائبہ مذکر غائب ہے ۳۰

أَخْرَجْنَا۔ ہمارا پھلا۔ اخیر مضاف نا ضمیر جمع محکم۔
مضاف الیہ۔ ۳۱

أَخْرَجْنَا۔ ہم نے تاخیر کی۔ ہم نے روکے رکھا۔ تاخیر
سے۔ ماضی کا صیغہ جمع محکم ۳۲

أَخْرَجْنَا۔ ہم کو بہت سے تاخیر عطا کر آخر تاخیر سے
امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر نا ضمیر جمع محکم ۳۳

أَخْرَجُونَ۔ دوسرے۔ اور لوگ۔ آخر کی جمع بحالت
رفع۔ ۳۴ ۳۵ ۳۶

أَخْرَجُوا۔ آخرت۔ عالم بقا۔ مَا مَعْنَاهُ هَذَا فِي الْمَلَةِ
الْآخِرَةِ مِیں آخرت یعنی پچھلے کے ہے ۳۷

أَخْرَجُوا۔ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹

۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶

۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳

۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰

اِخْرَاقٌ - اس کا آخر۔ اِخْرَاقٌ مضافٌ ہضمیر واحد مذکر

غائب مضاف الیہ۔ پ

اِخْرَاقٌ - دوسری پھلی۔ اِخْرَاقٌ اور اِخْرَاقٌ کی مؤنث

اِخْرَاقٌ آتی ہے۔ پ پ پ پ پ پ پ

۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷

اِخْرَاقٌ جمع مذکر تہاوی پھلی (جماعت) اِخْرَاقٌ مضاف کم

ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ پ

اِخْرَاقٌ - دوسرے۔ اِخْرَاقٌ جمع بحالت نصب وجر

۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴

۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱

اِخْرَاقٌ - پھلی۔ اِخْرَاقٌ جمع بحالت نصب وجر

۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸

اِخْرَاقٌ ان کی پھلی (جماعت) اِخْرَاقٌ مضاف

ہضمیر جمع مذکر غائب۔ مضاف الیہ۔ پ

اِخْرَاقٌ زیادہ رسوا زیادہ شرمسار خجڑی سے جس کے

معنی رسوائی کے ہیں یا خجڑا خجڑے سے جس کے معنی شرمسار

کے ہیں افعال التفضیل کا صیغہ۔ پ

اِخْرَاقٌ تو نے اس کو رسوا کیا۔ شرمسار کیا۔ اِخْرَاقٌ

اِخْرَاقٌ سے جس کے معنی رسوا اور شرمسار کرنے کے

ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہضمیر واحد مذکر غائب

اِخْرَاقٌ۔ سب سے زیادہ نقصان پانے والے

زیادہ ٹوٹا اور گھٹا پانے والے۔ اِخْرَاقٌ جمع بحالت رفع

اِخْرَاقٌ اور اِخْرَاقٌ سے جس کے معنی ٹوٹا اور گھٹا پانے

کے ہیں۔ افعال التفضیل کا صیغہ۔ پ

اِخْرَاقٌ زیادہ نقصان میں رہنے والے۔ زیادہ گھٹا

پانے والے اِخْرَاقٌ جمع بحالت نصب جر پ

اِخْرَاقٌ۔ پڑے رہو ہنکارے ہوئے (فقر) اِخْرَاقٌ

جس کے معنی ہنکارنے اور دھتکارنے کے ہیں امر

کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ

اِخْرَاقٌ۔ تم ڈرو۔ (سہم) اِخْرَاقٌ سے جس کے

معنی ڈرنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ

اِخْرَاقٌ تم مجھ سے ڈرو اس میں ن وفا یہی ضمیر

واحد مکمل کی ہے۔ پ

اِخْرَاقٌ تم ان سے ڈرو۔ اس میں ہضمیر جمع

<p>أَخْلَقُ - میں بنا دیتا ہوں (أَصَرَ مَخْلُقٌ سے مضارع کا صیغہ واحد منکلم۔ یہ لفظ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزہ کے بیان میں آیا ہے۔ یہاں خلق سے استحالہ) تبدیل مابیت یا انقلاب حقیقت) مراد ہے۔ ۱۱</p> <p>أَخْنَعُ میں نے اس سے خیانت کی (نَصَرَ أَخْنَعُ خِيَانَةً سے مضارع کا صیغہ واحد منکلم کا ضمیر واحد مذکر غائب لَمْ أَخْنَعُ میں نے اس سے خیانت نہیں کی لَمْ کے آنے سے مضارع ماضی منفی کے معنی دیتا ہے۔ ۱۲</p>	<p>أَخْلَصُوا انہوں نے خالص رکھا، إِخْلَاصٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ اخلاص کی اصل حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا سب سے بیزاری ظاہر کر دی جائے۔</p> <p>أَخْلَعُ تو اتار ڈال (فَتَحَّ) خَلَعَ سے جس کے معنی اتارنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ۱۱</p> <p>أَخْلَفْتُمْ تم نے خلاف کیا۔ إِخْلَافٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اخلاف وعدے کے معنی وعدہ خلافی کے ہیں۔ ۱۲</p>
<p>أَخْوَاتِكُمْ تمہاری بہنیں۔ أَخْوَاتٌ مضاف لَمْ تُضْمِر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ أَخْوَاتٌ أَخْتٌ کی جمع ہے (دیکھو أَخْتٌ) ۱۱ ۱۲</p>	<p>أَخْلَفْتُمْ میں نے تم سے وعدہ خلافی کی۔ أَخْلَفْتُ إِخْلَافٌ سے ماضی کا صیغہ واحد منکلم۔ لَمْ تُضْمِر جمع مذکر حاضر۔ ۱۳</p>
<p>أَخْوَاتِهِنَّ ان عورتوں کی بہنیں۔ أَخْوَاتٍ مضاف هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ ۱۱ ۱۲</p> <p>أَخْوَالِكُمْ تمہارے ماموں۔ أَخْوَالٌ خَالٌ کی جمع خَالٌ ماموں کو کہتے ہیں۔ أَخْوَالٍ مضاف لَمْ تُضْمِر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ۱۱</p>	<p>أَخْلَفْنَا ہم نے وعدہ خلافی کی۔ إِخْلَافٌ سے ماضی کا صیغہ جمع منکلم۔ ۱۲</p> <p>أَخْلَفْنِي میرا خلیفہ رہ (نَصَرَ) أَخْلَفُ خِلَافَةٌ سے جس کے معنی خلیفہ ہونے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ن وقایہ۔ ی ضمیر واحد منکلم۔ ۱۱</p>
<p>أَخْوَانٌ - بھائی۔ أَخٌ کی جمع (دیکھو أَخٌ) ۱۱ ۱۲</p> <p>إِخْوَانًا ۱۱ ۱۲</p> <p>إِخْوَانِكُمْ تمہارے بھائی إِخْوَانٌ مضاف لَمْ تُضْمِر</p>	<p>أَخْلَفُوا انہوں نے خلاف کیا۔ انہوں نے وعدہ خلافی کی (إِخْلَافٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔ ۱۱</p>

معنی ایسے نامناسب کام کے بتائے ہیں جس کے کرنے سے شوریٰ ہو جائے۔ ۳۱

اَدَاءٌ۔ جن کا ایک دم پورا پورا دینا اور پہنچانا یہ مصدر کا پت
اَدَّارَاتُہم نے ایک دوسرے پر دھرا۔ تَدَارُکُہم جس

کے معنی تدارک یعنی ایک دوسرے پڑانے کے ہیں ماضی
کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اصل میں تَدَارَاۡتُہم تھا۔ تاہم کو
ادغام کے باعث دال بیا پہرا بتواہر بالسکون کی
دشواری کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصل لائے۔ ۳۲

اَدَّارَکَ۔ تحک کر رہ گیا۔ فنا ہو گیا تَدَارَکُہم ماضی
کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اصل میں تَدَارَاۡکَ تھا۔ تا

کا دال میں ادغام کر کے شروع میں ہمزہ وصل لائے
تَدَارَاۡکَ کے معنی اہل میں پے در پے کسی کام کے

ہونے اور یکے بعد دیگرے ایک چیز کے کسی دوسری چیز
لنے کے ہیں مگر یہاں تحک کر رہ جانے اور فنا ہونے کے

معنی مراد ہیں جب کسی خاندان کے لوگ پے در پے
ہلاک ہوتا شروع ہو جاتے ہیں تو ایسے موقع پہلا ہلاک

ہوتے ہیں تَدَارَاۡکَ بنو فلان (فلان خاندان کے لوگ
پے در پے ہلاک ہو گئے) یہاں فنا ہونے کے معنی اسی

ی اور سے ماخوذ ہیں۔ ۳۳

اَدَّارُکُوۡا۔ وہ گریبے اگلے کچھلوں سے دہائے تَدَارَاۡکَ
جس کے معنی پے در پے ایک کے دوسرے سے ملنے کے

ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ اصل میں تَدَّارَاۡکُوۡا تھا
جو تَدَارَاۡکَ میں عمل ہو رہی اس میں ہوا۔ ۳۴

اَدْبَارُہم پیٹھ پھیرنا۔ مَرُوۡنَاۡ اَدْبَارَہم مصدر ہے۔ ۳۵
اَدْبَارُہم بیٹھیں۔ دُور کی جمع ہے پیچھے کے معنی میں

بھی مستعمل ہوتا ہے۔ ۳۶
اَدْبَارِکُمْ۔ تمہاری بیٹھیں تمہاری پشتیں۔ اَدْبَارِہم مضاف

کہ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۳۷
اَدْبَارِہَا۔ اس کی پیٹھ اس کی پشت اَدْبَارِہم مضاف

ہا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ۔ ۳۸
اَدْبَارِہُمْ۔ ان کے پیچھے ان کی بیٹھیں اَدْبَارِہم مضاف

ہم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۳۹
اَدْبَسَہن نے پیٹھ پھیری۔ اَدْبَارُہم ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب۔ ۴۰
اَدْخَلَہم داخل کیا گیا۔ اِدْخَالَہم سے جس کے معنی

داخل کرنے کے ہیں ماضی بھول کا صیغہ واحد مذکر غائب
۳۱

اَدْخَلَہم تو داخل کر۔ اِدْخَالَہم سے۔ امر کا صیغہ واحد

نذر حاضر ۱۱

حاضر ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

أَدْخُلْ - تو داخل ہو (نصر) دُخُول سے جس کے معنی

أَدْخُلُوا - وہ داخل کئے گئے۔ اِدْخَالَ سے ماضی مجہول

داخل ہونے کے ہیں امر کا صیغہ واحد نذر حاضر ۱۱

أَدْخُلَا - تم دونوں داخل ہو۔ دُخُول سے امر کا

کام صیغہ جمع نذر غائب ۱۱

صیغہ تثنیہ نذر حاضر ۱۱

أَدْخُلُوا - تم داخل کرو۔ اِدْخَالَ سے۔ امر کا صیغہ جمع

أَدْخَلْنَا - ہم کو داخل کر اَدْخَلْنَا اِدْخَالَ سے

نذر حاضر ۱۱

صیغہ امر نافر صیغہ جمع مکمل ۱۱

أَدْخُلُوها - تم اس میں داخل ہو۔ اَدْخُلُوا صیغہ امر

أَدْخَلْنَاهُمْ - ہم نے اس کو داخل کیا۔ اَدْخَلْنَا اِدْخَالَ

ہا ضمیر واحد نونث غائب ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

سے۔ ہنسی کا صیغہ جمع مکمل ضمیر واحد نذر غائب ۱۱

أَدْخَلْنَاهُمْ - ان کو داخل کر اَدْخَلْنَا صیغہ امر ہم

أَدْخَلْنَاهُمْ - ہم نے ان کو داخل کیا۔ اس میں ہم

ضمیر جمع نذر غائب ۱۱

ضمیر جمع نذر غائب ہے ۱۱ ۱۱ ۱۱

أَدْخَلْنِي - تو (عورت) داخل ہو۔ دُخُول سے امر کا

أَدْخَلْنَكُمْ - میں تم کو ضرور داخل کروں گا۔ اَدْخَلْنَا

صیغہ واحد نونث حاضر ۱۱ ۱۱ ۱۱

اِدْخَالَ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد مکمل

أَدْخَلْنَا - میں جانتا (نصر) اِدْخَالَ سے جس کے معنی کسی

کلمہ ضمیر جمع نذر حاضر ۱۱

چیز کے متعلق جانتے اور معلوم کرنے کے ہیں مضارع

أَدْخَلْنَاهُمْ - میں ان کو ضرور داخل کروں گا اس میں

کا صیغہ واحد مکمل ۱۱

ہم ضمیر جمع نذر غائب ہے ۱۱

أَدْخَلْنَا - اس کو پایا اِدْخَالَ سے جس کے معنی کسی شے

أَدْخَلْنِي - تو مجھے داخل کر اَدْخَلْنَا اِدْخَالَ سے امر کا

کو پوری طرح پالنے کے میں ماضی کا صیغہ واحد نذر

صیغہ واحد نذر حاضر نونث و قایہ ضمیر واحد مکمل ۱۱ ۱۱ ۱۱

غائب ۱۱ ضمیر واحد نذر غائب ۱۱

أَدْخَلُوا - تم داخل ہو۔ دُخُول سے امر کا صیغہ جمع نذر

اِدْخَالَ سے امر کا صیغہ جمع نذر

جس کے معنی دفع کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔

اَدْرِیٰ میں جانتا ہوں (ضرب) دِمْرَیۃ سے

مضارع کا صیغہ واحد مکمل۔ اَدْرِیٰ اَدْرِیٰ اَدْرِیٰ

اَدْرِیٰ نہیں۔ خدا کے بھیجے ہوئے ہے اور جلیل القدر

نہی تھے۔ لفظ ادریس کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ

لفظ سریانی ہے یا عربی۔ عربی ہونے کی صورت میں اس کا

اشتقاق درست سے ہے۔ جس کے معنی پڑھنے اور

یاد کرنے کے ہیں۔ محض الہیہ کے مطالعہ و درس کی کثرت

کی وجہ سے آپ کو ادریس کہا گیا۔ لیکن زمخشری نے

کشاف میں اور عبدالبن فیرونا بادی نے قاموس میں

تصریح کی ہے کہ یہ لفظ عربی ہے اور درست ہے اس کا

اشتقاق بنانا محض وہم ہے صحیح نہیں۔ زمخشری کہنے میں

کہ اگر ادریس کو بروزن اِفْعِلْ دَرَس سے مشتق مانا جا

تو اسے منصرف ہونا چاہئے کیونکہ اس صورت میں اس

میں صرف ایک سبب یعنی علیت باقی رہتی ہے حالانکہ

یہ منصرف نہیں بلکہ غیر منصرف ہے لہذا اس کا غیر منصرف

ہونا اس کی عمیت کی دلیل ہے۔ زمخشری نے یہ بھی

خیال ظاہر کیا ہے کہ ممکن ہے ادریس جس زبان کا لفظ ہو

اس زبان میں اس کے معنی درس اور درست ہوتے

جلتے ہوں جس سے راوی نے اس کو درس سے مشتق

خیال کر لیا ہو۔

صحیح ابن جان میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ مروی

ہے کہ آپ سریانی تھے اس لئے ممکن ہے کہ یہ نام بھی سریانی ہو

قرآن عزیز میں حضرت ادریس کا ذکر صرف دو جگہ

آیا ہے ایک سورہ مریم میں دوسرے سورہ انبیاء میں۔

آپ کے نام و نسب اور نژاد کے متعلق موضوع کو سخت

اختلاف ہے اور اس وجہ سے کہ کوئی صحیح رائے اس بارے

میں قائم نہیں کی جا سکتی۔ قرآن عظیم کا مقصد جو کہ رشد

و ہدایت ہے۔ تصوف تاریخی بحث اس لئے اس میں صرف

آپ کی صفات عالیہ نبوت۔ صدقیت۔ سب اور فدائیت

منزلت کا ذکر ہے۔ ہی حال احادیث کلہ ہے۔ اس لئے

اس سلسلہ میں جو کچھ بھی بیان کیا گیا ہے وہ تواتر اسرائیلی

روایات سے ماخوذ ہے جس میں سخت اختلاف و تضاد

ہے معراج کی صحیحین والی روایت میں مذکور ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہ تھے آسمان پر حضرت

ادرس علیہ السلام سے ملاقات کی تھی۔ صحیح ابن جان میں حضرت ابو ذر سے مروی ہے کہ آپ نبی اور رسول تھے اور آپ ہی نے سب سے پہلے تحریر میں قلم کا استعمال کیا۔ ابن اسحاق نے آپ کی اولیات میں بہت سی باتوں کا ذکر کیا ہے۔ بخمدان کے ایک یہ بھی ہے کہ آپ ہی نے سب سے پہلے کپڑے پہنے۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس سے یہ منقول ہے کہ الیاس نبی کا ہی نام ادریس ہے عبداللہ بن مسعود کی جس روایت کا امام بخاری نے حوالہ دیا ہے۔ عبد بن حماد اور ابن ابی حاتم نے اس کو سند حسن روایت کیا ہے لیکن عبداللہ بن عباس کی روایت میں ضعف ہے۔ ان ہی دونوں روایات کی بنا پر حافظ ابو بکر بن العربی نے کہ ہے کہ ادریس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے دادا نہیں بلکہ انبیا بنی اسرائیل میں سے ہیں کیونکہ حضرت الیاس کے متعلق روایات میں موجود ہے کہ آپ انبیا بنی اسرائیل میں سے تھے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں

تصریح کی ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام کا زندگی میں اٹھایا جانا کسی مرفوع اور قوی روایت سے ثابت نہیں ہو اور طبری نے جو کعب اخبار کی اس سلسلہ میں روایت نقل کی ہے وہ اسرائیلیات میں سے ہے جس کی صحت کا حال خدا ہی کو معلوم ہے۔ حافظ ابن کثیر نے البدایہ میں آپ کے ذکر میں لکھا ہے کہ بہت سے علماء تفسیر و احکام کا یہ خیال ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام ہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے ریل کے متعلق باتیں بیان کی ہیں اور وہ ان کو ہر اس الہامیہ کے نام سے یاد کرتے ہیں اور ان کے متعلق اسی طرح غلط بیانیوں کا کام لیتے ہیں جس طرح کہ دوسرے انبیا علماء حکما اور اولیاء کے متعلق کیا گیا ہے۔ ۱۶ ۱۷

ادریس کے متعلق واقعہ کیا۔ تجھے خبردار کیا۔ ادریسی ادریس سے جس کے معنی واقف کرنے اور بتانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب کے ضمیر واحد مذکر حاضر۔

۲۹
۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

ادریس کے متعلق واقعہ کیا۔ اس میں کلمہ ضمیر جمع مذکر

۱۷ و ۱۸ فتح الباری ج ۱۳ ص ۲۲۶ طبع مصر ۱۹۵۴ ایضاً ص ۲۲۵۔ ۲۲۶ ہر اس علم نجوم کے مہر اور عالم کو کہتے ہیں۔ ہر اس الہامیہ کے معنی ہیں ملا نجوم کا استاد الہامی ہر اس یونان کا ایک مشہور نجوم گراہی۔ ۱۵ البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۹۹ طبع مصر ۱۳۴۰۔

<p>أَدْعِيَاكُمْ تہارے منہ بولے بیٹے لے پالک اَدْعِيَا مضاف کُم ضمیر جمع مذکر مضاف الیہ اَدْعِيَا دَعِيَ کی جمع جو بروزن فَعِيل بمعنى مفعول ہے۔ ۳۱</p>	<p>حاضر ہے۔ ۳۱ أَدْعُ۔ تو مانگ۔ تو دعا کر۔ تو بلا۔ (نَصْر) دَعْوَةٌ سے جس کے معنی بلانے اور مانگنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد</p>
<p>أَدْعِيَاكُمْ ان کے لے پالک اَدْعِيَا مضاف ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ۳۲</p>	<p>مذکر حاضر ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ أَدْعُوا۔ تم بلاؤ۔ تم پکارو۔ دَعْوَةٌ سے امر کا صیغہ جمع</p>
<p>أَدْفَعُ۔ بوردے دھو دو کر۔ (فَتْح) دَفْعٌ کا تعدیہ جب الیٰ سے ہوگا تو اس کے معنی دینے کے آتے ہیں اور جب</p>	<p>مذکر حاضر ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ أَدْعُوا۔ میں بلاتا ہوں۔ میں پکاروں گا۔ دَعْوَةٌ سے</p>
<p>عَنْ سے ہوگا تو اس کے معنی حفاظت اور حمایت کے ہوتے ہیں۔ ۳۱ ۳۲</p>	<p>مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ أَدْعُوَكُمْ میں تم کو بلاتا ہوں۔ اس میں کُم ضمیر جمع</p>
<p>أَدْفَعُوا تم دفع کرو۔ تم دیدو۔ حوالہ کر دو۔ دَفْعٌ سے۔ امکا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ۳۱ ۳۲</p>	<p>مذکر حاضر ہے۔ ۳۱ أَدْعُونِي مجھ کو پکارو۔ أَدْعُوا صیغہ امرن وقایہ</p>
<p>أَذْكَرُ اس کو یاد آ گیا۔ اِذْكَارٌ سے جس کے معنی یاد کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۳۱</p>	<p>ی ضمیر واحد متکلم ۳۱ أَدْعُوهُ اس کو پکارو۔ اس میں هُ ضمیر واحد مذکر غائب</p>
<p>أَذْكَرٌ میں تجھ کو بتاؤں (نَصْر) أَذْكَرٌ دَلَالَةٌ سے جس کے معنی رہنمائی کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم</p>	<p>۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ أَدْعُوهُمْ ان کو پکارو۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر</p>
<p>أَذْكَرٌ میں تمہیں بتاؤں۔ اس میں کُم ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔ ۳۱ ۳۲ ۳۳</p>	<p>غائب ہے۔ ۳۱ ۳۲ أَدْعُوهُنَّ ان کو بلا۔ أَدْعُ صیغہ امرھن ضمیر جمع</p>
<p>أَدْلِي۔ اس نے لکھا! اِذْلَاةٌ سے جس کے معنی ڈول موت غائب۔ ۳۱</p>	<p>موت غائب۔ ۳۱</p>

ذات اور ذول کہنے کے ہیں۔ ماضی کا صحیح ذکا صند کرنا ہے۔
آدَم۔ قرآن عزیز میں انبیاء علیہم السلام کے تذکروں میں
 سب سے پہلا تذکرہ سیدنا حضرت ابوالبشر آدم صلوات اللہ
 علیہ وسلم کا ہے جو سورہ بقرہ، اعراف، اسرار، کہف
 اور طہ میں نام اور صفات دونوں کے ساتھ اور سورہ ہود
 ص میں فقط ذکر صفات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور
 آل عمران، مائدہ، مریم اور یس میں صرف شمسی طور پر نام لیا
 گیا ہے۔ حافظ ہرالدین عینی عمدۃ القاری میں رقمطراز ہیں
 کہ آپ کی کنیت ابوالبشر مشہور ہے۔ والہی نے حضرت
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آپ کی کنیت ابو محمد روایت
 کی ہے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ جنت میں حضرت آدم
 علیہ السلام کے علاوہ اور کسی کو کنیت سے یاد نہیں کیا
 جائیگا۔ آپ کی کنیت رسالتاً علی اللہ علیہ وسلم کے
 اظہار شرف کے لئے ابو محمد ہوگی۔

لفظ آدم کے متعلق علماء لغت میں اختلاف
 ہے کہ یہ عجمی ہے یا عربی۔ ابو منصور جوہری نے کتاب العربیہ
 میں تصریح کی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے تمام اسماء
 عجمی ہیں۔ البتہ چار نام اس سے مستثنیٰ ہیں۔ آدم، صالح

شعیب، محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ جوہری نے بھی اس کو
 عربی نام بتایا ہے۔ عربی ہونے کی صورت میں اس کا
 اشتقاق انوادم سے ہے کیونکہ وہ آدم ارض یعنی صغیر
 زمین سے پیدا کئے گئے ہیں چنانچہ مسند امام احمد بن حنبل
 ترمذی کی صحیح حدیث میں موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سطح
 زمین کے چپے چپے سے ایک مشت خاک لیکر حضرت آدم
 کی تخلیق کی۔ یہی وجہ ہے کہ بنی آدم مختلف رنگ و روپ
 کے پیدا ہوئے۔ مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
 سے روایت کی ہے کہ آدم کا اشتقاق آدمۃ سے ہے جس کے
 معنی گندم گول ہونے کے ہیں بعض علماء کا خیال ہے کہ
 یہ آدم اور آدمۃ سے مشتق ہے جس کے معنی موافقت اور
 شرکت کے ہیں چونکہ ان کا خمیر پانی اور مٹی سے ملا کر کیا گیا
 اس لئے ان کا نام آدم ہوا۔ بعض کے نزدیک آدمۃ سے
 ماخوذ ہے جس کے معنی قابل تکلیف و لائق اتباع کے ہیں۔
 عربی ہونے کی صورت میں یہ یافعل کے وزن پر ہوگا اور
 غیر منصرف علیت اور وزن فعل کی بنا پر بعض علماء آدم
 کو سریانی زبان کا لفظ بتاتے ہیں۔ اہل کتاب اس کو
 آدام بروزن فاعل پڑھتے ہیں۔ ابواسحق ثعلبی نے

تصریح کی ہے کہ عبرانی زبان میں اُدام خاک کو کہتے ہیں اسی مناسبت سے ان کا نام ادم یعنی خاکی ہوا اور دوسرا الف حذف کر دیا گیا۔ اس اعتبار سے ثعلبی کے نزدیک یہ لفظ عبرانی ہوا۔ علامہ زَمخشری نے تفسیر کشاف میں سورہ بقرہ میں لکھا ہے کہ لوگوں کا آدم کو ادمۃ یا ادیما الارض سے مشتق بتانا ایسا ہی ہے جیسا کہ یعقوب کو عقب سے اور ادریس کو دریس سے اور بلیس کو ابلاس سے مشتق بتانا۔ حالانکہ آدم قطعی علمی نام ہے جس کا فاعل کے وزن پر ہونا زیادہ قرن قیاس ہے جیسے کہ آرز عاوذ عا بر شلخ، فالغ وغیرہ ہیں، مگر یاد رہے کہ ادریس اور ابلیس کے غیر منصرف ہونے کی جو دلیل علامہ موصوف نے بیان کی ہے وہ یہاں نہیں چلتی۔ کیونکہ ادریس و ابلیس کو اگر علمی نہ مانا جائے تو اس کے غیر منصرف ہونے کے لئے صرف ایک سبب یعنی علیت باقی رہ جاتا ہے جو غیر منصرف ہونے کے لئے کافی نہیں۔ اس لئے ان کا غیر منصرف ہونا ان کے علمی ہونے کی دلیل ہے لیکن آدم میں ایسا نہیں کیونکہ اس کو اگر علمی نہ مانا جائے تو اس کے غیر منصرف ہونے پر کوئی اثر نہیں

پڑ سکتا اس لئے کہ اس کے غیر منصرف ہونے کے لئے اس میں علیت کے علاوہ وزن فعل موجود ہے اس صورت میں ادم دراصل اُ ادم تھا جس میں دو ہمزہ ہیں پھر چونکہ ہمزہ ثانیہ ساکن ہے اور باقی اس کا مفتوح اس لئے اسے الف سے تبدیل کر دیا گیا۔ ہاں آدم کی جمع اوادم اور تصغیر کا اویدام واو کے ساتھ آنا۔ زَمخشری کے خیال کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ اگر آدم اُ ادم ہوتا تو اس کی جمع بھی اُ ادم اور تصغیر بھی اُ ویدم ہمزہ کے ساتھ ہوتی۔

حضرت آدم پہلے نبی اور رسول تھے۔ نبی اس ہستی کو کہتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہو اور رسول اس نبی کو کہا جاتا ہے جس پر نہی شریعت اور نہی کتاب بھی گئی ہو صحیح ابن جان میں حضرت ابو ذر سے مروی ہے کہ میں نے رسالتا ب صلی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء کی تعداد دریافت کی تو آپ نے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار پھر سوال کیا ان میں رسول کتنے ہیں فرمایا تین سو تیرہ میں نے عرض کیا ان میں اول کون ہیں فرمایا آدم میں نے کہا آدم نبی مرسل تھے فرمایا ہاں۔ اللہ نے ان کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا پھر ان میں روح پھونکی پھر

اَذْكُرْ - تو یاد کر ذکر کر (نص) ذکر سے جس کے معنی یاد کرنے

اور ذکر کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے

اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ

اَذْكُرْكُمْ - میں یاد رکھوں تم کو۔ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ

کا صیغہ واحد منکلم کلمہ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے

اَذْكُرْنَا - تم یاد کرو۔ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ

حاضر ہے۔

اَذْكُرْنِي - تو میرا ذکر کیجو۔ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ

ضمیر واحد منکلم ہے

اَذْكُرُوا - تم یاد کرو۔ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ

اَذْكُرُوا اَذْكُرُوا اَذْكُرُوا اَذْكُرُوا اَذْكُرُوا اَذْكُرُوا اَذْكُرُوا اَذْكُرُوا اَذْكُرُوا اَذْكُرُوا

اَذْكُرُونِي - تم مجھ کو یاد کرو۔ اس میں ن وقایہ اوری

ضمیر واحد منکلم ہے۔

اَذْكُرُواكُمْ - اس کو یاد کرو۔ اس میں ضمیر واحد مذکر غائب ہے

اَذْكُرْكُمْ - میں اس کو یاد کروں۔ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ اَذْكُرْ

ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔

اَذَلَّ - زیادہ ذلیل زیادہ کمزور۔ اَذَلَّ اَذَلَّ اَذَلَّ اَذَلَّ اَذَلَّ اَذَلَّ اَذَلَّ اَذَلَّ اَذَلَّ اَذَلَّ

کا صیغہ ہے

اَذَلَّهُ - کمزور نرم دل۔ ذلیل۔ ذَلِيلٌ کی جمع۔ قلت

ذَلِيلٌ کے معنی کبھی تو متواضع اور نرم دل کے آتے ہیں اور

کبھی کمزور اور ذلیل کے۔ اَذَلَّ اَذَلَّ اَذَلَّ اَذَلَّ اَذَلَّ اَذَلَّ اَذَلَّ اَذَلَّ اَذَلَّ اَذَلَّ

اَذَلَّيْنِ - سب سے بیقدر لوگ اَذَلَّ کی جمع ہے۔

اِذْنٌ - میں اجازت دوں۔ اِذْنَانِ سے جس کے معنی

اطلاع دینے اور اجازت دینے کے ہیں مضارع کا صیغہ

واحد منکلم ہے

اِذْنٌ - کان۔ اور مجازاً اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو کان

لگا کر سننا اور سنکر مانے۔ اِذْنٌ اِذْنٌ اِذْنٌ اِذْنٌ اِذْنٌ اِذْنٌ اِذْنٌ اِذْنٌ اِذْنٌ اِذْنٌ

اِذْنٌ - حکم دیا گیا۔ اجازت دی گئی۔ (يَسْمَعُ اِذْنًا) جس کے معنی اجازت دینے کے ہیں۔ ماضی مجہول کا

صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔

اِذْنٌ - وہ پکارا۔ تَأْذِيْنٌ سے جس کے معنی اعلان کرنے

اور اطلاع دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے

اِذْنٌ - پکار دے۔ تَأْذِيْنٌ سے۔ امر کا صیغہ واحد مذکر

حاضر ہے

اِذْنٌ - اس نے حکم دیا۔ اِذْنٌ سے ماضی کا صیغہ واحد

مذکر غائب ہے۔

اِذْنٌ - حکم۔ اجازت۔ ارادہ۔ مشیت۔ اِذْنٌ کا استعمال

وہ ضرر دنیوی ہو یا اخروی۔ قرآن مجید میں جو حیض میں
جمع کرنے کو اذی سے تعبیر کیا گیا ہے وہ یا تو باعتبار
شرع ہے یعنی شریعت الہی اس فعل کو اذیت سمجھتی
ہے یا باعتبار طب کہ اطبا اس فعل کو مضرت رساں

خیال کرتے ہیں۔ اٰذیۃ اٰذیۃ اٰذیۃ اٰذیۃ اٰذیۃ

اٰذیۃ مونا تم نے ہم کو ایزادی، اٰذیۃ مونا ایزاداء سے

ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر نا ضمیر جمع شکم۔ اٰذیۃ

فصل لراء المہملہ

اٰرَادَ۔ اس نے چاہا۔ ارادہ کیا۔ اِرَادَةٌ سے جس کے معنی

چاہنے اور ارادہ کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر

غائب۔ اٰرَادَ اٰرَادَ اٰرَادَ اٰرَادَ اٰرَادَ

اٰرَادَ اٰرَادَ اٰرَادَ اٰرَادَ اٰرَادَ

اٰرَادَا۔ ان دونوں نے چاہا۔ اِرَادَةٌ سے ماضی کا

صیغہ ثنویہ غائب اٰرَادَا

اٰرَادَنِي۔ اس نے مجھ کو چاہا۔ اس نے میرے متعلق

ارادہ کیا۔ اِرَادَ صیغہ ماضی نون وقایہ صیغہ واحد شکم اٰرَادَنِي

اٰرَادُوا۔ انہوں نے چاہا۔ اِرَادَةٌ سے ماضی کا صیغہ

جمع مذکر غائب۔ اٰرَادُوا اٰرَادُوا اٰرَادُوا اٰرَادُوا اٰرَادُوا

اٰرَادِلْنَا۔ ہم میں بیچ قوم ہمارے رذیل لوگ۔ اِرَادِلٌ

اِرَادِلٌ کی جمع جو رذالۃ سے جس کے معنی رذیل اور

ذلیل ہونے کے ہیں۔ افعال التفضیل کا صیغہ ہے۔

اِرَادِلٌ مضاف نا ضمیر جمع شکم مضاف الیہ اٰرَادِلْنَا

اِرَاوِکَ۔ بہت سے تخت۔ اِرْوَاکُ کی جمع جس کے معنی

اس مزمین تخت کے ہیں جس پر پردہ لٹکا ہوا ہو اِرَاوِکَ اِرَاوِکَ

اِرَاوِکَ اِرَاوِکَ اِرَاوِکَ اِرَاوِکَ اِرَاوِکَ

اِرْبَابٌ۔ کئی مبود، رَبٌّ کی جمع ہے رَبٌّ کا استعمال

جب بلا انصاف ہوتا ہے تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات

کے لئے بولا جاتا ہے اس اعتبار سے اس کی جمع نہیں آتی

قرآن مجید نے حوا رباب کا لفظ استعمال کیا ہے وہ کافروں

کے اعتقاد کے اعتبار سے اِرْبَابٌ میں ہمزہ استفہام

انکاری کے لئے ہے (ملاحظہ ہو رَبٌّ) اِرْبَابٌ اِرْبَابٌ

اِرْبَابٌ اِرْبَابٌ اِرْبَابٌ اِرْبَابٌ اِرْبَابٌ

اِرْبَابٌ غرض، حاجت۔ ایسی سخت حاجت جس کو دور

کرنے کے لئے جیلہ اور تدبیر سے کام لینا پڑے اسے اِرْبَابٌ

کہتے ہیں پس برابر حاجت میں داخل ہے لیکن ہر حاجت

ارب نہیں ہو سکتی، غیری اربلی اِرْبَابٌ میں رازہ سے نکاح

کی حاجت مراد ہے۔ اِرْبَابٌ اِرْبَابٌ اِرْبَابٌ اِرْبَابٌ اِرْبَابٌ

أَرْبَعٌ. چار مونٹ اگر تیز ہو تو أَرْبَعٌ کہا جاتا ہے، ۱۱۳

أَرْبَعَةٌ. چار منڈ کر اگر تیز ہو تو أَرْبَعَةٌ بولا جاتا ہے

۱۱۳ ۱۱۳ ۱۱۳ ۱۱۳ ۱۱۳ ۱۱۳

أَرْبَعِينَ. چالیس. ۱۱۳ ۱۱۳ ۱۱۳ ۱۱۳

أَرْبَىٰ. زیادہ چڑھا ہوا (نصیباً) جس کے معنی بڑھنے

اور چڑھنے کے افعال تنخیل کا صیغہ. ۱۱۳

أَرْتَابٌ. وہ شبہ میں پڑا۔ اس نے شبہ کیا۔ اِرْتَابٌ ۱۱۳

جس کے معنی شک میں پڑنے کے ہیں ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب. ۱۱۳

أَرْتَابَةٌ. وہ شک میں پڑی۔ اِرْتَابَةٌ سے ماضی کا

صیغہ واحد مونث غائب. ۱۱۳

أَرْتَابُوا. وہ شک میں پڑے۔ اِرْتَابُوا سے ماضی کا

صیغہ جمع مذکر غائب. ۱۱۳

أَرْتَبْتُمْ. تم شک میں پڑے۔ اِرْتَبْتُمْ سے ماضی کا

صیغہ جمع مذکر حاضر. ۱۱۳ ۱۱۳ ۱۱۳

أَرْتَدَّ. وہ لوٹ گیا۔ اِرْتَدَّ اُدَّ سے جس کے معنی جس مائتہ

آیا اسی راستہ واپس جانے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد

مذکر غائب یہاں اپنی اصلی حالت پر لوٹ آنا مراد ہے ۱۱۳

أَرْتَدَّا. وہ دونوں اٹے پھرے۔ اِرْتَدَّا اُدَّ سے ماضی

کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب. ۱۱۳

أَرْتَدُّوا. وہ اٹے پھرے۔ اِرْتَدُّوا اُدَّ سے ماضی کا صیغہ

جمع مذکر غائب. ۱۱۳

أَرْتَضَىٰ. وہ راضی ہوا۔ اس نے پسند کیا۔ اِرْتَضَىٰ ۱۱۳

جس کے معنی پسند کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد

مذکر غائب. ۱۱۳ ۱۱۳ ۱۱۳

أَرْتَقِبُ. انتظار کر۔ راہ دیکھ۔ اِرْتَقِبُ سے جس کے

معنی انتظار کرنے اور راہ دیکھنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد

مذکر حاضر. ۱۱۳ ۱۱۳ ۱۱۳

أَرْتَقِبُوا. تم انتظار کرو۔ اِرْتَقِبُوا سے امر کا صیغہ

جمع مذکر حاضر. ۱۱۳

أَرْتَقِبْتُمْ. تم انتظار کرو۔ اِرْتَقِبْتُمْ سے امر کا صیغہ

جمع ضمیر جمع مذکر غائب. ۱۱۳

أَرْجَأَهُمْ. اس کے کنارے۔ اِرْجَأَهُمْ جمع جس کے

معنی کنارے کے ہیں مضاف ہے ہا ضمیر واحد مونث

غائب مضاف الیہ. ۱۱۳

أَرْجَعُ. میں واپس جاؤں (صَرَبٌ) رُجُوعٌ سے جس کے

معنی لوٹنے اور واپس ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد

منکلم. ۱۱۳

ارْجِعْ - تولوٹ جا۔ پھر جا۔ رُجُوعُ سے امر کا صیغہ

واحد مذکر حاضر۔ اے اے اے

ارْجِعْنَا - تو ہم کو لوٹا۔ ہم کو پھر بسجدے۔ ارْجِعْ اِرْجَاعًا

سے جس کے معنی واپس کرنے اور لوٹانے کے ہیں امر کا

صیغہ واحد مذکر حاضر نا ضمیر جمع منکلم اے

ارْجِعُوا اتم واپس جاؤ۔ پھر جاؤ رُجُوعًا سے امر کا صیغہ

جمع مذکر حاضر اے اے اے اے اے

ارْجِعُونِ - مجھ کو پھر بسجد کیجئے۔ ارْجِعُوا اِرْجَاعًا

امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اس میں اللہ تعالیٰ کا خطاب

ہے اور جمع کا صیغہ تعظیفا استعمال کیا گیا ہے۔ اے

ارْجِعِي - پھر چل۔ واپس ہو۔ رُجُوعًا سے امر کا صیغہ

واحد مؤنث حاضر اے

ارْجُلُ - پاؤں۔ پیر۔ رِجْلٌ کی جمع۔ جس کے معنی

پاؤں کے ہیں۔ اے

ارْجُلِكُمْ - تمہارے پاؤں۔ ارْجُلٌ مضاف لکم ضمیر

جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ اے اے اے اے

ارْجُلِكُمْ اے

ارْجُلِهِمْ - ان کے پاؤں۔ ارْجُلٌ مضاف لہم ضمیر

جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ اے اے اے اے

ارْجُلِهِمْ اے

ارْجُلِهِنَّ - ان عورتوں کے پاؤں۔ ارْجُلٌ مضاف

ہُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ۔ اے اے

ارْجَمْنَاکَ - میں تجھے سنگسار کرونگا۔ (نَصَرَ) ارْجَمْنَا

رَجْمًا جس کے معنی سنگسار کرنے کی ہیں مضارع بانون تاکید

کا صیغہ واحد منکلم لہ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ رَجْمًا کا

استعمال مجازاً سب و شتم اور دھتکارنے پٹکارنے کے

معنی میں بھی ہوتا ہے۔ اے

ارْجُوا - تم امید رکھو (نَصَرَ) رَجَاءًا جس کے معنی

امید کرنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اے

ارْجِلِي تُو اس کو ذمیل دے۔ ارج اِرْجَاءًا سے جس کے معنی

ذمیل دینے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ضمیر واحد

مذکر غائب۔ اے

ارْحَامٌ - رحم۔ قرابت رِحْمٌ کی جمع ہے۔ رحم عورت

کے پیٹ کا وہ حصہ جس میں بچہ پیدا ہوتا ہے اور مجازاً قرابت

کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے کیونکہ اہل قرابت ایک

ہی رحم سے پیدا ہوتے ہیں۔ اے اے اے اے

اے

ارْحَامِكُمْ - تمہاری قرابتیں ارْحَامٌ مضاف لکم

<p>اَرْدَنْہُہِمْنِ اس کو چاہا۔ اس میں ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ اَرْدَاکُمْ اس نے تم کو غارت کیا۔ اَرْدَا اِذَا سے جس کے معنی ہلاک اور غارت کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب کہ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔</p>	<p>ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔ اَرْحَمِہُنَّ۔ ان عورتوں کے رحم، اَرْحَام مضاف ہُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ۔ ہے اَرْحَم۔ سب سے زیادہ رحم کرنے والا رَحْم سے</p>
<p>اَرْدَل۔ سب سے زیادہ نکما۔ رَدَّالَہُ فَعْلٌ تَفْعِیْلٌ کا صیغہ۔ اَرْدَلُ عَمْرٍو خِرَافَتٌ مِّنْ مَّرَادٍ ہے۔ ہے اَرْدَلُوْنَ کینے لوگ، اَرْدَلُ کی جمع ہے۔</p>	<p>افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ ہے اَرْحَم۔ تو رحم کر (مِمَّ) رَحْمٌ اور رَحْمَةٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔</p>
<p>اَرْزُق۔ تو روزی دے (نَصْرٌ) رِزْقٌ سے جس کے معنی روزی دینے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔ اَرْزُقْنَا تو ہم کو روزی دے۔ اَرْزُقْ۔ صیغہ امر نا ضمیر</p>	<p>اَرْحَمْنَا۔ ہم پر رحم کر اَرْحَمْ۔ صیغہ امر نا ضمیر جمع حکم ہے۔ ہے اَرْحَمْہُمَا۔ ان دونوں پر رحم کر۔ اس میں ہُمَا</p>
<p>جمع حکم ہے۔ اَرْزُقُوْہُمْ۔ ان کو کچھ کھلا دو، اَرْزُقُوا۔ رِزْقٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔</p>	<p>ضمیر ثنیۃ غائب ہے۔ ہے اَرَدْتُ۔ میں نے چاہا۔ ارادہ کیا اِرَادَةٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مکمل ہے۔ ہے</p>
<p>اَرْزُقُوْہُمْ۔ ان کو روزی دے۔ اَرْزُقْ۔ صیغہ امر ہُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ اُرْسِلْ۔ وہ بھیجا گیا۔ اُرْسَالٌ سے جس کے معنی بھیجنے کے</p>	<p>اَرَدْتُمْ۔ تم نے چاہا۔ اِرَادَةٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ ہے اَرَدْنَ۔ ان عورتوں نے چاہا۔ اِرَادَةٌ ماضی کا صیغہ</p>
<p>ہیں۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ ہے اُرْسِلْ ہَا س نے بھیجا۔ اُرْسَالٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ ہے</p>	<p>جمع مؤنث غائب ہے۔ ہے اَرَدْنَا۔ ہم نے چاہا۔ اِرَادَةٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع حکم ہے۔ ہے</p>

أَرْسِلْ - تو بھیج دے۔ تو پیغام دے۔ اِرْسَالٌ سے

امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴

أَرْسِلْتُ میں بھیجا یا۔ اِرْسَالٌ سے ماضی مجہول کا

صیغہ واحد مکمل ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹

أَرْسَلْتَ تو نے بھیجا۔ اِرْسَالٌ سے ماضی کا صیغہ

واحد مذکر حاضر ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴

أَرْسَلْتُ اس عورت نے بھیجا۔ اِرْسَالٌ سے ماضی

کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹

أَرْسَلْتُمْ تم بھیجے گئے۔ اِرْسَالٌ سے، ماضی مجہول کا

صیغہ جمع مذکر حاضر ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴

أَرْسَلْنَا ہم نے بھیجا۔ اِرْسَالٌ سے ماضی کا صیغہ

جمع مکمل ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴

۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴

۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴

۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴

أَرْسَلْنَا ہم بھیجے گئے۔ اِرْسَالٌ سے ماضی مجہول کا

صیغہ جمع مکمل ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹

أَرْسَلْنَاکَ ہم نے تجھ کو بھیجا۔ اِرْسَلْنَا صیغہ ماضی

کا ضمیر واحد مذکر حاضر ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴

۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹

أَرْسَلْنَاهُ ہم نے اس کو بھیجا۔ اس میں ضمیر واحد

مذکر غائب ہے ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴

أَرْسَلُوا انہوں نے بھیجا۔ اِرْسَالٌ سے۔ ماضی کا

صیغہ جمع مذکر غائب ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹

أَرْسَلُوا وہ بھیجے گئے۔ اِرْسَالٌ سے۔ ماضی مجہول کا

صیغہ جمع مذکر غائب ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴

أَرْسَلُونِ تم مجھ کو بھیجو۔ اِرْسَلُوا اِرْسَالٌ سے امر کا۔

صیغہ جمع مذکر حاضر ناقصی ضمیر واحد مکمل محذوف ہے ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹

أَرْسَلُواس کو بھیج۔ اِرْسَلْ صیغہ امرہ ضمیر واحد

مذکر غائب ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴

أَرْسَلَهُ میں اس کو بھیجوں گا۔ اِرْسَلْ اِرْسَالٌ سے

مضارع کا صیغہ واحد مکمل ضمیر واحد مذکر غائب ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹

أَرْسَلَهَا اس کو قائم کر دیا۔ اِرْسَلْ اِرْسَالٌ سے جس کے

معنی نگر باندھے۔ ثابت رکھنے اور منہج ٹھوس کرنے کے

آتے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہا ضمیر واحد مؤنث

غائب ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴

أَرْسَلُوا لگانا۔ بروزن افعال مصدر ہے ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹

أَرْضٌ - زمین۔ اَرْضُونَ جمع۔ ایشرفرا عملوا ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴

أَرْضَهُمْ - ان کی زمین۔ اَرْضُ مضاف ہم ضمیر

جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ۱۶

أَرْضِي - میری زمین۔ اَرْضِ مضاف ی ضمیر واحد

حکم مضاف الیہ ۱۷

لَارْعَوْا - تم چرو (فَتْح) رَعِي سے امر کا صیغہ جمع مذکر

حاضر رَعِي کے معنی ہل میں جانور کی حفاظت

کرنے ہیں خواہ غذا کے ذریعہ اس کی زندگی کی حفاظت

کی جائے یا دشمن سے اسے محفوظ رکھا جائے۔ یہاں

چرانے کے معنی مراد ہیں۔ ۱۸

لَارْغَبْ - تو دل لگا۔ تو رغبت کر۔ (سَمِعَ) رَغْبَةً سے

جس کے معنی دل لگانے اور متوجہ ہونے کے ہیں اور

کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۹

لَارْكَبْ - تو سوار ہو جا۔ (سَمِعَ) رُكُوبًا سے امر کا

صیغہ واحد مذکر حاضر رُكُوبًا کے ہل معنی تو جانور کی

پشت پر سوار ہونے کے ہیں مگر کبھی کبھی کشتی پر سوار

ہونے کے لئے بھی مستعمل ہوتا ہے اور یہاں ہی مراد

ہے۔ ۲۰

لَارْكَبُوا - تم سوار ہو جاؤ۔ رُكُوبًا سے امر کا صیغہ جمع

مذکر حاضر یہاں بھی کشتی پر سوار ہونا مراد ہے۔ ۲۱

أَرْكُسُوا - وہ الٹ دیئے گئے۔ اَرْكُسًا سے جس کے

معنی سر کے بل اوپر سے نیچے تک بالکل الٹ دینے کے

ہیں۔ ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲۲

أَرْكَسَهُمْ - ان کو الٹ دیا۔ اَرْكَسًا سے

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہم ضمیر جمع مذکر غائب ۲۳

أَرْكَضْ - تولات مار دیکھنا۔ اَرْكَضًا سے جس کے

معنی لات مارنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲۴

أَرْكَعُوا - تم بھگو۔ رُكُوعًا کرو، جھک جاؤ۔ (فَتْح) رُكُوعًا

امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر رُكُوعًا کے معنی ہل میں

جھکنے کے ہیں اور اسی اعتبار سے نماز کی سُنَّت

مخصوصہ کو رُكُوع کہا جاتا ہے ۲۵

أَرْكَعِي - تو جھک، رُكُوعًا کر، رُكُوعًا سے امر کا صیغہ

واحد مؤنث حاضر۔ ۲۶

أَرْمَ - اس کی تفسیر میں مفسرین کا اختلاف ہے لیکن

زیادہ قرین صحت یہ ہے کہ یہ ایک قبیلہ کا نام ہے

جو قبیلہ ارم بن سام بن نوح کے نام پر رکھا گیا ہے

عرب بائدہ میں سے عاد اولی اسی قبیلہ میں شمار کیا

جاتا ہے چنانچہ قرآن عظیم میں یَعَادُ اِرْمَ ذَاتِ الْعِمْلِ

میں عاد سے عاد اولی اور ارم سے ان کا قبیلہ مراد ہے

انسان کو مجبور کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مکمل
ضمیر واحد مذکر غائب ہے

أَرَىٰ - میں دیکھتا ہوں (فَتَحَّ) رُوْيَةٌ سے مضارع
کا صیغہ واحد مکمل۔ رُوْيَةٌ کے معنی اہل میں ادراک مرئی
(دیکھنے) کے ہیں خواہ آنکھ کے ذریعہ ہو یا تخمیل یا
تفکر کے اعتبار سے یا عقل کی راہ سے ہے ہے ہے

أُرِيدُ - میں چاہتا ہوں۔ اِرَادَةٌ سے مضارع کا صیغہ
واحد مکمل ہے ہے ہے ہے ہے
أُرِيدُ - ارادہ کیا گیا۔ اِرَادَةٌ سے ماضی جمہول کا
صیغہ واحد مذکر غائب ہے

أَرَاكَ - تجھ کو دکھایا۔ تجھ کو سمجھایا۔ اَرَىٰ اِرَاءَةٌ سے
ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب کے ضمیر واحد مذکر حاضر ہے
أَرَاكَ - میں تجھ کو دیکھتا ہوں۔ اَرَىٰ رُوْيَةٌ سے
صیغہ مضارع کے ضمیر واحد مذکر حاضر ہے

أَرَاكُمْ - اس نے تم کو دکھایا۔ اَرَىٰ اِرَاءَةٌ سے ماضی
کا صیغہ واحد مذکر غائب کے ضمیر جمع مذکر حاضر ہے
أَرَاكُمْ - میں تم کو دیکھتا ہوں۔ اَرَىٰ رُوْيَةٌ سے
صیغہ مضارع کے ضمیر جمع مذکر حاضر ہے ہے ہے ہے ہے

ارم یا تو تائید اور علیت کی بنا پر غیر منصرف ہے یا
عجیت اور علیت کی وجہ سے ارم کے سلسلہ میں جو
شہاد کی جنت کا قصہ بیان کیا جاتا ہے وہ محض فنا
ہے جس کی کچھ اہل نہیں (مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو
عاد) ہے

أَرِنَا - تو ہم کو دکھا۔ ہم کو بتلا۔ اِرَاءَةٌ سے جس کے
معنی دکھلانے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر
نا ضمیر جمع مکمل ہے ہے ہے ہے ہے

أَرِنِي - مجھ کو دکھا۔ اِرِيْعَةٌ امرن وقایہ
ی ضمیر واحد مکمل ہے ہے ہے
أَرُونِي - تم مجھ کو دکھاؤ۔ اِرُوا اِرَاءَةٌ سے امر کا
صیغہ جمع مذکر حاضرن وقایہ ی ضمیر واحد مکمل ہے ہے
ہے ہے ہے ہے ہے

أَرْتَبُونَ - مجھ سے زرو۔ (سَمِعَ) اِرْتَبُوا رَهْبَةً
سے جس کے معنی بے تابی اور بے یقینی کے ساتھ ہونے
کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضرن وقایہ ی ضمیر
واحد مکمل محذوف ہے ہے ہے ہے ہے

أَرْهَقُوا - میں سے سخت مشقت میں مبتلا کروں گا۔
أَرْهَقُوا - اِرْهَاقٌ سے جس کے معنی کسی ناگوار کام کرنے پر

أَرِيكُمْ - میں تم کو دکھاتا ہوں۔ اَرِي اِرَاءَةٌ

سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم کم ضمیر جمع مذکر

حاضر ہے ہے

أَرِيكُمْ هُمْ - اس نے تجھے ان کو دکھلایا اَرِي اِرَاءَةٌ

سے صیغہ ماضی کم ضمیر واحد مذکر حاضر هُمْ ضمیر

جمع مذکر غائب ہے

أَرِيْبِكَ - ہم نے تجھ کو دکھلایا۔ اَرِيْب اِرَاءَةٌ

ماضی کا صیغہ جمع متکلم کم ضمیر واحد مذکر حاضر ہے

أَرِيْبِكُمْ هُمْ - ہم نے تجھ کو ان لوگوں کو دکھلایا۔ اس

میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے ہے

أَرِيْبُهُ - ہم نے اس کو دکھلایا۔ اس میں اَرِيْبُهُ ضمیر

واحد مذکر غائب ہے۔ ہے

أَرِيْنِي - میں اپنے آپ کو دکھاتا ہوں۔ اَرِي اِرَاءَةٌ

صیغہ مضارع ن وقایہ ضمیر واحد متکلم کم ہے

أَرِيْبُ اس نے اس کو دکھلایا۔ اَرِي اِرَاءَةٌ صیغہ

ماضی کم ضمیر واحد مذکر غائب ہے

فصل الزاء المعجمة

أَزَّأ - ابھارنا۔ مصدر ہے ہے

أَزَّاع - اس نے پھیر دیا۔ ٹیڑھا کر دیا۔ اَزَّاعَةٌ سے

جس کے معنی کچی میں ڈالنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب۔ ہے

أَزَّادُوْا - وہ بڑھے۔ اَزَّادُوْا سے جس کے معنی

زیادہ ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب

ہے ہے ہے

أَزَّجِرَ - وہ جھڑکا گیا۔ اَزَّجِرَ سے جس کے

معنی جھڑکنے اور ڈانٹنے ڈپٹنے کہیں ماضی مجہول کا صیغہ

واحد مذکر غائب بعض نے اَزَّجِرَ کے معنی

آسیب زدہ کے کئے ہیں۔ ہے

أَزَّسَ - بروزن فاعل۔ عابر فالغ، شلخ کی طرح

عبرانی لفظ ہے اور بسبب عجبت وعلیت کے غیر

منصرف ہے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد

کا نام ہے تو رات میں آپ کے والد کا نام تاریخ بیان

کیا گیا ہے اگر تو رات کا یہ بیان تخریف سے محفوظ ہے

تو قرن قیاس ہی ہے کہ اس صورت میں ازرتاخر

کی تعریب ہے جس طرح احق، اضمک یا اصحاق

کا معرب ہے اور عیسیٰ، ایشوع کا چنانچہ امام غزالی

اصفہانی مفردات غریب القرآن میں رقمطراز ہیں

قبل کان اسم ابینا رزخ فعر ب ف جعل انہ۔
 بیان کیا گیا ہے کہ ان کے باپ کا نام تاریخ تھا پھر
 معرب بنا کر آزر کر لیا گیا (قرآن مجید اور حدیث شریف
 میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام آزر ہی
 مذکور ہے اس لئے اگر تورات کا بیان صحیح ہے تو یہی
 ممکن ہے کہ آزر اور تاریخ یعقوب و اسرائیل کی
 طرح ایک ہی شخص کے دو نام ہوں یا ان میں سے
 ایک لقب ہو اور دوسرا نام۔ بعض علماء کا خیال ہے
 کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا چونکہ اسی
 نے انہیں پرورش کیا تھا اس لئے قرآن نے اسے
 باپ کہا عربی میں چچا کے لئے بھی 'اب' کا لفظ بولا
 جاتا ہے۔ لیکن یہ محض لغو ہے۔ اب کا افظ جب مفرد
 استعمال ہوگا ہمیشہ باپ کے معنی میں متعل ہوگا۔ ہاں
 البتہ کوئی قرینہ مجاز جو اس کو حقیقی معنی میں استعمال کر
 روکتا ہو موجود ہو تو دوسری بات ہے اور آیت شریفہ
 اذ قال ابراہیم کایہ ازر میں کوئی قرینہ مجاز
 موجود نہیں۔ پھر صحیح بخاری کی حدیث میں ان کے
 والد کا نام آزر ہی بیان کیا گیا ہے لہذا ایسی صورت

میں بلا کسی قرینہ اور ثبوت کے یہ کہہ دینا کہ آزر حضرت
 ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے جب کہ اس
 دعویٰ کے ثبوت میں نہ کوئی صحیح حدیث نہ تاریخی
 روایت نہ علماء انساب کی تصریح نہ تورات کا کوئی
 بیان اور نہ صرف اس ایک مقام پر بلکہ جہاں بھی
 لایہ آیا ہے اس سے ہی فرضی چچا مراد لینا اور تمام کفر
 و شرک، بت پرستی اور کولکب پرستی اسی فرضی چچا کے
 سر منڈھکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کو اس
 سے بری قرار دینا بہت بڑی جسارت ہے۔ اصل
 میں اس خیال کی بنا تا مگر اس پر ہے کہ رسالہ تمآب
 صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباؤ اجداد کو حضرت آدم
 علیہ السلام تک مؤمن و موحد تسلیم کیا جائے حالانکہ
 حسب تصریح امام رازی والوحیان اندلسی یہ شیعہ
 کا عقیدہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب
 سے پہلے اپنے باپ ہی کو دعوت حق کا پہلا مخاطب
 قرار دیا تھا چنانچہ آپ کی موعظت و تبلیغ حق کا
 مفصل بیان قرآن مجید میں مذکور ہے مگر آزر پر اس کا
 مطلق کوئی اثر نہیں ہوا اور اس نے اپنے مقدس اور

اے ابراہیم تمہارے پیروں تلے کیا ہے اب جو دکھیں گے تو ایک نجاست آلودہ گھنے بالوں والا خون میں تھڑا ہوا کفتار پڑا ہوا ہے پھر اس کی ٹانگ پکڑ کے اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ ۱۱

اَزْسَا۟ۤءِ - اس کی کمزربوط کی۔ اَزْرًا مُّوَاَزَا۟ۤءُ سے جس کے معنی کمزربوط کرنے قوی کرنے اور معاونت کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اور ۱۱ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ۱۱

اَزْرٰی - میری کمزیری قوت، اَزْرًا مضافی ضمیر واحد مکمل مضاف الیہ ۱۱

اَزْفَتْ - آپہنچی (سَمِعَتْ) اَزْفٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ اَزْفٌ کے اصل معنی تنگی وقت کے ہیں چونکہ تنگی وقت کا مطلب وقت کا قریب آگنا ہوتا ہے اس لئے اس کا استعمال قریب آگنے میں ہونے لگا۔ ۱۱

اَزْفًا - نزدیک آئینوالی۔ قریب آگنے والی جس کے آنے کا وقت بہت تنگ ہو گیا ہو۔ مراد قیامت ہے اَزْفٌ سے اِہْمُ فاعل کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۱

مخمس بیٹے کو دمکی دی کہ اگر تو بتوں کی برائی کرنے سے باز نہ آیا تو تجھے سنگسار کر کے چھوڑوں گا اپنی خیر چاہتا ہے تو جان سلامت لیکر مجھ سے الگ ہو جا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اچھا میری طرف سے سلام میں نے تم سب کو چھوڑا اور انھیں بھی جنھیں تم اللہ کے سوا پکارا کرتے ہو صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر کو اس حال میں پائیں گے کہ اس کا چہرہ سیاہ اور خاک آلود ہو گا اس وقت آپ اس سے فرمائیں گے کہ کیوں میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ تو میری نافرمانی نہ کر؟ باپ جواب دے گا کہ آج میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے کہ سے پروردگار تو نے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھے قیامت کے دن رسوا نہیں کرے گا پس اس دوران قنادہ رحمت باپ کی ذلت سے بڑھ کر میری اور کیا رسوائی ہوگی اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ میں نے جنت کو کافروں پر حرام کر دیا ہے۔ پھر کہا جائے گا کہ

اَزْكٰى - زيادہ ستمرا۔ زکوٰۃ سے جس کے معنی ہلارت اور پاکیزگی کے ہیں فعل تفضیل کا صیغہ ۳ ۳ ۳ ہے
 اَزْكَامٌ - تیر زلمہ کی جمع۔ زلم اس تیر کو کہتے ہیں جس میں پرندہ ہو۔ ازلام سے مراد وہ تیر ہیں جن کو باجم مشرکین عرب کو جب کوئی اہم کام درپیش ہوتا جیسے سفر یا جنگ یا تجارت یا نکاح وغیرہ تو اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کا وہ فیصلہ کرتے۔ یہ تیر خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے تھے ان میں سے کسی پر اَمْرٌ بِي رُبِّي (مجھے میرے پروردگار نے حکم دیا) کسی پر نَهَانِي رُبِّي (میرے رب نے مجھے منع کر دیا) تحریر تھا اور کسی پر کُفِيَ (میں نہیں) پس اگر حکم دینے والا تیر نکلتا تو اس کام کو سر انجام دیتے اور اگر منع کر لیا تو نکلتا تو باز رہتے اور اگر وہ تیر نکلتا جس پر کچھ نہ لکھا ہوتا تو پھر دوبارہ تیر نکالتے تا آنکہ حکم یا ممانعت کا تیر نکل آتا۔ ۳ ۳ ۳
 اَزْلَفَتْ - وہ قریب لائی گئی۔ اِزْلَافٌ سے جس کے معنی قریب لانے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۳ ۳ ۳ ہے
 اَزْلَفْنَا - ہم نے قریب کر دیا۔ پاس پہنچا دیا۔ اِزْلَافٌ

سے۔ ماضی کا صیغہ جمع منکلم ۳ ۳ ۳ ہے
 اَزْلَمَ - ان دونوں کو ہلا دیا۔ ان دونوں کے قدم ڈگمگادے۔ اَزْلَمَ اِزْلَامٌ سے جس کے معنی ڈگمگانا ہلا دینا اور لغزش میں ڈال دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۳ ۳ ۳ ہے
 اَزْوَاجٌ - جوڑے۔ ہم مثل چیزیں۔ اقران۔ زَوْجٌ کی جمع حیوانات کے جوڑے میں سے نہ ہو یا مادہ ہر ایک کو زوج کہتے ہیں اور ان طرح غیر حیوانات میں ہر اس شے کو جو دوسری شے کے قریب ہو خواہ مماثل ہو یا متضاد زوج کہتے ہیں۔ ۳ ۳ ۳
 اَزْوَاجًا - ۳ ۳ ۳
 اَزْوَاجٌ - تیری بیویاں۔ تیری عورتیں۔ اَزْوَاجٌ مضاف لَدٰ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ۳ ۳ ۳
 اَزْوَاجِكُمْ - تمہاری بیویاں۔ تمہاری عورتیں۔ اَزْوَاجٌ مضاف لَدٰ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۳ ۳ ۳

أَزْوَاجِنَا - ہماری بیویاں۔ ہماری عورتیں۔ أزواج

مضاف۔ نا ضمیر جمع محکم مضاف الیه ہے۔

أَزْوَاجَهُ اس کی بیویاں۔ اس کی عورتیں۔ أزواج

ہ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیه ہے۔

أَزْوَاجَهُمْ۔ ان کی بیویاں۔ ان کی عورتیں۔ أزواج

مضاف ہُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیه

۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹

أَزْوَاجَهُنَّ۔ ان کے شوہراں کے خاوند۔ أزواج

مضاف هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیه ہے۔

أَزِيدَ۔ میں زیادہ کروں (ضرب) زیادہ سے

جس کے معنی زیادہ ہونے اور زیادہ کرنے کے ہیں۔

مضارع کا صیغہ واحد محکم

أَزِيدَنَّكُمْ۔ میں تم کو زیادہ دوں گا۔ أزيد

زیادہ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد محکم۔ كُمْ

ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔

أَزِينَتْ۔ وہ مزین ہوگئی۔ تزين سے جس کے معنی

زینت پلنے اور آراستہ ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ

واحد مؤنث غائب ہے۔

أَزِينَنَّ۔ میں زینت دوں گا۔ آراستہ کروں گا تزين

سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد محکم ہے۔

فصل لسین المهملة

أَسَاءَ۔ اس نے برائی کی۔ اس نے برکایا۔ إساءة سے

جس کے معنی کسی برے کام کے انجام دینے کے ہیں

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔

أَسَاءْتُمْ۔ تم نے برکایا۔ تم نے برائی کی إساءة سے

ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔

أَسَاطِيرُ۔ کہانیاں۔ من گھڑت لکھی ہوئی باتیں۔

أَسْطُورَةٌ کی جمع، وہ جھوٹی خبر جس کے متعلق یہ اعتقاد

ہو کہ وہ جھوٹ گڑھ کر لکھی گئی ہے سطورہ کہلاتی

ہے۔ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹

أَسَاءُوا۔ انہوں نے برکایا۔ إساءة سے ماضی کا صیغہ

جمع مذکر غائب ہے۔

أَسَاوِرَ۔ کنگن، پنچیاں۔ سوار کی جمع جس کے معنی

کنگن اور پنچیاں کے ہیں ہے۔ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹

أَسْبَابُ۔ رسیاں۔ ذرائع۔ علل۔ سبب کی جمع

سبب اہل میں اس رسی کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ

درخت پر چڑھا جاتا ہے۔ اسی مناسبت سے ہر اس

شے کا نام سبب ہو جو کسی دوسری شے کے توصل کا

ذریعہ ہو۔ ۱۱ ۱۱ ۱۱

اَسْبَاطٌ - قبیلے۔ ایک دادا کی اولاد۔ مَبْبُطٌ کی

جمع جس کے معنی پوتے اور لوا سے دونوں کے آنے

ہیں مگر نولکے کے معنی میں اس کا استعمال زیادہ ہوتا ہے

جب اسباط یہود یا اسباط بنی اسرائیل کہا جائے تو

اس سے مراد وہ قبیلہ ہوتا ہے جو ایک دادا کی اولاد ہو

۱۱ ۱۱ ۱۱ اَسْبَاطًا ۱۱

اَسْبَغَ اس نے پورا کر دیا۔ اِسْبَاغٌ سے جس کے معنی

کامل کرنے اور پورا کر دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب ۱۱

اِسْتَأْجَرْتُ - تو نے اجرت پر نوکر رکھا۔ اِسْتِجَارٌ

سے جس کے معنی اجرت پر نوکر رکھنے کے ہیں۔ ماضی

کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۱

اِسْتَأْجَرْتُكَ - تو اس کو اجرت پر نوکر رکھ لے۔ اِسْتَأْجَرْتُ

اِسْتِجَارٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ۱۱ ضمیر

واحد مذکر غائب۔ ۱۱

اِسْتَأْذَنَ - اس نے اجازت چاہی۔ اِسْتِئْذَانٌ

جس کے معنی اجازت چاہنے کے ہیں ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب ۱۱

اِسْتَأْذَنَكَ - اس نے تجھ سے اجازت چاہی اس

میں ۱۱ ضمیر واحد مذکر حاضر ہے ۱۱

اِسْتَأْذَنُوكَ - انہوں نے تجھ سے اجازت چاہی

اِسْتَأْذَنُوا، اِسْتِئْذَانٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب

۱۱ ضمیر واحد مذکر حاضر ۱۱ ۱۱

اِسْتَبْدَالَ - بدلنا۔ تبدیل چاہنا۔ رَوْنٌ اِسْتِغْفَالٌ

مصدر ہے۔ ۱۱

اِسْتَبْرَقِي - ریشم کا زردین موٹا کپڑا۔ دیا۔ ۱۱

۱۱ ۱۱ ۱۱

اِسْتَبْشِرُوا بِخَبْرٍ مَنَورٍ - بشارت پاؤ۔ اِسْتِشَارٌ

سے جس کے معنی بشارت پہننے کے ہیں۔ امر کا صیغہ

جمع مذکر حاضر ۱۱

اِسْتَبْقَا - وہ دونوں دوڑے ان دونوں نے ایک

دوسرے پر سبقت کی۔ اِسْتِيقَاٌ سے جس کے معنی

ایک کے دوسرے پر سبقت لیجانے کے ہیں۔ ماضی کا

صیغہ ثنیدہ مذکر غائب۔ ۱۱

اِسْتَبِقُوا - تم سبقت کرو۔ اِسْتِيقَاٌ سے۔ امر کا صیغہ

جمع مذکر حاضر ۱۱ ۱۱

اِسْتَجَابَ . اس نے قبول کیا۔ اس نے مانا۔

اِسْتَجَابَتْ سے جس کے معنی قبول کرنے اور ماننے کے

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اِسْتَجَابَ اِسْتَجَابَتْ

اِسْتَجَابُوا . انہوں نے قبول کیا۔ انہوں نے مانا۔

اِسْتَجَابْتُمْ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب اِسْتَجَابْتُمْ

اِسْتَجَابْتُمْ

اِسْتَجَارَكَ . اس نے تجھ سے پناہ مانگی۔ اِسْتَجَارَ

اِسْتَجَارَتْ سے جس کے معنی پناہ مانگنے کے ہیں۔ ماضی کا

صیغہ واحد مذکر غائب۔ لے ضمیر واحد مذکر حاضر ہے

اِسْتَجِبْ . میں قبول کروں گا۔ میں قبول کرتا ہوں۔

اِسْتَجَابْتُ سے مضارع کا صیغہ واحد منکلم اِسْتَجِبْ

اِسْتَجِبْتُمْ تم نے مان لیا۔ تم نے قبول کر لیا

اِسْتَجَابْتُمْ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے

اِسْتَجِبْنَا ہم نے اس کی فریاد سن لی۔ اس کی دعا

قبول کر لی۔ اِسْتَجَابْتُمْ سے ماضی کا صیغہ جمع منکلم ہے

اِسْتَجِيبْ وہ مان لیا گیا۔ وہ قبول کر لیا گیا۔ اِسْتَجِيبْ

سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے

اِسْتَجِيبُوا تم حکم مانو۔ تم قبول کرو۔ اِسْتَجِيبْتُمْ سے

امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے اِسْتَجِيبُوا

اِسْتَحْبُوا . انہوں نے عزیز رکھا۔ انہوں نے پسند کیا

اِسْتَحْبَابٌ سے جس کے معنی عزیز رکھنے اور دوست

رکھنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب اِسْتَحْبُوا

اِسْتَحْفِظُوا . وہ نگہبان ٹھہرائے گئے۔ اِسْتَحْفَظُوا

سے جس کے معنی نگہبان بنانے کے ہیں۔ ماضی مجہول

کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے اِسْتَحْفِظُوا

اِسْتَحَقَّ . وہ مستحق ہوا۔ لائق ہوا۔ اِسْتَحَقَّ

جس کے معنی مستحق ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد

مذکر غائب ہے اِسْتَحَقَّ

اِسْتَحَقَّا . وہ دونوں مستحق ہوئے۔ اِسْتَحَقَّا

ماضی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب ہے اِسْتَحَقَّا

اِسْتَحْوَذَ اس نے قابو میں کر لیا۔ اِسْتَحْوَذَ

جس کے معنی قابو میں کر کے لکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب ہے اِسْتَحْوَذَ

اِسْتَحْيَا شَرَابًا جاکرنا۔ بروزن اِسْتَحْيَا

اِسْتَحْيُوا . جیتی رکھو۔ اِسْتَحْيَا سے جس کے معنی

جیتا رکھنے اور زندہ چھوڑنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع

مذکر حاضر ہے اِسْتَحْيُوا

اِسْتَشْرَجَهَا . اس کو نکالا۔ اس کو نکلوایا۔

استخفجہ استخجہ استخجہ سے جس کے معنی نکلوانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔

موت غائب۔ ۳۱

استسقیٰ اس نے عقل کمودی۔ استخفاف سے

جس کے معنی بوقوف جاہل بننے اور راہ حق سے

ہٹانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۳۲

استخلص میں اس کو خالص کر رکھوں۔ استخلص

استخلاص سے جس کے معنی پسند کرنے اور خالص

کر رکھنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد منکلم ضمیر

واحد مذکر غائب۔ ۳۳

استخلف اس نے حاکم کیا اس نے خلیفہ بنایا۔

استخلاف سے جس کے معنی خلیفہ بنانے کے ہیں۔

استضعفوا۔ وہ ضعیف سمجھے گئے۔ کمزور خیال کئے

گئے۔ استضعفات سے جس کے معنی کمزور شمار کرنے

میں ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ۳۴

استضعفونی انہوں نے مجھ کو کمزور سمجھا۔

استضعفوا۔ استضعفات سے ماضی کا صیغہ جمع

مذکر غائب ن وقایہ ضمیر واحد منکلم۔ ۳۵

استطاع اس سے ہو سکا۔ وہ کر سکا۔ استطاعة

سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ان چیزوں کا

استزکروہم۔ اس نے ان کو بہکایا۔ استزل استزلا

استَجَلْتُمْ - تم نے جلدی کی۔ اِسْتَجَالَ سے

ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے

اِسْتَعِجْ - تو پناہ مانگ۔ اِسْتَعَاذَةُ سے جس کے معنی

پناہ مانگنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے

اِسْتَعَصَمْتُ

اِسْتَعَصَمْتُ - اس نے تمہارے رکھا۔ پچھلایا۔ اِسْتِعْصَامٌ

سے جس کے معنی تمہارے رکھنے اور روک رکھنے کے ہیں

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے

اِسْتَعْلَىٰ - اس نے غلبہ چاہا۔ اس نے بلندی چاہی

اِسْتَعْلَاءٌ سے جس کے معنی بلندی چاہنے کے ہیں

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے

اِسْتَعْمَرْتُ - اس نے تم کو آباد کیا۔ اِسْتِعْمَارٌ

اِسْتِعْمَارٌ سے جس کے معنی آباد کرنے کے ہیں، ماضی کا

صیغہ واحد مذکر غائب کو ضمیر جمع مذکر حاضر ہے

اِسْتَعِينُوا - تم مدد طلب کرو۔ اِسْتِعَانَةٌ سے جس کے

معنی مدد چاہنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے

اِسْتَعَاثَةٌ - اس سے فریاد کی۔ اِسْتِعَاثَةٌ سے

جس کے معنی فریاد کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر

غائب ہ ضمیر واحد مذکر غائب ہے

تہام و کمال پایا جانا جن کی وجہ سے فعل سرزد ہو سکے

استطاعت کہلاتا ہے۔ ہے

اِسْتَطَاعُوا - وہ کر کے۔ ان سے ہو سکا۔ اِسْتِطَاعَةٌ

سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے

اِسْتَطَعْتُ - تجھ سے ہو سکا۔ تو کر سکا۔ اِسْتِطَاعَةٌ

سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے

اِسْتَطَعْتُ - میں کر سکا۔ مجھ سے ہو سکا۔ اِسْتِطَاعَةٌ

سے۔ ماضی کا صیغہ واحد منکلم ہے

اِسْتَطَعْتُمْ - تم سے ہو سکا تم کر کے۔ اِسْتِطَاعَةٌ

ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے

اِسْتَطَعْنَا - ان دونوں نے کھانا مانگا۔ اِسْتِطَاعَةٌ

سے جس کے معنی کھانا طلب کرنے کے ہیں، ماضی

کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب ہے

اِسْتَطَعْنَا - ہم سے ہو سکا ہم کر کے۔ اِسْتِطَاعَةٌ

سے ماضی کا صیغہ جمع منکلم ہے

اِسْتَجَى الرَّهْمُ - ان کا جلدی مانگنا۔ ان کا عجلت

کرنا۔ اِسْتِعْجَالٌ بروزن اِسْتِعْجَالٌ مصدر ہے۔

اِسْتِعْجَالٌ مضاف ہ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف

الیہ ہے

اسْتَعْتَبُوا۔ انہوں نے اپنے اور پیٹھ لیا۔

اسْتَعْتَبُوا سے جس کے معنی اپنے اوپر پردہ ڈال لینے

اور اپنے آپ کو کپڑے میں لپیٹ لینے کے ہیں باہمی

کاصیغہ جمع مذکر غائب یہاں کافروں کے نہ سننے

کی طرف اشارہ ہے یا کپڑے لپیٹ کر بھاگنے کی

طرف۔ ۲۹

اسْتِغْفَارٌ مَغْفِرَاتٌ جَابِئَاتٌ مَغْفِرَاتٌ مَانُوكَا۔ خواہ بذریعہ

قول ہو یا بذریعہ فعل بروزن اسْتِغْفَالٌ مصدر ۳۰

اسْتِغْفِرُ تَوْجِشٌ مَانُوكَا۔ معافی مانگ، مغفرت چاہ

اسْتِغْفَارٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ۳۱

۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵

اسْتِغْفِرُ مَانُوكَا۔ توجش چاہی، اسْتِغْفَارٌ سے ماضی

کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۳۲

اسْتِغْفِرُ مَانُوكَا۔ مغفرت چاہو گا اسْتِغْفَارٌ

سے مضارع کا صیغہ واحد مکمل ۳۳

اسْتِغْفِرْتُ۔ خواہ تو نے توجش مانگی۔ اسْتِغْفَارٌ

سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ صل میں اسْتِغْفَرْتُ

تھا جب تصریح شو کہانی سبلی ہمزہ استفہام (جو یہاں)

تسویہ کے معنی میں تھی) حذف کر دی گئی کیونکہ آیت

میں اَمُّ اس کے معنی پر دلالت کرنے کے لئے موجود

ہے اور حسب تصریح ابو جبران ہمزہ تسویہ باقی ہے اور

دوسری ہمزہ جو ہمزہ وصل تھی وہ محذوف ہے۔ ۳۴

اسْتِغْفِرَنَّ۔ میں بخشش چاہوں گا، میں معافی

مانگوں گا۔ اسْتِغْفَارٌ سے مضارع بانون تاکید کا

صیغہ واحد مکمل۔ ۳۵

اسْتِغْفِرُوا۔ تم بخشش چاہو تم مغفرت مانگو۔ اسْتِغْفَارٌ

سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹

اسْتِغْفِرُوا۔ انہوں نے بخشش مانگی۔ انہوں نے مغفرت

چاہی۔ اسْتِغْفَارٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب

۴۰ ۴۱

اسْتِغْفِرُوهُ۔ اس سے گناہ بخشو، اس سے مغفرت

طلب کرو۔ اسْتِغْفِرُوهُ صیغہ امرہ ضمیر واحد مذکر

غائب ۴۲ ۴۳

اسْتِغْفِرْهُ۔ تو اس سے بخش چاہ، معافی مانگ۔

اسْتِغْفِرْ صیغہ امرہ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ۴۴

اسْتِغْفِرِي۔ (عورت) تو بخشو، تو مغفرت چاہ اسْتِغْفَارٌ

<p>اِسْتَقْرَرَّ - وہ اپنی جگہ ٹھیرا رہا۔ اِسْتَقْرَرْتُ سے جس کے معنی ٹھیرے رہنے اور قرار پکڑنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے</p>	<p>سے امر کا صیغہ واحد مؤنث حاضر ہے اِسْتَعْلَظَ - وہ موٹا ہوا۔ اِسْتَعْلَظْتُ سے جس کے معنی موٹے ہونے کے لئے تیار ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے</p>
<p>اِسْتَقَمَّ - تویسدا چلا جا، تو قائم رہ، تو ثابت قدم اِسْتِقَامَةٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے اِسْتَقِيمًا - تم دونوں ثابت قدم رہو۔ اِسْتِقَامَةٌ</p>	<p>واحد مذکر غائب ہے اِسْتَغْنَى - اس نے بے پروائی کی۔ اِسْتِغْنَاءٌ سے جس کے معنی بے پروا ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ ۱۵ ۱۴ ۱۳</p>
<p>سے امر کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر ہے اِسْتَقِيمُوا - تم سیدھے رہو، تم سیدھا راستہ اختیار کے رہو۔ اِسْتِقَامَةٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر</p>	<p>واحد مذکر غائب ہے۔ ۱۵ ۱۴ ۱۳ اِسْتَفْحَمُوا - انہوں نے فیصلہ مانگا۔ انہوں نے فتح چاہی، اِسْتِفْتَاہٌ سے جس کے معنی فتح چاہنے اور فیصلہ مانگنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے</p>
<p>اِسْتَكَاوَا - وہ دب گئے۔ انہوں نے عاجزی کی اِسْتِكَانَةٌ سے جس کے معنی دبنے اور عاجزی کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے</p>	<p>اِسْتَفْتَرْتُمْ - تو ان سے پوچھو۔ اِسْتِفْتَاءٌ سے جس کے معنی حکم دریافت کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے ضمیر جمع مذکر غائب ہے</p>
<p>اِسْتَكْبَرَسْ - غرور کرنا، بڑائی چاہنا۔ بروزن اِسْتِغْبَا مصدر ہے۔ استکبار یعنی اپنے آپ کو بڑا بنانا اگر شریعت کے حکم کے تحت ہو اور ایسے مقام اور ایسے وقت پر</p>	<p>اِسْتَفْرَزَ - گھبرائے۔ اِسْتَفْرَزْتُ سے جس کے معنی گھبرانے کے آتے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے اِسْتَقَامُوا - وہ سیدھے رہے۔ وہ قائم رہے ثابت</p>
<p>ہو جب کہ ایسا کرنا اس پر واجب ہو تو محمود ہے۔ ورنہ استکبار بمعنی غرور کرنے کے (یعنی اپنی بڑائی میں جھوٹ موٹا ان چیزوں کا اظہار جس کا وہ حق نہیں مذموم ہے)</p>	<p>قدم رہے۔ اِسْتِقَامَةٌ سے جس کے معنی سیدھا راستہ پکڑنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے ۱۸ ۱۷ ۱۶</p>

قرآن مجید میں اس کا استعمال درسے ہی معنی

میں ہوا ہے۔ اِسْتَكْبَرْتُ

اِسْتَكْبَرْتُ ۔ اس نے گھمنڈ کیا۔ اس نے غرور کیا

اِسْتِكْبَارٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِسْتَكْبَرْتُ

اِسْتَكْبَرْتُ

اِسْتَكْبَرْتُ ۔ تو نے غرور کیا۔ اِسْتِكْبَارٌ سے ماضی کا

صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اِسْتَكْبَرْتُ

اِسْتَكْبَرْتُ ۔ یہ تو نے غرور کیا، اصل میں اِسْتَكْبَرْتُ

تھا۔ دوسری ہمزہ جو وصلی تھی حذف ہوئی پہلی ہمزہ

استفہام انکاری کی ہے اِسْتَكْبَرْتُ

اِسْتَكْبَرْتُ تم نے تکبر کیا۔ غرور کیا۔ اِسْتِكْبَارٌ سے

ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِسْتَكْبَرْتُمْ

اِسْتَكْبَرْتُمْ ۔ انہوں نے گھمنڈ کیا۔ انہوں نے غرور کیا

اِسْتِكْبَارٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ اِسْتَكْبَرْتُمْ

اِسْتَكْبَرْتُمْ

اِسْتَكْبَرْتُمْ

اِسْتَكْبَرْتُمْ ۔ میں نے بہت زیادہ (جمع) کر لیا۔

اِسْتِكْبَارٌ سے جس کے معنی کسی چیز کو کثیر سمجھنے یا کسی کام

کو بہت زیادہ کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مکمل۔ اِسْتَكْبَرْتُ

اِسْتَكْبَرْتُمْ تم نے بہت زیادہ (تابع) کر لیا۔

اِسْتِكْبَارٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِسْتَكْبَرْتُمْ

اِسْتَمْتَعْتُمْ ۔ اس نے فائدہ اٹھایا۔ اس نے کام نکالا

اِسْتِمْتَاعٌ سے جس کے معنی فائدہ اٹھانے اور برتنے

کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِسْتَمْتَعْتُمْ

اِسْتَمْتَعْتُمْ ۔ تم کام میں لائے تم نے فائدہ اٹھایا

تم برت چکے۔ اِسْتِمْتَاعٌ سے ماضی کا صیغہ جمع

مذکر حاضر۔ اِسْتَمْتَعْتُمْ

اِسْتَمْتَعْتُمْ ۔ انہوں نے فائدہ اٹھایا۔ اِسْتِمْتَاعٌ

سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ اِسْتَمْتَعْتُمْ

اِسْتَمْسَكَتُمْ نے پکڑ لیا۔ اِسْتِمْسَاكٌ سے جس

کے معنی پکڑے رہنے اور روکے رہنے کے ہیں۔ ماضی کا

صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِسْتَمْسَكَتُمْ

اِسْتَمْسَكَتُمْ تو پکڑے رہ۔ اِسْتِمْسَاكٌ سے۔ امر کا صیغہ

واحد مذکر حاضر۔ اِسْتَمْسَكَتُمْ

اِسْتَمْتَعْتُمْ ۔ اس نے سن لیا۔ اِسْتِمْتَاعٌ سے جس کے

معنی متوجہ ہو کر سننے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِسْتَمْتَعْتُمْ

اِسْتَمْتَعْتُمْ ۔ تو سنتا رہ، کان لگا۔ اِسْتِمْتَاعٌ سے۔ امر

کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اِسْتَمْتَعْتُمْ

اِسْتَمِعُوا تَمَّ كَان لگائے رہو۔ اِسْتَمَاعٌ سے امر کا

صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔

اِسْتَمَعُوْهُ۔ انہوں نے اس کو سنا۔ اِسْتَمَعُوْا اِسْتَمِعْتُمْ

سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ء ضمیر واحد مذکر

غائب ہے۔

اِسْتَنْصَرُوْكُمْ۔ انہوں نے تم سے مدد چاہی،

اِسْتَنْصَرُوْا اِسْتَنْصَرْتُمْ سے جس کے معنی مدد چاہنے

کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ کم مضمیر

جمع مذکر حاضر ہے۔

اِسْتَنْصَرَا۔ اس نے اس سے مدد مانگی،

اِسْتَنْصَرَ۔ اِسْتَنْصَرْتُمْ سے، ماضی کا صیغہ واحد

مذکر غائب ء ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔

اِسْتَنْكَفُوا۔ انہوں نے عار کی، اِسْتَنْكَفْتُ

سے جس کے معنی ننگ و عار کرنے کے ہیں ماضی

کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔

اِسْتَوَتْ۔ وہ ٹھیر گئی۔ اِسْتَوَاءٌ سے ماضی کا صیغہ

واحد مؤنث غائب اِسْتَوَاءٌ کا استعمال جب

علی کے ساتھ ہوتا ہے تو اس کے معنی اتنقرار (ٹھرنے)

اور ارتفاع (بلند ہونے اور چڑھنے) کے ہوتے ہیں ہے۔

اِسْتَوْقَدَ اس نے آگ جلائی۔ اِسْتَيْقَاذٌ سے

جس کے معنی آگ جلانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب ہے۔

اِسْتَوَىٰ۔ اس نے قصد کیا۔ اس نے قرار پکڑا۔ وہ

قائم ہوا، وہ سنبھل گیا، وہ چڑھا، وہ سیدھا بیٹھا۔

اِسْتَوَاءٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، استواء

کے جب دو فاعل ہوتے ہیں تو اس کے معنی دونوں

کے مساوی اور برابر ہونے کے آتے ہیں۔ پیسے کا

يَسْتَوِي الْحَبِيْثُ وَالطَّيْبُ (برابر نہیں ناپاک اور

پاک) اور اگر فاعل دونوں تو سنبھلے، درست ہونے

اور سیدھے رہنے کے معنی ہوتے ہیں جیسے اِسْتَوَيْتُمْ

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلَىٰ (پھر سیدھا بیٹھا اور وہ

آسمان کے اونچے کنارے پر تھا) اور لَمَّا بَلَغْتُمْ اَشْدٰثَ

وَاِسْتَوَيْتُمْ (جب پہنچ گیا اپنے زور پر اور سنبھل گیا)

اس صورت میں استواء کے معنی میں کسی شے کا اعتدال

ذاتی مراد ہے۔ جب اس کا تعدیہ علی کے ساتھ ہوتا

ہے تو اس کے معنی چڑھنے، قرار پکڑنے اور قائم ہونے

کے آتے ہیں جیسے اِسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیٰ (اور

وہ (گشتی) جو دی پہاڑ پر ٹھیری) اور لَمَّا اِسْتَوٰ عَلَی

ظہورِ ہما (تاکہ تم اس کی مٹھ پر چڑھ بیٹھو) اور جب اس کا تعدیہ الی کے ساتھ ہوتا تو اس کے معنی قصد کرنے اور پہنچنے کے ہوتے ہیں جیسے نَمَّ اسْتَوَىٰ اِلَى السَّمَآءِ رَمَحًا قَصْدًا كَمَا آسَمَانُ كِي طَرَفٍ

اللہ تبارک و تعالیٰ کے استوار علی العرش کے سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن مجید میں بہت سے الفاظ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں بھی بیان کئے گئے ہیں اور مخلوق کے اوصاف میں بھی ان کا ذکر ہوا ہے جیسے حی، سمع، بصیر کہ یہ الفاظ اللہ عزوجل کے لئے بھی استعمال کئے گئے اور بندہ کے لئے بھی لیکن دونوں جگہ ان کے استعمال کی حیثیت بالکل جداگانہ ہے، کسی مخلوق کو سمیع و بصیر کہنے کا یہ مطلب ہے کہ اس کے پاس دیکھنے والی آنکھ اور سننے والے کان موجود ہیں۔ اب یہاں دو چیزیں ہوئیں ایک تو وہ آلہ کہ جو سننے اور دیکھنے کا مبداء اور ذریعہ ہے یعنی کان اور آنکھ دوسرا اس کا نتیجہ اور غرض و غایت یعنی وہ خاص علم جو آنکھ سے دیکھنے اور کان کے سننے سے حاصل ہوتا ہے پس جب مخلوق کو سمیع و بصیر کہا جائیگا

تو اس کے حق میں یہ مبداء اور غایت دونوں چیزیں محترم ہوں گی جن کی کیفیات ہم کو معلوم ہیں لیکن یہی الفاظ جب اللہ عزوجل کے متعلق استعمال کئے جائیں گے تو یقیناً ان سے وہ مبادی اور کیفیات جسمانیہ نہیں مراد لئے جاسکتے جو مخلوق کے خواص میں داخل ہیں اور جن سے جناب باری عز اسمه قطعاً منزه ہے۔ البتہ یہ اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ سمع و بصیر کا مبداء اس ذات اقدس میں بدرجہ اتم موجود ہے اور اس کا نتیجہ یعنی وہ علم جو رویت و سماع سے حاصل ہوتا ہے اس کو بدرجہ کمال حاصل ہے۔ رہا یہ کہ وہ مبداء کیسا ہے اور دیکھنے اور سننے کی کیا کیفیت ہے تو ظاہر ہے کہ اس سوال کے جواب میں بحر اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ اس کا دیکھنا اور سننا مخلوق کی طرح نہیں۔ غرض اسی طرح اس کی تمام صفات کو سمجھنا چاہئے کہ صفت باعتبار اپنے اصل مبداء و غایت کے ثابت ہے مگر اس کی کوئی کیفیت نہیں بیان کی جاسکتی۔ اور نہ کسی آسمانی شریعت نے کبھی انسان کو اس پر مجبور کیا ہے کہ وہ خواہ مخواہ ان حقائق میں غور و خوض کرے جو اس کی عقل و ادراک

کی دسترس سے باہر ہیں بیکار اپنے عقل و دماغ کو پریشان کرے۔ اسی اصول پر استوار علی العرش کو بھی سمجھ لیجئے کہ عرش کے معنی تخت اور بلند مقام کے ہیں اور استوار کا ترجمہ اکثر محققین نے ممکن و استقرار یعنی قرار پانے اور قائم ہونے سے کیا ہے مطلب یہ ہے کہ تخت حکومت پر اس طرح قابض ہوتا کہ نہ اس کا کوئی حصہ اور کوئی گوشہ حیثہ اقتدار سے باہر ہو اور نہ قبضہ و تسلط میں کسی قسم کی کوئی مداخلت اور گڑبڑ ہو۔ غرض سب کام اور انتظام درست ہو اب دنیا میں بادشاہوں کی تخت نشینی کا ایک تو مبارک اور ظاہری صورت ہوتی ہے اور ایک حقیقت یا غرض و غایت یعنی ملک پر پورا تسلط اور اقتدار اور نفوذ و تصرف کی قدرت حاصل ہونا۔ سو حق تعالیٰ کے استوار علی العرش میں یہ حقیقت اور غرض و غایت بدرجہ کمال موجود ہے کہ تمام مخلوقات اور ساری کائنات پر پورا پورا تسلط و اقتدار اور مالکانہ اور شہنشاہانہ تصرف و نفوذ بے روک ٹوک صرف اسی کو حاصل ہے

آیت شریفہ تَعَزَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشَى

الْيَلَّ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَيْثُ شَاءَ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ (پھر قرار پکڑا عرش پر اڑھا تاکہ رات پر دن کو کدہ اس کے پیچھے لگا آتا ہے دوڑتا ہوا اور آفتاب، ماہتاب اور ستارے (سب) اس کے حکم کے تابع ہیں) اور آیتہ شریفہ تَعَزَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعِنَّا بِشَيْءٍ (پھر قائم ہوا عرش پر تدبیر کرتا ہے کام کی، کوئی سفارش نہیں کر سکتا مگر اس کی اجازت کے بعد) سے بخوبی اس مضمون پر روشنی پڑتی ہے۔ رہا استوار علی العرش کا مبداء اس کی ظاہری صورت و کیفیت، پس دیگر صفات سمع و بصر کی طرح یقیناً اس کی کوئی ایسی صورت نہیں ہو سکتی کہ اس میں مخلوق کی صفت اور حد و کادر سا بھی شائبہ ہو۔ پھر وہ کیونکر ہے اور کس طرح ہے تو اس کی کیفیت کے لئے اس کے سوا کیا کہا جاسکتا ہے کہ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ (نہیں ہے اس کی طرح کا سا کوئی) ہمارا کیا مایہ علمی کہ اس کی کیفیت بیان کر سکیں۔ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا (وہ تو جو کچھ لوگوں کے

آگے پیچھے سب جانتا ہے مگر لوگ اپنے علم سے اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ استواء غیر مجہول و کیف غیر معقول و الاقرار بہ ایسان و الجحود بہ کفر صحیح ہے ابن عربی و اللؤلؤ اللکائی فی کتاب السنن استواء معلوم ہے اور اس کی کیفیت عقل میں نہیں آسکتی۔ اس کا اقرار ایمان ہے اور انکار کفر ہے۔ قاضی ابوالعلاء برصاعد بن محمد نے کتاب الاعتقاد میں امام ابو یوسف کی روایت سے امام ابو حنیفہ کا یہ قول نقل کیا ہے لاینبغی لاحد ان ینطق فی اللہ تعالیٰ بشئ من ذاته و لکن یرصفہ بما وصف سبحانہ بنفسہ لایقول فیہ برایہ شینا تبارک اللہ تعالیٰ رب العالمین کسی کو یہ نہ چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس کی ذات کے متعلق ذرا بھی زبان کھولے بلکہ اسی طرح بیان کرے جس طرح کہ خود اللہ سبحانہ نے اپنے لئے بیان فرمایا ہے اپنی رائے سے کچھ نہ کہے (بڑی برکت والا ہے اللہ تعالیٰ جو رب ہے سارے جہان کا)

ج ہے ہ

لمے بنماز خیال و قیاس و گمان و وہم
وزہرچہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و پیاپاں رعسیدر
ماہ پیمان در اول وصف تو مانده ایم

استواء

استواء سے۔ ماضی کا صیغہ

واحد مذکر حاضر۔ ہ

استواء تم۔ تم بیٹھے۔ تم سوار ہوئے۔ استواء

سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ہ

استواء۔ تم ٹھٹھے کرتے رہو۔ استواء سے

جس کے معنی تو سخر کرنے اور ٹھٹھا کرنے کے ہیں۔ امر کا

صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ہ

استھزی۔ اس سے ٹھٹھا کیا گیا۔ استھزی

ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ہ

استھوتہ۔ اس نے اس کو راستہ بجلا دیا۔ استھوتہ

استھوتہ سے۔ جس کے معنی فریضہ کرنے اور راستہ

بجلا دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب

۸ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ۱۱

اِسْتَأْيَسَّ - وہ ناامید ہو گیا۔ اِسْتَيْسَأَسَّ

جس کے معنی مایوس ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب۔ ۱۲

اِسْتَأْيَسُّوا - وہ ناامید ہو گئے۔ اِسْتَيْسَأَسُّوْا

ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ۱۳

اِسْتَيْسَأَرَ - وہ میر ہوا۔ وہ آسان ہوا۔ اِسْتَيْسَأَرَ

سے جس کے معنی آسان ہونے اور میر ہونے کے

ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۱۴

اِسْتَيْقَنَتْهَا - اس کا یقین کیا، اِسْتَيْقَنَتْ

اِسْتَيْقَانٌ سے جس کے معنی یقین کرنے کے ہیں ماضی

کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہا ضمیر واحد مؤنث

غائب۔ ۱۵

اِسْتَسْجَدٌ - توجہ کر۔ رَضَّ (نَصَرَ) سُبُحُوْدٌ سے امر کا صیغہ

واحد مذکر حاضر۔ سجد کی اصل تو عاجزی کرنا اور

جھکنے اور اسی اعتبار سے اللہ کے آگے جھکنے

اور اس کی عبادت کرنے کو سجد کہا جاتا ہے۔ اور یہ

انسان حیوانات جمادات سب کے حق میں عام

ہے۔ سجد کی دو قسمیں ہیں ایک سجد تخیری دوسرے

سجد اختیاری۔ سجد تخیری تو تمام مخلوقات کے لئے

ثابت ہے۔ چنانچہ آیہ شریفہ وَبِاللّٰهِ يَتَّبِعُونَ فِي

الْاَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلْمًا لَهُمْ

بِالْغُدُوْرِ وَالْاَضْحَانِ اَوَّلًا لِّلْاِسْحَاقِ كَرِهَ

بِالْاِسْحَاقِ كَرِهَ لِقَوْلِ رَبِّهٖ

اِنَّا كَرِهْنَا لَكَ اِسْتِثْنَاءَ الَّذِي

بِالْاِسْحَاقِ كَرِهَ لِقَوْلِ رَبِّهٖ اِنَّا كَرِهْنَا

لَكَ اِسْتِثْنَاءَ الَّذِي بِيَدِنَا اِنَّا كَرِهْنَا

لَكَ اِسْتِثْنَاءَ الَّذِي بِيَدِنَا اِنَّا كَرِهْنَا

لَكَ اِسْتِثْنَاءَ الَّذِي بِيَدِنَا اِنَّا كَرِهْنَا

لَكَ اِسْتِثْنَاءَ الَّذِي بِيَدِنَا اِنَّا كَرِهْنَا

لَكَ اِسْتِثْنَاءَ الَّذِي بِيَدِنَا اِنَّا كَرِهْنَا

لَكَ اِسْتِثْنَاءَ الَّذِي بِيَدِنَا اِنَّا كَرِهْنَا

لَكَ اِسْتِثْنَاءَ الَّذِي بِيَدِنَا اِنَّا كَرِهْنَا

لَكَ اِسْتِثْنَاءَ الَّذِي بِيَدِنَا اِنَّا كَرِهْنَا

لَكَ اِسْتِثْنَاءَ الَّذِي بِيَدِنَا اِنَّا كَرِهْنَا

لَكَ اِسْتِثْنَاءَ الَّذِي بِيَدِنَا اِنَّا كَرِهْنَا

لَكَ اِسْتِثْنَاءَ الَّذِي بِيَدِنَا اِنَّا كَرِهْنَا

لَكَ اِسْتِثْنَاءَ الَّذِي بِيَدِنَا اِنَّا كَرِهْنَا

جیسے آیت شریفہ **فَأَسْجُدْ وَاعْبُدْ** (سو سجدہ کرو اللہ کے آگے اور بندگی) ہماری شریعت میں سجود سے نماز کا وہ خاص رکن مراد ہے جو نماز میں ادا کیا جاتا ہے یا تلاوتِ قرآن اور شکر کے وقت انجام دیا جاتا ہے۔ ۱۱۱

أَسْجُدْ۔ میں سجدہ کروں، سُجُود سے مضارع کا صیغہ واحد منکلم **أَسْجُدْ** میں ہمزہ اولی استفہام انکاری کی ہے۔ ۱۱۲

أَسْجُدْ و **أَسْجُدْ**۔ تم سجدہ کرو، سُجُود سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰

أَسْجُدِي۔ تو (عورت) سجدہ کر۔ سُجُود سے امر کا صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ ۱۲۱

أَسْحَابُ۔ صبح کے اوقات، سَحَابُ کی جمع جس کے معنی رات کی تاریکی کے ساتھ دن کی روشنی کے ملنے کے ہیں اور اسی وجہ سے سحر صبح کے اول وقت کو کہتے ہیں۔ ۱۲۲ ۱۲۳

أَسْحَق علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت سارہ رضی اللہ

عنها کے بطن سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادے اور اللہ تعالیٰ کے سچے اور برگزیدہ نبی تھے۔ خدا کے مقرب فرشتوں نے آپ کی ولادت کی بشارت آپ کے والدین کو اس وقت دی تھی جب کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو عذاب دینے کے لئے جا رہے تھے۔ اس وقت حضرت سارہ رضی اللہ

عنها بڑھیا اور بانجھ ہو چکی تھیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی بہت ہی بوڑھے ہو گئے تھے۔ چنانچہ

قرآن مجید میں سورہ ہود، سورہ ابراہیم اور سورہ الذاریٰ میں فرشتوں کی آداوران کی بشارت دینے کا قصہ تفصیل سے مذکور ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

کی صحیح حدیث منقول ہے آپ کو الکریم بن الکریم کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ اسحق کے غیر منصرف ہونے کی وجہ ایک علمیت ہے دوسرے عجمہ۔ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰

أَسْحَابُ۔ اس نے بیزار کر دیا۔ اس نے غصہ دلایا۔ **أَسْحَابُ** سے جس کے معنی بیزار کرنے اور غصہ دلانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۱۳۱

عجہ کی بنا پر غیر منصرف ہے۔ یہ حضرت یعقوب علی
بنینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا لقب ہے۔ عبرانی میں
اس کے معنی اشتر کے برگزیدہ یا اشتر کے بندے کے ہیں
یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کے دو نام ہوں، ایک یعقوب

دوسرا اسرائیل

اَسْرَحْتُ - میں تم کو رخصت کروں اِسْرَحْتُ
تَسْرِيْحًا سے جس کے معنی چھوڑنے اور رخصت کرنے
کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم کُنْ ضمیر جمع

مذکر حاضر۔

اَسْرَدْتُ - میں نے چھپایا۔ پوشیدہ طور پر کہا۔ اِسْرَادًا
سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم۔

اَسْرَعْتُ - بہت جلدی کرنے والا۔ اِسْرَاعًا سے
جس کے معنی جلدی کرنے کے ہیں فعل تفضیل کا صیغہ
مذکر حاضر۔

اَسْرَفْتُ - وہ حد سے تجاوز کر گیا۔ اِسْرَافًا سے
ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔

اَسْرَفُوا - انہوں نے زیادتی کی۔ اِسْرَافًا سے
ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔

اَسْرَأُوا - انہوں نے چھپایا۔ انہوں نے پوشیدہ کیا

اَسَّسَ - اس نے چھپایا۔ آہستہ بات کی، چھپا کر کہا۔
اِسْرَاسًا سے جس کے معنی چھپانے کے ہیں ماضی کا
صیغہ واحد مذکر غائب۔

اَسَّسَ - تورات کو لیکر چلے۔ اِسْرَاسًا سے جس کے معنی
رات کو لیکر چلنے اور رات کو سفر کرنے کے ہیں۔ امر

کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔
اِسْرَارًا - چھپانا، آہستہ سے کوئی بات کہنا۔ بروزن
اِفْعَالُ مصدر ہے۔

اِسْرَارَهُمْ - ان کا چھپا کر سرگوشیاں کرنا، اِسْرَارًا
مضاف ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔

اِسْرَافًا - ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا، زیادتی کرنا
بروزن اِفْعَالُ مصدر ہے۔ اصل میں اسراف ہر

کام میں انسان کے حد سے تجاوز کرنے کا نام ہے مگر
اس کا استعمال خرچ کے بارے میں زیادہ مشہور ہے

قرآن مجید میں اپنے اپنے موقع اور محل کے لحاظ سے
دونوں معنی میں مستعمل ہوا ہے۔

اِسْرَافْنَا - ہماری زیادتی، اِسْرَافًا مضاف۔ نا
ضمیر جمع حکم مضاف الیہ۔

اِسْرَائِيلَ - بروزن ابراہیم واسمعیل علیت اور

اصیغہ واحد مذکر غائب۔ پ	اِسْرَاۃ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ پ پ
اِسْطَاعُوْا۔ وہ کر کے، اہل میں اِسْتَطَاعُوْا تھا	اِسْرَاۃ وَا۔ تم چپاؤ، تم چپا کر کہو، اِسْرَاۃ، امر کا
ت اور ط دو حرف قریب المخرج جمع ہوئے ت حذف ہو گئی (ملاحظہ ہو اِسْتَطَاعُوْا)۔ پ	اصیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ
اِسْعَوْا۔ تم دوڑو (فَتْحٌ) سَعَىٰ سے جس کے معنی	اَسْرُوْا۔ انہوں نے چپایا۔ اَسْرُوْا صیغہ ماضی
اہل میں تیز روی کے ہیں۔ اور اسی مناسبت کو کوشش	ہ ضمیر واحد مذکر غائب۔ پ
کرنے کو بھی سہی کہتے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ	اَسْرَہَا۔ اس کو چپایا۔ اَسْرَہَا صیغہ ماضی ہا ضمیر
اَسْفَا۔ افسوس کرنا۔ بچھانا۔ مصدر۔ پ پ	واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو اَسْرَہَا)۔ پ
اَسْفَارًا۔ کتابیں، سفر کی جمع۔ جس کے معنی اس کتاب	اَسْرَہُمُّ۔ ان کی جوڑ بندی، ان کی قیدی بندش
کے ہیں جو حقائق کو واضح کرتی ہے۔ پ	اَسْرَ مضاف ہُم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ پ
اَسْفَارِنَا۔ ہمارے سفر، اَسْفَارِ سَفَر کی جمع جس کی معنی	اَسْرٰی۔ وہ رات کو لے گیا، اِسْرَاءُ سے ماضی کا
قطع مسافت کے ہیں، اَسْفَارِ مضاف نا ضمیر جمع	صیغہ واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو اَسْرٰی)۔ پ
متکلم مضاف الیہ۔ پ	اَسْرٰی۔ قیدی، اَسْرِہُ کی جمع جس کے معنی
اَسْفَرًا۔ وہ روشن ہوا اِسْفَار سے جس کے معنی	قیدی کے ہیں۔ پ
روشن ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پ	اَسْرٰی۔ قیدی، یہ بھی اَسْرِہُ کی جمع ہے۔ پ
اَسْفَل۔ سب سے نیچا، اَعْلٰی کی ضد۔ سُقُوْلٌ۔	اَسْسَسَ۔ اس کی بنیاد رکھی گئی تاسیس سے
جس کے معنی نیچے ہونے کے ہیں اِفْعَلِ التَّنْفِیْلِ کا	جس کے معنی بنیاد رکھنے کے ہیں ماضی مہول کا صیغہ
صیغہ۔ پ پ پ پ	واحد مذکر غائب۔ پ
اَسْفَلِیْنَ۔ سب سے نیچے۔ اَسْفَل کی جمع ہے۔ پ	اَسْسَسَ۔ اس نے بنیاد رکھی تاسیس سے ماضی کا

اسْفُونًا۔ انھوں نے ہم کو غصہ دلایا، یعنی وہ کام

کے جن پر عارۃً خدا کا غضب نازل ہوتا ہے اسْفُونًا

ایساف سے جس کے معنی غصہ دلانے کے ہیں ماضی کا

صیغہ جمع مذکر غائب نا ضمیر جمع منکلم ۲۵

اسْفَى۔ افسوس، اہل عرب حسرت و غم کے موقع پر

کہتے ہیں یا اسْفَى (ہائے افسوس) ۲۶

اسْقَطُ۔ تو گرا دے۔ اسْقَاط سے جس کے معنی گرا دینے

کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲۷

اسْقِينَا لَمْ يَمْنَعْنَا اسْقِينَا۔ اسْقَاءً

سے جس کے معنی سیراب کرنے اور پلانے کے ہیں۔

ماضی کا صیغہ جمع منکلم۔ لَمْ يَمْنَعْنَا جمع مذکر حاضر ۲۸

اسْقِينَا لَمْ يَمْنَعْنَا تم کو اسے پلایا۔ اس میں ضمیر

واحد مذکر غائب ہے۔ ۲۹

اسْقِينَا لَمْ يَمْنَعْنَا تم نے ان کو پلایا۔ اس میں ضمیر

جمع مذکر غائب ہے۔ ۳۰

اسْكُنْ۔ تو رہا کرو توہ (نَصْر) سْكُون سے اصل

میں تو حرکت کے نہ ہونے کو کہتے ہیں مگر اس کا استعمال

رہنے بے میں بھی ہوتا ہے امر کا صیغہ واحد مذکر

حاضر ۳۱

اسْكُنْتُمْ ہم نے اس کو ٹھیرا دیا۔ اسْكُنَّا اسْكَانٌ

سے جس کے معنی ٹھیرانے کے ہیں، ماضی کا صیغہ

جمع حکم ۳۲ ضمیر واحد مذکر غائب ۳۳

اسْكُنْتُمْ میں نے بسایا ہے۔ اسْكَانٌ سے

ماضی کا صیغہ واحد منکلم ۳۴

اسْكُنُوا۔ تم رہو بسو، سْكُون سے امر کا صیغہ

جمع مذکر حاضر ۳۵

اسْكُنُوهُنَّ۔ ان (عورتوں) کو گھر رہنے کے واسطے

دو، ان کو رہنے بسنے دو۔ اسْكُنُوا اسْكَانٌ سے امر کا

صیغہ جمع مذکر حاضر ۳۶ ضمیر جمع مؤنث غائب ۳۷

اسْلَمُوا دین اسلام، تابعداری کرنا، مسلمان ہونا۔ روزِ

الْاَعْمَالِ مصدر ہے۔ شریعت میں اسلام کی دو قسمیں ہیں

ایک وہ جس سے انسان کی جان اور مال محفوظ ہو جائے

یعنی اسلام کا صرف زبان سے اقرار خواہ اعتقاد

ہو یا نہ ہو۔ اس کا درجہ ایمان سے نیچے ہے آیت شریفہ

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ نُؤْمِنُوا وَ لَكِن

قُولُوا اسْلَمْنَا کہتے ہیں گنوار کہ ہم ایمان لائے تو کہتے تم

ایمان نہیں لائے پر کہو کہ ہم مسلمان ہوئے ہیں ہی اسلام

مراد ہے دوسری صورت یہ ہے کہ زبان سے اعتراف کے ساتھ

ساتھ دل سے اعتقاد ہو عمل سے پورا کرے اور تضارو	ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۳۱
قدر الہی کے آگے گردن جھکاوے۔ آیت شریفہ	أَسْلَفَتْ - وہ پہلے کر چکی۔ اس نے آگے بھیجا۔
مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ (جو یقین رکھتا	إِسْلَافٌ سے جس کے معنی کسی کام کے اگلے وقت میں
ہے ہماری باتوں پر سووہ حکم بردار ہیں۔ ہم یہی سلام	کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۳۱
مراد ہے اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے	أَسْلَفَاتُمْ - تم آگے بچ چکے۔ تم پہلے کر چکے۔ اِسْلَافٌ
متعلق ہوا رشاد ہے اِذْ قَالَ لَكَ رَبُّكَ اَسْلِمْ قَالَ	سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۳۱
اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (یاد کرو جب اس کو کہا	أَسْلَمْتُ - تو ڈال لے۔ تو داخل کرو (مَصْرُ) سُلُوْا
اس کے رب نے کہ حکم برداری کر تو بولا کہ میں حکم بردار	سے جس کے معنی چلنے اور داخل ہونے کے ہیں امر کا
ہوں تمام عالم کے پروردگار کا) یہاں بھی اسی دوسرے	صیغہ واحد مذکر حاضر ۳۱
قسم کے اسلام کا ذکر ہے اس کا درجہ ایمان سے بھی	أَسْلَمُوْهُ - اس کو جکڑو، اس کو داخل کرو۔ اَسْلَمُوْا
بڑھ کر ہے اِسْلَمُوْا ۳۱ ۳۱ ۳۱ ۳۱	سُلُوْا سے، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اور ضمیر واحد
اِسْلَامِكُمْ - تمہارا اسلام لانا۔ اِسْلَامٌ مضاف کُم	مذکر غائب ۳۱
ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۳۱	أَسْلَمْتُمْ - تو چل۔ سُلُوْا سے، امر کا صیغہ واحد
اِسْلَامِهِمْ - ان کا اسلام لانا۔ اِسْلَامٌ مضاف	مونث حاضر ۳۱
ہم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۳۱	أَسْلَمَ - وہ اسلام لایا۔ مسلمان ہوا۔ تابع دار ہوا۔
أَسْلَحْتُمْ - تمہارے ہتھیار۔ اَسْلِحَةٌ سَلَحْتُ	اِسْلَامٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۳۱
کی جمع جس کے معنی ہتھیار کے ہیں۔ اَسْلِحَةٌ مضاف	۳۱ ۳۱ ۳۱ ۳۱
کُم ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۳۱	أَسْلَحُوا - تو حکم برداری کرو۔ اِسْلَامٌ سے۔ امر کا صیغہ
اَسْلِحْتُمْ - ان کے ہتھیار۔ اَسْلِحَةٌ مضاف	واحد مذکر حاضر۔ ۳۱

مذوف ہے۔

اسْمُهُمْ۔ ان کو سادیا۔ اسْمَعْرَ اسْمَاعْر سے

جس کے معنی سادینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد

مذکر غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے

اسْمُ حَيْلٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔ اللہ تعالیٰ کے

سچے نبی اور رسول تھے۔ قرآن مجید نے آپ کو

صادق الوعدہ کے لفظ سے یاد کیا ہے۔ آپ حضرت

ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت ابراہیم صلوة

اللہ و سلامہ علیہ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ حضرت

ابراہیم علیہ السلام نے درگا و باری میں نیک فرزند

کے عطا کرنے کی درخواست کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے

آپ کی دعا قبول فرمائی اور غلام حلیم کے الفاظ

میں حضرت اسمعیل کے تولد کی بشارت دی ہمارے

پیغمبر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ

ہی کی نسل سے ہیں۔

اسْمِعِيلُ عَجَبِي نام ہے جو دو کلموں سے مرکب ہے

اسْمَعِ اور اِيل جس کے معنی عبرانی میں ہوتے

ہیں میری دعا سن اے اللہ کہا جاتا ہے کہ یہی

وہ الفاظ ہیں جو طلب فرزند کی دعا کرتے وقت حضرت

ابراہیم علیہ السلام کے وروزبان تھے۔ دعا قبول ہوئی

تو آپ نے مبارک بیٹے کو اسی نام سے موسوم فرمایا۔

لیکن علامہ محمود آلوسی اس کو نقل کرنے کے بعد فرماتے

ہیں و اراء فی غایۃ البعد (مجھے یہ بات بہت

بعید معلوم ہوتی ہے) بعض نے اسمعیل کے عربی

معنی اللہ کے مطیع کے بیان کے ہیں۔ بہر حال اسمعیل

کے غیر منصرف ہونے کی وجہ علمیت اور عجبہ ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس

رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سب سے پہلے

عورتوں نے مکہ ٹیٹی باندھا حضرت اسمعیل علیہ السلام

کی والدہ سے سیکھا انھوں نے حضرت سارہ رضی اللہ

عنہا کی خدمت گزاری کے لئے مکہ باندھی تھی تاکہ

ان کے دل میں ان کی طرف سے جو میل پیدا ہو گیا

ہر اسے مٹادیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کو

اور ان کے صاحبزادے حضرت اسمعیل علیہ السلام

کو جو شیر خوار بچہ تھے۔ بیت اللہ کے نزدیک زمزم

کے اوپر مسجد کے بالائی حصہ میں ایک بڑے درخت کے

پاس لیکر آئے۔ ان دنوں مکہ کی سبز زمین پر نہ کوئی
 متنفس آباد تھا، نہ پانی کا نام و نشان تھا حضرت
 ابراہیم علیہ السلام نے دونوں کو ہمیں چھوڑا اور ان
 کے پاس ایک تھیلے میں بھجور اور ایک مشکیزہ میں پانی
 رکھ کر روانہ ہونے لگے حضرت اسماعیل علیہ السلام
 کی والدہ ان کے پیچھے پیچھے آئیں اور کہنے لگیں کہ
 ابراہیم ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر کہاں چلے جاں
 نہ کوئی انیس ہے اور نہ کوئی شے۔ وہ بار بار ان سے
 یہی کہتی رہیں مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی
 طرف متوجہ نہیں ہوئے تب کہنے لگیں کہ کیا اللہ تعالیٰ
 نے تمہیں یہ حکم دیا ہے، فرمایا ہاں، کہنے لگیں تو اللہ تعالیٰ
 ہمیں ضائع نہیں کرے گا اس کے بعد وہ لوٹ
 آئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام روانہ ہو گئے
 چلتے چلتے جب ایک ایسے ٹیلہ کے پاس پہنچے جہاں
 سے وہ نظر نہیں آسکتے تھے تو انہوں نے بیت اللہ کی
 طرف رخ کر کے باتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی وَمَنَّا اِنِّیْ
 اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِنِیْ یَا اَدِیْبُ غَیْرِ ذِی زَمْرٍ عَلَیْ
 یہ پوری دعا قرآن مجید میں مذکور ہے حضرت اسماعیل
 علیہ السلام کو ان کی والدہ دودھ پلاتی رہیں اور

وہی پانی پیتی رہیں۔ آخر جب مشکیزہ کا پانی ختم ہو گیا
 اور یہ خود اور ان کے صاحبزادے پیاس سے بیتاب
 ہوئے اور انہوں نے دیکھا کہ بچہ ہاتھ پر ٹپکنے اور
 بلکنے لگا تو ان سے بچہ کا بلکنا اور ہاتھ پر ٹپکانا دیکھا
 نہ گیا اور اس خیال سے اٹھ کر چلیں کہ بچہ کو اس
 حالت زار میں اپنی آنکھ سے نہ دیکھیں ان کو اپنے
 سے سب سے زیادہ نزدیک صفا کی پہاڑی نظر
 آئی۔ یہ اس کے اوپر چڑھ گئیں اور وادی کی طرف
 رخ کر کے دیکھنے لگیں کہ شاید کوئی نظر پڑے مگر
 کوئی دکھائی نہیں دیا۔ آخر صفا سے اتریں اور جب
 وادی میں پہنچیں تو دو پتھ کے دامن اٹھائے اور
 حیران پریشان انسان کی طرح تیزی سے دوڑنے
 لگیں۔ وادی کو طے کر کے مہرہ پر آئیں نظر اٹھا کر
 دیکھنے لگیں کہ شاید کوئی دکھائی دے مگر کوئی نظر نہ
 پڑا۔ غرض اسی طرح انہوں نے سات مرتبہ کیا۔
 ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا ”یہی وہ سی بین الصفا والمروة“
 پھر جب وہ مہرہ پر چڑھیں تو انہوں نے ایک آواز
 سنی، چونک کر دل میں کہنے لگیں کہ خاموشی کے ساتھ

سنا چاہئے، کان لگا کر سنا تو پھر آواز آئی، کہنے لگیں تم نے اپنی آواز تو سنا دی اگر تم کچھ مدد کر سکتے ہو تو کرو، اب ان کو زمزم کے موجودہ مقام پر فرشتہ نظر پڑا، اس نے اپنی ایٹری سے اس جگہ کو کھودا۔ یا بازو سے اشارہ کیا تو پانی جاری ہو گیا اور یہ اپنے ہاتھوں سے اس کے چار طرف باڑھ بنانے لگیں اور مشکیزہ میں پانی بھرنے لگیں لیکن پانی ان کے بھرنے کے بعد بھی برابر بہتا رہا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسمعیل کی والدہ پر رحم کرے اگر وہ زمزم کو اسی حال پر چھوڑتیں تو زمزم بہتا چشمہ ہوتا۔ پس انھوں نے خود بھی پانی پیا اور اپنے بچہ کو بھی پلایا۔ فرشتہ نے ان سے کہا کہ تم ضائع ہونے سے نہ ڈرو یہ مقام بیت اللہ ہے اس کی تعمیر اس لڑکے اور اس کے باپ کے ہاتھوں انجام پائیگی، اور اللہ تعالیٰ اہل اللہ کو ضائع نہیں کرتا۔ بیت اللہ کا حصہ زمین سے ٹیلہ کی طرح مرفوع تھا نالے آتے تھے تو اس کے داہنے بائیں گزر جاتے تھے اسی زمانے میں جریم کی ایک جماعت یا ان کا ایک

خاندان کدار مکہ کے بالائی حصہ سے آتے ہوئے ان کے قریب سے گزرا اور مکہ کے زیرین حصہ میں فروکش ہوئے انھوں نے جو پند اڑتے دیکھے تو کہنے لگے کہ یقیناً یہ پند پانی پر سنا لارہے ہیں۔ ہم نے تو اس وادی میں کسی پانی نہیں دیکھا چنانچہ انھوں نے ایک یا دو آذنی اس کی تلاش میں بھیجے۔ وہ پانی پر آ موجود ہوئے اور جا کر ان لوگوں کو مطلع کیا سب کے سب وہاں سے چل کھڑے ہوئے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی والدہ پانی کے پاس موجود تھیں چنانچہ ان لوگوں نے ان سے کہا کہ کیا آپ اپنے نزدیک اترنے کی ہم کو اجازت دیتی ہیں فرماتے لگیں ہاں لیکن تمہارا پانی میں کوئی حق نہیں ہوگا کہنے لگے بہتر ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت اسمعیل کی والدہ باہمی انس کو پسند فرماتی تھیں اس لئے ان کو اجازت دینا مناسب معلوم ہوا۔ چنانچہ وہ لوگ یہاں فروکش ہو گئے اور باقیماندہ اہل خاندان کے پاس آدمی روانہ کئے کہ وہ بھی یہاں آکر اتر گئے۔ یہاں تک کہ جب وہاں بنی جریم کے متعدد خاندان آباد ہو گئے

اور حضرت اسمعیل علیہ السلام بچے سے جوان ہوئے اور ان سے عربی زبان سیکھی تو حضرت اسمعیل ان لوگوں کو بہت بھانے اور جوان ہونے پر بہت پسند آئے پس جب ذرا ہوشیار ہوئے تو ان لوگوں نے اپنی خاندان کی ایک لڑکی سے آپ کی شادی کر دی اس اثنا میں حضرت اسمعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ انتقال فرما گئیں آپ کے نکاح کے بعد ایک مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اہل عیال کی خبر گیری کے لئے تشریف لائے مگر آپ کو نہ پایا آپ کی اہلیہ سے آپ کا حال دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ روزی کی تلاش میں باہر گئے ہوئے ہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گزران کی کیفیت اور گھر بار کی حالت دریافت کی وہ کہنے لگی ہم تکلیف میں ہیں ہم تنگی اور سختی میں ہیں بغرض اس نے حضرت سے شکایت کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہارا شوہر آئے تو سلام کہنا اور کہہ دینا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ بدل ڈالو حضرت اسمعیل علیہ السلام لوٹ کر آئے تو آپ کو کچھ محسوس ہوا اور یافت کیا کہ

کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا وہ (تو میں آمین زانداز میں) کہنے لگی ہاں اس اس طرح کے ایک بڑے میاں آئے تھے انھوں نے آپ کے متعلق ہم سے دریافت کیا پس میں نے ان کو آپ کی خبر دی اس پر انھوں نے ہماری گزران کے متعلق پوچھا میں نے اپنی تنگی اور سختی سے ان کو مطلع کیا حضرت اسمعیل علیہ السلام نے دریافت کیا پھر انھوں نے کیا حکم دیا جواب دیا کہ مجھے یہ حکم دے گئے کہ میں تم کو ان کا سلام پہنچا دوں اور وہ یہی فرمائے ہیں کہ آپ اپنے دروازہ کی چوکھٹ بدل ڈالئے حضرت اسمعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ میرے والد ماجد تھے مجھ کو یہ حکم دے گئے ہیں کہ میں تمہیں چھوڑ دوں، اس لئے تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ چنانچہ آپ نے ان کو طلاق دیدی اور ان ہی لوگوں میں سے ایک دو بھری عورت سے شادی کر لی۔ تمہارے عرصہ کے بعد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر تشریف لائے اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کو نہ پایا ان کی اہلیہ کے پاس آئے اور ان سے آپ کے متعلق دریافت کیا وہ کہنے لگیں ہمارے لئے روزی کی تلاش

میں گئے ہوئے ہیں حضرت نے دریافت فرمایا تھا
 کیا ماں ہے گزر بسر کی کیا صورت ہے کہنے لگیں
 خیریت ہے ابھی طرح گزر رہی ہے۔ خدا کا شکر ہے
 آپ نے پوچھا کھانے کو کیا ملتا ہے جواب دیا گوشت
 آپ نے فرمایا اور پیئے کو کہنے لگیں پانی آپ نے
 دعا کی اللھم بارک لھم فی اللھم والماء (اے اللہ
 ان کو گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما) رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان دنوں ان لوگوں
 کے پاس الحج نہیں تھا ورنہ اگر الحاج ہوتا تو
 آپ اس کے لئے بھی دعا فرماتے۔ مکہ کے علاوہ
 جہاں کہیں ان دنوں پر کوئی شخص باکتفا کرتا ہے
 یہ موافق مزاج نہیں پڑتے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام
 نے فرمایا کہ تمہارے شوہر آئیں تو ان کو سلام کہنا
 اور حکم دینا کہ اپنے گھر کی جو کھٹ محفوظ رکھیں حضرت
 اسماعیل علیہ السلام آئے تو آپ نے دریافت کیا کہ
 کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا کہنے لگیں ہاں ابھی
 شکل و بیعت کے ایک بزرگ تشریف لائے تھے
 اور ان کی تعریف کی انھوں نے مجھ سے آپ کے

متعلق دریافت کیا میں نے ان کو اطلاع دی، چوٹی
 لگے گزمان کس طرح ہے میں نے عرض کیا ہم لوگ
 خوش و خرم ہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا
 پھر انھوں نے تم کو کچھ حکم دیا جواب دیا ہاں آپ کو
 سلام کہئے ہیں اور حکم دے گئے ہیں کہ اپنے دروازہ
 کی جو کھٹ محفوظ رکھنا۔ آپ نے فرمایا وہ میرے والد
 ماجد تھے اور تم جو کھٹ ہو مجھے حکم دے گئے ہیں کہ میں
 تمہیں اپنے پاس سے جدا نہ کروں۔ کچھ عرصہ کے بعد
 حضرت ابراہیم علیہ السلام پھر تشریف لائے۔ حضرت
 اسماعیل علیہ السلام زمزم کے قریب اسی بڑے درخت
 کے نیچے بیٹھے ہوئے تیر دست کر رہے تھے انھوں نے
 جو آپ کو آتے دیکھا کھڑے ہو گئے دونوں نے وہی
 طرز عمل اختیار کیا جو ایک شیخ باپ اپنے بیٹے کے
 لئے اور ایک سعادتمند بیٹا اپنے باپ کے لئے کرتا ہے
 حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے اسماعیل
 مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک حکم دیا ہے۔ حضرت اسماعیل
 نے عرض کیا آپ اسماعیل حکم کیجئے آپ نے فرمایا تم
 میری مدد کرو گے عرض کیا کرونگا۔ فرمایا مجھے خدا نے

حکم دیا ہے کہ میں یہاں بیت اللہ کی تعمیر کروں اور اس مرتفع حصّہ زمین کی طرف اشارہ کیا پھر دونوں نے ملکر بنیادیں کھڑی کیں۔ حضرت اسمعیل علیہ السلام تو پتھر ڈھوتے جلتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر میں مصروف تھے۔ یہاں تک کہ جب وہ عمارت بلند ہوئی تو حضرت اسمعیل علیہ السلام مقام کا پتھر لے کر آئے اب ابراہیم علیہ السلام اس پر کھڑے ہو کر تعمیر فرماتے لگے اور حضرت اسمعیل علیہ السلام آپ کو پتھر لالا کر دیتے گئے اور یہ دعا دونوں کی وریزیان معنی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (مے) ہمارے پروردگار ہمارا یہ عمل تیرے حضور قبول ہو بیشک تو ہی ہے دعاؤں کا سننے والا اور جاننے والا) غرض یہی دعا پڑھے ہوئے دونوں مقدس باپ بیٹوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے اس کا دورہ پورا کیا۔ حافظ ابن کثیر البدایہ والتہایہ میں اس روایت کو نقل کر کے فرماتے ہیں وھذا الحدیث من کلام ابن عباس وموشم برفع بعضہ وفی بعضہ

غرابۃ دکانہ ما تلقاہ ابن عباس عن الامراء یلیات ریبہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے جس کا بعض حصّہ کلام نبوی ہونے سے مزین ہے اور بعض حصّہ میں غرابت ہے جو غالباً ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسرائیلیات سے لیا ہے (صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ پر جب بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں تو آپ اندر داخل ہونے سے باز رہے اور حکم دیا کہ ان کو مٹا دیا جائے چنانچہ اسمعیل ارشاد ہوئی۔ آپ کی نظر جب ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام کی تصویروں پر پڑی کہ ازلام (تقسیم کے لئے جوئے کے تیر) ان کے ہاتھوں میں ہیں تو آپ نے فرمایا اللہ کی ان پر ہر خود کی قسم ان میں کسی نے بھی کسی ان تیروں سے تقسیم نہیں چاہی۔ صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ رسالت اب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے لئے اس دعا سے تعوذ

۱۔ صحیح بخاری باب یرفون السلطان فی اشیء البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۱۵۶ طبع مصر ۱۲۴۵ھ

۲۔ ملاحظہ ہو ازلام ۳۔ صحیح بخاری کتاب الامیاریہ باب قول اللہ تعالیٰ واطمنانتہ ابراہیم خلیلہ

صیغہ واحد مذکر حاضر سَأَلَ سَأَلْتُ سَأَلْتُمْ سَأَلْنَا سَأَلْتُمْ سَأَلْنَا

أَسْأَلُكَ میں تجھ سے پوچھوں، دریافت کروں

أَسْأَلُ سَوَّالٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مکمل سَأَلْتُ

ضمیر واحد مذکر حاضر سَأَلْتُ

أَسْأَلُكُمْ میں تم سے مانگتا ہوں۔ اس میں ضمیر

جمع مذکر حاضر ہے سَأَلْتُمْ سَأَلْتُمْ سَأَلْتُمْ سَأَلْتُمْ سَأَلْتُمْ سَأَلْتُمْ

جمع مذکر حاضر ہے سَأَلْتُمْ سَأَلْتُمْ سَأَلْتُمْ سَأَلْتُمْ سَأَلْتُمْ سَأَلْتُمْ

سَأَلُوا تم مانگو، تم پوچھو، سَوَّالٌ سے امر کا صیغہ

جمع مذکر حاضر ہے سَأَلْتُمْ سَأَلْتُمْ سَأَلْتُمْ سَأَلْتُمْ سَأَلْتُمْ سَأَلْتُمْ

سَأَلُواهُمْ ان سے پوچھو، ان سے دریافت کرو،

ان میں ضمیر جمع مذکر غائب ہے سَأَلُواهُمْ

سَأَلُوهُنَّ ان عورتوں سے مانگو، ان سے پوچھو

اس میں ضمیر جمع مؤنث غائب ہے۔ سَأَلُوهُنَّ

سَأَلْتُمُوهُنَّ تو اس سے پوچھو، اسل صیغہ امرہ ضمیر

واحد مذکر غائب ہے سَأَلْتُمُوهُنَّ

سَأَلْتُمُوهُنَّ تو ان سے پوچھو، اس میں ضمیر

جمع مذکر غائب ہے۔ سَأَلْتُمُوهُنَّ

جمع مذکر غائب ہے۔ سَأَلْتُمُوهُنَّ

جمع مذکر غائب ہے۔ سَأَلْتُمُوهُنَّ

جمع مذکر غائب ہے۔ سَأَلْتُمُوهُنَّ

جمع مذکر غائب ہے۔ سَأَلْتُمُوهُنَّ

أَسْأَلُكُمْ میں چاہوں (فتح) مَشِيئَةً سے جس کے معنی

چاہنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مکمل ہے

أَشَارْتُ۔ اس نے اشارہ کیا۔ ہاتھ سے بتلایا۔ إِشَارَةٌ

سے، جس کے معنی اشارہ کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ

واحد مؤنث غائب ہے۔ أَشَارْتُ

أَشْتَاتًا۔ جدا جدا۔ طرح طرح۔ شَتٌّ اور شَتَاتٌ

کی جمع جس کے معنی پرگانہ اور متفرق کے ہیں أَشْتَاتًا

أَشْتَدَّتْ۔ وہ سخت ہو گئی۔ اِشْتِدَادٌ سے جس کے

معنی سخت اور قوی ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ

واحد مؤنث غائب ہے أَشْتَدَّتْ

أَشْتَرُوا۔ انہوں نے مول لیا۔ انہوں نے بیجا۔

اِشْتِرَاءٌ سے۔ جس کے معنی بیچنے اور خریدنے دونوں

کے آتے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے أَشْتَرُوا

جمع مذکر غائب ہے أَشْتَرُوا أَشْتَرُوا أَشْتَرُوا أَشْتَرُوا أَشْتَرُوا أَشْتَرُوا

جمع مذکر غائب ہے أَشْتَرُوا أَشْتَرُوا أَشْتَرُوا أَشْتَرُوا أَشْتَرُوا أَشْتَرُوا

اِشْتَرَيْتُ۔ اس نے خریدا۔ اِشْتِرَاءٌ سے ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب ہے اِشْتَرَيْتُ

اِشْتَرَيْتُ اس نے اس کو خریدا کیا۔ اس میں ضمیر

واحد مذکر غائب ہے۔ اِشْتَرَيْتُ

اِشْتَعَلَ شُعْلَةً نکلا۔ اس نے آگ پکڑی۔ اِشْتِعَالٌ

اِشْتَعَلَ شُعْلَةً نکلا۔ اس نے آگ پکڑی۔ اِشْتِعَالٌ

اِشْتَعَلَ شُعْلَةً نکلا۔ اس نے آگ پکڑی۔ اِشْتِعَالٌ

فصل الشين المعجمه

<p>أَشْدُّ لَمْ - زوراً اور شِدِّيداً کی جمع جس کے معنی سخت، قوی اور زوراً اور کے ہیں ۱۱</p>	<p>۵۰ جس کے معنی شعلہ بھڑکنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب یہاں مجازاً بڑھاپے سے سر سفید ہونا مراد ہے۔ ۱۲</p>
<p>أَشْدُّ لَمْ - تو سخت کرے۔ تو مضبوط کر (نَصْرًا، صَرَبًا) شِدًّا سے جس کے معنی قوی اور مضبوط کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۱ ۱۲</p>	<p>إِشْتَمَلْتُ - وہ شامل ہے۔ اِشْتِمَالٌ سے جس کے معنی شامل ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۳</p>
<p>أَشْدُّ لَمْ - تہا زورِ جوانی، تہا زورِ زورِ أَشْدُّ مضاف کم ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ اشد کے معنی ہیں قوت عقل و تیز کا مکمل ہونا یہ واحد ہے یا جمع اس بارے میں علماء لغت کے پانچ قول ہیں بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ اُنک کی طرح سے لفظاً اور معناً واحد ہے مگر جمع کے وزن پر آیا ہے اور ان دونوں لفظوں کی اس خصوصیت میں کوئی اور نظیر نہیں</p>	<p>إِشْتَهَتْ - اس نے خواہش کی۔ اس نے رغبت کی۔ اِشْتَهَاءٌ سے جس کے معنی خواہش کرنے اور رغبت کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۴</p>
<p>ابن الانباری وغیرہ کا یہی خیال ہے۔ لیکن علامہ ابو حیان اندلسی نے سورۃ انعام کی تفسیر میں تصریح کی کہ یہ لے ٹھیک نہیں کہ مفرد اس میں کوئی لفظ جو باعتبار وضع اَفْعَلُ کے وزن نہ ہو موجود نہیں ۱۵</p>	<p>أَشْحَقْتُ - حریص لوگ کسی چیز پر ٹوٹ پڑنے والے شَجَبٌ کی جمع جس کے معنی حریص کے ہیں ۱۵</p>
<p>أَشْدُّ - نہایت سخت۔ شِدَّةٌ سے جس کے معنی سخت اور قوی ہونے کے ہیں افعال تفضیل کا صیغہ</p>	<p>۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰</p>
<p>۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰</p>	<p>۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰</p>

۱۵ ابو حیان نے ابن الانباری کا مختار یہی بیان کیا ہے لیکن علامہ محمود آلوسی کا بیان ہے کہ ابن الانباری نے اس کو شِدُّ (بالضم) کی جمع بتایا ہے۔ جیسے وُدٌّ اور اَوْدٌ ملاحظہ ہو روح المعانی ج ۸ ص ۲۸ طبع مصر ۱۵۲ البحر المحیط ج ۲ ص ۲۵۳ طبع مصر ۱۳۲۸ م۔

<p>شِدَّةً بیان کرتے ہیں۔ امام جوہری نے تصریح کی ہے کہ معنی کے اعتبار سے تو یہ درست ہے لیکن فِعْلًا کی جمع اَفْعُلْ کے وزن پر آتی ہیں۔ محمد الدین فیروز آبادی بھی اس بارے میں ان کے ہمزبان ہیں لیکن ان کا اعتراض سیبویہ پر صحیح نہیں کیونکہ نِعْمَتٌ کی جمع اَلْعَمَّ موجود ہے</p>	<p>علامہ زحمتی سورہ حج کی تفسیر میں رقمطراز ہیں کہ یہ ان الفاظ جمع میں سے ہے جن کے لئے واحد استعمال نہیں ہوتا جیسے اَسِدَّةٌ، قَتُوْدٌ، اَبَا طَيْلٌ وغیرہ گویا متعدد اشاریں شدت اور قوت کا پایا جانا مراد ہو اس بنا پر تلفظ جمع اس کا استعمال کیا گیا مگر علامہ موصوف نے جو الفاظ بطور مثال پیش کئے ہیں ان سب کا واحد مستعمل ہے چنانچہ اَسِدَّةٌ کا سَدٌّ قَتُوْدٌ کا قَتْدٌ اور اَبَا طَيْلٌ کا واحد بَا طَيْلٌ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے ان الفاظ کی بجائے اگر اَبَا طَيْلٌ عِبَادٌ بَيْدٌ، مَدَّ الْكَبْرُ وغیرہ کو بطور مثال پیش کیا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔ بعض علما اس کو شِدَّةٌ کی جمع بتاتے ہیں جس کے معنی تقویت اور ارتقاء کے ہیں جیسے كَلْبٌ سے اَكْلَبٌ بعض شِدَّةٌ کی جمع بتاتے ہیں جیسے ذَيْبٌ سے اَذْوَبٌ علامہ محمد الدین فیروز آبادی قاموس میں رقمطراز ہیں کہ یہ دونوں جمعیں سنی نہیں گئیں بلکہ صرف قیاس ہی قیاس ہے۔ سیبویہ جو لغت و عربیت کے امام ہیں اس کا واحد</p>
<p>جس طرح اَشْدُّ کی لفظی تحقیق میں اختلاف ہے۔ اسی طرح ائمہ میں اس کے زمانہ کے تعین میں بھی اختلاف ہے کہ کس وقت انسان اس حالت پر پہنچتا ہے چونکہ اس زمانہ کے تعین کی بنیاد محض اجتہاد رکے اور ظن غالب پر ہے اس لئے اس میں اختلاف ہونا لازمی تھا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس کی مدت پچیس سال اکابر تابعین میں سے عکرمہ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علما کے نزدیک اس کی ابتدا بلوغ سے شروع ہو جاتی ہے۔ بعض اٹھارہ سال بعض تیس بعض پینتیس بعض چالیس سال پر اس کی ابتداء بتاتے ہیں۔ قاموس میں اس کا زمانہ اٹھارہ</p>	

۱۔ تفسیر کشاف ۳۷ ص ۲۶ ذیل مصرعہ ۲۵۴ ۲۔ تفسیر فتح القدر ۲۵ ص ۲۹ طبع مصر ۱۳۵۰ھ

۳۔ البحر المحیط ج ۲ ص ۲۵۲۔

<p>اَشْرَاطُهَا۔ اُس کی نشانیاں۔ اَشْرَاطُ شَرْطُ کی جمع: شرط علامت اور نشانی کو بھی کہتے ہیں اَشْرَاطُ مضاف ہما ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے</p> <p>اَشْرَاقٍ۔ صبح، اِشْرَاقُ کے اصل معنی تو روشن ہونے کے ہیں۔ یہاں صبح کا وقت مراد ہے۔ ۳۳</p>	<p>سال سے لیکر تیس سال کا بتایا ہے لیکن بقول مجزئی اس کی انتہائی مدت باسٹھ سال تک بیان کی گئی ہے آیت شریفہ حَتَّىٰ اِذَا اَبْلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً یہاں تک کہ جب پہنچا اپنی قوت کو اور پہنچ گیا چالیس برس کو) سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا زمانہ تیس سال پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ چالیس سال کے بعد تک باقی رہتا ہے ۳۴</p>
<p>اَشْرَبُوا۔ تم ہو (مجموعہ) شُرْبٌ سے جس کے معنی پینے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۳۵</p>	<p>اَشُدَّهٗ۔ اس کی قوت، اور عقل و تمیز کا مکمل ہونا اَشُدَّ مضاف ہما ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے ۳۶</p>
<p>اَشْرَبُوا۔ ان کو پلایا گیا۔ اِشْرَابٌ سے جس کے معنی پلانے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب ۳۷</p> <p>اِشْرَابِي۔ تو پی۔ شُرْبٌ سے امر کا صیغہ واحد مؤنث حاضر ۳۸</p>	<p>اَشُدَّ هُمَا۔ ان دونوں کا زور اور ہونا اور عقل و تمیز کا مکمل ہونا۔ اَشُدَّ مضاف ہما ضمیر ثنیہ مذکر غائب، مضاف الیہ ہے ۳۹</p>
<p>اِشْرَاحٌ۔ کشادہ کر، تو کھول دے۔ (قَنْحَمٌ) شَرْحٌ سے جس کے معنی کھلنے، کھولنے اور پھیلنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۴۰</p>	<p>اِشْرَ بَرَّالِي مَارِنِي وَاللَّهِ بِيْتْ زِيَادَهٗ اِتْرَانِي وَاللَّهِ اَشْرَ سِي جِسْ كِي مَعْنِي بِيْتْ زِيَادَهٗ اِتْرَانِي اُوْر بَرَّالِي مَارِنِي كِي مِيں صِفْتِ مِشْبَهٗ كَا صِيغَهٗ ۴۱</p>
<p>اَشْرَقَتْ۔ وہ چمک اٹھی۔ اِشْرَاقٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اِشْرَاقٌ) ۴۲</p> <p>اَشْرَكَ۔ اس نے شرک نکالا۔ اس نے شرک کیا۔</p>	<p>اَشْرَارٍ۔ بُرے لوگ، شَرِيْرٌ کی جمع۔ جس کے معنی شرارت کرنے والے کے ہیں ۴۳</p>

جس کے معنی بد بختی کے ہیں، فعل التفضیل کا صیغہ ہے
أَشْقَرَهَا اس کا بڑا بد بخت، اَشْقَى مضاف ہا
ضمیر واحد مونث فائز مضاف الیہ، یہاں قوم ثمود
کے اس بڑے بد بخت کا تذکرہ ہے جس نے حضرت
صلی علیہ السلام کی ناقہ کی کوچیں کاٹی تھیں، اس کا
نام قدار بن سالف تھا۔ قدار بروزن غلام اس کے
معنی اہل میں اونٹ ذبح کرنے والے کے ہیں۔ اہل
عرب میں یہ نحوست میں ضرب المثل ہے۔ چنانچہ کہا
جاتا ہے فلان اشأم من قدار یعنی فلاں شخص قدار
سے بھی زیادہ منحوس ہے) صحیح بخاری میں حضرت
عبد اللہ بن زمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتباً ثنا خطبہ میں اس
ناقہ اور اس کے کوچ کلٹنے والے کا ذکر کرتے ہوئے
فرمایا کہ ایک بے مثل سخت جنیٹ اور مفسد اور جو
اپنی قوم میں صاحب شوکت و قوت تھا جیسے ابو ہریرہ
ہے وہ اس ناقہ کا خاتمہ کرنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔
امام احمد، ابن ابی حاتم، بغوی، طبرانی، ابن مردویہ

حاکم نیز ابو نعیم نے اپنی کتاب دلائل النبوة میں حضرت
عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا
کیا میں تمہیں اشقی الناس (سب سے زیادہ بد بخت
شخص) کہ نہ بیان کروں حضرت علیؑ نے عرض کیا
ضرور فرمایا دو شخص ہیں ایک قوم ثمود کا سرخ رنگ کا
انسان جس نے ناقہ کی کوچیں کاٹی۔ دوسرے جو تمہارے
سر پر ضرب لگائے گا کہ اس سے تمہاری ڈاڑھی تر
ہو جائیگی۔ مگر اس روایت کے ایک راوی محمد بن حنفیم
المحاربی کو امام بخاری ضعف میں شمار کرتے ہیں علاوہ
انہیں اس کے راویوں کا آپس میں سماع بھی ثابت
نہیں ہوتا۔

أَشْكُرُ میں شکر کروں۔ (نَصْر) شُكْرٌ مضارع کا
صیغہ واحد مکمل۔ شکر کے معنی میں نعمت کو یاد رکھنا اور
اس کا اظہار کرنا۔ کفر کی ضد ہے جس کے معنی نعمت کو
بھولنے اور اس کو چھپانے کے ہیں۔ شکر کی تین قسمیں
ہیں۔ شکر قلب یعنی دل میں نعمت کا دھیان رکھنا۔

جیسے شَرِيفُ کی اَشْرَافُ ۱۱ ۱۱	شکر لسان یعنی زبان سے نعمت دینے والے کی شاکرنا
اَشْهَدُ - میں گواہ کرنا ہوں۔ اَشْهَادُ سے جس کے معنی	بقیہ تمام اعضاء و جوارح کا شکر یعنی بقدر استحقاق
گواہ کرنے کے میں مضارع کا صیغہ واحد منکلم ۱۱	نعمت کی مکافات کرنا۔ اَشْكُرُ میں حمزہ اولی استغناء
اَشْهَدُ میں گواہی دوں گا (سَمِعَ، كَرَّمْتُ) اَشْهَادُ سے	تقریبی کے لئے ہے۔ ۱۱ ۱۱ ۱۱
جس کے معنی گواہی دینے کے میں مضارع کا صیغہ واحد	اَشْكُرُ - توجہ مان - شکر کر۔ شکر سے امر کا صیغہ
منکلم ۱۱	واحد مذکر حاضر ۱۱
اَشْهَدُ - تو گواہ رہ۔ اَشْهَادُ سے۔ امر کا صیغہ واحد	اَشْكُرُوا - تم شکر کرو۔ احسان مانو، حق مانو، شکر سے
مذکر حاضر ۱۱ ۱۱	امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱
اَشْهَدُ اَشْهَدُ - میں نے ان کو شاہد بنایا۔ میں نے ان کو	اَشْكُوْ - میں کھولتا ہوں۔ اَشْكُوْ سے مضارع کا صیغہ
دکھلایا۔ اَشْهَدْتُ اَشْهَدْتُ ماضی کا صیغہ واحد	واحد منکلم۔ اَشْكُوْ کے معنی اضطراب اور غم کے اظہار اور
منکلم اور اَشْهَدُ ضمیر جمع مذکر غائب ۱۱	بیان کرنے کے ہیں۔ اهل میں اَشْكُوْ (چوٹا سا مشکیزہ)
اَشْهَدُ وَا - گواہ کر لیا کرو۔ گواہ کر لو۔ اَشْهَادُ سے امر کا	کھولنے کو اَشْكُوْ کہتے ہیں، پھر بطور استعارہ اظہار
صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۱ ۱۱	غم و الم میں استعمال ہونے لگا۔ ۱۱
اَشْهَدُ وَا - تم گواہ رہو۔ اَشْهَادُ سے امر کا صیغہ	اَشْهَامَزَتْ - وہ رک گئی۔ اس نے نفرت کی اَشْهَامَزَتْ
جمع مذکر حاضر ۱۱ ۱۱	ہے جس کے معنی میں غم و غصے سے اس طرح بھر جانا کہ چہرے
اَشْهَدُ اَشْهَدُ - ان سے اقرار کر لیا، ان کو گواہ بنایا۔ اَشْهَدُ	سے رکاوٹ اور نفرت کا اظہار ہونے لگے۔ ماضی کا
اَشْهَادُ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، اَشْهَدُ ضمیر	صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۱
جمع مذکر غائب ۱۱	اَشْهَادُ - گواہی دینے والے، گواہ، یہ یا تو اَشْهَدُ کی
اَشْهَدُ - میں نے شکر کی جمع جس کے معنی مہینہ کے	جمع ہے جسے صاحب کی اَصْحَابُ یا اَشْهَادُ کی

میں۔ ۱۳۱ اور ۱۳۲

أَشْيَاءٌ۔ باتیں۔ شیئی کی جمع جس کے معنی ہر اس چیز کے ہیں جو جانی جا سکے اور اس کے متعلق خبر دی جا سکے

أَشْيَاءُهُمْ۔ ان کی چیزیں۔ أَشْيَاءٌ مضاف ہُم ضمیر جمع

أَشْيَاءَكُمْ۔ تمہارے ساتھ ولے۔ تمہارے طریقے والے

أَشْيَاءُ شَيْعَةٍ کی جمع جس کے معنی متبعین اور انصار کے ہیں اشیاء مضاف ہُم ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ

أَشْيَاءَهُمْ۔ ان کے طریقے ولے۔ ان کے ساتھی

أَشْيَاءُهُمْ مضاف ہُم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ

فصل لصاد المهملة

أَصَابَ۔ وہ پہنچا۔ وہ آ پڑا، اس نے پایا۔ إِصَابَةٌ سے جس کے معنی پاجینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر

غائب۔ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶

أَصَابَتْ۔ وہ جا لگی۔ إِصَابَتُ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب

حاضر ہے۔ ۱۳۷ ۱۳۸

أَصَابَتْهُ اس کو پہنچ گئی، اس میں ہضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ ۱۳۷

أَصَابَتْهُمْ۔ ان کو پہنچی۔ اس میں ہُم ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ ۱۳۸

أَصَابِعُهُمْ۔ ان کی انگلیاں۔ إِصْبَعٌ کی جمع جس کے معنی انگلی کے ہیں۔ أَصَابِعٌ مضاف۔ ہُم ضمیر جمع

مذکر غائب مضاف الیہ ۱۳۹

أَصَابَكَ۔ تجھ کو پہنچا۔ أَصَابَ صیغہ ماضی۔ لہ ضمیر واحد مذکر حاضر

۱۴۰

أَصَابَكُمْ۔ تم کو پیش آیا۔ تم کو پہنچا۔ اس میں کُم ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔ ۱۴۰

أَصَابَتْكُمْ۔ ان کو پہنچا، ان پر پڑا۔ اس میں کُم ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴

أَصَابَ شَامٍ۔ شام، شام کے وقت، زجاج، (خفش جوہری)

میرالدین فیروز آبادی وغیرہ کا بیان ہے کہ یہ اَصِيل

<p>يَمِينٌ اور اَيْمَانٌ ^{۱۵}۔ ص ۱۱۱</p> <p>أَصْبُ . میں مائل ہو جاؤں گا۔ (نَصَرَ صَبَوًا سے جس کے معنی مائل ہونے اور شاق ہونے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد منکر ماضی اصل میں أَصَبُو تھا واو عامل کی وجہ سے حذف ہو گیا۔ ص ۱۱۱)</p> <p>إِصْبَاحٌ - صبح کی روشنی۔ اصل میں مصدر ہے روزن [فَعَالٌ] جس کے معنی صبح کرنے کے آتے ہیں اور صبح کا نام بھی ہے یہاں نام ہی مراد ہے۔ ص ۱۱۱</p> <p>أَصْبَغْتُمْ - تم پہنچا چکے۔ إِصْبَاغٌ سے جس کے معنی پہنچنے، پالینے، اور پہنچا دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ص ۱۱۱</p> <p>أَصْبَغْتُمْ - لگا ہو گیا۔ اس نے صبح کی۔ اس کو صبح ہوئی افعال ناقصہ میں سے ہے۔ إِصْبَاغٌ سے جس کے معنی صبح کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔</p> <p>ص ۱۱۵ ص ۱۱۴ ص ۱۱۳ ص ۱۱۲</p> <p>أَصْبَحْتُمْ - وہ ہو گئی۔ اس نے صبح کی۔ افعال ناقصہ میں سے ہے۔ إِصْبَاغٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث</p>	<p>کی جمع ہے۔ قرآن ازہری، ابو بکر سجستانی کے خیال میں یہ اَصْلٌ کی اور اَصْلٌ اَصِيلٌ کی جمع ہے۔ اَصِيلٌ کے متعلق جوہری کا بیان ہے کہ عصر کے بعد سے لیکر مغرب وقت تک کو کہتے ہیں۔ پس اس اعتبار سے یہ جمع الجمع ہے نہ کہ جمع قلت۔ اور ازہری نے تصریح کی ہے کہ یہ اَصِيلٌ کی جمع نہیں ہو سکتی کیونکہ فَعِيلٌ کی جمع اَفْعَالٌ کے وزن پر نہیں آتی۔ لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ یَمِينٌ کی جمع اَيْمَانٌ موجود ہے۔ علامہ ابیحان اندلسی تفسیر البحر المحیط میں سورہ اعراف میں لکھتے ہیں کہ اَصَالٌ کے متعلق اس دعویٰ کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ جمع الجمع ہے کیونکہ اَصْلٌ گو اَصِيلٌ کی جمع ہو سکتی ہے جیسے کَيْبٌ کی جمع كَيْبٌ مگر ثابت یہی ہے کہ اَصْلٌ مفرد ہے۔ ان کے خیال میں اَصَالٌ یا اَوَّاصِلٌ کی جمع ہے جس کے معنی شام کے وقت کے ہیں جیسے عُنُقٌ اور اَعْنَاقٌ (علامہ زرخشری نے بھی کشف میں سورہ نور کی تفسیر میں یہی خیال ظاہر کیا ہے) یا اَصِيلٌ کی جمع ہے جیسے</p>
--	---

۱۵ ملاحظہ فرمائیے فتح القدر ج ۲ ص ۲۹۷ طبع مصر ۱۳۵۰ ق ماموس، البحر المحیط ج ۲ ص ۲۳۸ طبع مصر ۱۳۳۳ ق روح المعانی ج ۹ ص ۱۳۷ طبع مصر، نزہۃ القلوب فی غریب القرآن للسجستانی ج ۱ ص ۴۱ طبع مصر برعاشیہ تبصیر الرحمن للہبایی - تفسیر کشف ج ۲ ص ۷۸ طبع مصر ۱۳۵۰ ق

<p>ماضی کا صیغہ جمع تکلم ھُمَّ ضَمیر جمع مذکر غائب۔ ۱۶ اصْحَابٌ۔ ساتھی۔ رفیق۔ صاحب کی جمع جس کے معنی ساتھی اور کبھی مالک کے بھی آتے ہیں ۱۷</p>	<p>غائب ۱۸ اصْبَحْتُمْ تَمَّ ہو گئے۔ تم نے صبح کی۔ افعال ناقصہ میں سے ہے۔ اِصْبَاحٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر</p>
<p>اصْحَابُ الْأَخْدُودِ۔ کھائیاں کھودنے والے اصحاب الاخدود کھائیوں والوں سے خدا کے وہ دشمن مراد ہیں جنہوں نے گڑبھوں اور کھائیوں میں آگ دھکا کر اللہ کے پرستاروں کو نذر آتش کیا تھا۔ تاریخ عالم میں اس قسم کے واقعات بار بار ہوا ہو چکا</p>	<p>۱۹ اصْبَحُوا۔ وہ ہو گئے۔ انہوں نے صبح کی۔ افعال ناقصہ میں سے ہے۔ اِصْبَاحٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰</p>
<p>میں۔ اسی بنا پر اصحاب الاخدود کی تعیین میں مفسرین واریا پ تاریخ نے مختلف واقعات نقل کئے ہیں قدما میں عبدالرحمن بن جبیر۔ سدی اور مقاتل بھی اس سلسلہ میں تعدد واقعات ہی کے قائل ہیں متاخرین میں ملا عصام الدین نے تصریح کی ہے کہ لحل</p>	<p>اصْبِرْ۔ تو صبر کر۔ استقلال سے رہ۔ اپنے آپ کو روکے رکھ۔ (صَبْرٌ) صَبْرٌ سے جس کے معنی نفس کو عقل و شرع کے مطابق روکے رکھنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰</p>
<p>جمیع ما روى في ذلك واقعه والقران ۵۱۔ امل له (غالبا اس سلسلہ میں جتنے واقعات بیان کئے گئے وہ سب واقع ہوئے۔ اور قرآن عظیم میں (اصحاب الاخدود کے الفاظ) ان سب پر مشتمل ہیں)۔ لیکن عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، احمد، عبد بن حمید۔ مسلم</p>	<p>اصْبِرُوا۔ تم صبر کرو۔ صَبْرٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ اصْبِرْ ھُمَّ۔ وہ کس قدر صبر کرنے والے ہیں۔ آیت میں فَاَصْبِرْھُمْ جو افعال تعجب میں سے ہے۔ ۶۱ اصْبِرْھُمْ۔ ہم نے ان کو آیا۔ اصْبِنَا اِصْبَانًا سے</p>

نسائی، ترمذی اور طبرانی نے جو روایت اس سلسلہ میں الفاظ کے معمولی تغیر اور خفیف سی کمی بیشی کے ساتھ حضرت صہیب سے مرفوعاً نقل کی ہے وہ یہ ہے کہ لگے وقتوں میں ایک کافر بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر رہتا تھا جب جادوگر کا آخری وقت ہوا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اگر کوئی ہوشیار اور ہونہار لڑکا میرے سپرد کیا جائے تو اچھا ہو کہ میں اس کو اپنا یہ علم سکھادوں چنانچہ بادشاہ نے ایک لڑکا اس کا ہم کئے اس کے پاس بھیجا۔ راستہ میں ایک راہب رہتا تھا لڑکا اس کے پاس بیٹھا اور اس کی باتیں سن کر پسند کرتا۔ اسی زمانہ میں ایسا اتفاق ہوا کہ ایک روز لڑکے نے دیکھا کہ کسی بڑے جانور (شیر یا اٹھوے) سب گوں کا راستہ روک رکھا ہے لڑکے نے کہا کہ آج معلوم ہو جائے گا کہ راہب افضل ہے یا جادوگر چنانچہ اس نے ایک تھمہاتہ میں لیکر دعا کی کہ یا اللہ اگر بجائے جادوگر کے راہب کا دین تجھے پسند ہو تو اس جانور کا کام تمام کر دے تاکہ لوگ اپنا اپنا راستہ لیں یہ کہہ کر تھمہ پھینکا، خدا نے اس جانور کا کام تمام کر دیا اور سب لوگ اپنے اپنے

رستے چل نکلے۔ لڑکے نے سارا واقعہ راہب سے کہہ سنایا۔ راہب نے سن کر کہا، بیٹا اب تم مجھ سے بھی افضل ہو کہ تمہارا معاملہ اس درجہ پہنچ گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب اللہ تعالیٰ تم کو ابتلا اور آزمائش میں ڈالے گا۔ اب لڑکے کی دعا سے نابینا کوڑھی لپٹے ہوئے تھے۔ بادشاہ کا ایک ہم نشین نابینا تھا اس نے جو سنا تو بہت سے تحفہ مخالف لے کر لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اگر تو مجھے شفا دے تو یہ سب تیرا ہی لڑکے نے کہا کہ میں کسی کو شفا نہیں دے سکتا۔ شفا دینے والا تو اللہ ہے اگر تو ایمان لے آئے تو میں اللہ سے دعا کروں وہ تجھے شفا دیدے چنانچہ وہ ایمان لے آیا اور اسے شفا ہو گئی۔ وہ جب بادشاہ کے پاس آکر بیٹھا تو اس نے دریافت کیا کہ تجھے دوبارہ بینائی کس نے دی۔ اس نے کہا میرے رب نے۔ بادشاہ کہنے لگا کہ کیا میرے سوا تیرا کوئی اور رب ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں میرا اور تیرا رب اللہ ہے اس پر وہ بہت برہم ہوا اور اس شخص کو گرفتار کر کے طرح طرح کی اذیتیں دینے لگا۔ آخر کار اس نے لڑکے کا پتہ دیا چنانچہ لڑکا لایا گیا۔ بادشاہ اس سے کہنے لگا کہ

اب تو تیرا جادو اس درجہ چلنے لگا کہ اس سے کوٹھی اور نایاب تک اچھے ہونے لگے، لڑکے نے جواب میں کہا کہ میں کسی کو اچھا نہیں کرتا اللہ شفا دیتا ہے اس ہراس سے لڑکے کو کبھی پکڑ کے تانا شروع کیا۔ اس نے راہب کا واقعہ کہہ سنایا۔ اس پر راہب طلب کیا گیا بادشاہ نے راہب سے کہا کہ تو اپنا مذہب چھوڑنے راہب کے انکار پر بادشاہ نے اس کو آ رہ سے چروا دیا اور یہی حال اپنے اس ہم نشین کا کیا۔ اب لڑکے کی باری آئی اور جب اس نے بھی مذہب کے چھوڑنے سے صاف انکار کر دیا تو بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کو کسی اونچے پہاڑ پر سے گرا کر ہلاک کر دیا جائے مگر خدا کی قدرت جو لوگ اس کو لیکر گئے تھے سب پہاڑ سے گر کر ہلاک ہوئے اور لڑکا صحیح و سالم بچ کر نکل آیا پھر بادشاہ نے اس کو دریا میں ڈبونے کا حکم دیا وہاں بھی یہی صورت پیش آئی کہ لڑکا صاف بچ کر نکل آیا اور جو لیکر گئے تھے وہ سب دریا میں ڈوب گئے۔ آخر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ میں خود اپنے مرنے کی ترکیب بتلاتا ہوں تو سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرو ان کے سامنے مجھے سولی پر لٹکا اور یہ لفظ کہہ کر مجھ پر

تیرا بسم اللہ رب الغلام (اس لڑکے کے نام پر جو لڑکے کا رب ہے) چنانچہ بادشاہ نے ایسا ہی کیا، تیر لڑکے کی کنپٹی پر بیٹھا لڑکے نے اپنا ہاتھ کنپٹی پر رکھا اور اپنے رب کے نام پر قربان ہو گیا۔ لوگوں نے جو یہ دیکھا تو بیساختہ پکارا نھے امانا رب لہ غلام امانا رب لہ غلام (ہم سب لڑکے کے رب پر ایمان لائے) مصاحبوں نے بادشاہ کے کان مجھے کہہ لیجئے جس کا آپ کو کھٹکا تھا وہی ہوا، اب تو سب ایمان نہ آئے۔ بادشاہ نے براہِ خیر ہو کر سربراہ خندق میں کھدوائیں اور ان کو آگ سے دھکا کر اعلان کیا کہ جو شخص دین اسلام سے نہ پھرے گا اس کو ان خندقوں میں جھونک دیا جائے گا۔ مومنین نے اس حکم کو ماننے سے صاف انکار کر دیا اور اس بد بخت بادشاہ نے ان نیک بختوں کو آگ میں جھونک دیا۔ ایک ایماندار عورت جس کی گود میں دودھ پیتا بچہ تھا جب لائی گئی تو آگ میں گرتے دیکھ کر ذرا گھبرائی مگر بچہ نے فوراً خدا کے حکم سے آواز بلند کی کہ اماں جان صبر کر تو حق پر ہے۔ ابنِ اسحق نے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں نجران میں ایک ویرانے کو ایک شخص نے کسی ضرورت سے کھودا تو اس لڑکے کی لاش کو اس

حال میں پایا کہ ہاتھ اسی طرح کھنٹی ہرکھ رکھا تھا،
جب ہاتھ وہاں سے ہٹایا جاتا تو خون بہہ نکلتا اور
جب چھوڑ دیا جاتا تو اسی زخم پر جا کر ٹک جاتا۔ لہ
ملاحظہ ہو لفظ لُخِذُوْا (سب)

اصحاب الاعراف

اعراف کون ہیں؟ ان کے متعلق مفسرین میں اختلاف
قرطبی وغیرہ نے اس بارے میں بارہ اقوال نقل کی ہیں
ان اقوال کی قدر مشترک کے اعتبار سے تین قسمیں قرار
دی جاسکتی ہیں۔

(۱) اصحاب اعراف سے خدا کے بعض ممتاز اور
برگزیدہ بندے مراد ہیں، اس خیال کے موافقین کے بھی
مختلف اقوال ہیں (۱) امام ابن جریر طبری نے بسند
صحیح مشہور تابعی ابو مجلز سے روایت کی ہے کہ یہ فرشتے
ہیں جو اہل جنت اور اہل دوزخ کو پہچانتے ہیں حافظ
ابن کثیر نے تفسیر سورۃ اعراف میں ان کے اس قول کو
غریب اور قرآن مجید کے ظاہر سیاق کے خلاف بتلایا
ہے۔ اور اس کی غرابت کی وجہ صاف ظاہر بھی ہے

لعلہ وہ جمہور کی رائے کی مخالف ہونے کے قرآن مجید
میں اصحاب اعراف کے لئے رجال کا لفظ مستعمل
ہوا ہے ارشاد ہے وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ
كُلًّا بِسِيمَاهُمْ فَاذْرَأْ عَرَفَہِمْ اور پر مرد ہوں گے کہ
پہچان لیں گے ہر ایک کو اس کی نشانی سے) اور قرطبی
کو نہ مرد کہا جاتا ہے نہ عورت۔ مشہور معترضی علامہ
ابو سلم احسنہانی نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے اور اس
اعتراض کا یہ جواب دیا ہے کہ چونکہ وہ اس وقت مردوں
کی صورت میں ہوں گے اس لئے قرآن مجید نے ان
کو رجال (مرد) کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ لیکن جواب
تکلف سے خالی نہیں۔ (۲) زجاج کا خیال ہے کہ ان
سے مراد انبیاء ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کے اہلبار شرف
و علم و مرتبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو تمام اہل
قیامت سے ممتاز کرنے کے لئے ایسے بلند مقام پر
تمکن فرمائے گا جہاں سے وہ تمام جنتیوں اور دوزخیوں
کو ملاحظہ کر سکیں گے اور ان کے حالات اور عذاب و
ثواب کی کیفیت اور مقدار کو بخوبی دیکھ سکیں گے۔

۱۔ تفسیر فتح القدیر ج ۵ ص ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴

کہ آوسی نے اس کو تفاسیر شیعہ سے نقل کیا ہے (علامہ مصوف فرماتے ہیں کہ اصحاب اعراف تو تمام خبیثوں اور دوزخیوں کو ان کی نشانوں سے پہچانیں۔ مگر اور ان میں باہم تمیز کریں گے یا ان کے متعلق شہادت دیں گے اور ان بزرگوں کے بل صراط پر بیٹھ کر اپنے سے بغض رکھنے والے بنی امیہ یا حضرت علیؑ سے عداوت رکھنے والے منافق اور خاریجیوں کی شناخت کرنے سے کیا فائدہ۔ پھر کہاں بل صراط اور کہاں اعراف غرض یہ قول نظم و یاق کلام اللہ سے سراسر بعید ہے۔ پھر خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تصریح اس کے خلاف تمام تفاسیر میں موجود ہے کہ اصحاب اعراف وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں اور بدیاں دونوں برابر ہیں۔ (۵) مشہور تاجی اور مفسر مجاہد کا بیان ہے کہ صلی راست میں سے فقہاء اور علماء کی جماعت مراد ہی اس خیال کا منشا رہی درحقیقت وہی ہے جو تیسرے

(۳) زہری کا بیان ہے کہ یہ ہر امت کے وہ نیک لوگ ہیں جو قیامت کے روز لوگوں کے متعلق شہادت دیں گے۔ نحاس نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (۴) علامہ آوسی تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں کہ ضحاک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ اصحاب اعراف حضرات عباس، حمزہ علیؑ اور جعفر ذوالجناہین رضی اللہ عنہم ہیں یہ بل صراط پر ایک مقام پر بیٹھے ہوں گے اور اپنے سے محبت رکھنے والوں کو ان کے چہروں کی درخشندگی اور بغض رکھنے والوں کو ان کی روسیاهی کی بنا پر شناخت کریں گے۔ علامہ رشید رضا تفسیر المنار میں روح المعانی کی مذکورہ بالا عبارت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں ولہذا فی شی من کتب التفسیر الماثور والظاہر انہ نقلہ عن تفاسیر الشیعۃ کہ ہم نے اس روایت کو تفسیر ماثور کی کسی کتاب میں نہیں پایا بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے

۱۔ روح المعانی ج ۸ ص ۱۰۸ طبع مصر ۱۹۰۸ء فتح القدیر ج ۲ ص ۱۹۸۔

۲۔ ملاحظہ ہو تفسیر المنار ج ۸ ص ۲۲۲۔ واضح رہے کہ اس روایت کو صرف آوسی ہی نقل نہیں کرتے بلکہ اوہل تاجی بھی بیان کرتے ہیں چنانچہ ابو جیان اندلی نے البحر المحیط میں اور شوکانی نے فتح القدیر میں اس کا ذکر کیا ہے۔ قرطبی نے اپنی تفسیر میں اس روایت کے متعلق تعلی کا حوالہ دیا ہے جو موضوعات کا انبار ہے۔ ملاحظہ ہو البحر المحیط ج ۲ ص ۳۰۲ فتح القدیر

ج ۲ ص ۱۹۸ اشیہ علی الجلالین ج ۲ ص ۱۲۶ طبع مصر ۱۳۵۲ھ

قول کا ہے۔ چونکہ اس قول کی بظاہر کوئی دلیل نہیں
اس لئے حافظ ابن کثیر نے اس کے متعلق تصریح
کی ہے کہ یہ قول غرابت سے خالی نہیں ہے۔

(۲) ایک خاص صفت کے لوگ جو نہ اہل
جنت میں سے ہیں نہ اہل دوزخ میں سے بلکہ ان
دونوں کے درمیانی مقام اعراف میں ہیں۔ رہا یہ کہ
وہ خاص صفت کے لوگ کون ہیں، ان کے تعین میں

بھی مختلف اقوال ہیں۔ (۱) عبدالعزیز بن محی اللکسانی
کا بیان ہے کہ یہ لوگ اہل فترت ہیں جنہوں نے اپنی
دین کو نہیں بدلا۔ علامہ خازن اس قول کو بیان
کرنے لکھتے ہیں و فیہ بعد لان اخرا مصحاب الاعراف
الی الجنة و هؤلاء الذین ما توا علی الفترۃ اللہ علیہم العذاب
(اس قول میں بعد ہے کیونکہ اصحاب اعراف آخر کار
جنت ہی میں ہوں گے اور جو لوگ فترت پر مہرے
ان کا حال اللہ ہی خوب جانتا ہے) (۲) بعض علماء کا
خیال ہے کہ اصحاب اعراف مومنین جن میں ابن

سبغی، ابوسعید الکبریٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ
سے اس بارے میں ایک مرفوع روایت نقل کی ہے
لیکن حافظ ذہبی کی اس روایت کے متعلق تصریح
ہے ہذا حدیث منکر جدار یہ روایت سخت منکر
ہے (۳) بعض کے نزدیک سرکین کی وہ اولاد مراد
ہے جو سن طفولیت ہی میں انتقال کر گئی۔ لیکن اطفال
شرکین کے متعلق بخاری کی صحیح حدیث میں موجود
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو جنت
میں حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے ساتھ
دیکھا ہے۔ (۴) بعض ان کو اولاد زنا بتاتے ہیں
(۵) بعض کے خیال میں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے نفس
پر اترتے اور غرور کرتے ہیں۔ علامہ رشید رضا لکھتے ہیں
کہ ان دونوں اقوال کی قطعی کوئی وجہ نہیں ہے (۶)
عمر بن جریر کی مرسل حدیث میں بسند حسن مروی ہے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب
اعراف کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ

۱۔ تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۹۷۔ ۲۔ فترت کی تشریح کے لئے ملاحظہ ہو فترۃ ۱۲ ص ۱۱۷ باب التاویل للبخاری ج ۲ ص ۱۹۲
طبع مصر۔ ۳۔ ابن عساکر اور سبغی سے تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۹۷ میں یہ روایت منقول ہے اور ابوسعید الکبریٰ نے علامہ
یعنی نے عمدة القاری شرح صحیح بخاری میں نقل کی ہے ذہبی کی تصریح بھی عینی ہی میں مذکور ہے ملاحظہ ہو عمدة القاری ج ۲ ص
۲۸۷ طبع مصر باب ذکر الجن و قواہم و عقابہم ص ۲۸۷ صحیح بخاری باب تعبیر الراء یا بعد صلاة الصبح۔ ۴۔ تفسیر المنارج ج ۸ ص ۲۲۲۔

وہ لوگ ہیں جن کا فیصلہ بندوں میں سب سے اخیر میں ہوگا۔ جب اللہ رب العالیوں نے دوسرے بندوں کا فیصلہ کر چکا تو ان سے مخاطب ہوگا کہ تمہاری نیکیوں نے تم لوگوں کو آگ سے تو نکالا مگر تم جنت میں داخل نہ ہو سکتے اس لئے اب تم میرے آزاد کردہ ہو لہذا جنت میں جہاں چاہو کھاؤ پیو۔ مگر یہ صحیحین کی اس حدیث کے معارض ہے جو حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ سب سے اخیر میں جنت میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو آگ میں جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے جنہوں نے کبھی کوئی نیکی نہ کی ہوگی اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کرے گا۔ اہل جنت ان لوگوں کے تعلق کہیں گے یہ عقاب الرحمن (اللہ کے آزاد کردہ) ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی عمل اور خیر کے جنت میں داخل کیا ہے۔ (۳) وزن اعمال کے بعد جن لوگوں کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ جنت میں داخل ہوں گے اور جن کی برائیاں زیادہ ہوں گی وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور جن کی نیکیاں اور برائیاں بالکل برابر

رہیں گی وہ اصحابِ اعزاء نہیں۔ حافظ ابو بکر بن مردودہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جو روایت مرفوعاً نقل کی ہے اس میں اس کی تصریح موجود ہے۔ اسی طرح سعید بن منصور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت عبدالرحمن مزیٰ رضی اللہ عنہ سے اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے اس سلسلہ میں جو مرفوع روایتیں نقل کی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابِ اعرف اور ان لوگوں کے متعلق جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہیں جب سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے باپ کی اجازت کے بغیر جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوئے اور اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے ان روایات سے یہی اس قول کی تائید ہوتی ہے کہ جو کہ درحقیقت یہ شہداء بھی اس کلیہ میں داخل ہیں کہ ان کی نیکی بدی برابر ہے۔ چھوڑنے کثرت روایات کی بنا پر اسی قول کو اختیار کیا ہے اور یہی حضرت ابن مسعود و حذیفہ ابن عباس رضی اللہ عنہم اور اکثر سلف و خلف سے منقول ہے۔

قرآن مجید کی آیت شریفہ وَعَلَى الْأَعْرَافِ جَالٌ
بَعْرُونَ كُلًّا بِيَسْمِهِمْ هُمْ وَنَادُوا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ
أَنْ سَلِّمُوا عَلَيْنَا لَعَلَّكُمْ تَخْلُقُونَ هُمْ لَطْمَعُونَ
اور اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو (جنتیوں اور
دوزخیوں میں سے) ہر ایک کو اس کی نشانی سے
پہچان لیں گے اور جنتیوں کو پکار کر سلام علیکم کہیں گے
(اعراف والے) خود ابھی جنت میں نہیں گئے مگر وہ
جنت میں جانے کی توقع کر رہے ہیں اسے پتہ چلتا
ہے کہ انجام کار اصحاب اعراف بھی جنت میں چلے
جائیں گے بعض روایات سے اس کا ثبوت بھی ملتا
ہے اور یہ ویسے بھی ظاہر ہے کہ جب گنہگار مومن بند
جن کی نیکیاں کم اور برائیاں زیادہ ہیں یا سب سے بڑی
گناہ ہی گناہ سزرد ہوئے اور کبیر ایمان کے ان کے
پاس کوئی نیکی نہیں جہنم سے نکل کر آخر کار جنت میں
داخل ہوں گے تو اصحاب اعراف جن کی نیکیاں
اور بریاں برابر ہیں ان سے پہلے داخل ہونے چاہئیں
یہ لوگ اہل جہنم اور اہل جنت کے درمیان ہونے
کی وجہ سے دونوں طبقے کے لوگوں کو ان کی مخصوص

نشانیوں سے اسی طرح پہچانتے ہوں گے جنتیوں کو
ان کے روشن اور تابناک تہروں سے اور دوزخیوں
کو ان کی رو سیاہی اور بد عیبت ہونے سے اہل جنت
کو دیکھ کر سلام کریں گے جو بطور مبارکباد ہوگا اور
چونکہ خود ابھی جنت میں داخل نہیں ہو سکے اس لئے
اس کی طمع اور آرزو کریں گے جو بالآخر پوری کر دی
جائے گی۔ غرض جنت و دوزخ کے بیچ میں ہونے
کی وجہ سے ان لوگوں کی حالت امید و بیم کے
درمیان ہوگی ادھر دیکھیں گے تو اللہ کی رحمت سے
امیدوار ہو کر اس کے داخلہ کی طمع کریں گے اور
ادھر نظر پڑی تو اس کے عذاب سے ڈر کر پناہ
مانگیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں ان گنہگار
لوگوں کے زمرہ میں داخل نہ کرنا۔ ^{۱۱۸}
أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ بَنُوكِ الرَّبِّ الْوَاحِدِ الْوَاحِدِ
لوگ۔ أَصْحَابُ مضاف الْأَيْكَةِ مضاف الیہ
ان لوگوں میں شرک اور بت پرستی کے علاوہ ذنوب
مانا۔ کم تو لانا اس کا بڑا رولج تھا۔ ان ہی خرابیوں
کی اصلاح کے لئے حضرت شعیب علیہ السلام بھیجے

گویا انہوں نے ان کی ایک نہ سنی اور بالآخر عذاب الہی سے ہلاک ہو کر رہے۔ ابن مردودہ اور ابن عساکر نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مدین اور اصحاب ایکے و امتیں ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا مفسرین سلف و خلف کی کثرت اسی جانب مائل ہے کہ مدین اور اصحاب ایک دو جدا گانہ قومیں تھیں۔ تاریخ طبری اور مستدرک حاکم میں قضاہ سے جو مشہور تابعی و مفسرین منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شعیب بن علیہ اسلام کو دو قوموں کی طرف مبعوث فرمایا تھا ایک اہل مدین کی طرف جو خود ان کی قوم تھی دوسرے اصحاب الایکہ یہ ایکہ بن جمل (گھنڈے درختوں کا تھا جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو عذاب دینا چاہا تو ان پر سخت گرمی مسلط کر دی اور عذاب بادل کی شکل میں لایا گیا جیسے ہی

بدلی قریب ہوئی لوگ اس کی طرف چل پڑے کہ شاید کچھ ٹھنڈک ملے جب اس کے نیچے پہنچے تو اس میں سے آگ برسنے لگی۔ فرمان الہی فَاخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلُمَةِ (پھر ان کو سائبان والے دن کے عذاب نے آپکڑا) میں اسی کا بیان ہے۔ ابن اسحاق اور ابن عساکر نے عکرمہ اور سدی سے روایت کی ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کے سوا اور کسی نبی کو اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ مبعوث نہیں کیا۔ یہ ایک دفعہ مدین کی طرف مبعوث ہوئے جن پر عذاب الہی حجج کی شکل میں آیا اور دوسری دفعہ اصحاب الایکہ کی طرف جن کو اللہ تعالیٰ نے سائبان والے دن کے عذاب میں پکڑا۔ بعد کے علماء میں بغوی، خازن، بیضاوی، زحشری، ابوجیان اندلسی، عینی، شوکانی، محمود آلوسی، فخرالدین رازی و سید رضا مصری وغیرہ کی یہی تصریح ہے۔ قرآن مجید کے مطالعہ سے بھی بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب مدین اور اصحاب ایکہ دو علیحدہ

فتح القدیر ج ۳ ص ۱۳۵۔ تاریخ طبری ج ۱ ص ۱۶۸۔ طبع مصر و مستدرک حاکم ج ۲ ص ۵۶۹۔ طبع دائرة المعارف حیدرآباد
 دکن سنہ ۱۳۵۵۔ فتح القدیر ج ۲ ص ۲۱۵۔ باب التاویل مع معالم التنزیل ج ۵ ص ۱۰۲۔ طبع مصر۔ التاویل التنزیل و
 اسرار التاویل البیضاوی ج ۲ ص ۱۰۹۔ طبع مصر۔ تفسیر کشاف ج ۲ ص ۱۱۶۔ البحر المحیط ج ۴ ص ۳۸۔ عمدة القاری شرح
 بخاری ج ۴ ص ۳۱۶۔ فتح القدیر ج ۲ ص ۱۱۱۔ شرح المعانی ج ۸ ص ۱۵۲۔ ۱۱۶۔ تفسیر کبیر ج ۲ ص ۶۴۔

علیحدہ قومیں ہیں کیونکہ ان دونوں قوموں کے
حضرت شعیب علیہ السلام سے سوالات جو لمبات
ان کا طرز خطاب اور پھر انجام کار عذاب اور
طریقہ عذاب بالکل مختلف ہے نیز یہ امر بھی قابل
غور ہے کہ اصحاب مدین کے ذکر میں قرآن مجید کی
آصراحت ہے دَآلِیْ مَدِیْنٍ لِّخَآهَمُ شُعْبَا (اور مدین
کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا) لیکن اصحاب
الایکہ کے متعلق ارشاد ہے اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعْبَابُ
اَلَا تَتَّقُوْنَ (جب شعیب نے ان سے کہا کیا تم
نہیں ڈرتے اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت شعیب
علیہ السلام مدین کے خاندان سے تھے اصحاب الایکہ
میں سے نہ تھے امام بخاری عالم التنزیل میں
آیہ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعْبَابُ کی تفسیر میں لکھتے ہیں دَلَمَّا
یَقُلُ اٰخُوهُمْ لَانَهُمْ لَم یَکُنْ مِنْ اَصْحَابِ الْاٰیٰتِ فِی
النَّبِ فَلَمَّا ذُکِرُوْا مِنْ قَوْلِ اِحَاهِمُ شُعْبَا لَانَهُ
کَانَ مِنْهُمْ وَکَانَ اللهُ تَعَالٰی بَعَثَهُ اِلٰی قَوْمِهِ اَهْلِ مَدِیْنَةٍ

والی اصحاب الایکہ رہا، اٰخُوهُمْ (ان کا بھائی)
نہیں کہا کیونکہ وہ نسب میں اصحاب الایکہ میں سے
نہ تھے اور مدین کے ذکر میں فرمایا اَخَاهُمْ شُعْبَا
(ان کے بھائی شعیب) کیونکہ وہ مدین ہی میں سے
تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم اہل مدین اور
اصحاب الایکہ کی طرف مبعوث فرمایا تھا۔

ایک جماعت کا خیال ہے کہ مدین اور اصحاب الایکہ
دو علیحدہ علیحدہ قومیں تھیں بلکہ یہ دونوں ایک ہی قوم
کے دو نام ہیں چنانچہ ابن ابی حاتم حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ اصحاب الایکہ اہل مدین
ہی ہیں مگر حافظ ابوجان نامی اور علامہ محمود آلوسی
اس روایت کو غریب النقل کہتے ہیں۔ مستدرک حاکم
میں وہب بن منبہ سے اور تاریخ طبری میں سفیان
مروی ہے کہ اہل مدین ہی اصحاب الایکہ ہیں متاثرین
میں سے حافظ ابن کثیر اور حافظ ابن حجر بھی اسی خیال
پر مصرح ہیں۔ ابن کثیر سورہ شعراء کی تفسیر میں لکھتے ہیں

۱۔ عالم التنزیل ج ۵ ص ۱۰۲ طبع مصر ۱۳۵۰ فتح القدیر ج ۲ ص ۱۳۵ ۲۔ لاحظہ ہوا بحر المحيط ج ۴ ص ۳۸

۳۔ روح اللعانی ج ۱ ص ۱۰۶۔ ۴۔ مستدرک ج ۲ ص ۵۶۸۔ ۵۔ تاریخ طبری ج ۱ ص ۱۶۴

۶۔ فتح الباری ج ۶ ص ۲۲۲ و ۲۲۳ طبع مصر ۱۳۵۰

کہ صحیح قول کے مطابق اصحاب الایکہ اور مدین
 ایک ہی ہیں اور حضرت شیب علیہ السلام ان ہی
 میں سے تھے، وہ بغوسی کے استدلال کا یہ جواب
 دیتے ہیں کہ ایک ایک درخت تھا جس کی یہ لوگ
 پیش کرتے تھے اس لئے اسی کی عبادت کی طرف
 منسوب ہوئے پس جب قرآن مجید نے اصحاب الایکہ
 کے نام سے انکا ذکر کیا تو حضرت شیب کو اخواہدہ
 سے تعبیر نہیں فرمایا بلکہ اذ قال لہم شعیب کہ عباد
 شجر کے سلسلہ میں ان کے رشتہ محنت کو منتطیع کر دیا
 گو یادہ لبان کے بھائی ہی ہوتے تھے فرماتے ہیں مگر
 چونکہ بعض لوگوں نے اس نکتہ کو نہیں سمجھا اس لئے
 وہ اصحاب الایکہ اور اصحاب مدین کو الگ الگ خیال
 کرنے لگے۔ مگر ابن کثیر کے اس نکتہ کا پتہ نہ متقدمین کے
 اقوال میں ملتا ہے نہ کسی صحابی کے قول میں نہ کسی
 حدیث صحیح مرفوعہ سے اس کی تائید ہوتی ہے بلکہ اسحق
 ابن اثیر اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
 سے ان آیات کی تفسیر میں جو روایت نقل کی ہے وہ ہے
 رَبُّدَابِ اصْحَابِ الْاَيْكَةِ (اصحاب الایکہ نے رسولوں کی

الْمُرْسَلِينَ) قال كانوا كاذبا
 اصحاب غیضہ من اجل کابیان ہے کہ یہ لوگ بن کے
 البھراوی مدین راڈ قال رتھو انے تھے جو ساحل مندوس
 لہم شعیب) ولم یقل لیکر مدین تک پہلا ہوا (جب ان
 اخواہم شعیب لاند لہم رتھیب نے کہا، اخواہم شعیب
 بکر من جبھم کا نیر کا کہو کہ وہ ان کی قوم کے
 تفتون) کیف لا یفتون تھے (کیا تم نہیں ڈرتے) یعنی کیوں
 وقد علمتم انی رسول نہیں ڈرتے حالانکہ تم کو علم ہے کہ میں
 امین لا تعبدون من معتبر رسول ہوں۔ تم مدین کی پہلا
 هلاک مدین وقد اهلکوا سے ہی عبرت نہیں پکڑتے حالانکہ
 فیما یاتون وکان اصعب وہ اپنی حرکتوں کی پاداش میں
 الایکہ مع ما کانوا فیہ ہلاک کر دیئے گئے۔ اصحاب الایکہ نے
 من التذکر استنوا بسنة شرک میں مبتلا ہونے کے ساتھ ساتھ
 اصحاب مدین۔ اصحاب مدین کی روش اختیار
 ۷۵ کر رکھی تھی۔

اس روایت میں ابن کثیر کی اس نکتہ سنجی کے
 برخلاف صاف تصریح موجود ہے۔ یہ چیز کہ اصحاب
 الایکہ شجر پرست تھے خدا جانے کہاں سے اخذ کی

گئی ہے۔ عربی زبان میں ایک کے معنی بن اور جنگل کے
 ہیں چونکہ ان کا مسکن جنگل تھا اس لئے ان کو اصحاب
 الایکہ (جنگل والے) کہا گیا۔ عرب کے قدیم جغرافیہ میں جو
 شاہراہ یمن سے سواحل بحر احمر کے کنارے کنارہ حجاز و
 مدین سے ہوتی ہوئی خلیج عقبہ کے کنارہ سے نکل کر تیمار
 وغیرہ کو قطع کرتی ہوئی گزرتی ہے جو آج کے زمانے میں
 ہندوستان، یمن اور مصر و شام کے تجارتی قافلوں
 کی نہایت ہی قدیم اور مشہور شاہراہ ہے اسی شاہراہ
 پر اصحاب الایکہ آباد تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو
 سو برس پہلے بھی یہاں جنگل موجود تھا۔ اصحاب الایکہ
 اسی جنگل میں ہی شاہراہ پرستے تھے، قرآن مجید میں قوم لوط
 کے ذکر کے بعد ارشاد ہے **وَلَا تَنفَعُ كَفْرًا اَنْتُمْ اَوْ اٰبَاؤُكُمْ اَوْ
 اٰبْنَاؤُكُمْ اَوْ اٰخْوَانُكُمْ** اور بن کے رہنے والے یقیناً گمہ گار تھے سو ہم نے
 ان سے بدلہ لیا اور یہ دونوں (قوم لوط اور اصحاب
 الایکہ) کھلے راستے پر واقع ہیں (کھلا راستہ اسی قدیم
 شاہراہ کو فرمایا کیونکہ صیف (موسم گرما) اور شتاء (موسم
 سرما) دونوں زمانوں میں قریش کے تجارتی کاروانوں

کا یہی تنہا اور کھلا راستہ تھا، حجاز و شام کے درمیان
 اس راستے پر جہاں قوم لوط کی بستیاں تھیں وہیں تدار
 نیچے اتر کر اصحاب الایکہ کا مسکن تھا دونوں کے آثار
 رستہ چلنے والوں کو نظر آتے ہیں۔

ابن کثیر کہتے ہیں صحیح یہی ہے کہ یہ ایک قوم ہیں
 جن کے متعلق ہر جگہ ایک ہی چیز بیان کی گئی ہے اسی لئے
 جیسا کہ ٹھیک ٹھیک یمن کے قصہ میں مذکور ہے۔ ان
 لوگوں کو بھی حضرت شعیب علیہ السلام نے یہی نصیحت
 کی تھی اور یہی حکم دیا تھا کہ ناپ تول پوری کرو۔ پس
 یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں۔
 علامہ محمود آلوسی ابن کثیر کی اس عبارت کو نقل
 کر کے فرماتے **وفیہ ما لا یخفی علیہ**۔ اس توجیہ میں جو کمزوری
 ہے ظاہر ہے، جو علماء کہ ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ
 قومیں اور جدا جدا قبیلے مانتے ہیں وہ ابن کثیر کے استدلال
 کا یہ جواب دیتے ہیں کہ چونکہ ان دونوں کی آبادیوں کے
 ڈانٹے اور ان کے ملک کے سرے ایک دوسرے سے
 ملے جلتے تھے ان کا عہد اور زمانہ بھی ایک تھا۔ تمدن اور
 معاشرت میں اشتراک تھا۔ دونوں ہم پیشہ اور ہم نگر تھے

اسی لئے دونوں کی حالت مذہباً اور اخلاقاً بالکل ایک تھی جس کی بنا پر دونوں آبادیوں کے لئے ایک ہی پیغمبر کی بعثت عمل میں آئی اور قرآن مجید نے دونوں قوموں کے اخلاق کا نقشہ ایک ہی کھینچا اور نہ ظاہر ہے کہ قرآن مجید میں جس طرح ان دونوں قوموں کا جدا جدا تذکرہ ہے حضرت شعیب علیہ السلام سے سوال و جواب باہمی گفتگو اور طرز تکلم کا جس طرح بیان ہے عذاب اور طریق عذاب جس طرح بالکل الگ الگ مرقوم ہے۔ اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ بدین اور اصحاب الایکہ دو جدا جدا قومیں ہیں۔

لیکن حافظ ابن کثیر البدایہ والنہایہ میں لکھتے ہیں کہ جس طرح یہ لوگ مختلف صفاتِ قیمیہ و متصف تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کئی قسم کے عذاب کی طرح کی سزائیں اور کئی شکل کی بلائیں ان کے لئے جمع کر دیں۔ عذاب الہی زلزلہ۔ ہولناک چیخ اور سائبان ابر کی شکل میں ان پر مسلط کیا گیا کہ زلزلہ نے ان کی حرکت ختم کی چیخ نے ان کی آوازوں کو گم کر دیا اور ابر چار طرف سے آگ برس نے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے

ہر سورت میں اسی سورت کے سیاق و سباق کے مطابق عذاب اور طریق عذاب کا ذکر کیا ہے غرض ہر جگہ طرزِ خطاب کے مطابق انواع عذاب کا تذکرہ ہوا۔

اور عبداللہ بن عمرو کی حدیث کے متعلق کتاب مذکور میں رقمطراز ہیں فانہ حدیث غریب و فی رجالہ من حکم قیہ و الاشبدانہ من کلام عبداللہ عمر مہما اصحابہ یوم الیومواک من تلك الزاملین من اخبار بنی اسرائیل واللہ اعلم (یہ حدیث غریب ہے اس کے بعض رجال پر کھلا گیا یا ذرا شبہ (زیادہ قرین صحت) یہ ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمرو کا بیان ہے جو ان کو جنگ یرموک میں یہود و نصاریٰ کو بنی اسرائیل کے واقعات کے سلسلہ میں پہنچا ہے واللہ اعلم) حافظ ذہبی نے بھی میزان الاعتدال میں اس حدیث کے راوی معاویہ بن ہشام کے ترجمہ میں اس حدیث کو ذکر کر کے تصریح کی کہ یہ خطا ہے

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴

أَصْحَابُ الْجَحِيمِ - روزِ ختم میں رہنے والے، دوزخی

لوگ، أَصْحَابُ مَصَافٍ الْجَحِيمِ مَصَافٍ إِلَيْهِ (دیکھو

جَحِيمٍ) ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴

حرام نصیبی مقدر ہوئی۔ مخلصا بھائی ان میں زیادہ نیک تھا اس نے ان کو پہلے ہی کہا تھا کہ دیکھو خدا کو مت بھولو اب جو یہ تباہی دیکھی تو اس نے وہی پہلی بات یاد دلانی۔ آخر سب نے اپنی نصیر کا اعتراف کیا اور اللہ کی تسبیح میں مشغول ہو گئے۔ پھر جیسا کہ ایسے موت پر عام دستور ہے لگے ایک دوسرے کو الٹا ہارنے اور اپنی تباہی و بربادی کا الزام دوسرے کے سر تھوپنے بالآخر سب نے ملکر اقرار کیا کہ واقعی ہماری سب کی زیادتی تھی ہم نے فقیروں اور محتاجوں کو محروم کیا تھا۔ اللہ نے ہم کو محروم کر دیا۔ بیشک ہم صدے بڑھے تھے۔ اب ہمیں اللہ سے لو لگانی چاہئے کیا عجب کہ وہ اس بلوغ سے اچھا باغ عطا فرمادے۔ ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہ لوگ حبشی تھے قرآن مجید میں سورہ بن میں ان لوگوں کا تذکرہ تفصیل سے مذکور ہے۔

اصْحَابُ الْحِجْرِ - حجروا۔ حجر کے رہنے والے
اصْحَابُ مِصَافِ الْحِجْرِ مِصَافِ الْيَمِ - مِصَافِ

مفسرین اور مؤرخین سلفاً و خلفاً اس پر متفق ہیں کہ اصحاب الحجر سے مراد قوم ثمود ہے۔ لیکن ہمارے مشہور اور مقرب معاصر مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کے نزدیک اصحاب الحجر ثمود نہیں بلکہ وہ انباطیم جنسوں نے حجر کو اپنا مرکز قرار دیا تھا جو ملک ثمود میں واقع تھا اس لئے قرآن مجید نے ان کو اصحاب الحجر کے نام سے یاد کیا ہے؛ چنانچہ ارض القرآن میں رقمطراز ہیں

”تمام مفسرین نے اصحاب الحجر سے ثمود مراد لیا ہے“

اس میں شک نہیں کہ ثمود کا دار الحکومت بھی کبھی ہی

شہر تھا۔ لیکن قرآن مجید کا عام طرز ادا بتا ہے کہ

اصحاب الحجر سے ثمود کے علاوہ ان کے بعد کی آبادی

مراتب قرآن مجید نے ثمود کا ۳۶ جگہ ذکر کیا ہے

لیکن ہر جگہ ان کا نام لیا ہے۔ اس اجمال کے ساتھ

یعنی ”حجروا“ کہہ کر کہیں نہیں بیان کیا ہے۔ ایک

وبات بھی قابل ذکر ہے، ثمود کی تعمیر و سنگتراشی

کا قرآن مجید میں جہاں ذکر ہے وہاں مقام کا نام

بھی بتا دیا ہے یعنی وادی القریٰ و ثمود الذین

جاءوا القنحرا بالواد۔ ثمود جنسوں نے وادی القریٰ

مِيْؤُنَا - (حجر) پہاڑوں کے گھر۔

ثمود کے عذاب کے متعلق فرمایا جاتا ہے۔

وَآخِذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا

الصَّيْحَةَ فَأَصْبَحُوا ان کو ہوناک آواز نے آیا تو

فِي دَارِهِمْ جثمين ہ صبح سب اپنے گھروں

(ثمود) میں اوندھے پٹے تھے۔

اور اصحابِ الحجر کے متعلق بیان ہوتا ہے۔

فَأَخَذَهُمُ الصَّيْحَةُ پھر صبح ہوتے ان کو ہوناک

مُضِيعِينَ - (حجر) آواز نے آیا۔

غرض اس بنا پر کون دعویٰ کر سکتا ہے کہ ثمود

اور اصحابِ الحجر دو جداگانہ قومیں ہیں۔ رہی یہ نکتہ سنجی

کہ ثمود کی تعمیر و سنگتراشی کا قرآن مجید میں جہاں ذکر

ہے وہاں مقام کا نام بھی بتا دیا ہے یعنی وادی القریٰ

یہاں حجر والے، لہذا ان کی تعمیر و سنگتراشی کا ذکر

کیا ہے اس سے اشارہ یہ ہے کہ ان کی سنگی عمارتیں

حجر میں واقع تھیں؛ سو محض فضول ہے کہ ثمود

اور وادی القریٰ دو جداگانہ مقامات کے نام نہیں۔

علامہ علی بن محمد خازن لکھتے ہیں۔

قال المفسرون الجحاسم مفسرین کا بیان ہے کہ حجر اس

وادکان یسکنہ ثمود و وادی کا نام ہے جس میں ثمود رہتا

ہو معروف بین المدینۃ تھے۔ وادی مدینہ منورہ اور شام

النبویۃ والشام وائنا سہ کے درمیان مشہور ہے اور اس کے

موجودہ باقیہ میر علیہا آثار موجود اور باقی میں شام کا

رکب الشام الی الحجازو کاروان حجاز کی طرف اہل ہجاز

اہل الحجاز الی الشام لہ شام کی طرف اس پر لوگ سفر میں

پھر حجر کے متعلق سید صاحب خود تسلیم کرتے ہیں کہ

اس میں شک نہیں کہ ثمود کا دار الحکومت بھی کسی ہی شہر

تھا؛ اب اگر ثمود اور اصحابِ الحجر دو جداگانہ قومیں

مانا جائے تو کتنی لو لہجہ ہی ہوگی کہ جس قوم نے اپنے

دار الحکومت کے تمام اکتاف و اطراف میں اپنی بہترین

تعمیر کاری کے نمونے چھوڑے ہوں خود اس کا

دار الحکومت اس سے خالی ہو۔

درحقیقت سید صاحب کے استنباط کا اس نشا

یہ ہے کہ حجر میں جو سنگی عمارتوں کے آثار اب تک موجود

ہیں ان پر جو کتبات منقوش ہیں ان میں بانی اپنا نام

نہیں لکھتے ہیں۔ لیکن اس سے صرف اس قدر معلوم

ہو تب کہ زمانہ قبل مسیح میں حجر زبطیوں کا قبضہ ہو گیا تھا اور انصوں نے بھی اپنے وہاں کچھ آثار چھوڑے ہیں جو اب تک موجود ہیں۔ اس سے یہ کس طرح ثابت ہو گیا کہ اصحابِ انجیل سے تھوڈ کی بجائے انباط مراد ہیں پھر اب تک جن آثار کے کتبائے پڑھے گئے ہیں وہ صرف چار مقامات ہیں۔ قصر بنت۔ قبر باشا۔ قلعا اور برج آثار کی کھدائی کا کام ہنوز باقی ہے ایسی صورت میں صرف تین چار مقامات کے کتبائے کے پڑھ لینے سے اتنے بڑے عظیم الشان مسئلہ کا فیصلہ کیسے کیا جاسکتا ہے یہ بھی خیال رہے کہ قرآن مجید کے مخاطب اہل عرب ہیں اور اسی لئے عرب اور حوالی عرب کی قوموں اور ان کے پیغمبروں کا ذکر قرآن مجید نے خصوصیت کے ساتھ بار بار کیا ہے۔ حجر کا علاقہ شام و حجاز کے درمیان مدینہ سے کچھ آگے بجانب شمال واقع ہے۔ اصحابِ انجیل سے اگر تھوڈ کی بجائے کوئی اور قوم مراد ہوتی کہ جس میں پیغمبر بھی مبعوث ہوئے اور جو عذابِ الہی میں بھی گرفتار ہوتی تو ناممکن تھا کہ اس کا ذکر قرآن مجید ایسے مشتبہ اور مبہم انداز میں کرتا کہ آج تک امت اس قوم کا صحیح طور پر تعین ہی نہ کر سکی اور ہنوز انباط کی بجائے

غلطی سے تھوڈ ہی کو اس کا معنی سمجھتی رہی۔ غور فرمائیے اصحابِ انجیل سے انباط مراد ہیں۔ ان میں پیغمبر بھی مبعوث ہوئے۔ عذابِ الہی بھی آیا مگر عرب میں ہوتے ہوئے بھی نہ ان کے پیغمبر کا نام نہ کور ہے اور نہ قرآن مجید میں ان کا کہیں دوبارہ ذکر ہے۔ ایک جگہ اور صرف ایک جگہ ان کا تذکرہ آیا بھی تو اس طرح کہ جو حالات تھوڈ کے متعلق بیان کئے گئے تھے وہ ہی ان کے متعلق بیان کئے گئے اور پھر عہدِ نبوی سے آج تک امت ان کے تعین میں غلطی ہی کرتی رہی۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ عادی و تھوڈ کے متعلق قرآن مجید کی تصریح ہے دَعَادَا وَ تَمُودَا وَ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لِكَيْ تَعْلَمُوا اَنْ هُمْ اُولُو اَسْمَاءٍ تَمُودُ (کو بھی ہلاک کیا) اور تم کو ان کے گھر بھی دکھائی دیتے ہیں) عہدِ نبوی سے لیکر آج تک مسلمان مساکن تھوڈی کو اصحابِ انجیل کے مساکن سمجھتے چلے آئے ہیں۔ اگر اصحابِ انجیل کے مساکن تھوڈ کے مساکن نہیں ہیں تو اس کے معنی یہ ہوتے کہ مسلمانوں نے جو کچھ سمجھا غلط سمجھا اور قرآن مجید نے ان کی اس غلطی کو برقرار رکھا۔

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے الفاظ ہیں ان الناس نزول مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارض ثمود الحجج (لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سزین ثمود حجج میں فرود ہوتے) اس سے صاف ظاہر ہے کہ صحابہ اصحابِ الحجج سے صرف ثمود ہی کو مراد لیتے تھے اسی لئے حجج کے ساتھ ارض ثمود کے الفاظ بیان کئے گئے ورنہ یوں کہتے ارض النبط الحجج یا صرف حجج ہی کا تعین کرنا ہوتا تو کہتے ارض ثمود والنبط الحجج۔ یہ صاحب نے اس میں یہ نکتہ سخی کی ہے کہ اس سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ حجج ثمود کا ملک بھی تھا اور اس سے ہم کو انکار نہیں ممالک اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عہد نبوی میں صحابہ کا ذہن حجج سے فوراً ثمود کی طرف منتقل ہو جاتا تھا غلطوں کا کسی کو خیال بھی نہ گزرتا تھا۔ اگر سید صاحب اسی حدیث پر پورے طور پر غور کر لیتے تو ان الفاظ کے لکھنے کی ضرورت نہ پیش آتی اسی حدیث میں مذکور ہے کہ صحابہ نے حجج کے کنوؤں سے پانی بھریا تھا اور ان کو ندھ لیا تھا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کنوؤں سے جو کچھ پانی کھینچا گیا ہے وہ بیا دیا جائے اور آنا اونٹوں کو کھلا دیا جائے اسی کا آخری فقرہ ہے وامرهم ان يستقوا من البئر التي كان تردها الناقة (اور ان کو حکم دیا کہ وہ اس کنوئیں سے پانی لیں جہاں ناقة آکر پوتی تھی) غور فرمائیے کہ اصحابِ الحجج سے اگر انباط مراد ہیں تو کیا ان میں بھی کوئی خاص ناقة تھی جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا۔ اور مستدرک حاکم میں اس سلسلہ میں جو حدیث مروی ہے اس سے تو بحث کا تمام تر فیصلہ ہو جاوے گا۔ حضرت جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم جب علیہ السلام انا علی الحجج مقام حجج پر آئے تو آپ نے ان کی حمد لہ واثنی علیہ ثم حمد وثانی کی پھر فرمایا لوگو اپنے منبر سے نکلنا اور غلات سلوا سے نشانی مت مانگو۔ یہ صحیح رسولکم الايات هذا قوم کی قوم ہے جس نے اپنے پیغمبر سے صلح سألوا رسولهم الا یہ نشانی مانگی تھی اللہ تعالیٰ نے ان فبحث الله لهم الناقة لوگوں کے لئے ایک ناقة بھیجی جو اس

فَكَانَتْ تَرْتَدُّ مِنْ هَذَا النَّجْوَى وَرَأَتْ سَيِّئَاتِهِمْ وَرَأَتْ كَوْنَهُمْ
تَصَدَّرَ مِنْ هَذَا النَّجْوَى تَمَّ - اور اپنی ادا کے دن میں
اہم یوم دسودھا سب کا پانی پی جاتی تھی (ملاحظہ ہو ترمذی)

حاکم نے اس کی اسناد کو صحیح کہا ہے اور حافظ ذہبی
نے تلخیص المستدرک میں اس کو مسلم کی شرط پر صحیح مانا
ہے۔ اگر اصحابِ اہجر سے تود کے علاوہ کوئی دوسری
قوم مراد ہوتی تو اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اس کا ذکر بھی نظر انداز نہ فرماتے۔

سید صاحب نے جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ اکثر
روایتوں میں ترمذ کا نام نہیں ہے فقہ مذکور ہے۔ لا
تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَلَا تَتَكُونُوا
بِأَكْبَرِ النَّاسِ بِصِيْبِكُمْ مَثَل مَا صَابَكُمْ، ابھی جان پر آپ
ظلم کرنے والوں کے گھروں میں روئے ہوئے چلو، ایسا
نہ ہو کہ جو مصیبت ان پر آئی ہے تم پر بھی آئے، اس
سے کبھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اصحابِ اہجر سے ترمذ
کی بجائے ان کے بعد کی آبادی مراد ہے بلکہ چونکہ
خود قرآن مجید میں ان کو ظالم کہا گیا تھا اس کو حدیث
میں بھی ان کے اس وصف کو برقرار رکھا گیا ارشاد ہے۔

معلوم بالقرآن ولا بخبر: قرآن میں پتہ ہوا نہ کسی قوی الا سند ولکنہم: اسناد حدیث میں رہی یہ بات کہ کیف کا تو انقد اخبر: ان کے کوائف کیا تھے تو اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ عظموا انہم: ان کے تعلق یہ اطلاع دی ہے اہلکوا بسبب کفرہم: کہ وہ اپنے کفر کی بدولت ہلاک ہوئے اور حافظ ابو حیان اندلسی البحر المحیط میں تفسیر سورۃ فرقان میں بہت سے اقوال نقل کر کے فرماتے ہیں۔
 وخص هذه الاقوال: ان سب اقوال کا خلاصہ یہ ہے انہم قوم اہلکوم اللہ: کہ وہ کوئی قوم تھی جس کو اللہ تعالیٰ بتکذیب من ارسل اپنے پیغمبر کی تکذیب کی پاداش الیہم: میں ہلاک کیا۔

۱۹
۱۵

أَصْحَابُ السَّبْتِ: ہفتے کے دن والے۔

ان کے پاس داخل ہوا یہ اس وقت کا واقعہ ہے کہ ان کی بینائی ابھی نہیں گئی تھی وہ مصحف (قرآن مجید) میں پڑھتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے۔ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے آپ کے رونے کی کیا وجہ ہے۔ فرمانے لگے تم ایلد کو جانتے ہو میں نے کہا ایلد کیا ہے۔ فرمایا یہ وہ بستی ہے جہاں یہودیوں کی ایک قوم رہتی تھی اللہ تعالیٰ نے ہفتے کے دن ان پر مچھلیوں کو حرام کر دیا تھا اور ہفتے ہی کے دن سفید سفید مچھلیاں حالما وٹنیوں کے برابر موٹی تازی ان کے صحنوں اور مکانات میں پانی کی سطح پر آتیں اور جو ہفتہ کا دن نہ ہوتا تو بغیر سخت محنت و مشقت کے نہ وہ ان کو پلتے اور نہ وہ ان کے ہاتھ لگتیں پس آپس میں ایک دوسرے سے کہا یا ان میں سے کسی نے کہا کہ ہم ایسا کیوں نہ کریں کہ ہفتے کے دن ان کو پکڑیں اور اور دنوں میں کھائیں چنانچہ ایک گھر کے لوگوں نے ایسا ہی کیا اور مچھلیاں پکڑ کر بھونیں۔ بھوننے کی خوشبو جو پڑوسیوں نے پائی تو کہنے لگے خدا کی قسم فلا نے کے خاندان کو کوئی نہ کوئی بات

أَصْحَابُ مضاف السَّبْتِ مضاف الیہ۔ مترک

حاکم میں بسند صحیح حضرت عکرمہ سے جو مشہور تابعی اور

مفسر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے خادم

خاص ہیں مروی ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ

۱۵ تفسیر کبریٰ ج ۶ ص ۲۲۸ طبع مصر ۱۳۵۱۔ ۱۶ البحر المحیط ج ۶ ص ۲۹۹ طبع مصر ۱۳۲۸۔ ۱۷ بحر قلزم کے کتابہ پر جہاں مجازو

شام کی سرحدیں ملتی ہیں ایک مشہور شہر ہے اس کا شمار ملک شام میں ہوتا ہے۔

ہاتھ لگی ہے چنانچہ لوگوں نے بھی یہی کیا یہاں تک کہ یہ طریقہ ان میں پھیلا اور پڑھ گیا۔ اس پر ان میں تین جماعتیں بن گئیں ایک جماعت پھیلیاں کھانے لگی۔ دوسری منع کرتی رہی تیسری کہنے لگی تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جن کو اللہ تعالیٰ یا بلاک کر کے چھوڑ چکا یا سخت عذاب دیکر۔ منع کرنے والے فرقہ نے کہا کہ ہم تم کو اللہ کے غضب اور اس کی سزا سے ڈرتے ہیں، ایسا نہ ہو کہ اس کی سزا خف (زمین میں دھنسا) یا قذف (کسی چیز کو قوت سے اٹھا کر پھینک مارنا) کی صورت میں تم کو پہنچ جائے یا اور کوئی عذاب اللہ کی طرف سے نازل ہو، اللہ کی قسم ہم تو اس جگہ رات نہیں گزراؤ گے جہاں تم ہو، چنانچہ وہ شہر پناہ سے نکل گئے۔ صبح جب شہر پناہ پر پہنچے دروازہ برد تک دی کسی نے جواب نہیں دیا۔ آخر سی لے کر شہر پناہ پر قائم کی اور ایک شخص اس پر چڑھا اس نے چڑھتے ہی آواز لگائی اللہ کے بندو، اللہ کی قسم دم والے بند رہیں جو میں دفعہ چینی ہیں پھر اس شخص نے شہر پناہ سے اتر کر دروازہ کھولا اور یہ لوگ اندر داخل ہوئے بندوں نے اپنے اپنے رشتہ دار انسانوں کو پہچانا مگر انسان اپنے رشتہ دار بندوں کو نہ

پہچان سکے اب تو یہ حالت ہوئی کہ بند اپنے قرابتدار اور ہم نسب شخص کے پاس آتا اس کے قدم بقدم چلتا اور چپٹے لگتا اور جب وہ کہتا کہ توفلاں ہو تو یہ اپنے سر سے اشارہ کرتا جاتا کہ ہاں اور دوتا جاتا اسی طرح بند اپنے ہم نسل اور قرابتدار انسان کے پاس آتی اور وہ اس سے کہتا کہ توفلاں ہے تو وہ سر سے اشارہ کرتی کہ ہاں اور روتی جاتی یہ لوگ ان سے کہتے کہ کیوں کیا ہم نے تم کو اللہ کے غصہ اور اس کی سزا سے نہیں ڈرایا تھا؟ کہہیں ایسا نہ ہو تم زمین میں دھنسا جاؤ یا سخ ہو جاؤ یا اللہ کے اور کسی عذاب میں گرفتار ہو جاؤ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ سنو اللہ فرماتا ہے وَأَجْحَدْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَدَابِ رَبِّهِمْ يَا كَاذِبُونَ وَيَقْتُلُونَ (ہم نے ان لوگوں کو توجیبات دی جو برے کام سے منع کرتے تھے اور گنہگاروں کو نافرمانی کی پاداش میں برے عذاب میں لپکڑا) اب مجھے نہیں معلوم کہ تیسرے نے کیا کیا، (یعنی آیا اصولوں نے بھی اس برے کام سے منع کر کے نجات پائی یا نہیں) ابن عباس نے کہا کہ ہم نے بہت سی بری باتیں دیکھیں مگر ان سے منع نہ کر کے عکبرہ

کہتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ مجھے آپ پر قربان کرے
 آپ کی کیا رائے ہے بلاشبہ انہوں نے لِمَ تَعْظُونَ
 قَوْمَانَ اللّٰهُ يُخَلِّكُم مِّنْهُم مَّوَدَّةَ بَيْنِهِمْ يَتْلَوْنَ
 رِيبَ نَصِيحَتِ كَرْتِ هَوَانِ لُؤْكَوْ كُوْجِنِ كُوْا شِدْ جَاهِتَابِ
 کہ ہلاک کرے یا ان کو سخت عذاب دے) کہہ کر اس
 فعل پر انکار بھی کیا اور اسے ناپسند بھی سمجھا۔ میری یہ
 یہ بات ان کو پسند آئی اور انہوں نے میرے لڑ
 دو گاڑی چادروں کا حکم دیا اور وہ مجھے پسندیں۔^{۱۵}

ابو عبیدر عبد بن حمید ابن جریر ابن المنذر ابن ابی

حاتم اور ابوالشخ نے آیت لِحْنِ الدِّیْنِ کَفْرًا وَاِمْنًا

بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ (بنی اسرائیل کے

کافر داؤد اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کی زبان پر لمحون

ہوئے یہ اس لئے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے

گزر گئے تھے) کے سلسلہ میں حضرت ابوالکغفاری

سے جو صحابی ہیں روایت کیا ہے کہ حضرت داؤد

علیہ السلام کی زبان پر لمحون ہوئے تو بند کر دیئے

گئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی ملتے کہ گئے

تو موربائے گئے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ غالباً یہ

واقعہ حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد میں واقع ہوا ہے

چنانچہ علامہ محمود آلوسی نے روح المعانی میں تفسیر

سورۃ بقرہ میں اس کی تصریح بھی کی ہے۔ قرآن مجید میں

سورۃ اعراف ۱۱ میں اصحاب السبت کا قصہ تفصیل

سے مذکور ہے (مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں الفاظ

حَاخِرَةَ الْبَحْرِ، سَبْتًا، قَرْدًا، قَرِيَةً) ۱۱

أَصْحَابِ السَّعِيرِ۔ روزخ والے۔ اصْحَابِ مَضَافٍ

السَّعِيرِ مَضَافٍ اِلَيْهِ (دیکھو سَعِيرِمْ سَبْتًا ۱۱)

أَصْحَابِ السَّيْفِينَةِ۔ کشتی والے جہاز والے

أَصْحَابِ مَضَافٍ السَّيْفِينَةِ مَضَافٍ اِلَيْهِ۔ اصحاب

السَّيْفِينَةِ مراد وہ لوگ ہیں جو حضرت نوح علیہ السلام

پر ایمان لائے اور طوفان کے وقت حضرت کی میت

میں جہاز پر سوار ہوئے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے طوفان کے

۱۵ متریک عالم ج ۲ ص ۳۲۲ ۳۲۳ طبع دائرۃ المعارف سنہ ۱۹۶۷ء فتح القدر للشوکانی ج ۲ ص ۶۳ طبع مصر
 ۱۳۵۰ھ

۱۵ روح المعانی ج ۱ ص ۲۵۶ طبع مصر۔

عذاب سے نجات دیکر سرفراز فرمایا تھا سنہ ۲۱۔

أَصْحَابُ الشَّمَالِ۔ بائیں والے۔ اَصْحَابُ مضاف

الشَّمَالِ مضاف الیہ۔ ان سے مراد وہ بد بخت انسان

ہیں جو روزِ اِست میں اخذِ مِثاق کے لئے حضرت آدم

علیہ السلام کے بائیں پہلو سے نکالے گئے حشر کے دن

یہ عرش کے بائیں جانب کھڑے کئے جائیں گے ان کا

صحیفہ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا اور فرشتے

ان کو بائیں طرف سے پکڑ کر دوزخ میں ڈالیں گے۔

شبِ معراج میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت

آدم صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ وہ جب بائیں

طرف نظر کرتے ہیں تو روتے ہیں سو حضرت آدم علیہ السلام

ان ہی اصحابِ الشَّمَالِ کو دیکھ کر روتے تھے۔ ۲۲

أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ۔ سیدھی راہ والے

اَصْحَابُ مضاف الصِّرَاطِ السَّوِيِّ۔ مضاف الیہ

رُحِمَ صِرَاطِ اور سَوِيٌّ ۲۳

أَصْحَابُ الْفَيْلِ۔ ہاتھی والے۔ اَصْحَابُ مضاف

الْفَيْلِ مضاف الیہ۔ ۲۴ میں ابرہہ سے جو مین کا

حاکم تھا بیت اللہ کو مہدم کرنے کے لئے مکہ مکرمہ پر

فوج کشی کی۔ اس مہم میں چونکہ ابرہہ نے ہاتھیوں کو ساتھ

یوش کی تھی اس لئے عرب اس مہم کو وقعة الفیل اور

اس سال کو عام الفیل کہتے ہیں اور اسی مناسبت سے

قرآن مجید میں ان کے واقعات کو سورۃ الفیل میں

اصحاب الفیل کے نام سے ذکر کیا گیا ہے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اسی سال واقع ہوئی

ابرہہ لفظ ابرہم کا حبشی تلفظ ہے چونکہ ایک

جنگ میں اس کی ناک کٹ گئی تھی اس لئے اشرم یعنی

نکٹا کہلاتا تھا۔ یہ بادشاہ حبشہ کی طرف سے مین کا حاکم

تھا۔ عیسائیت کی ترویج و اشاعت کے لئے اس نے

صنعا میں جو مین کا پایہ تخت تھا ایک نہایت عظیم الشان

گرجا تعمیر کرایا اور اس کو پورے طور پر مرقع اور مرن اور

بہ طرح آراستہ و پیراستہ کر کے کعبے کے نام سے موسوم کیا

مقصد یہ تھا کہ عرب اصلی کعبہ کو چھوڑ کر ادھر جمع ہونے

لگیں اور مکہ کا حج چھوٹ جائے۔ عربوں میں چونکہ کعبہ

کی ہمیشہ سے بڑی عظمت تھی اور وہ ان کے ہر قبیلہ اور

ہر جماعت کے نزدیک محترم سمجھا جاتا تھا اس لئے اس سے

عربوں میں کیا عذنائی اور کیا قحطانی اس نئے کعبہ کے

خلاف نفرت کا جذبہ پھیل گیا قریش نے سنا تو سخت

برہم ہوئے۔ ایک عرب نے رات کو چھپ کر اس گرجا میں

پاخانہ پھریا۔ ابرہہ کو اس واقعہ کا پتہ چلا تو غصے سے آگ بگولا ہو گیا اور اپنے مقدس مسجد کی بے حرمتی کا بدلہ لینے کے لئے ایک فوج جرا اور ہاتھیوں کا دستہ ساتھ لیکر مکہ مکرمہ کا رخ کیا کہ کعبہ ابراہیمی کو منہدم کر کے اپنے عضو کی آگ ٹھنڈی کرے۔ درمیان میں عرب کے متحد قبائل سدیراہ ہوتے خوب جیداری کر کے لڑے اور بڑھ بڑھ کر حملہ آور ہوئے لیکن ابرہہ کے کوہ پکیر ہاتھیوں کے مقابلہ میں کسی کی پیش نہ گئی اور بالآخر ہزیمت اٹھا کر سپا ہونا پڑا۔

عبد بن حمید ابن المنذر ابن مردویہ، حاکم، ابونعیم اودینہی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس واقعہ کے سلسلہ میں ان کے تفصیلی بیان کے جو مختلف نکتے مختلف راویوں سے علیحدہ علیحدہ نقل کئے ہیں ان سب کا ایک جائی ترجمہ یہ ہے۔

«اصحاب البیت جب مقام صفحہ رہے مکہ کے قریب ایک مقام ہے) میں آکر فروکش ہوئے تو حضرت عبدالمطلب نے ان کے بادشاہ سے جا کر کہا کہ آپ کا یہاں کیسے آنا ہوا کسی کو بھید یا ہوتا ہم خود ہر چیز لیکر حاضر ہو جاتے۔ ابرہہ کہنے لگا مجھے خبر ملی ہے کہ

اس گھر میں جو داخل ہوتا ہے وہ امن میں رہتا ہے اس لئے میں اہل بیت اللہ کو خائف کرنے کے لئے آیا ہوں۔ حضرت عبدالمطلب نے پھر ہی کہا کہ آپ جس چیز کی خواہش ظاہر کریں گے ہم لا کر حاضر کر دیں گے۔ آپ واپس لوٹ جائیے۔ اس نے ماننے سے انکار کر دیا تو عبدالمطلب نے کہا یہ مقام بیت اللہ ہے اللہ نے اس پر کسی کو مسلط نہیں کیا۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم بغیر کعبہ کو منہدم کئے واپس نہیں ہوں گے۔ یہ سن کر عبدالمطلب ہٹ کر پہاڑ پر آکھڑے ہوئے کہنے لگے میں تو بانی ہاتھیوں بیت اللہ اور اہل بیت اللہ کی برادری نہ دیکھوں گا۔

ادھر ان لوگوں نے کعبہ کا رخ کیا اور اس پہاڑی ہولنا چا ہا مگر وہ پیچھے پلٹ پلٹ گیا کہ اتنے میں سمندر کی طرف سے آسمان پر دل بادل نمودار ہوا اور پرندوں کے جھنڈے جھنڈاڑتے ہوئے آئے ان کے منہ اور چوٹیوں میں کنکریاں تھیں انہوں نے آتے ہی لشکر کو حلقہ میں لیا اور کنکریوں کی بارش شروع کر دی وہ کنکریاں پتھریاں بندوق کی گولی سے زیادہ کام کرنے لگیں جس کے سر پر پڑی غارش نے آگھیراجوں ہی کھجایا خون جاری ہو گیا اور گشت گل گل کر گرنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے بغیر

خون اور بے گوشت و پوست کے خالی ہڈیوں کا ڈھانچا

صحت کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

ہو گیا۔ فوج کو واپسی نصیب نہ ہو سکی۔ اور یوں چند

عرب میں چیچک کی بیماری اسی سال پیدا

منٹوں میں سارا شکر تہ و بالا ہو کر رہ گیا۔

ہوئی اس سے یورپ کے تاریخ نگاروں نے نیچتہ

ابن اسحق نے سیرۃ میں اور واقدی ابن مردودہ

پیدا کیا ہے کہ ابرہہ کی فوج چیچک کی وبا سے برباد

ابونعیم اور یحییٰ نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے

ہوئی۔ لیکن یاد رہے پزندوں کا پتھر اُڑ کرنا اور اس سے

کہ میں نے اسی کے ہونے والے اور اس کے سائیں کو

ایک بڑے لشکر کا دم بھریں تباہ و برباد ہو جانا

کہ میں اس حال میں دیکھا تھا کہ وہ دونوں آنکھوں

حیرت انگیز کہا جاسکتا ہے مگر محال نہیں جو قادر مطلق

سے اہل اور بیروں سے بالکل معذور ہو گئے تھے

چیچک کے ذرا سے دانوں میں زہر پلایا مادہ پیدا کر کے

لوگوں سے کھلنے کا سوال کیا کرتے تھے۔ واقدی نے

انسان کو ہلاک کر سکتا ہے وہ اگر کنکریوں میں ہلاکت

حضرت امّ ابی بکر بھی جو حضرت عائشہ کی بہن میں اسی قسم

آفرینی کا سامان پیدا کر دے تو کیا بعید ہے۔ اسی

کی شہادت نقل کی ہے۔ لہ

طرح سرید نے تہذیب الاخلاق میں جو اس سورت

سورۃ الفیل کی ہے جو زیادہ سے زیادہ اس

کی تفسیر کی ہے وہ بھی سرتاسر لغو اور غلط ہے کہ جس کا

واقعہ کے پچاس برس بعد نازل ہوئی ہے اس وقت

نہ عربی زبان ساتھ دے سکتی ہے اور نہ وہ اصولی

بہت سے ایسے اشخاص زندہ ہوں گے جنہوں نے

روایت پر صحیح کہی جاسکتی ہے۔ بی

اس واقعہ کو خود اپنی آنکھوں دیکھا ہوگا اور جنہوں نے

اصْحَابِ الْقُبُورِ۔ قبر والے، مردے،

نہ دیکھا ہوگا انہوں نے ان لوگوں سے جو اس کے

اصْحَابِ مِصْرَ الْقُبُورِ مضاف الیہ۔ بی

چشم دید گواہ ہوں گے سنا ہوگا۔ تاہم کسی نے ان جی

اصْحَابِ الْقَرَارِ۔ گاؤں کے لوگ، گاؤں والے

ابھی کی تکذیب نہیں کی اس سے بڑھ کر اس واقعہ کی

اصْحَابِ مِصْرَ الْقَرَارِ مضاف الیہ۔ اصحاب القری

کاقصہ قرآن مجید میں سورہ یسین میں تفصیل سے مذکور ہے لیکن نہ تو قریہ کے نام کی صراحت ہے نہ ان تین پیغمبروں کے نام بیان کئے گئے ہیں جو ان کی طرف بھیجے گئے تھے نہ اس شخص کا نام ہے جو شہر کی پرلی طرف سے روڑتا ہوا آیا تھا اور نہ اس کے شہید کئے جانے کا ذکر ہے۔

قرطبی نے تصریح کی ہے کہ سب مفسرین کے قول میں اس قریہ سے انطاکیہ مراد ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کا خیال ہے کہ غائبانہ انطاکیہ کے قریب کوئی شہر ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی ہے کہ اس قریہ کے لوگوں کو ہلاک کر دیا گیا مگر اس شہر انطاکیہ میں جو اب موجود ہے اس کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ اگر یہ تینوں پیغمبر عہد عتیق میں اہل انطاکیہ کی طرف بھیجے گئے ہوں اور اللہ تعالیٰ نے وہاں کے لوگوں کو پیغمبروں کی تکذیب کی پاداش میں ہلاک کر دیا ہو اور انطاکیہ دوبارہ آباد ہونے پر حبس علیہ السلام نے اپنے عہد میں ان کی طرف اپنے

تینوں حواریوں کو بھیجا اور یہ ایمان لے آئے تو ایسا ہونے سے کوئی مانع نہیں۔ ۱۳۵

ابن اسحق نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، کعب اجارا اور وہب بن منبہ سے بلاغا نقل کیا ہے کہ یہ شہر انطاکیہ تھا۔ یہاں کے بادشاہ کا نام انطیخس بن انطیخس تھا جو بت پرست تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف تین رسول بھیجے جن کے نام صادق، صدق اور شلوم ہیں، وہاں کے لوگوں نے ان کو جھٹلایا۔ قنادر کا خیال ہے یہ حضرت مسیح علیہ السلام کے تین حواری تھے جو ان کا پیغام تبلیغ لے کر آئے تھے۔ شعیب جابی نے ان کے نام اسمعون، یوحنا اور بولس بتلائے ہیں۔ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ متاخرین مفسرین میں سے کسی سے اس کے سوا مذکور نہیں۔ مگر یہ چیز متعدد وجوہ سے محل نظر ہے۔

(۱) بظاہر اس قصہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ تینوں بزرگ اللہ کے رسول تھے نہ مسیح علیہ السلام کے پیامبر۔ ارشاد ہے۔

۱۳۵ تفسیر فتح القدیر ج ۲ ص ۲۵۲ طبع مصر ۱۳۵۰ھ۔ ۱۳۵ فتح الباری ج ۶ ص ۲۶۲ طبع مصر ۱۳۲۸ھ

۱۳۵ البدیہ والنہایہ ج ۱ ص ۲۳۰۔ ۱۳۵ ایضاً ج ۱ ص ۲۲۹ طبع مصر ۱۳۲۸ھ

تیسری وجہ کے سلسلہ میں اتنا عرض کرنا ضروری
ہے کہ اس میں صرف ایک استثناء ہے یعنی اصحاب
السبت کا اس بارے میں جو حدیث مرفوعہ روایت
کی گئی ہے اس میں بھی یہ استثناء موجود ہے چنانچہ
مستدرک حاکم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ نے جب سے تورات نازل فرمائی ہے،
روسے زمین پر کسی قوم کی قرن کسی امت کسی بستی کو
سوائے اس بستی کے جس کو بندہ کی شکل میں مسخ کیا
گیہ آسمانی عذاب سے ہلاک نہیں فرمایا۔ کیا تم اس
آیت پر خیال نہیں کرتے وَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ
مِنْ بَعْدِ مَا هَلَكْنَا الْقُرُونِ الْأُولَى بَصَائِرَ
لِلنَّاسِ وَهَدَىٰ وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ اور
اگلی امتوں کے ہلاک کے پیچھے ہم نے موسیٰ کو کتاب
عنایت کی جس سے لوگوں کی آنکھیں کھلتی تھیں اور
(ان کے لئے) ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ نصیحت
پکڑیں) حاکم اور ذہبی نے اس کو صحیح علی شرط الشیخین
کہا ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ گواہین کثیر انطاکیہ کے تعین میں
مذہب ہیں لیکن البدایہ والنہایہ سے ہم سابق میں
نقل کر چکے ہیں کہ انطاکیہ تباہ ہونے کے بعد دوبارہ
آباد ہو گیا ہو تو کوئی مانع نہیں ہے۔

جو شخص شہر کے پرلے سرے سے دوڑتا ہوا آیا
اس کے متعلق ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہ جبیب
بخار تھا، بخار بڑھی کو کہتے ہیں۔ ابن ابی حاتم نے
دوسرے طریقہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
یہ بھی نقل کیا ہے کہ صاحب یسین کا نام جبیب تھا اور
یہ سخت جذام میں مبتلا تھے۔ مستدرک حاکم میں حضرت
ابن سعور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبیب
صاحب یسین نے یہ کہا کہ لوگو رسولوں کی پیروی کرو
تو وہ لوگ ان کا گلا گھونٹنے لگے کہ دم نکل جائے
اس وقت انھوں نے انبیا کی طرف مخاطب ہو کر
کہا میں تمہارے رب پر ایمان لایا تم گواہ رہنا۔ حاکم
نے اس کو صحیح الاسناد کہا ہے مگر ذہبی نے تلخیص میں
تصریح کی ہے کہ اس روایت کا ایک راوی

عبدالرحمن بن اسحاق ضعیف ہے۔ ۲۲

أَصْحَابُ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ - غار اور

رقیم والے۔ أَصْحَابُ مضاف الْكَهْفِ مضاف الیہ

ان لوگوں کا قصہ قرآن مجید سورہ کہف ۱۵

۱۶۹۱۵ میں تفصیل سے مذکور ہے۔ بعض علماء کی

رأے ہے کہ اصحاب الکہف اور لوگ میں ۱ اور

اصحاب الرقیم اور لوگ۔ ان علماء کے خیال میں

اصحاب الرقیم کا قصہ قرآن مجید میں مذکور نہیں بلکہ

محمض عجیب ہونے کے لحاظ سے اصحاب الکہف

کے تذکرہ میں ان کا حوالہ دیدیا گیا۔ پھر اس خیال کے

قابلین کے بھی دو فریق ہیں۔ ایک جماعت کا خیال

ہے کہ چونکہ ان کا قصہ بھی اصحاب الکہف سے ملتا

جتلتا تھا اس لئے صرف اصحاب الکہف کے ذکر

پر ہی اکتفا کیا گیا۔ چنانچہ سعید بن المسیب و مروی

ہے کہ اس جماعت کا حال بھی اصحاب الکہف کا

سا ہوا۔ ضحاک کہتے ہیں کہ رقیم روم کا ایک شہر ہے

جہاں اصحاب الکہف کی طرح ایک غار کے اندر

اکیس انسان مردہ پڑے ہوئے سوئے ہیں دوسرے

فریق کی رائے میں اصحاب الرقیم وہی اصحاب الغار

ہیں جن کا قصہ صحیحین میں مذکور ہے کہ اگلے زمانے میں

تین شخص چلے جا رہے تھے کہ بارش نے ان کو آیا اور

یہ بھاگ کر ایک غار میں پناہ گزیں ہوئے اور پھر ایک

بڑا پتھر آ پڑا جس سے غار کا منہ بند ہو گیا اس وقت

ان میں سے ہر ایک شخص نے اپنی عمر بھر کے بہترین عمل

کا حوالہ دیکر اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور ہر ایک کی

دعا سے پتھر کا ایک تہائی حصہ غار کے منہ سے ہٹتا

گیا یہاں تک کہ ادھر تیسرے کی دعا ختم ہوئی اور

ادھر غار کا دہانہ بالکل وا ہو چکا تھا۔

بزار اور طبرانی نے باسناد حسن نعمان بن بشر

سے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے رقیم کا ذکر فرماتے ہوئے اس قصہ کو سنا

تھا۔ لیکن اس سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رقیم کا ذکر کرتے

ہوئے اصحاب الغار کے قصہ کو بھی بیان فرمایا اس

میں یہ تصریح نہیں ہے کہ رقیم سے مراد غار ہی ہے

قرآن مجید سے جو ظاہر معلوم ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ

۱۵ متر کن تلخیص ج ۱ ص ۲۳۹۔ ۱۵ البحر المحیط ج ۶ ص ۸۱ طبع مصر ۱۳۵۰۔ ۱۵ عمدة القاری شرح صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۶

اصحاب الکہف والرقیم سے ایک ہی جماعت مراد ہے اور یہی جمہور علماء کی رائے ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ الرقیم فی الحقیقت ایک شہر کا نام تھا جہاں یہ واقعہ پیش آیا یا قوت حموی عم البلدان میں رقمطراز ہیں۔

ولقرب البلقاء من المشرق - اطراف شام میں بلقار کے قریب الشام موضع یقال له ایک مقام ہے جس کو رقیم کہا جاتا ہے الرقیم بزعم بعضهم ہے بعض علماء کا خیال ہے کہ ان بہ اهل الکہف^۱ وہیں اصحاب کہف ہیں۔

چونکہ کہف یعنی غار اسی رقیم میں واقع تھا اس لئے قرآن مجید نے ان کو اصحاب الکہف والرقیم کے نام سے ذکر کیا مصنف عبدالرزاق میں بسند صحیح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کعب بن موجود ہے کہ وہ اس کو ایک شہر کا نام بتاتے تھے خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایک روایت میں یہی مروی ہے۔ وہب اور سدی کی بھی یہی تصریح ہے۔

عیسائیت کی ابتدائی چند صدیوں میں بارہا ایسا ہوا ہے کہ بہت سے راسخ الاعتقاد عیسائی مخالفوں کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر پہاڑوں کے غاروں میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے اور آبادیوں سے روپوش ہو کر انہوں نے اپنی زندگی کے بقیہ دن وہیں گزار دیے اور پھر ایک عرصہ کے بعد ان کی نعشیں برآمد ہوئیں چنانچہ ایک واقعہ اطراف اندلس میں گزرا ہے ایک روم کی طرف منسوب ہے اور ایک افسوس یا طرسوں کا بیان کیا جاتا ہے۔ اصحاب الکہف کے شہر کے تعیین میں بھی مفسرین نے متعدد نام لئے ہیں۔ یا قوت و می نے معم البلدان میں تصریح کی ہے کہ صحیح یہی ہے کہ یہ بلاد روم کا واقعہ ہے۔ ابن کثیر نے بھی البدایہ والنہایہ میں اسی طرف رجحان ظاہر کیا ہے۔ ابو حیان اندلسی کے نزدیک اصحاب الکہف کا اندلس میں ہونا زیادہ راجح ہے۔ لیکن قرآن مجید نے الکہف کے ساتھ

۱۔ معم البلدان یا قوت ج ۲ ص ۲۴۴ طبع مصر ۱۳۲۳ھ۔ ۲۔ تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۳ طبع مصر ۱۳۵۶ھ

۳۔ حضرت ابن عباس اور وہب کی تصریح حافظ ابو حیان اندلسی نے البحر المحیط ج ۶ ص ۱۰۱ میں ذکر کی ہے۔

۴۔ سدی کا قول تفسیر کبیر انجم رازی ج ۵ ص ۴۶۲ اور تفسیر فتح القدر شوکانی ج ۳ ص ۲۶۲ میں مذکور ہے۔

۵۔ معم البلدان ج ۲ ص ۲۴۴۔ ۶۔ البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۱۱۵ طبع مصر ۱۳۵۶ھ

۷۔ البحر المحیط ج ۶ ص ۱۰۲۔

"الرقیم" کا بھی اضافہ فرمایا ہے جو اس امر کی صاف
 تصریح ہے کہ یہ واقعہ نہ روم کا ہے نہ اندلس کا۔
 افسوس کا نہ طرسوس کا بلکہ الرقیم کا ہے۔ چنانچہ ابن
 عباس رضی اللہ عنہما، کعب احبار، وہب بن منبہ اور
 سدی کی تصریح آپ کی نظر سے گزری کہ وہ اس کو ایک
 شہر کا ہی نام بتاتے ہیں، عطیہ عموی، قتادہ، ضحاک
 اس کو اس وادی کا نام بتاتے ہیں جس میں یہ کہف
 (غار) تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی
 ایک روایت میں یہی تصریح منقول ہے۔ ظاہر ہے
 کہ شہر اور اس کے اطراف و اکناف کی وادی ایک ہی
 نام سے موسوم ہوں گے اس لئے ان دونوں بیانات
 میں کوئی تعارض نہیں، شہر اور اس شہر کی مناسبت سے
 اس کی وادی کو بھی الرقیم ہی کہا گیا چونکہ اس نام کا
 کوئی شہر عام طور پر مشہور نہ تھا اور جیسا کہ ہم نے
 سابق میں تصریح کی نصرانیت نے اپنے ابتدائی
 قرون ہی میں ریاضت اور گوشہ نشینی کی ایک خاص
 زندگی پیدا کر دی تھی جس نے آگے چل کر رہبانیت
 کی شکل اختیار کی اس زندگی کی ایک نمایاں خصوصیت

یہ تھی کہ لوگ دنیا کے تمام تعلقات سے منہ موڑ کر کسی
 پہاڑ کے غار میں یا کسی غیر آباد مقام پر گوشہ گیر ہو جاتے
 اور پھر ان پر استغراق عبادت کی ایسی کیفیت طاری
 ہو جاتی کہ وضع و نشست کی جو ہیئت اختیار کر لیتے
 زندگی کے آخری سانس تک اسی ہیئت پر قائم رہتے
 اور مرنے کے بعد بھی اسی حالت پر نظر آتے نہ زندگی
 میں کوئی ان کو چھوڑتا اور نہ مرنے کے بعد کوئی اس کی
 جرات کرتا اس لئے اگر موسم موافق ہوتا اور درندوں
 سے حفاظت حاصل ہوتی تو مدت تک ان کی نعشیں
 اسی حالت پر باقی رہتی تھیں جس حالت میں کہ انہوں
 نے اپنی زندگی کے آخری سانس لئے تھے اور صدیوں
 تک ان کے ڈھانچے اسی وضع و ہیئت پر محفوظ رہتے
 کہ دور سے دیکھنے والا ان کو زندہ انسان ہی تصور کرتا
 چونکہ اس قسم کی نعشیں متعدد جگہ برآمد ہوئیں اس لئے
 ان علماء کو اصحاب الکہف کے شہر اور مقام کے تعین
 میں سخت دہوکہ ہوا۔

اصحاب الکہف کا زمانہ قبل مسیح تھا یا بعد مسیح اس کے
 متعلق حافظ عماد الدین بن کثیر اپنی تفسیر میں رقمطراز ہیں۔

سکوت اختیار کیا۔ پہلے دونوں جملوں میں واؤ
 عطف نہ تھا۔ تیسرے جملہ میں وَثَابُ مِنْهُمْ كَلْبُهُمْ
 عطف کے ساتھ کہنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہی
 تعداد حقیقت میں صحیح ہے۔ اور جو فرمایا کہ قُلْ
 رَبِّيَ اعْلَمُ بَعْدَ عَجْمٍ کہہ دے ان کی گنتی میرا
 پروردگار ہی خوب جانتا ہے (سویہ اس طرف
 اشارہ ہے کہ ایسے مقامات پر علم کو اللہ ہی کے
 حوالہ کرنا زیادہ مناسب ہے کیونکہ بغیر علم اس قسم
 کی باتوں میں غور و خوض کرنا فضول ہے ہاں جب
 کسی چیز کے متعلق پوری اطلاع ہو تو اس کو
 زبان سے نکالنا چاہئے ورنہ توقف کرنا بہتر ہے۔
 خود قرآن مجید کی تصریح ہے مَا يَخْلُمُ هُمْ اِلَّا
 قَلِيلٌ (ان کی خبر نہیں رکھتے مگر تھوڑے لوگ)
 طبرانی نے عجم اوسط میں اور ابن جریر طبری نے
 اپنی تفسیر میں ہامانید صحیح حضرت ابن عباس رضی اللہ
 عنہما سے روایت کی ہے کہ میں بھی ان ہی تھوڑے
 لوگوں میں سے ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ قرار
 دیا ہے۔ اصحاب الکہف کی تعداد سات تھی، ابن
 ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا
 بیعتیہ ہی بیان نقل کیا ہے۔ ۱۷۵
 اصحاب الکہف کے نام کیا تھے۔ اس کے متعلق
 حافظ ابو حیان اندلسی رقمطراز ہیں۔
 واما اسماء فتية نوحولمان اصحاب الکہف کے
 اهل الکہف بلعجیہ نام عجمی ہیں نہ وہ اعراب کے ذریعہ
 لا متضبط بشکل منضبط ہونے میں نہ نقطوں کے ذریعہ
 ولا نقط والسندانی نیز ان کی معرفت کی سند بھی
 معرفتہا ضعیف ۱۷۵ ضعیف ہے۔
 حافظ ابن کثیر کا بھی یہی فیصلہ ہے۔
 وفي تسميتهم هذه اصحاب الکہف کہ جہاں بتائے
 الاسماء واسم کلبہم جاتے ہیں ان کے ناموں کو نہیں
 نظر ہی صحیحہ ۱۷۵ اور نیز ان کے نام کی صحت میں کثرت
 اصحاب الکہف غار میں کتنی مدت تک رہے
 اس کے متعلق قرآن مجید میں مرقوم ہے۔
 وَلَبِئْسَ اُولَئِكَ كَهْفًا هُمُ اور مدت گزری ان پر اپنی کمزوری

۱۷۵ تفسیر فتح القدیر ج ۳ ص ۲۵۰ ۱۷۵ تفسیر ابن کثیر رعاشیہ فتح البیان ج ۶ ص ۱۳۱ طبع مصر سنہ ۱۲۸۵ھ

۱۷۵ تفسیر فتح القدیر ج ۳ ص ۲۵۰ ۱۷۵ البحر المحیط ج ۶ ص ۱۰۱ ۱۷۵ تفسیر ابن کثیر رعاشیہ فتح البیان ج ۶ ص ۱۳۱

ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ مِثْنِ سُوْبِسْ اَوْرَانِ كِ اَوْرِ
 وَاَزْدَا دُوَايْسَعَا نُو تُو كِهْدِ اَشْدِيْ هِتْر جَانَا
 قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا هِيَ كِه وَه كَتِي مِتْ تِكْ هِي
 لَيْتُوَا لِهْ غَيْبِ التَّمْوِيْهِ دُوَا سْمَانِ وَرَمِيْنِ كِي سَارِيْ پُوْشِيْهِ
 وَ الْاَرْضِ - بَايْنِ جَانَا هِي -

لیکن اس کے متعلق بعض علماء کی رائے ہے
 کہ جس طرح قرآن مجید نے پہلے اصحاب الکہف کی
 تعداد کے بارے میں لوگوں کے متعدد اقوال نقل کیے
 تھے۔ اسی طرح یہاں بھی مدت بقار کے بارے
 میں لوگوں کا قول نقل کیا ہے یعنی لوگ کہتے ہیں غار
 میں تین سو برس تک رہے اور بعضوں نے اس پر نو
 برس اور بڑھادے تم کہدو اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ
 فی الحقیقت کتنی مدت گزر چکی ہے پس ان علماء کے
 خیال میں یہ قرآن کی تصریح نہیں بلکہ لوگوں کا قول
 ہے اور سیقونوں سے نقلی اقوال کا جو سلسلہ
 شروع ہوا تھا اسی سلسلہ کی یہ آخری کڑی ہے۔ سلف
 میں قتادہ اور طرف بن عبد اللہ کی یہی رائے ہے
 ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ نے حضرت عبد اللہ بن

عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انسان کسی
 آیت کی تفسیر یہ سمجھ کر کرنے لگتا ہے کہ وہ ٹھیک ہوگی
 حالانکہ وہ زمین و آسمان کے درمیان نہایت دور جگہ کے
 گزرتا ہے اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی وَ كَيْتُوَا فِيْ
 كَهْفِهِمْ اَلَّا يَهْرُدْرِ يَافِتْ كِرْنِيْ لِيْ كِه يِه لُوْگ كَتْنِيْ
 عَرَصِه رِيْ هِي۔ لوگوں نے جواب دیا میں سو تو برس آپ
 نے فرمایا اگر اتنی مدت تک رہے ہوتے تو اللہ تعالیٰ یہ
 نہ فرماتا قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَيْتُوَا لِيْ كِنِ اللّٰهُ تَعَالٰى نِيْ
 اِن لُوْگوں كَا مَقُوْلُ نَقْلِ كِيْلِيْ هِي چَانِيْ سَيَقُوْلُوْنَ
 ثَلَاثِيْ سِي رَجْمًا يَابِ الْغَيْبِ تِكْ فِرَا كِرَانِ كِي لَّا اَعْلَمِيْ
 كِي خَبْرِيْ اَوْرِ بِيْهِ فِرَا يَا كِه وَه يِه بِيْ كِي سِي كِي وَ كَيْتُوَا
 فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلَاثِيْ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَاَزْدَا دُوَايْسَعَا۔
 علامہ محمود آلوسی اپنی مشہور تفسیر روح المعانی میں
 اس روایت کو نقل کر کے فرماتے ہیں۔

واعل هذا الا يصح عن غابا حضرت جبرمت عبد اللہ بن
 الجبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ
 فقد صح عند لقول بان روایت صحیح نہیں کیونکہ ان کے ثبوت
 عدة اصحاب الکہف ہر ذکا کہ اصحاب الکہف کی تعداد

سبعة وثامنهم كلبهم سات ہوا اور آسواں ان کا کانا تھا
 انہ تعالیٰ عقب القول علاکما اللہ تعالیٰ نے اس قول کو
 بذلک بقولہ سبحانہ قل بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا قل
 رَبِّیْ اَعْلَمُ بِعِبَادِّیْ هَیْهْدِ رَبِّیْ اَعْلَمُ بِعِبَادِّیْ هَیْهْدِ رَبِّیْ اَعْلَمُ بِعِبَادِّیْ هَیْهْدِ رَبِّیْ اَعْلَمُ بِعِبَادِّیْ
 لا فرق بینہ وہیں قولہ اور قل اللہ اعلم بما یستویا کے
 تعالیٰ قل اللہ اعلم فرماتے ہیں کوئی فرق نہیں ہے قل
 بِمَا یَلْبَسُوْنَ اَلَمْ یَرَوْا هٰذَا اَعْلَمُ بِاللَّوْلِیِّ تَرٰوِدُکُمْ بِکُرْبٰتِ
 علی الرحمہ ولم یرد ذالک ہوئی اور اس سے کیوں ثابت نہیں ہوئی
 عبد الرزاق ابن جریر ابن المنذر ابن ابی
 حاتم نے قتادہ کا بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ
 بن مسعود کی قرارت میں قالوا کاللفظ آیہ یعنی
 اصنوں نے اس آیت کی قرارت اس طرح کی ہے
 قَالُوْا لَیْسُوْا نِیْ کَیْفِیْہُمْ اِس کے صاف یہ معنی ہیں کہ یہ
 لوگوں کا مقولہ ہے قتادہ کہتے ہیں تم نہیں دیکھتے کہ
 اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ ہی فرمایا قل اللہ اعلم
 بِمَا لَبَسُوْا اے حافظ ابن کثیر اس روایت کے بارے
 میں فرماتے ہیں۔

روایۃ قتادۃ قلاء ابن ابن مسعود کی قرارت کے متعلق
 مسعود منقطعتہ تھی قتادہ کی روایت منقطعہ ہے نیز قتادہ
 شاذہ بالنسبۃ الی قتادۃ جمہور کے لحاظ سے شاذ بھی ہے لہذا
 الجمہور فلا یحتمل بجا اے اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا
 علامہ محمود آلوسی لکھتے ہیں کہ ابن مسعود کی قرارت
 سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان لوگوں کا قول ہے
 جو اصحاب الکہف کے معاملہ میں بحث کر رہے تھے
 رہا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا فرمانا قل اللہ اعلم
 بِمَا لَبَسُوْا یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اصحاب الکہف کی تعداد
 کے بارے میں تیسرے قول کو بیان کر کے فرمایا اس سے
 اس قول کی تردید کا پتہ نہیں چلتا اے
 غرض اکثر مفسرین اسی کے قائل ہیں کہ اصحاب الکہف
 کے غار میں رہنے کی یہ بین سو نو برس کی مدت خود اللہ تعالیٰ
 کی بیان کی ہوئی ہے۔ امام بخاری لکھتے ہیں۔
 هٰذَا الْجَارِمْنَ اِنَّهٗ تَعَالٰی کَیْفَیْہُمْ اِس میں ان لوگوں کے تیسرے
 عَنْ قَدْرِیْہُمْ فِی الْکَیْفِ رہنے کے متعلق یہ اللہ تعالیٰ نے
 وہم الاصحہ خبر دئی اور یہی اصح ہے۔

امام ابن جریر طبری اور حافظ ابن کثیر نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ ابن کثیر رقمطراز ہیں۔

وهذا الذي قلناه عليه هم من بات كقائلين
غير واحد من علماء ابي بكر الكوفي تفسير حبي
التفسير كالمفسر غير واحد بما رواه الكوفي عن ابي
من علماء السلف والخلف خلفه.

خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے شان نزول میں جو روایت مروی ہے اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے چنانچہ ابن مردودہ نے بروایت ضحاگ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت اتری وَكَيْتُوَانِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثًا نَدَجًا تَوَكَّلَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَمِيْنُ مَوْدُوْنِمْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْذُرُوْا اللّٰهَ وَاذْرُوْا اٰسْحٰمًا اِبْنِ ابِي شَيْبَةَ اِبْنِ جُرَيْرٍ اِبْنِ مَنْزَرٍ اِبْنِ ابِي حَاتِمٍ زَخْوَدِيٍّ ضَحَّاكٍ وَمُحَمَّدِيٍّ يَحْيٰى نَقْلٌ كَيْفَ هُوَ اَصْحَابُ الْكُهْفِ كَسَطَرِحٍ اَيْكٍ دُوَسْرَتٍ ۛ اَكْرَطٌ اَوْرَاكُنْمِيٍّ هُوْنٌ اَوْرَبْحَرٍ كَسَطَرِحٍ وَهْ شَهْرٌ بَارِئٌ مِّنْكَ اِسْبَارٌ اَبْنٌ مِّنْ M

حافظ ابو جحان اندلسی فرماتے ہیں۔
والرأاة مختلفون في ان كقصون كبان كرنه من
قصه هم وكيف كان راوى مختلف من كراى كاجتماع
اجتماعهم وخر وشمه كبنكر بولوه كس طر ح شهره بار
ولم يات في الحديث بخله اس ككيفيت نه كوكى صحح
الصحيح ككيفيت ذللك حديث من آلى به اور نه قرآن
ذلا في القران الا ما من بجزان واقعات كجن كو
قص تعالى علينا من اللله تعالى نه بيان كلبه اور
قصهم ۛ كجهن كوربه.

اسی طرح اصحاب الکہف کے دائیں بائیں کرنا بدلوانے کی مدت میں بھی مختلف اقوال مذکور ہیں بعض چھ ماہ بعض ایک سال بعض نو برس بتاتے ہیں۔ مگر امام رازی تفسیر کبیر میں رقمطراز ہیں۔

هذه التقديرات لا سبيل يه مقدار من عقله نه من معلوم ك
العقل الالهى لو لفظ القران جا سكتيه نه قرآن ك الفظان
لا بدل عليه وما جا به پردلات كرتيه من اور نه كوكى صحح
خبير صحيح فكيف حديث اس كتعلق موجوده ريس
يعرف ۛ اس كا كبنكر بولوه حل سكتيه.

اصحاب الکہف کے اس مرتبہ جاننے کے بعد
یہ پتہ نہیں کہ اس کے بعد ان کی وفات ہوگئی یا یہ
زندہ رہے وفات ہوئی تو کب ہوئی۔ زندہ رہے
تو کب تک رہے یا کب تک رہیں گے۔ حافظ ابن کثیر
علامہ محمود آلوسی اور دیگر علماء کی بڑی جماعت کا
رجحان اسی طرف ہے کہ اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ
نے ان کو وفات دیدی۔ واللہ اعلم بالصواب

أَصْحَابُ قَدِّينَ۔ مدین والے۔ مدین کے لوگ
أَصْحَابُ مِصَافٍ۔ قَدِّينَ مِصَافٍ الیہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی تین بیویاں تھیں۔ سارہ، ہاجرہ
قطورا۔ مدین قطورا کے بطن سے حضرت ابراہیمؑ
کا بیٹا تھا۔ سامی قوموں کا عام قاعدہ ہے کہ وہ
اپنی آبادی اور قبیلہ کو بانی و موسس خاندان کے نام
سے موسوم کرتی ہیں۔ اسی لحاظ سے مدین کا سارا
خاندان جو آگے چل کر ایک بہت بڑا قبیلہ بن گیا تھا
جبر قبیلہ مدین بن ابراہیم کی طرف منسوب ہوا اور چنانچہ
یہ قبیلہ آباد ہوا وہ ملک مدین کہلایا۔ حضرت شعیب
علیہ السلام اول ان کی ہی طرف مبعوث ہوئے تھے اور
اسی نسل اور اسی قبیلہ سے نفع چنانچہ قرآن مجید نے

ذٰلِیْ مَدَیْنٍ اَخٰھُمْ شُعَیْبًا اور مدین کے پاس
ان کے بھائی شعیب کو بھیجا کہ کبران کے اسی نسلی
رشتہ کو واضح کیا ہے۔ اصحاب مدین کا ذکر قرآن مجید
میں سورہ اعراف ۱۷۸ و ۱۷۹ اور سورہ ہود ۶۱
اور سورہ عنکبوت ۲۷ میں قدرے تفصیل سے
آیا ہے اور سورہ توبہ ۱۰۱ اور سورہ حج ۲۷ میں

صرف معذب اور گنہگار قوموں کی فہرست میں ان
کا نام بتانے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اصحاب مدین اور
اصحاب الایکہ آیا ایک ہی قوم ہیں یا دو جدا گانہ قومیں
اس کے متعلق اصحاب الایکہ کے ضمن میں تفصیلی
بحث سپر و قلم کی جا چکی ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے
ملاحظہ ہو اصحاب الایکہ، شعیب، مدین) ۱۷۸

أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ۔ کبختی والے۔ بامیں والے
أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مِصَافٍ الْمَشْأَمَةِ مِصَافٍ الیہ یہی لوگ
ہیں جن کو دوسری جگہ قرآن مجید میں اصحاب الشمال
کہا گیا ہے (تفصیل کے لئے دیکھو اصحاب الشمال،
اور مشم) ۱۷۹

أَصْحَابُ مُوسَىٰ۔ موسیٰ کے لوگ۔ **أَصْحَابُ**
مِصَافٍ مُّوسَىٰ مِصَافٍ الیہ۔ یہ وہی نبی اسرائیل

ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مصر سے نکل کر چلے تھے اور بحرِ قزح کے کنارہ پہنچ کر اس کو پار کرنے کی فکر کر رہے تھے کہ دورے فرعون لشکر لے کر آتا ہوا دکھائی دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وحی الہی کے مطابق عصا کو دریا پر مارا پانی تھا بہت گہرا۔ بارہ جگہ سے پھٹ کر خشک راستے بن گئے جن میں سے بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے الگ الگ گزے اور زنج میں پانی کے پار کھڑے ہو گئے۔ عبد بن حمید اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصحابِ موسیٰ جنہوں نے مندر کو پار کیا بارہ اسباط تھے اور ہر بڑے میں بارہ ہزار انسان تھے جو سب کے سب اولاد یعقوب علیہ السلام سے تھے۔ ۱۹

أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ۔ داہنے والے بڑے

نصیب والے۔ اصحابِ الميمنۃ مضاف الیہ۔ یہ وہ خوش نصیب انسان ہیں جن کو عہدِ اہلست کے دن حضرت آدم علیہ السلام کے داہنے پہلو سے نکالا گیا تھا۔ جو روزِ حشر عرشِ الہی کے داہنی جانب

ہوں گے، ان کا اعمال نامہ ان کے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا اور فرشتے ان کو داہنی طرف سے لیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج میں دیکھا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی داہنی طرف دیکھ کر کہتے ہیں۔ سو حضرت آدم علیہ السلام ان ہی خوش نصیب اور مبارک لوگوں کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔ دوسری جگہ قرآن مجید میں انہیں کو اصحابِ الیمین کہا گیا ہے۔ ۲۰

أَصْحَابُ النَّارِ۔ دوزخ کے رہنے والے۔ دوزخ

والے۔ اصحابِ النار مضاف الیہ۔ آیت شریفہ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً

اصحابِ النار دوزخ کے داروغہ مراد میں اس لئے یہاں اصحابِ النار کا ترجمہ دوزخ پر داروغہ کرنا چاہی

اصل میں اصحابِ النار کے لفظی معنی ہیں دوزخ والے

دوزخوں کو دوزخ میں رہنے کی وجہ سے اور دوزخ کے فرشتوں کو دوزخ کے داروغہ ہونے کی وجہ سے

دوزخ والے کہا گیا۔ قرآن مجید میں ان فرشتوں

کی تعداد جو دوزخ پر مقرر ہوں گے انہیں مذکور ہی

جس کے معنی صدقہ دینے اور خیرات کرنے کے ہیں۔

مضارع کا صیغہ واحد حکم ہے

اَصْرًا۔ بھاری بوجھ، اہل میں اَصْر کے معنی اس بوجھ

کے ہیں جو اپنے اٹھانے والے کو چلنے سے روک رکھے

یہاں مراد تکلیفِ ثاقہ اور سخت و دشوار امور سے ہے

اَصْرًا میں پھیروں گا۔ (ضَرْب) صَرْف سے

جس کے معنی کسی شے کو ایک حالت سے دوسری حالت

کی طرف پھیر دینے یا ایک شے کو کسی دوسری شے سے

بدل دینے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد حکم ہے

اَصْرًا۔ ہٹا دے، پھیر دے۔ صَرْف سے امر

ماضی کا صیغہ واحد مذکر ہے

اَصْرًا وَا۔ انہوں نے ضد کی۔ انہوں نے اصرار کیا

اَصْرًا سے جس کے معنی کسی چیز پر سختی کے ساتھ جے

رہنے اور مصر ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر

غائب ہے۔

اَصْرًا۔ ان کے بوجھ۔ اَصْرًا مضارع ضمیر جمع

مذکر غائب مضاف الیہ۔ یہاں مراد ان سخت احکام

سے جو یہودیوں پر تھے۔

اَصْرًا۔ میرا عہد۔ اَصْرًا مضافی ضمیر واحد حکم

اَصْرًا اَصْرًا اَصْرًا اَصْرًا اَصْرًا اَصْرًا اَصْرًا اَصْرًا اَصْرًا اَصْرًا

اَصْرًا اَصْرًا اَصْرًا اَصْرًا اَصْرًا اَصْرًا اَصْرًا اَصْرًا اَصْرًا اَصْرًا

اَصْحَابُ الْيَمِينِ۔ دائیں طرف والے۔ اَصْحَابُ

مضاف الْيَمِينِ مضاف الیہ۔ ان کو ہی دوسری

جگہ قرآن مجید میں اصحاب الیمینہ کہا گیا ہے ردیکھو

اصحاب الیمینہ ہے

اَصْحَابِهِمْ۔ ان کے ساتھی۔ اَصْحَابُ صَاحِبٍ

کی جمع جس کے معنی رفیق اور ساتھی کے ہیں مضاف ہُم

ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ہے

اِصْدَاقٌ۔ تو کھول کر سنا دے (فَتْح) صَدَّعٌ

سے۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر اصل میں صَدَّعٌ

کے معنی کسی نھوں جسم مثلاً لوہا یا ٹیٹھ وغیرہ میں ٹنگا

پڑ جانے اور اس کے شق ہو جانے کے ہیں۔ گویا کھل

جانا اس کے مفہوم میں داخل ہے اسی اعتبار سے

کسی بات کے کھلم کھلا کہنے کے معنی میں بھی اس کا

استعمال ہوتا ہے اور یہاں بھی معنی مراد ہیں۔ پہلا۔

اَصْدَاقٌ۔ زیادہ بچا صَدَّقْتُ سے جس کے معنی

بچا ہونے کے ہیں۔ فعل التفضیل کا صیغہ ہے

اَصْدَاقٌ۔ میں خیرت کروں۔ تَصَدَّقْتُ سے کہ

کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب کہ ضمیر

جمع مذکر حاضر ہے۔

أَصْلٍ - جُزْءُ أَصْلٍ جمع ہے۔

أَصْلًا بِيَكْمُ - تمہاری پشتیں۔ أَصْلَابٌ صُلْبٌ

کی جمع جس کے معنی پشت کی ہڈی کے ہیں مضاف

ہے کہ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔

إِصْلَاحٌ - سنوارنا۔ صلح کرانا۔ برون افعال مصدر

ہے۔

إِصْلَاحِهَا - اس کی اصلاح۔ إِصْلَاحٌ مضاف

ہا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔

أَصْلِبَنَّكُمْ - میں تم کو سولی پر چڑھاؤں گا أَصْلِبَنَّ

تَصْلِبَنَّ سے جس کے معنی سولی دینے کے ہیں مضارع

بانوں تاکید کا صیغہ واحد مکمل۔ کہ ضمیر جمع مذکر

حاضر ہے۔

أَصْلِحْ - اس نے صلح کرادی۔ اس نے اصلاح کی۔

وہ سنور گیا۔ نیک ہو گیا۔ إِصْلَاحٌ سے ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب ہے۔

أَصْلِحْ - تو اصلاح کرتو نیک بناوے۔ إِصْلَاحٌ سے

امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔

أَصْلِحْنَا - ان دونوں نے اپنی اصلاح کر لی۔

إِصْلَاحٌ سے ماضی کا صیغہ ثننیہ مذکر غائب ہے۔

أَصْلَحْنَا - ہم نے اچھا کر دیا۔ ہم نے درست کر دیا۔

إِصْلَاحٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مکمل ہے۔

أَصْلَحُوا - انہوں نے اپنے کام کو درست کیا۔

انہوں نے نیک کام کئے۔ انہوں نے اپنی اصلاح

کی۔ وہ سنور گئے۔ إِصْلَاحٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر

غائب ہے۔

أَصْلِحُوا - تم صلح کرو۔ تم صلح کرادو۔ تم ملاپ کرادو

إِصْلَاحٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔

إِصْلَوْهَا - اس میں جا پڑو۔ اس کے اندر چلے جاؤ۔

رَمَعٌ إِصْلَوْ أَصْلَى سے جس کے معنی آگ میں جلتے

اور اس میں جا پڑنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہا

ضمیر واحد مؤنث غائب ہے۔

أَصْلِحْهَا - اس کی جز۔ أَصْلٌ مضاف ہا ضمیر

واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔

أَصْلِحْ - میں اس کو آگ میں ڈالوں گا۔ أَصْلَى

إِصْلَاحٌ سے جس کے معنی آگ میں ڈالنے کے ہیں مضارع

کا صیغہ واحد مکمل۔ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔

أَصْنَامٌ - بہرہ صم سے جس کے معنی بہرا ہونے کے ہیں

صفت مشبہ کا صیغہ۔ ۲۱

أَصْنَامٌ - ان کو بہرا کر دیا۔ أَصَمَّ، إِصْمَامٌ سے جس

کے معنی بہرا کر دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر

غائب ہم ضمیر جمع مذکر غائب۔ ۲۲

أَصْنَامٌ بت، مورت، ہر وہ چیز جس کو خدا کے سوا

پوجا جائے۔ صَمٌّ کی جمع ہے، أَصْنَامٌ ہے

أَصْنَامُكُمْ تمہارے بت۔ أَصْنَامٌ مضاف کُم

ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے

لَا صُنْعَ - تو بنا، تو درست کر (فَتْحٌ) صَنَعٌ جس

کے معنی کسی کام کے درست کرنے اور بنانے کے ہیں

امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے

أَصْوَاتٌ آوازیں، صَوْتُ کی جمع جس کے معنی

آواز کے ہیں۔ ۲۳

أَصْوَاتُكُمْ تمہاری آوازیں۔ أَصْوَاتٌ مضاف

کُم ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے

أَصْوَاتُهُمْ ان کی آوازیں۔ أَصْوَاتٌ مضاف

ہم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ہے

أَصْوَابُهَا ان کی اون۔ أَصْوَابٌ، صَوْتُ کی

جمع جس کے معنی اون کے ہیں۔ أَصْوَابٌ مضاف

ہا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ جس کا ترجمہ

النعام کی طرف راجع ہونے کے سبب سے (ان سے)

کیا گیا ہے۔ ۲۴

أَصُولُهَا اس کی جڑیں اصولِ اَصْلٌ کی جڑ

ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ۔ ۲۵

أَصِيبٌ - میں پہنچاتا ہوں۔ وَالتا ہوں۔ إِصَابَةٌ

سے جس کے معنی پہنچانے اور لا ڈالنے کے ہیں مضارع

کا صیغہ واحد منکلم ہے

أَصِيلًا - شام، عصر و مغرب کے درمیانی وقت کو کہتے

ہیں۔ ۲۶، ۲۷، ۲۸

فصل لصاد المعجمة

أَضَاءٌ اس نے روشن کیا۔ إِضَاءَةٌ سے جس کے معنی

روشن کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے

أَضَاءَتْ اس نے روشن کر دیا۔ إِضَاءَةٌ سے ماضی

کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے

أَضَاعُوا وہ کھو بیٹھے۔ انہوں نے ضائع کر دیا۔

إِضَاعَةٌ سے جس کے معنی کھودینے اور ضائع کر دینے کے

ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب. ۱۲

أَضْرَبَكَ. اس نے ہنسیا۔ اِضْعَاكُ سے جس کے

معنی ہنسانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۳

اَضْرَبْتُ. تو مار۔ تو بناوے۔ تو بیان کر۔ ضَرْبٌ سے

امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اصل میں ضَرْبٌ کے معنی

کسی چیز کے دوسری چیز پر واقع کرنے کے ہیں۔ چونکہ اس

کی صورت میں مختلف ہیں اس لئے مختلف محل پر اس کے

مختلف معانی آتے ہیں۔ کہیں مارنے کے، کہیں

ڈال دینے کے، کہیں چلنے کے، کہیں بیان کرنے کے

اور کہیں تھپک دینے کے غرض ہر موقع اور محل پر اس کے

مناسب ترجمہ ہونا چاہئے۔ بشرطیکہ اصل معنی ملحوظ رہے

چونکہ چلنے میں زمین پر پیر پڑتے ہیں اس لئے ضَرْبٌ

فِي الْأَرْضِ میں ضَرْبٌ کے معنی زمین پر چلنے کے

ہوں گے کسی چیز کا اس طرح ذکر کرنا کہ اس کا اثر

دوسری چیز پر پڑے اس کا نام ضَرْبٌ الْمَثَلِ ہے۔

اس لئے جب مَثَلٌ کے ساتھ ضَرْبٌ کا استعمال ہو تو

اس کے معنی بیان کرنے کے آئیں گے۔ آیت شریفہ

فَأَضْرَبَ لَهِمُّ طَيْرٌ يُعَاثِي الْبَحْرَ يَبْسُ (تو ان کے کو

سند میں خشک راستہ بناوے) میں چونکہ طَيْرٌ

راستہ) کو تھما (سند) پر واقع کیا جا رہا ہے اس لئے

یہاں اِضْرَبٌ کا ترجمہ بناوے۔ تیار کر دوے یا ڈال دوے

کرنا چاہئے۔ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳

اَضْرَبُوا۔ تم مارو۔ تم کا تو۔ ضَرْبٌ سے ماضی کا صیغہ

جمع مذکر حاضر ۱۴

اَضْرَبُوا۔ اس پر مارو۔ اس میں ضمیر واحد مذکر

غائب ہے۔ ۱۵

اَضْرَبُوهُنَّ۔ ان (عورتوں) کو مارو۔ اس میں

هُنَّ ضمیر جمع مونث غائب ہے جو عورتوں کی طرف

راجع ہے۔ اگر بیویوں سے سرکشی اور بد خوئی کا ڈر اور

اندیشہ ہو تو یہ نہ چاہئے کہ فوراً دل برداشتہ ہو کر قطع

تعلق کر لیا جائے بلکہ پہلے ان کو نرمی اور محبت سے سمجھایا

جائے اور نصیحت کی جائے اگر اس پر بھی وہ سرکشی سے

باز آئیں تو خواہ گاہ میں ان سے الگ رہنا چاہئے اور

اگر اب بھی نہ مانیں تو بطور تنبیہ کے مارنے کا بھی حکم ہے

لیکن نہ اس قدر کہ اس کا نشان باقی رہے یا ہڈی ٹوٹ

جائے۔ یاد رہے مارنا پستینا آخری درجہ ہے۔ اور جب

دو نا فرمانی اور بد خوئی سے باز آجائیں اور ظاہر مطیع

ہو جائیں تو خواہ مخواہ ان کو مزہم بنانے کے لئے نہیں

نہیں دھونڈنی چاہئیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا

چاہئے۔ ۱۱

أَصْطَرَّ - وہ بے اختیار کیا گیا۔ وہ لاجار کیا گیا۔

إِصْطِرَّازٌ - ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب

إِصْطِرَّازٌ کے معنی اہل میں انسان کو کسی ضرر رساں

چیز پر مجبور کرنے کے ہیں۔ عام طور پر اس کا استعمال

انسان کو کسی ایسے امر پر مجبور کرنے کے لئے ہوتا ہے

کہ جس کو وہ ناپسند کرتا ہو۔ اضطراب کی دو شکلیں ہیں

ایک یہ کہ کسی خارجی سبب کی بنا پر ہو پھر اس کی بھی

دوسو تیس میں اول یہ کہ انسان کو کسی امر پر اس ٹو

سے مجبور کیا جائے کہ اس امر کے نہ ہونے کی صورت

میں اس کو قتل کیا جائے یا قتل کی دھمکی دی جائے

یا اس کا کوئی عضو پیکار کر دیا جائے یا بیکار کرنے کی

دھمکی دی جائے۔ دوم یہ کہ زبردستی پکڑ کر اس کو

کام لیا جائے۔ آیہ شریفہ ثُمَّ أَصْطَرَّ إِلَىٰ عَذَابِ

النَّارِ پھر اس کو دوزخ کے عذاب میں جبر بلاؤنگلی

میں اضطراب کی ہی آخری صورت مراد ہے۔ دوسری

شکل یہ ہے کہ اضطراب کی داخلی سبب کی بنا پر ہو جی

ایسی قوت کے غلبہ کی وجہ سے کہ اگر اس کی مدافعت

کی جائے تو ہلاکت واقع ہو۔ جیسے بھوک سے بیتاب

ہو کر کسی حرام چیز کے کھانے پر مجبور ہونا آیت شریفہ

فَمَنْ أَصْطَرَّ غَيْرَ مَا غَوَىٰ وَلَا عَلَا فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

دیکھو کوئی بے اختیار ہو جائے نہ تو نافرمانی کرے اور

نہ زیادتی تو اس پر کچھ گناہ نہیں) اس میں دونوں طرح

کا اضطراب داخل ہے یعنی یہ کہ انسان کسی ایسی جگہ

ہو جہاں اس کو بجز کسی حرام چیز کے اور کچھ کھانے

پینے کو تیل سکے اور وہ بھوک یا پیاس کی شدت سے

قریب بہلاکت ہو یا یہ کہ رزق حلال موجود ہے مگر

وہ حرام چیز کے کھانے یا پینے پر اس لئے مجبور ہے

کہ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اس کو ہلاک کر دیا جائے گا یا

اس کا کوئی عضو ضائع کر دیا جائے گا۔ ۱۲

۱۲

أَصْطَرَّ زَمْرًا - تم مجبور کئے گئے۔ إِصْطِرَّازٌ

ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ۱۳

أَصْطَرَّوْا - میں اس کو مجبور کروں گا۔ أَصْطَرَّ

إِصْطِرَّازٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم ضمیر

واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو أَصْطَرَّ) ۱۴

أَصْعَاقًا - کسی گناہ کو دہونے پر دونا۔ ضِعْفٌ کی جمع

جس کے معنی دگنے کے آتے ہیں۔ یہ بھی نصف اور

زواج کی طرح سے الفاظ تضاف میں سے ہے کہ

جن میں سے کسی ایک کا وجود دوسرے کے وجود کا

مقتضی ہوتا ہے۔ پٹ پٹ

أَضْعَفُ۔ زیادہ کمزور۔ ضَعْفٌ سے جس کے

معنی کمزور ہونے کے ہیں افعال تفضیل کا صیغہ پٹ پٹ

أَضْعَاثُ أَحْلَامٍ۔ خیالی خواب، پریشان

خواب، أَضْعَاثُ ضِعْفٌ کی جمع جس کے معنی

سینکوں کے منٹے یا لکڑیوں کے گٹھر کے آتے ہیں۔

اور أَحْلَامٌ حُلْمٌ کی جمع ہے جس کے معنی خواب

دیکھنے کے ہیں چونکہ سینکوں کے منٹے یا لکڑیوں کے

گٹھر میں بری بھلی ہر طرح کی سینکیں یا لکڑیاں ملی جلی

ہوتی ہیں اس لیے خواب پریشان یا طح طرح کے

خیالی خواب کو اضغاث احلام کہتے ہیں اضغاث

مضاف أَحْلَامٌ مضاف الیہ۔ پٹ پٹ

أَضْعَانَكُمْ۔ تمہارے دل کی خفلیاں۔ أَضْعَانٌ

ضِعْفٌ کی جمع جس کے معنی سخت کینہ اور دل کی

خفلی کے آتے ہیں أَضْعَانٌ مضاف لَمْ ضَمِيرٌ

جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ پٹ

أَضْعَانَهُمْ۔ ان کے کینے۔ أَضْعَانٌ مضاف

لَمْ ضَمِيرٌ جمع مذکر غائب مضاف الیہ پٹ

أَضَلَّ۔ اس نے گمراہ کیا۔ اس نے بہکا یا۔ اس نے

بھٹکایا۔ اس نے کھو دیا۔ إِضْلالٌ سے جس کے

معنی گمراہ کرنے اور سیدھے راستے سے ہٹانے کے ہیں

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ یاد ہے اس لفظ

کا استعمال جب اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگا تو اس کی

دو صورتیں ہوں گی۔ ایک یہ کہ اس اضلال کا سبب

ضلال بنا۔ بایں طور کہ کسی شخص نے گمراہی اختیار کی

بدینہ وجہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اس پر گمراہی اور

ضلال کا حکم لگایا اور آخرت میں جنت کے راستے

سے دوزخ کے راستے کی طرف اس کو ہٹا دیا۔

دوسری صورت اضلال الہی کی یہ ہے کہ خالق کا ناسخ

نے جلتِ انسانی ایک خاص ہیئت اور وضع کی

بنائی ہے جب انسان کسی اچھے یا برے راستے کو

اختیار کر لیتا ہے تو پھر وہی راستہ اس کو مرغوب و

محبوب ہوتا ہے جس کو وہ کسی طرح نہیں چھوڑتا بلکہ

وہ اس کی طبیعت و خو بنجاتا ہے۔ اسی اعتبار سے

کہا گیا ہے الْعِلَّةُ طَبَعٌ ثَانِيٌ چُونکہ انسان میں

أَصْلُهُ اس کو بے راہ کر دیا۔ أَصْلٌ صیغہ ماضی ة

ضمیر واحد مذکر غائب ہے

أَصْلَهُمْ ان کو بہکایا۔ اس میں ہم ضمیر جمع مذکر غائب ہے

أَضْمَمْتُ تو ملائے (تَضَمَّ) ضَمُّ سے جس کے معنی ملائے

کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے

أَضِيعُ میں ضائع کرتا ہوں۔ میں ضائع کروں گا۔

إِضَاعَةٌ جس کے معنی ضائع کرنے کے ہیں مضارع

کا صیغہ واحد مکمل ہے

أَطْرَافٌ حصے۔ طَرَفٌ کی جمع جس کے معنی

کسی شے کے حصہ اور اس کی جانب اور کنارے کے

آتے ہیں۔ ہے

أَطْرَافِيهَا اس کے کنارے۔ أَطْرَافٍ مضاف ہا

ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ۔ ہے

أَطْرَحُوهُ اس کو پھینک دو۔ (رَفَعُوا) اِطْرَحُوا۔

طَرَحٌ جس کے معنی پھینک دینے اور دوڑوانے کے ہیں

امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ة ضمیر واحد مذکر غائب ہے

أَطْعَمُوا کھانا دینا۔ کھانا کھلانا۔ بَرَزْنَ إِفْعَالٌ

مصدر ہے۔ ہے ہے ہے

أَطَعْتُمْ تم نے حکم مانا۔ تم نے اطاعت کی۔ إِطَاعَةٌ

سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے

أَطَعْتُمْ وَهُمْ تم نے ان کا کہا مانا۔ تم نے ان کی

اطاعت کی۔ أَطَعْتُمُ الْإِطَاعَةَ ماضی کا صیغہ

جمع مذکر حاضر۔ اصل صیغہ أَطَعْتُمْ ہی ہے اس میں و

اشباع کا ہے۔ ضمیر جمع مذکر غائب ہے ہے

أَطَعُوا تم کھلاؤ۔ اِطْعَامٌ سے۔ امر کا صیغہ جمع مذکر

حاضر ہے

أَطَعَمَهُ اس کو کھلایا۔ أَطَعَمَ اِطْعَامٌ سے ماضی کا

فصل الطاء المهملة

أَطَاعَ اس نے حکم مانا۔ إِطَاعَةٌ سے جس کے معنی

حکم ماننے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔

فرمانبرداری خواہ زندہ کی ہو یا مردہ کی۔ عربی لغت میں

دونوں اطاعت کے معنی میں داخل ہیں۔ ہے

أَطَاعُونَا انہوں نے ہماری اطاعت کی۔ انہوں

نے ہمارا حکم مانا۔ أَطَاعُوا اِطَاعَةَ سے ماضی کا صیغہ

جمع مذکر غائب نا ضمیر جمع مکمل ہے

أَطَاعُوهُ انہوں نے اس کا کہا مانا۔ انہوں نے

اس کی اطاعت کی۔ اس میں ة ضمیر واحد مذکر غائب ہے

أَطْفَاهَا. اس کو بجا دیا۔ اَطْفَالًا اَطْفَاءً سے جس کے

معنی بجا دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب

ہا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے۔

أَطْلَعَهُ. اس نے جھانکا۔ وہ مطلع ہوا۔ اِطْلَاعًا سے

جس کے معنی جھانکنے اور مطلع ہونے کے ہیں ماضی کا

صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔

أَطَّلِعُ. میں جھانکوں۔ میں مطلع ہوں۔ اِطْلَاعًا سے

مضارع کا صیغہ واحد متکلم ہے۔

أَطَّلَعْتُ. تو نے جھانکا۔ اِطْلَاعًا سے ماضی کا

صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔

إِطْمَانًا. وہ قائم ہو گیا، وہ مطمئن ہو گیا۔ اِطْمِينَانًا سے

جس کے معنی سکون حاصل ہونے کے ہیں۔ ماضی کا

صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔

إِطْمَأْنَنْتُمْ. تم مطمئن ہوئے۔ اِطْمِينَانًا سے۔ ماضی

کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔

إِطْمَأْنَنُوا. وہ مطمئن ہو گئے۔ اِطْمِينَانًا سے ماضی

کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔

إِطْمِسْ. تو ٹھنڈے ہو۔ اِطْمِسًا سے جس کے معنی محو کرنے

اور ٹھنڈے کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔

صیغہ واحد مذکر غائب کا ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔

أَطْعَمَهُمْ۔ ان کو کھانا دیا۔ اس میں هُمْ ضمیر

جمع مذکر غائب ہے۔

أَطِيعَنَّ. تم اطاعت میں رہو۔ تم حکم مانو۔ اِطَاعَةً

سے۔ امر کا صیغہ جمع مؤنث حاضر ہے۔

أَطَعْنَا. ہم نے حکم مانا۔ ہم نے اطاعت کی۔ اِطَاعَةً

سے۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہے۔

أَطَعْنَكُمْ. ان (عورتوں) نے تمہارا کہا مانا۔ اَطَعْنَ

اِطَاعَةً سے ماضی کا صیغہ جمع مؤنث غائب کہ ضمیر

جمع مذکر حاضر ہے۔

أَطْعَى. زیادہ شہر بہت سرکش طغیان سے جس

کے معنی نافرمانی میں حد سے زیادہ بڑھ جانے کے ہیں

فعل التفضیل کا صیغہ ہے۔

أَطْعَيْتُهُ. میں نے اس کو شرارت میں ڈالا۔ اَطْعَيْتُهُ

اِطْعَاءً سے جس کے معنی شرارت اور سرکشی میں ڈالنے

کے آتے ہیں ماضی کا صیغہ واحد متکلم ضمیر واحد مذکر

غائب ہے۔

أَطْفَالٌ۔ لڑکے۔ طِفْلٌ کی جمع بچہ میں جب تک

نعومت و تازگی موجود رہی وہ طفل ہی کہلائیگا۔

اَطْمَعُ میں توقع رکھتا ہوں۔ طَمَعٌ سے۔ جس کے معنی کسی چیز کی طرف جی چاہنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم مہل۔

اَطْوَارًا۔ طرَحَ طَرَحًا۔ طَوَّرَ لَکِی حَجَّ جَس کے معنی

حد اور اندازہ کے آتے ہیں اَطْوَارًا کے معنی طرح طرح

کی شکل و صورت کے بھی ہو سکتے ہیں اور یہ بھی کہ انسان

نے ہاں کے پیرت میں جو طرح طرح کے رنگ بدلے

ہیں یعنی نطفہ، علقہ، مضغہ پھر جیتا جاگتا انسان اور

پھر پیدائش سے لے کر موت تک آدمی بننے اور اور

اور اطوار سے گزرتا ہے ۱۱

اَطْفَرُوْا بہت پاکیزہ زیادہ پاک۔ طَهَّرَ لَکِی سے جس کے

معنی پاک ہونے کے ہیں افعال التفضیل کا صیغہ

طہارت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک طہارت جسم دوسری

طہارت نفس ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

اَطْفَرُوْا۔ خوب پاک ہو۔ تَطَهَّرُوْا سے جس کے معنی

خوب پاک ہونے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اَطْفَرُوْا اس میں تَطَهَّرُوْا اتنا تا اور طہارتوں

کے قریب المخرج ہونے کی وجہ سے تاکہ طہارتیں ادغام

کر دیا گیا اور اب تہا میں مہزہ وصل لائی گئی تو اَطْفَرُوْا

بن گیا۔ تَطَهَّرُوْا میں چونکہ طہارت میں تکلف یعنی اہتمام

کے معنی ملحوظ ہیں۔ اس لئے اَطْفَرُوْا کے جس حصہ تک

پانی بغیر ضرر کے پہنچ سکتا ہو پہنچانا ضروری ہے یہاں تک

کہ اگر ناخن میں آنا لگا رہ گیا اور خشکی باقی رہ گئی تو غسل

نہیں ہوا۔ اسی بنا پر امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد، زفر،

یث بن سعد، سفیان ثوری، غسل میں گلی کرنے اور

ناگ میں پانی ڈالنے کو بھی فرض کہتے ہیں۔ ۱۱

اَطْيَرْنَا۔ ہم نے بدفالی لی۔ ہم نے منحوس سمجھا۔

اَطْيَرْنَا اَطْيَرْنَا سے جس کے معنی اصل میں تو پرندوں

سے بدفالی لینے کے ہیں مگر پھر اس کا استعمال ہر بدفالی کے

لئے ہونے لگا۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب نا ضمیر

جمع مکمل اَطْيَرْنَا اصل میں تَطْيَرْنَا تھا تاہم کاطا میں

ادغام کیا اور مہزہ وصل شروع میں لائی گئی۔ ۱۱

اَطِيعُوا تم اطاعت کرو تم حکم مانو۔ اِطَاعَةٌ سے

امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

اَطِيعُونَ میری اطاعت کرو میرا کہا مانو اس میں

ن وقایہ کاوری ضمیر و ملحقہ مذکور ہے۔ ۱۱

۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

فصل لطاء المعجمة

أَظْفَرَ كَمْ - اس نے تم کو کامیاب کیا۔ أَظْفَرَ -
إِظْفَارٌ سے جس کے معنی کامیاب بنانے اور فیروز مند
کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب کُھضمیر
جمع مذکر حاضر ۱۱

أَظْلَمَ - زیادہ ظالم۔ ظَلَمَ سے جس کے معنی حق سے
تجاوز کرنے کے ہیں۔ انعل التفضیل کا صیغہ (مزیئہ) تفعلیل
کے لئے دیکھو ظَلَمَ ۱۱ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵

أَظْلَمَ - اس نے اندھیرا کیا۔ وہ اندھیرے میں ہو گیا
إِظْلَامٌ سے جس کے معنی اندھیرا کرنے اور اندھیرے میں
بھنس جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۶
أَظُنُّ - میں خیال کرتا ہوں، میں سمجھتا ہوں (نَصَرَ)
ظَنُّ سے مضارع کا صیغہ واحد مکمل ظَنُّ کے معنی اس
اعتقاد راجح کے ہیں جس میں اس کے خلاف ظہور پذیر
ہونے کا ہی احتمال موجود ہو یہ کسی شک اور کسی یقین
کے معنی میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵

أَظُنُّكَ میں تجھ کو سمجھتا ہوں۔ میں تجھ کو خیال کرتا

ہوں۔ اس میں لُضمیر واحد مذکر حاضر ہے۔ ۱۶
أَظُنُّہُ میں اس کو خیال کرتا ہوں۔ میں اس کو سمجھتا
ہوں۔ اس میں لُضمیر واحد مذکر غائب ہے ۱۶ ۱۷
أَظْهَرَ كَمْ - اس کو ظاہر کر دیا۔ أَظْهَرَ أَظْهَارٌ سے
جس کے معنی ظاہر کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد
مذکر غائب لُضمیر واحد مذکر غائب ۱۷

فصل لعین المهملة

أَعَانَهُ - اس کی مدد کی - اس کا ساتھ دیا -

أَعَانَ (عَانَ) سے جس کے معنی مدد کرنے کے ہیں ماضی
کا صیغہ واحد مذکر غائب لُضمیر واحد مذکر غائب ۱۶
أَعْبَدُ - میں بندگی کروں۔ میں عبادت کرتا ہوں
(نَصَرَ) عِبَادَةٌ اور عِبَادَةٌ سے جس کے معنی بندگی
کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مکمل۔ واضح
رہے کہ عِبَادَةٌ میں عِبَادَةٌ سے زیادہ بلاغت ہے
۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵

أَعْبُدُ - تو بندگی کے جا۔ عِبَادَةٌ سے امر کا صیغہ
واحد مذکر حاضر۔ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵

أَعْبُدُنِي - میری بندگی کر۔ اس میں ن وقایا اور

ی ضمیر واحد متکلم ہے۔

عَبْدٌ وَآتَمَّ بَدَنِي كَرُو عِبَادَةً أَمْرًا كَصَيْغَةِ

جمع مذکر حاضر پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ

د ر پ

عَبْدٌ وَآتَمَّ بَدَنِي كَرُو عِبَادَةً أَمْرًا كَصَيْغَةِ

ی ضمیر واحد متکلم مفعول متبوع ہے۔

عَبْدٌ وَآتَمَّ بَدَنِي كَرُو عِبَادَةً أَمْرًا كَصَيْغَةِ

نا صند مذکر غائب ہے۔

عَبْدٌ وَآتَمَّ بَدَنِي كَرُو عِبَادَةً أَمْرًا كَصَيْغَةِ

امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ضمیر واحد مذکر غائب

پ پ پ

اعْتَابُوا - تم عبرت پکڑو۔ اِعْتَابُوا أَمْرًا كَصَيْغَةِ

جمع مذکر حاضر کسی حالت سے اس طرح عبرت پکڑنا

کو مشابہ چیز کی معرفت سے ضمیر شاہد تک رسائی حاصل

ہو جائے اعتبار کہلاتا ہے۔ چونکہ قیاس بھی اعتبار کی

ایک صنف ہے اس لئے ظاہر آیت سے ضرورت

کے وقت احکام حوادث میں قیاس کے استعمال کا

واجب ہونا معلوم ہوتا ہے۔ قیاس شرعی کی محبت علماء

نے اسی آیت سے استنباط کی ہے۔

اعْتَدْتُ - اس عورت نے تیار کی اِعْتَادٌ كَرُو جِسْمِي

معنی تیار کرنے کے ہیں باضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب

اعْتَدْتُ نَأْمًا - ہم نے تیار کر رکھا ہے۔ اِعْتَادٌ كَرُو جِسْمِي

صیغہ جمع مکمل پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ

پ پ

اعْتَدْتُ وَآتَمَّ بَدَنِي كَرُو عِبَادَةً أَمْرًا كَصَيْغَةِ

معنی حق سے تجاوز کرنے کے ہیں باضی کا صیغہ جمع مذکر

غائب۔

اعْتَدْتُ وَآتَمَّ بَدَنِي كَرُو عِبَادَةً أَمْرًا كَصَيْغَةِ

جمع مذکر حاضر

اعْتَدْتُ - اس نے زیادتی کی۔ اِعْتَادٌ كَرُو جِسْمِي

کا صیغہ واحد مذکر غائب

اعْتَدْتُ يِنَاءً - ہم نے زیادتی کی۔ اِعْتَادٌ كَرُو جِسْمِي

کا صیغہ جمع متکلم

اعْتَرَفْنَا - ہم قائل ہو گئے۔ ہم نے اقرار کر لیا۔

اعْتَرَا فُؤُؤً كَرُو جِسْمِي

کا صیغہ جمع متکلم اول میں اعتراف گناہ کی معرفت

کے اظہار کا نام ہے۔

اعْتَرَفُوا - انہوں نے اقرار کیا۔ وہ قائل ہو گئے

جس کے معنی بلا طلب مطلع کرنے کے ہیں۔ ماضی کا

صیغہ جمع منکرم ہے

أَعْجَازٌ - جزیرے۔ عجز کی جمع جس کے معنی جسم

کے پچھلے حصے کے آتے ہیں اور رختوں کا چونکہ پھللا

جڑی ہے اس اعتبار سے اعجاز نخل کے معنی

درختوں کی جڑوں کے ہیں۔ ہے ہے

أَعْجَبَ - اس کو خوش لگا۔ اس کو بھایا۔ اعجاب سے

جس کے اصلی معنی اپنے میں ڈلنے کے ہیں اور مجازاً

بھانے اور خوش لگنے کے معنی میں بھی اس کا استعمال ہوتا

ہے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے

أَعْجَبْتُمْ - وہ تم کو بھائی۔ وہ تم کو بھلی لگی۔ اعجبت

اعجاب سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب

کہ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے

أَعْجَبْتُكَ - وہ تجھ کو بھایا تجھے بھلا معلوم ہوا۔ اعجب

صیغہ ماضی کا ضمیر واحد مذکر حاضر ہے

أَعْجَبَكُمْ - وہ تم کو بھایا۔ وہ تم کو بھلا لگا۔ اس میں

کہ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔ ہے

أَعْجَلْتُ - اس نے تجھ سے جلدی کرائی اعجل

اعجال سے جس کے معنی جلدی کرنے کے ہیں ماضی کا

صیغہ واحد مذکر غائب کہ ضمیر واحد مذکر حاضر ہے

أَعْجَبْتَنِي - عجمی۔ اوپری زبان والا۔ اعجب اس کو کہتے

ہیں جس کی زبان میں عجمیت اور اوپر اپن ہوئی اس

میں نسبت کی ہے ہے ہے اعجمیاً

أَعْجَمِيَّيْنِ - اوپری زبان والے عجمی لوگ۔ اعجم

کی جمع ہے

أَعْدَاءُ - اس نے تیار کیا۔ اعداء سے جس کے معنی

تیار کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اعداء

اعداء سے مشتق ہے جس کے معنی ڈار کرنے کے ہیں، اس

اعتبار سے اعداء کے معنی کسی چیز کے اس طرح تیار

کرنے کے ہوتے کہ وہ شمار کی جا سکے۔ ہے ہے ہے

أَعْدَاءُكُمْ - تمہارے دشمن

أَعْدَاءُكُمْ - دشمن اعداء کی جمع جس کے معنی دشمن کے

ہیں (تفصیل کے لئے دیکھو اعداء) ہے ہے ہے

أَعْدَاءُكُمْ - تمہارے دشمن

أَعْدَاءُكُمْ - تمہارے دشمن

أَعْدَاءُكُمْ - تمہارے دشمن

مضاف الیہ ہے

أَعْدَتُ - وہ تیار کی گئی۔ اعداء سے ماضی کا صیغہ

واحد مؤنث غائب پ پ پ پ

أَعْدِلْ. میں انصاف کروں (ضَرْبٌ) عَدْلٌ

سے جس کے معنی انصاف کرنے کے میں مضارع کا

صیغہ واحد شکلم۔ عدل کا مطلب ہے کسی شخص کے ساتھ

بدون افراط و تفریط کے وہ معاملہ کرنا جس کا وہ مستحق

ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک مطلق عدل کہ جس میں

حسن و خوبی کا پایا جانا عقل صحیح کا اقتضا ہے۔ جیسے

ممن کے ساتھ احسان سے پیش آنا اور جو اذیت نہ دے

اس کو ستلنے سے باز رہنا۔ یہ عدل ہر عہد اور ہر زمانے

میں واجب التعمیل ہے اور کسی وقت اس کا چھوڑنا

رہا نہیں۔ عدل کی دوسری قسم عدل شرعی ہے جس کا

ترک بھی بعض اوقات روا ہو جاتا ہے جیسے قصاص اور

دیات کہ اگر صاحب حق معاف کرے تو ان کو ترک

کیا جاسکتا ہے۔ پ پ

أَعْدُوا. تم انصاف کرو، عَدْلٌ سے۔ امر کا صیغہ

جمع مذکر حاضر پ پ پ

أَعْدُوا. تم تیار کر رکھو۔ اَعْدَاءٌ سے امر کا صیغہ

جمع مذکر حاضر پ پ پ

أَعْدِيَّتُهُ. میں اس کو ضرور سزا دوں گا۔ اَعْدِيَّتٌ

تَعْدِيَّتٌ سے جس کے معنی عذاب دینے اور سزا دینے

کے میں مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد شکلم ہ

ضمیر واحد مذکر غائب پ پ

أَعْدِيَّتُهُ. میں اس کو عذاب دوں گا۔ اَعْدِيَّتٌ تَعْدِيَّتٌ

سے مضارع کا صیغہ واحد شکلم ہ ضمیر واحد مذکر

غائب پ

أَعْدِيَّتُهُ. میں ان کو عذاب دوں گا اس میں ہم

ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ پ پ

أَعْرَابٌ۔ گنوار۔ بدو۔ علامہ راغب اصفہانی لکھتے

ہیں کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد عرب ہے

اور اعراب دراصل اسی کی جمع ہے جو صحرائیوں کا

علم قرار پایا گیا ہے لیکن مجد الدین فیروز آبادی ذوقاموس

میں تصریح کی ہے کہ اعراب بادیہ نشین عربوں کو کہتے

ہیں اس کا واحد نہیں ہے جمع اعراب آتی ہے۔

قاضی شوکانی تفسیر فتح القدر سورہ برآة میں رقمطراز

ہیں کہ اعراب وہ ہیں جو صحراؤں میں سکونت کریں

ہوں۔ اس کے برخلاف لفظ عرب کے مفہوم میں

وسعت ہے کیونکہ اس کا استعمال ان تمام انسانوں

کے لئے عام ہے جو ریگستان عرب کے باشندے ہوں

جس کے معنی عطا کرنے اور دینے کے ہیں ماضی مجہول

کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے

أَعْطَى - اس نے دیا۔ اَعْطَاءُ سے ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب ہے

أَعْطَيْتَكَ - تم نے تجھ کو دیا۔ اَعْطَيْتَنَا اَعْطَاءُ

سے ماضی کا صیغہ جمع حکم لفظ ضمیر واحد مذکر حاضر ہے

أَعْطُوكَ - میں تجھ کو نصیحت کرتا ہوں (صُرِّبَ)

أَعْطَى وَعَطَى سے جس کے معنی نصیحت کرنے کے ہیں

مضارع کا صیغہ واحد حکم لفظ ضمیر واحد مذکر حاضر ہے

أَعْطُكُمْ - میں تم کو نصیحت کرتا ہوں۔ اس میں

کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے

أَعْظَمَ - بہت بڑا۔ عَظَامَةٌ سے جس کے معنی

بڑے ہونے کے ہیں افعال التفضیل کا صیغہ ہے

أَعْفَى - تودہ گزر کر معاف کر (صُرِّبَ) عَفْوٌ سے

جس کے معنی معاف کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد

مذکر حاضر ہے

أَعْفُوا - تم معاف کرو عَفْوٌ سے امر کا صیغہ جمع

مذکر حاضر ہے

أَعْقَابِكُمْ - تمہاری اڑیاں۔ اَعْقَابٌ عَقَبٌ کی

اِعْرَاضٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے

اِعْرَضُوا - تم درگزر کرو۔ تم کنارہ کر لو۔ اِعْرَاضٌ

سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے

اِعْرَضُوا - انہوں نے کنارہ کر لیا۔ انہوں نے منہ

پھیر لیا۔ اِعْرَاضٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر

غائب ہے

اِعْرَضَ - زیادہ زور والا۔ زیادہ عزت والا۔ اِعْرَضَ

جس کے معنی عزت کے ہیں افعال التفضیل کا

صیغہ واحد حکم ہے

اِعْرَضَ - زبردست۔ عزت والے۔ اِعْرَضَ اِعْرَاضٌ

جس کے معنی زبردست اور باعزت کے ہیں

اِعْصَارٌ بُولَا - اِعْصَارٌ اور اِعْصَارٌ جمع ہے

اِعْصِمُ - میں بچوڑتا ہوں (صُرِّبَ) اِعْصَمَ سے

جس کے معنی بچوڑنے کے ہیں مضارع کا صیغہ

واحد حکم ہے

اِعْصِي - میں نافرمانی کروں گا (صُرِّبَ) اِعْصِي

سے جس کے معنی نافرمانی کرنے کے ہیں مضارع

کا صیغہ واحد حکم ہے

اِعْطُوا - ان کو دیا گیا۔ ان کو ملا۔ اِعْطَاءٌ سے

جمع جس کے معنی اڑی کے ہیں

أَعْقَابِ مضاف کُم ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ

بے پ

أَعْقَابِنَا ہمارے اڑیاں۔ أَعْقَابِ مضاف نا

ضمیر جمع منکلم مضاف الیہ بے

أَعْقِبْهُمْ ان میں اثر رکھ دیا۔ ان کو وارث بنا دیا

أَعْقَبَ أَعْقَابُ سے جس کے معنی اثر چھوڑنے اور

وارث بنانے کے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب

ہم ضمیر جمع مذکر غائب بے

أَعْلَمُ پہاڑ۔ عَلَمٌ کی جن عَلَمٌ اصل میں تو

اس علامت کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی شے

کا علم ہو سکے جیسے نشانِ راہ کے پتھر اور فوج کا علم

اسی اعتبار سے پہاڑوں کا بھی نام عَلَمٌ ہو گیا بے

أَعْلَمُ میں جانتا ہوں۔ مجھ کو معلوم ہے۔ (جمع)

عِلْمٌ سے جس کے معنی کسی شے کو اس کی حقیقت

کے ساتھ جاننے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد حکم

علم کی دو قسمیں ہیں ایک کسی شے کی ذات کا ادراک

دوسرے کسی شے میں ایسی شے کے پائے جانے کا حکم

لگانا جو اس میں موجود ہے یا کسی شے کے متعلق اس

شے کی نفی کرنا جو اس میں موجود نہیں۔ پہلی صورت میں وہ

متعدی بیک مفعول ہوگا جیسے آيَةُ شَرِيفَةٍ لَا تَعْلَمُوهُمْ

أَللَّهُ يَعْلَمُهُمْ (تم ان کو نہیں جانتے اللہ ان کو جانتا

ہے) اور دوسری صورت میں متعدی بدو مفعول،

جیسے آيَةُ شَرِيفَةٍ فَإِنْ عَلِمْتُمْ هُنَّ مُؤْمِنَاتٍ (پھر اگر

جانو کہ وہ ایمان پر ہیں) بے بے بے بے بے

بے بے

أَعْلَمُ۔ خوب جاننے والا۔ عَلِمٌ سے افعال التفضیل

کا صیغہ بے بے بے بے بے بے بے بے بے بے

بے بے بے بے بے بے بے بے بے بے بے

بے بے بے بے بے بے بے بے بے بے بے

بے بے

أَعْلَمُ۔ تو جان لے۔ عَلِمٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر

حاضر بے بے بے

أَعْلَمُوا۔ تم جان لو۔ عَلِمٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر

حاضر بے بے بے بے بے بے بے بے بے بے

بے بے بے بے بے بے بے بے بے بے

أَعْلَنْتُ میں نے کھلم کھلا کہا، میں نے اعلان کیا

أَعْلَانٌ سے جس کے معنی کھوا کر کہنے اور اعلان

<p>لفظ بولتے ہیں أَعْمَالًا</p>	<p>کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد حکم أَعْلَمْتُ</p>
<p>أَعْمَالِكُمْ۔ تمہارے اعمال۔ تمہارے کام۔ أَعْمَالِ</p>	<p>تم نے ظاہر کیا۔ تم نے اعلان کیا أَعْلَانًا</p>
<p>مضاف کلمہ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ أَعْمَالِكُمْ</p>	<p>سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر أَعْلَمْتُمْ</p>
<p>أَعْمَالِنَا۔ ہمارے اعمال۔ ہمارے کام۔ أَعْمَالِنَا</p>	<p>أَعْلَمْنَا۔ غالب۔ بلند مرتبہ۔ أَعْلَمْنَا کی جمع أَعْلَمْنَا</p>
<p>نا ضمیر جمع حکم مضاف الیہ أَعْمَالِنَا</p>	<p>اہل میں أَعْلَمْنَا تھائی متحرک ماقبل مفتوح لہذا</p>
<p>أَعْمَالِكُمْ۔ ان کے اعمال، ان کے کام۔ أَعْمَالِكُمْ</p>	<p>ی کو الف سے بدل لایا اب دو ساکن جمع ہوئے أَعْلَمْنَا</p>
<p>ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ أَعْمَالِكُمْ</p>	<p>اور أَعْلَمْنَا کو حذف کیا گیا اور فتح کو باقی رکھا گیا تاکہ</p>
<p>أَعْمَالِكُمْ۔ ہمارے اعمال۔ ہمارے کام۔ أَعْمَالِكُمْ</p>	<p>وہ حذف الف پر والات کرے أَعْلَمْنَا</p>
<p>أَعْمَالِكُمْ۔ تمہارے اعمال۔ تمہارے کام۔ أَعْمَالِكُمْ</p>	<p>أَعْلَمْنَا۔ سب سے اوپر، غالب، سب سے برتر۔</p>
<p>کی جمع جس کے معنی باپ کے بھائی کے ہیں کلمہ ضمیر</p>	<p>أَعْلَمْنَا جس کے معنی بلند و برتر ہونے کے ہیں فعل</p>
<p>جمع مذکر حاضر مضاف الیہ أَعْمَالِكُمْ</p>	<p>التفضیل کا صیغہ أَعْلَمْنَا</p>
<p>أَعْمَلُوا۔ تم عمل کرو۔ أَعْمَلُوا</p>	<p>أَعْمَالٌ۔ کام۔ أَعْمَلُوا کی جمع۔ عمل ہر اس فعل کو کہتے</p>
<p>واحد مذکر حاضر أَعْمَلُوا</p>	<p>ہیں جو کسی حیوان سے بالقصد صادر ہو۔ اپنے اور برے</p>
<p>أَعْمَلُوا۔ تم عمل کرو۔ أَعْمَلُوا</p>	<p>دونوں طرح کے کاموں کے لئے اس کا استعمال ہوتا</p>
<p>جمع مذکر حاضر أَعْمَلُوا</p>	<p>ہے۔ عمل فعل سے اخذ ہے۔ فعل کے مفہوم میں قصد</p>
<p>أَعْمَلُوا۔ تم عمل کرو۔ أَعْمَلُوا</p>	<p>وارادہ داخل نہیں۔ اس لئے فعل کا استعمال ان حیوانات</p>
<p>جمع مذکر حاضر أَعْمَلُوا</p>	<p>کے لئے بھی ہوتا ہے جن سے بلا قصد و ارادہ کوئی فعل</p>
<p>جمع مذکر حاضر أَعْمَلُوا</p>	<p>سرزد ہو اسی طرح جمادات کے متعلق بھی فعل کا</p>

<p>اعْتَنَقَ - گردنیں - عُنُقُ کی جمع جس کے معنی گردن</p>	<p>اعْتَمَى - اندھا۔ عَمَى سے جس کے معنی بینائی کے مفقود</p>
<p>کے ہیں پ پ پ پ پ</p>	<p>ہو جانے کے ہیں صفت مشبہ کا صیغہ بینائی دل کی</p>
<p>اعْتَنَقَ قِرْبًا - ان کی گردنیں اعْتَنَقَ مضاف ہُو</p>	<p>جاتی رہے یا آنکھوں کی دونوں کے لئے عَمَى کا</p>
<p>ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ پ پ پ پ</p>	<p>لفظ استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں جہاں نابینائی</p>
<p>اعْتَنَقَهُ اس نے تم پر مشقت ڈال دی۔ اعْتَنَت</p>	<p>کی مذمت کی گئی ہے وہاں چشم بصیرت ہی کے جانے</p>
<p>اعْتَنَاتُ سے جس کے معنی مشقت میں ڈالنے کے ہیں</p>	<p>رہنے کے معنی ہیں۔ آیت شریفہ لَيْسَ عَلَيَّ الْاَعْمَى</p>
<p>ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب کُم ضمیر جمع مذکر</p>	<p>حَرَجٌ (اندھے پر کچھ تکلیف نہیں) اور عَبَسَ وَ</p>
<p>حاضر پ</p>	<p>تَوَلَّى اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمَى (تیزی چڑھائی اور نہ</p>
<p>اعُوذُ - میں پناہ چاہتا ہوں (نَصْرٌ) عُوذُ سے</p>	<p>موٹا اس بات سے کہ اس کے پاس ایک اندھا</p>
<p>جس کے معنی دوسرے سے التجا کرنے، اس سے متعلق</p>	<p>آیا) میں اَعْمَى سے چشم ظاہر کا نابینا مراد ہے دوسرے</p>
<p>ہونے اور پناہ مانگنے کے ہیں مضارع کا صیغہ</p>	<p>مواقع پر حسب مقتضائے کلام روزوں معنی لئے</p>
<p>واحد مکمل پ پ پ پ پ</p>	<p>جائے ہیں۔ پ پ پ پ پ</p>
<p>اعْتَدُوا میں نے عہد لیا۔ عَتَدُ سے جس کے معنی ہمیم</p>	<p>پ پ پ پ پ</p>
<p>ایک حال کے بعد دوسرے حال میں کسی چیز کی حفاظت</p>	<p>اعْتَمَى اس نے اندھا کر دیا۔ اِعْتَمَى سے جس کے</p>
<p>اور نگہداشت کرنے کے ہیں اور اسی بنا پر اس وعدہ</p>	<p>معنی نابینا کر دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر</p>
<p>کو جس کی پابندی ضروری ہو عہد کہا جاتا ہے مضارع</p>	<p>غائب یہاں چشم بصیرت کا کو دینا مراد ہے پ</p>
<p>کا صیغہ واحد مکمل۔ قرآن مجید میں یہ لفظ یوں مذکور ہے</p>	<p>اعْتَابَ اَلْكَوْبُ عَيْنَبُ کی جمع جس کے معنی انگور</p>
<p>اَلَّذِي اَعْتَدَ لِيَكْفُرَ بِمَا فِي سُرْتَانِهِ</p>	<p>کے ہیں پ پ پ پ پ</p>
<p>کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا، قاعدہ - ہے کہ اَعْتَدُ</p>	<p>اعْتَابَاتُ</p>

جب مضارع پڑتا ہے تو اس کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے اس لئے لَحَا عَمَدًا کے معنی ہوئے ہیں نئے عہدہ لیا۔

أَعْيَبَهَا۔ میں اس میں عیب ڈال دوں۔

رَضِرَبَّ أَعْيَبَ عَيْبٌ سے جس کے معنی عیدار

کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مکمل ہا ضمیر

واحد مونث غائب ہے۔

أَعِيدُوا۔ وہ لوہاریے گئے۔ اِعَادَ اسے جس کے

معنی کسی شے سے واپس ہونے کے بعد اسی کی طرف

لوٹانے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔

أُعِيدُوا۔ میں اس کو پناہ میں دیتی ہوں۔ اُعِيدُوا

اِعَادُوا سے جس کے معنی پناہ میں لینے کے ہیں، واحد مکمل

کا صیغہ ہا ضمیر واحد مونث غائب ہے۔

أَعَيْنُ۔ آنکھیں۔ عَيْنٌ کی جمع جس کے معنی آنکھ

کے لئے ہیں۔

أَعَيْنَكُمْ۔ تمہاری آنکھیں اَعَيْنُ مضاف کُم

ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔

أَعَيْنَنَا۔ ہماری آنکھیں۔ اَعَيْنُ مضاف نَا

ضمیر جمع مکمل مضاف الیہ ہے۔

مضارع جمع مکمل ہے۔

أَعِينُونِي۔ تم میری مدد کرو۔ اَعِينُوا اِعَانَةٌ سے

جس کے معنی مدد کرنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر

ن وقایہ ی ضمیر واحد مکمل ہے۔

أَعْيَبُكُمْ۔ ان کی آنکھیں، اَعَيْنُ مضاف کُمْ

ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔

أَعْيَبُكُمْ۔ ان (عورتوں) کی آنکھیں۔ اَعَيْنُ

مضاف هُنَّ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔

مضاف هُنَّ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔

فصل الغین المعجمه

اِعْتَرَفَ۔ اس نے ایک چلو بھرا اور اِعْتَرَفَ

سے جس کے معنی چلو بھرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب ہے۔

اِعْتَدُوا۔ تم سویرے چلو (نصرت) اِعْتَدُوا سے

جس کے معنی صبح سویرے چلنے کے ہیں امر کا صیغہ

جمع مذکر حاضر ہے۔

اِعْرَضُوا۔ ہم نے ڈبا دیا۔ ہم نے غرق کر دیا۔ اِعْرَضُوا

سے جس کے معنی ڈبا دینے اور غرق کر دینے کے ہیں۔

ماضی کا صیغہ جمع مکمل ہے۔

مضارع جمع مکمل ہے۔

پ پ

أَغْرَقْنَاهُمْ فِيهِمْ نَمْرُوتُ اس کو ڈبا دیا۔ ہم نے اس کو غرق کر دیا

اس میں وہ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ پ

أَغْرَقْنَاهُمْ فِيهِمْ نَمْرُوتُ ہم نے ان کو غرق کر دیا۔ ہم نے ان کو

ڈبا دیا۔ اس میں ہُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ پ

پ پ

أَغْرَقُوا - وہ ڈبوئے گئے، وہ غرق کئے گئے۔ اِعْرَازُ

سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے

أَغْرَيْنَا - ہم نے لگا دی ہم نے ڈال دی اِعْرَاءُ

سے جس کے معنی لگانے ڈالنے اور رغبت دلانے

کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہے

اِعْشَبُوا اَتَمُّ وُجُوهُ (ضَرَبَ) غُلٌّ سے جس کے

معنی دہونے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے

اِعْشَيْتُ - وہ ڈھانک دی گئی۔ اِعْشَاءُ سے

جس کے معنی ڈھانک دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ

واحد مؤنث غائب ہے

اِعْشَيْتُمْ اَتَمُّ وُجُوهُ ہم نے ان کو اوپر سے ڈھانک دیا۔

اِعْشَيْنَا اِعْشَاءُ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ ہُمْ

ضمیر جمع مذکر غائب ہے

أَغْضَضُ تَوْبِيحِي كَرْتُو حَبَا. (نَصَرَ) غَضُّ

جس کے معنی جھکانے اور نیچا کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ

واحد مذکر حاضر ہے

أَعْطَشَ - اس نے تارک کر دیا۔ اِعْطَاشٌ

جس کے معنی تارک ہونے اور تارک کر دینے کے ہیں

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے

اِعْظَمُ - تَوْبِيحِي دے۔ تُو مَعَا فِ كَرْتُو. (ضَرَبَ)

عَفْرٌ سے، امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر اصل میں عَفْرُ

ایسے لباس پہن دینے کو کہتے ہیں جو ہر قسم کی گندگی اور

میل سے محفوظ رکھے۔ مَغْفِرَتِ اَلْهِی كَا یَه مَطْلَبُ ہے کہ

اَللّٰہ تَعَالٰی بِنَدِّ كُو عَذَابُ سے محفوظ رکھے۔ اسی اعتبار سے

عَفْرُ كَا اِسْتِمَالُ مَعَا فِ كَرْنُو اور تَوْبِيحِي دے کے معنی میں

ہوتا ہے۔ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ

پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ

اِعْقَلْنَا - ہم نے عاقل کر دیا۔ اِعْقَالٌ سے جس کے

معنی عاقل کر دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔

(رَبِّ كُو عَقْلَةٌ) پ

اِعْدَالٌ قَبْدِی. طُو ق. تَهْكَرِیَاں. غُلٌّ كِ مَج. -

غُلٌّ اس شے کے ساتھ مخصوص ہے جس سے قید کیا

فصل الفاء

اَفِّ - ہوں۔ اصل میں اف ہر قسم کے سیل کہل۔

(جیسے ناخن کا تراشہ وغیرہ) کو کہتے ہیں اور اسی اعتبار سے کسی چیز کے متعلق گندگی اور نفرت کے اظہار کے

لئے اس کا استعمال ہوتا ہے۔ شیخ المشائخ قاضی شوکانی

تفسیر فتح القدر سورہ اسرار میں رقمطراز ہیں۔

اسمی کا بیان ہے کہ اف کان کا میل ہے اور ثقف

ناخن کا کسی چیز سے گھن ظاہر کرتے وقت اف کہا

جاتا ہے چنانچہ اس معنی میں یاس کثرت سے بولا گیا کہ

ہر ازیت رساں چیز کے بارے میں اہل عرب اس کا

استعمال کرنے لگے ثعلب ابن الاعرابی سے راوی ہیں

کہ اَفَّفُ (جراثیم کی اصل) سے منی جی میں گھننے اور

تنگ دلی ہونے کے ہیں۔ قنسی کا بیان ہے کہ اس کی

اصل یہ ہے کہ جب کسی شخص برف خاک وغیرہ آپڑتی ہے

تو وہ اس کو ہونگ مار کر صاف کرنے لگتا ہے۔ اس

بھونگ مارنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے وہی اف ہے

پھر لوگوں نے اس کے معنی میں دسمت پیرا کی اور ہر قسم

کی تکلیف کے پہنچے ہر اس کو بولنے لگے۔ زجاج نے اس کے

معنی بدل دئے بتائے ہیں۔ ابو عمرو بن العلاء کا قول ہے کہ

اف ناخن کا میل ہے اور ثقف اس کا تراشہ بہر حال یہ

یا تو ہم فعل ہے یا اسم صوت جو تنگدلی اور گرانی کو

بتلاتا ہے۔ ۱۷۴

اولاد کو والدین کے متعلق ایسے کلمہ کے اظہار سے

بھی منع کر دیا کہ جس سے ان باپ کے متعلق ذرا سی

تنگدلی اور گرانی کا بھی اظہار ہو سکے۔ ۱۷۴

اَفَاءَ - اس نے لوٹا یا اس نے ہاتھ لگوا دیا۔ اس نے فئے

میں عطا فرمایا۔ اَفَاءَةٌ سے جس کے معنی لوٹنے اور

فئے میں دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر فاء

فئے کے معنی مہل میں کسی اچھی حالت کی طرف لوٹنے

کے ہیں۔ ماضی اعتبار سے لوٹنے والے سایہ کو بھی فئے

کہتے ہیں اور جو مال غنیمت بلا شقت حاصل ہو وہ

بھی فئے کہلاتا ہے۔ علامہ ناصر بن عبدالسید المطری

المغرب میں رقمطراز ہیں۔

غنیمت وہ ہے جو کالت جنگ کفار سے بزور شمشیر حاصل

کی جائے۔ اس کا پانچواں حصہ نکال کر بقیہ چار حصے

قائین یعنی مہاجرین کا حق ہے۔ نبی وہ ہے جو کفالت سے بعد جنگ کا مال ہر دو حصے خراج یہ عام مسلمانوں کا حق ہے۔
 آفآء کا لفظ قرآن مجید میں تین جگہ مذکور ہے اول
 سورہ احزاب میں يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ
 أَزْوَاجَكَ الَّتِي آتَيْتَ أَجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ
 يَمِينُكَ مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ رَاے نبی ہم نے
 آپ کے لئے آپ کی یہ بیبیاں جن کو آپ ان کے
 مہر دے چکے ہیں حلال کی ہیں اور وہ عورتیں بھی جو
 تہاری ملوکہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو فے میں
 دلوا دی ہیں (فے کے سلسلہ میں جو بیبیاں آپ کی
 بلکہ میں آئیں وہ چار تھیں حضرت صفیہ، حضرت
 جویریہ، حضرت ریحانہ، حضرت مارہ رضی اللہ عنہن
 اجمعین۔ اول الذکر دو بیبیوں کو آپ نے آزاد کر کے
 ان سے نکاح کر لیا تھا اور دوسری دو سے آپ نے
 تسرتی کی تھی۔ عہ

دوسرے سورہ حشر میں ارشاد ہوتا ہے وَمَا
 آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا آوَجَعْتُمْ عَلَيْهِ
 مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَا كُنَّ اللَّهُ يَسْلُطُ رُسُلَهُ

عَلَى مَنْ يَشَاءُ (اور جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو
 ان سے دلوا دیا سو تم نے اس پر نہ گھوٹے دوڑائے
 اور نہ اونٹ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو جس پر
 چاہے مسلط فرما دیتا ہے) یہاں مآ آفآء سے بنو نضیر
 کا مال واسباب مراد ہے یہ پہلا مال ہے جو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فے میں دلوایا۔ یہ
 مال خالص آپ کی ملکیت تھا اور نبی میں اس طرح
 کی ملکیت آپ ہی کی خصوصیت تھی۔ آپ نے ہموال
 بنی نضیر کا اکثر حصہ مہاجرین کو تقسیم فرمایا اور انصار
 میں سے صرف تین حضرات کو دیا اور بقیہ میں سے
 اپنے اہل و عیال کو سال بھر کا خرچ دیکر جو بچتا وہ
 جہاد کی تیاری تیار اور سواری کی خریداری میں صرف
 فرمادیتے اس آیت سے معلوم ہوا کہ مشرکین کا جو
 مال مسلمانوں کو بظہیر لشکر کشتی کے بطور صلح حاصل ہو
 وہ بیت المال میں داخل کیا جائیگا اور خراج و جزیہ
 کے مصارف میں اس کو بھی صرف کیا جائے گا کیونکہ
 ایسے مال کا حکم بنو نضیر کے مال کا ہوگا جو آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت تھا اور آپ کے بعد

بیت المال کی ملکیت ہوگا۔

تیسرے سورہ حشر میں اسی آیت کے بعد تیسری آیت میں مذکور ہے مَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ

أَهْلِ الْقُرْأَىٰ (جو کچھ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو دوسری بستیوں سے دلوادے) یہاں مَا آفَاءَ سے قریظہ۔

فدک اور خیبر کی زمینیں مراد ہیں۔ پہلی آیت میں اس فی کا حکم تھا جو بغیر لشکر کشی کے اتنے لگے اور اس آیت میں اس نے کا حکم ہے جو لشکر کشی کے ذریعہ حاصل ہو اس کے

مصارف خود قرآن مجید میں مذکور ہیں ﷺ

أَفَاضَ - وہ بھرا۔ وہ متفرق ہوا اور افاض سے جس کے

معنی منتشر اور متفرق ہونے کے بھی آتے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اہل میں تَوَفِيضٌ کے معنی پانی کے

اوپر سے گر کر بہنے کے ہیں پھر بہنے کے مفہوم کا لحاظ کرتے ہوئے بطور استعارہ اس کا استعمال پھیلنے کے

معنی میں ہونے لگا اور اسی اعتبار سے افاض کے معنی منتشر اور متفرق ہونے کے ہوئے۔ ﷺ

أَفَاقٍ - دنیا، اطراف۔ أَفُقٌ اور أَفُقٌ کی جمع۔

(ملاحظہ ہو افق) ﷺ

أَفَاقٍ - وہ ہوش میں آیا۔ إِنْ أَفَاقَهُ سے جس کے معنی غشی

یا نشہ کی مستی یا جنون سے ہوش میں آنے یا مرض کے بعد

قوت پانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے

أَفَاقًا - جھوٹا۔ إِنْ أَفَاقَ - مبالغہ کا صیغہ ہے

پر وزن فَعَالٌ (ملاحظہ ہو افق) ﷺ

إِفْتَحَ - تو فیصلہ کر دے۔ اس باب کی ماضی اور مضارع

دونوں پر فتح ہوتا ہے فَتَحَ جس کے معنی کشوریگی کا

کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ علامہ ابو حیان

البحر المحیط تفسیر سورہ بقرہ میں لکھتے ہیں۔

”یعنی زبان میں فتح کے معنی تضا یعنی فیصلہ کرنے کے

ہیں۔ ارشاد ہے وَهُوَ الْقَتَاخُ الْعَلِيَّةُ (وہی ہے

قصہ چکانی والا سب کچھ جاننے والا) اذکار یعنی

یاد دہانی کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے فَتَحَ عَلَيَّ

الْإِيمَانَ (اس نے امام کو یاد دلایا) ظفر و نصرت کے معنی

یہی رہتا ہے جیسے فَقَدْ جَاءَكَ الْفَتْحُ (پس تمہارے

پس فتح آچکی) بقول کلبی قصص یعنی بیان کرنے اور

بقول کسایی تبیین یعنی ظاہر کرنے اور بقول انفس من یعنی

یعنی احسان بھی آتا ہے۔ اہل ریح کے معنی خرق یعنی کھولنے

کے ہیں جو سد کی ضد ہے جس کے معنی بند کرنے کے آتے ہیں۔“

(البحر المحیط، ص ۲۶۹، طبع مطبع سعادت، ۱۳۳۸ھ)

راغب اصغفانی لکھتے ہیں۔

فتح کے معنی افلاق و اشکال کے ازالے کے ہیں اس کی دو صورتیں ہیں ایک وہ جو نظر کے جیسے فتح باب وغیرہ یعنی دروازے وغیرہ کا کھولنا اور جیسے قفل یا کسی بند چیز یا ساز و سامان کا فتح (کھولنا) مثلاً ارشاد ہے وَمَلَأْنَا فَتْحُوا مَنَآءَ عَرَبِهِمْ (اور جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا) وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ (اور اگر ہم ان پر آسمان سے دروازہ کھول دیں) دوسرے وہ جو بنگاہ و بصیرت معلوم کیا جا سکے جیسے فتح ہم یعنی غم کا ازالہ یہ بھی کئی طرح ہے ہمدردی میں ہو مثلاً غم کو دور کر دیا جائے اور نفیری کو مال عطا کر کے زائل کر دیا جائے جیسے قُلْنَا سَوَّاهُمْ زُرَّابًا فَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ (جب وہ بھول گئے اس نصیحت کو جو ان کو کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے) یعنی ہم نے ان پر وسعت کر دی اور آیت وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ (اور اگر بتیوں والے ایمان لاتے اور پرہیزگار بن جاتے تو ہم ان پر آسمان و زمین سے

نعمتیں کھول دیتے) یعنی ان پر برکتیں آنی شروع ہو جاتیں۔

تیسرے علوم مغلقہ کا حل جیسے عرب کا قول ہے فَتَحْ مِيزَانَ الْجُلُودِ يَا بَا مُغْلَقًا (اس نے علم کا مغلق باب کھولا) ۱۷

۱۷

اِفْتَدَتْ (اس (عورت) نے اپنے چھڑانے کا فدیہ

(بدلہ) دیا اِفْتَدَاءً سے جس کے معنی اپنے نفس کی طرف

سے فدیہ یعنی بدلہ دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد نر

غائب ۱۷

اِفْتَدَوْا (انہوں نے اپنے چھڑانے کا فدیہ دیا۔ اِفْتَدَاءً

سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۷

اِفْتَدَىٰ (اس نے اپنے چھڑانے کا بدلہ دیا۔ اِفْتَدَاءً

سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۱۷

اِفْتَرَأَ (بہتان باندھنا۔ بَرَزْنَا اِفْتِرَاءً مَصْدَرٌ

اِفْتَرَىٰ۔ اس نے جھوٹ باندھا۔ اس نے بہتان

تراشا۔ اِفْتِرَاءً سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب

۱۷ ۱۷ ۱۷ ۱۷ ۱۷ ۱۷ ۱۷ ۱۷ ۱۷ ۱۷

۱۷ ۱۷ ۱۷ ۱۷

اِفْتَرَيْتُمْ (میں نے اس کا افترا کیا۔ میں نے اس کو گھڑا

اِفْتَرَيْتُ اِفْتِرَاءً سے ماضی کا صیغہ واحد مکمل کا ضمیر

واحد مذکر غائب۔ ۱۱۱

اِفْتَرَيْتُنَا۔ ہم نے بتان باندھا۔ اِفْتِرَاءً سے

ماضی کا صیغہ جمع مکمل۔ ۱۱۱

اِفْتَرَا۔ اس نے اس کو گھڑ لیا۔ اس نے اس کا افترا

کیا۔ اِفْتَرَى صیغہ ماضی کا ضمیر واحد مذکر غائب۔ ۱۱۱

۱۱۱ ۱۱۱ ۱۱۱ ۱۱۱

اَفْتِنَا۔ تو ہم کو حکم دے۔ اَفْتَى اِفْتَاءً سے جس کے

معنی فتویٰ دینے اور مشکل احکام کا جواب دینے کے

ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر نا ضمیر جمع مکمل۔ ۱۱۱

اَفْتُونِي۔ مجھ کو خبر دو۔ مجھ کو جواب دو۔ اَفْتُوا اِفْتَاءً

سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ن وقایہ ی ضمیر واحد

مکمل۔ ۱۱۱ ۱۱۱

اَفْرَاغًا۔ تو ڈال دے، تو دہانہ کھول دے۔ اَفْرَاغًا

سے جس کے معنی بہاتے اور دہانہ کھولنے کے ہیں۔ امر کا

صیغہ واحد مذکر حاضر یہاں ایک مادی چیز کے طور پر

صبر کے بہانے اور دہانہ کھولنے کا سوال کیا جا رہا ہے

یعنی صبر ان پر اس طرح بھایا جائے کہ وہ سب طرف

سے چھا جائے۔ گو یا صبر بمنزلہ ظرف کے ہو اور مانگنے

والے بمنزلہ ظروف فیکے۔ ۱۱۱

اَفْرَاغًا۔ میں ڈال دوں۔ میں بہا دوں۔ اَفْرَاغًا

سے مضارع کا صیغہ واحد مکمل۔ ۱۱۱

اَفْرَقًا۔ جدائی کر دے۔ (نَصَرَ ضَرْبًا) فَرَقًا سے

جس کے معنی دو چیزوں کے درمیان جدائی اور فصل

کرنے کے ہیں خواہ وہ جدائی ظاہری ہو یا معنوی۔ امر

کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ۱۱۱

اَفْسَحُوا۔ تم کھل جاؤ (فَتَحًا) فَتْحًا سے جس کے معنی

وسعت سے مٹنے اور کھل کر رہنے کے ہیں۔ امر کا

صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ۱۱۱

اَفْسَدُوا هَا۔ انہوں نے اس کو خراب کر دیا۔ اَفْسَدُوا

اِفْسَادًا سے جس کے معنی فساد پھیلانے اور خراب کرنے کے

ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہا ضمیر واحد

مؤنث غائب۔ ۱۱۱

اَفْصَحُ۔ زیادہ فصیح۔ فَصْحًا سے جس کے معنی کسی چیز

کے ہر قسم کی آمیزش سے پاک ہونے کے ہیں۔ افعال

التفضیل کا صیغہ۔ اصل میں تو اس کا استعمال دودھ کے

خالص ہونے کے لئے ہوا اور پھر بطور استعارہ زبان

کی عمدگی اور آمیزش سے پاک ہونے کے لئے مستعمل ہونے لگا ہے

أَفْضَا تُمْ. تم منتشر ہوئے تمہیں پھیلا یا افاضہ

سے جس کے معنی منتشر ہونے اور پھیلانے کے ہیں ماضی

کا یہ مجموعہ ذکر حاضر (ملاحظہ ہو افاض) پہنچا

أَفْضَى. وہ پہنچ گیا ہے جہاں مل گیا افاضاً سے

جس کے معنی فضا میں پہنچنے کے ہیں ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب۔ خازن لکھتے ہیں۔

۱۰۔ اصل لغت میں افضاء کے معنی پہنچنے کے ہیں کہا جاتا

ہو افضی (الیہ یعنی وہ اس کی طرف پہنچا۔ اس آیت میں

افضاء سے کیا مراد ہے اس کے متعلق مفسرین کے دو

قول ہیں۔ (۱) افضاء جمع سے کیا ہے اور یہی قول

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مجاہد اور سدی کا ہے

زجاج اور ابن قتیبہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی

اہم شافعی کا مذہب ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک اگر

شوہر نے قبل میس (جماع) طلاق دیدی تو گو وہ خلوت

کر چکا ہو نصف مہر واپس لے سکتا ہے۔

(۲) افضاء کے معنی عورت کے ساتھ خلوت

کھانے کے ہیں گویا اس سے جماع نہ کرے۔ کبھی نے کہا ہے کہ

افضاء یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ایک رخصت میں رہے خواہ

جماع کرے یا نہ کرے اسی قول کو فرار نے اختیار کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے کہ خلوت صحیحہ سے پورا مہر

ثابت ہو جاتا ہے۔ ۱۱

قاضی شوکانی نے تفسیر فتح القدر میں ہر وی ۵

بھی افضاء کے وہی معنی نقل کئے ہیں جو کبھی سے نقل

کئے گئے ۱۲ حافظ ابو حیان البحر المحیط میں رقمطراز ہیں

وقال عمرو بن عباس حضرت عمر حضرت علی اور صحابہ رضی اللہ

من الصحابة والکلی (منہم جمعین) میں سے بہت سے لوگوں نے

والغراء ہی المخلوۃ۔ نیز کبھی اور قرار افضاء کے معنی خلوت

۱۳ ہی کے بتاتے ہیں۔

اور خود اصل لغت کے اعتبار سے بھی خلوت ہی

کے معنی زیادہ قوی معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ امام ابو بکر

جصاص فرماتے ہیں۔

۱۴ فرار کا بیان ہے کہ افضاء سے خلوت ہی مراد ہے اگرچہ

صحبت نہ ہوئی ہو۔ اور فرار کا بیان لغت کے بارے میں حجت

ہے پس جب افضاء کا لغتاً خلوت کے متعلق مستعمل ہو

تو آیت نے شوہر کو اس بات سے روک دیا کہ وہ خلوت

اور طلاق کے بعد اپنی بیوی سے کچھ لے سکے۔ کیونکہ ارشاد

باری قَدَانِ اَرَدَتْهُ لَسْتَبْدَالِ ذَوْجِهٖ تَفْرِيقِ وَطَلَقًا
 کو بتلادیا۔ افضاء، فضا سے اخذ ہے۔ فضا اس جگہ کو کہتے
 ہیں جہاں کوئی عمارت اس جگہ کی کسی چیز کے ادراک سے
 مانع نہ ہو خلوت بھی اسی وجہ سے افضاء سے موسوم ہوئی
 کہ اس میں وہی اور دخول سے جو چیز مانع تھی وہ دور ہو گئی
 بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ فضاء کے معنی وسعت کے ہیں
 اور افضیٰ کے معنی ہونے کہ کوئی شخص اپنے مقصد کے
 حصول کے لئے وسعت (آسانی) میں ہو گیا۔ اس اعتبار سے
 بھی خلوت کو افضاء سے موسوم کیا جاسکتا ہے کیونکہ خلوت
 کے ذریعہ اس کو وہی کا موقع مل گیا اور اس کی بروا اس
 بارے میں اس کو آسانی حاصل ہو گئی حالانکہ خلوت سے
 پہلے اس چیز تک پہنچنا اس پر تنگ تھا تو اس معنی کے لحاظ
 سے خلوت کا نام افضاء ہوا۔ ۱۵

احتیاط کا مقتضی یہی ہے کہ افضاء سے خلوت
 صحیحی مرادلی جائے کیونکہ جب اس کا اطلاق باعتبار
 لغت جماع اور خلوت دونوں پر صحیح ہے تو ایسی
 صورت میں صاف ظاہر ہے کہ جماع کے معنی مراد لینے
 میں خلوت کے معنی پر بالکل عمل نہیں ہو سکتا۔ لیکن

خلوت کے معنی لینے کی صورت میں جماع: جہ اولیٰ
 داخل ہوگا۔ (مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔

تَمَسُّوْهُنَّ) ۱۶

اَفْعَلٌ۔ تَوَكَّرَ تَوَكَّرًا اَل (فَعَلٌ) فَعَلٌ جِسْمِ
 کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر فعل کے معنی
 اصل میں موثر کی طرف سے تاثیر کے ہیں خواہ وہ عمدگی
 کے ساتھ ہو یا بغیر عمدگی کے علم کے ساتھ ہو یا بغیر علم
 کے بالقصد ہو یا بغیر قصد کے انسان کی طرف سے
 ہو یا حیوان اور جمادات کی طرف سے ۱۷

اَفْعَلُوا۔ تَمَكَّرُوا۔ تَمَكَّرًا اَل۔ فَعَلٌ سے امر کا صیغہ
 جمع مذکر حاضر ۱۸

اَفْقٍ۔ كُنَّ اَرَا سَمَانَ. اَفَاقٌ جَمْعٌ. اَفَقٌ اَمَلٌ مِثْلُ سَمَانَ
 کے اس کنارہ کو کہتے ہیں جہاں زمین آسمان دونوں
 ملتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ابن المنذر نے حضرت ابن عباس
 رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ آپ نے اَفَقِ اَعْلَى
 کے معنی مطلع آفتاب کے بیان کیے ہیں۔ قتادہ اور
 مجاہد کا بھی یہی بیان ہے۔ یہاں جناب رسالتاب
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو

ان کی اہلی صورت پر دیکھا تھا ٹپ

اَفْلَکَ - جموٹ بہتان کسی شے کا اس کی اہلی جا۔

سے منہ پھرنے کا نام افلک ہے پس جو بات اپنی اہلی

صورت سے پھر گئی اس کو افلک کہیں گے جموٹ

اور بہتان میں چونکہ یہ صفت بدرجہ اتم موجود ہے

اس نے ان کو افلک کہا گیا۔

اَفْکَاکُ ۲۲

اَفْکَاکُ - وہ پھیر گیا۔ (ضرب۔ جمع) اَفْکَاکُ سے جس کے

معنی کسی شے کے اپنے اہلی رخ سے پھرنے کے ہیں

ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲۲

اَفْلَکِہُمْ - ان کی افترا پر داری۔ ان کا جموٹ

افلک مضاف ہُم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف

الیہ ۲۲

اَفْلَ - وہ غائب ہو گیا۔ غروب ہو گیا۔ (ضرب)

نصرت جمع) اَفْلَکُ سے جس کے معنی آفتاب، ماہتاب

وغیرہ ستاروں کے چھنے اور غروب ہونے کے ہیں

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲۲

اَفْلَتْ - وہ غائب ہو گئی۔ چھپ گئی۔ اَفْلَتْ سے

ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ عربی میں شمس

(آفتاب) کو مؤنث بولا جاتا ہے۔ ۲۲

اَفْلَحَ - وہ جیت گیا۔ وہ مراد کو سنبھالا۔ اَفْلَحَ سے

جس کے معنی کامیابی اور مقصدوری کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب۔ فلاح کی دو قسمیں ہیں دنیوی اور

اخروی۔ فلاح دنیوی ان کامیابیوں کا حصول ہے

جن سے دنیوی زندگی سنور جائے یعنی مال و دولت

صحت اور عزت اور اخروی فلاح چار چیزوں

میں ہے۔ بقاء، بلا فنا، غنا بلا فقر عزت بغیر ذلت۔

علم بغیر جهالت آیت شریفہ قَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ مَنْ

اسْتَعْلَىٰ (اور جیت گیا آج جو غالب رہا) میں فلاح

دنیوی کا مراد ہونا ہی زیادہ قرین قیاس ہے۔ ۲۲

۲۲

اَفْلَیْنِ - غائب ہوجانے والے۔ غروب ہوجانے

والے۔ اَفْلَکُ کی جمع جو اَفْلَکُ کا اسم فاعل ہے ۲۲

اَفْئَانِ - شاخیں۔ زنگارنگ۔ علامہ محمود آلوسی

سورہ رحمن میں اس لفظ کی تفسیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

”اَفْئَانٌ یَاتُوْنَہُنَّ کی جمع ہے بمعنی نوع (قسم) کے اور ای

بند عرف میں اس کا استعمال معنی علم کے ہوا ہے یعنی

”ذَوَاتَا اَفْئَانٍ کے معنی ہوں گے، انواع اقسام کے درختوں

اور بچوں والے۔ یہی معنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
ابن جبیر اور عفاک سے مروی ہیں اور اسی معنی کے اعتبار
سے شاعر کا قول ہے ۱۰

ومن كل افنان اللذاعة والصبأ

اور میں ہر طرح کی لذت اور شوق

لموت بہ والعیش اخضر ناظر

میں محو رہا جبکہ زندگی خوش و خرم تھی

یا فتن کی جمع ہے جس کے معنی تپلی اور نرم و نازک

ڈال کے ہیں جیسا کہ ابن الجوزی کا بیان ہے اور کبھی محض

شلیخ کے معنی میں اس کا استعمال ہوتا ہے ۱۱

عبد بن حمید اور ابن المنذر نے حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہما سے بھی شلیخ ہی کے معنی نقل کیے

ہیں۔ قاضی شوکانی نے مجاہد، عکرمہ اور عطیہ وغیرہم

کا بھی یہی قول بیان کیا ہے۔ امام رازی نے تفسیر کبیر میں

اور علامہ ابو حیان نے البحر المحیط میں تصریح کی ہے کہ

یہی معنی زیادہ اولیٰ ہیں۔ ابو حیان کہتے ہیں کیونکہ انعال

کے وزن پر فعل بسکون عین کی بہ نسبت فعل کی

جمع زیادہ آتی ہے اور فن کی جمع فنون ہے ۱۲

أَفْوَاجًا غول کے غول۔ فوج در فوج فوج

کی جمع جس کے معنی تیز رجوعت کے ہیں ۱۳

أَفْوَاهِكُمْ تمہارے منہ۔ أفواه فم کی جمع جس

کے معنی منہ کے ہیں فم کی اصل فؤہ تھی ۱۴ کوگر اگر و

کوہم سے بدل لیا گیا۔ افواہ مضاف کلمہ ضمیر جمع مذکر

حاضر مضاف الیہ قرآن مجید میں جہاں صرف منہ ہی

کہنے پر بات کہی گئی ہے وہاں دروغ بیانی کی طرف

اشارہ ہے اور اس طرف تشبیہ ہے کہ اعتقاد واقع کے

مطابق نہیں۔ ۱۵

أَفْوَاهِهِمْ ان کے منہ۔ أفواہ مضاف ضمیر

جمع مذکر غائب مضاف الیہ یہ یہ یہ یہ یہ یہ یہ

۱۶ ۱۷ ۱۸

أَفْوَسًا میں مراد پانا ہوں یا پاؤں گا۔ رنصہ فؤز

سے جس کے معنی سلامتی کے ساتھ بلعراء اور کامیاب

ہونے کے ہیں۔ مضاف کا صیغہ واحد مکمل۔ ۱۹

أَفْوَضُنَّ میں سونپنا ہوں۔ تَفْوِضُ سے جس کے

۱۰ روح المعانی ج ۲۲ ص ۱۰۱ طبع مزیرہ مصر۔ ۱۱ تفسیر فتح القدر ج ۵ ص ۱۳۱۔ طبع مصر ۱۳۵۱ھ۔ ۱۲ ایضاً ص ۱۳۴

۱۳ تفسیر کبیر ج ۸ ص ۲۹ طبع مصر ۱۳۲۲ھ۔ ۱۴ البحر المحیط ج ۵ ص ۱۶۶ طبع مصر ۱۳۲۸ھ

معنی سوچنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد منکلم ہے

أَفْتَدَاةٌ - دل۔ نُواذٌ کی جمع جس کے معنی دل کے

ہیں۔ ف ت د ا ف ت د ا ف ت د ا ف ت د ا ف ت د ا

أَفْتَدَاةٌ كَهْمٌ - ان کے دل۔ أَفْتَدَاةٌ مضاف ہُمُّ

ضمیر جمع نذر غائب مضاف الیہ ف ت د ا ف ت د ا ف ت د ا

أَفِيضُوا - تم پھرو۔ تم بہاؤ اور فائض سے۔ امر کا صیغہ

جمع نذر حاضر (ملاحظہ ہو افاض) ف ت د ا ف ت د ا

فصل القاف

أَقَامَ - اس نے قائم کیا۔ اس نے درست کیا۔ إِقَامَةٌ

سے جس کے معنی ٹھہرنے اور درست کرنے کے ہیں۔

ماضی کا صیغہ واحد نذر غائب کسی جگہ پر اقامت کرنے

کے معنی وہاں ٹھہرنے اور قیام کرنے کے ہیں اور کسی

شے کی اقامت کے معنی اس کو درست رکھنے قائم

کرنے اور اس کے حقوق کی بجا آوری کے ہیں۔ یہی

وجہ ہے کہ قرآن مجید میں جہاں کہیں نماز پڑھنے کا

حکم دیا گیا ہے یا اس کی تعریف کی گئی ہے إِقَامَةٌ کا

لفظ استعمال کیا گیا ہے جس میں اس طرف متنبہ کرنا مقصود

ہے کہ نماز پڑھنے کا مقصد محض اس کی ظاہری ہیئت کا

ادا کرنا ہی نہیں بلکہ اس کی شرائط کا پورا کرنا ہے ف ت د ا ف ت د ا

إِقَامَةٌ - قائم رکھنا۔ یہ دراصل باب افعال کا مصدر

إِقَامَةٌ تھا۔ تخفیف کے لئے ت کو آخر سے حذف کر دیا

ف ت د ا

إِقَامَتِكُمْ - تمہارا قیام کرنا۔ تمہارا فروکش ہونا۔ إِقَامَةٌ

مضاف کُمُّ ضمیر جمع نذر حاضر مضاف الیہ۔ ف ت د ا

أَقَامُوا - انہوں نے درست کیا۔ انہوں نے قائم

رکھا۔ انہوں نے حقوق کو پورا کیا۔ إِقَامَةٌ سے ماضی کا

صیغہ جمع نذر غائب ف ت د ا ف ت د ا ف ت د ا ف ت د ا ف ت د ا

ف ت د ا ف ت د ا

أَقَامَكَ - اس کو سیدھا کر دیا۔ کھڑا کر دیا۔ أَقَامَ إِقَامَةً

سے ماضی کا صیغہ واحد نذر غائب ضمیر واحد نذر

غائب ف ت د ا

أَقَاوِيلُ - باتیں۔ یہ اقوال کی جمع ہے اور اقوال

قَوْلٌ کی جس کے معنی بات کے ہیں۔ ف ت د ا

أَقْبَرَةٌ - اس کو قبر میں رکھوایا۔ أَقْبَرُ أَقْبَارُ سے جس

کے معنی قبر میں رکھنے اور رکھونے کے ہیں ماضی کا صیغہ

واحد نذر غائب ضمیر واحد نذر غائب۔ ف ت د ا

أَقْبَلُ - تو آگے آ۔ تو توجہ ہو۔ إِقْبَالٌ سے جس کے معنی

آگے آنے متوجہ ہونے اور رخ کرنے کے ہیں۔ امر کا

صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔

اَقْبَلْ۔ اس نے رخ کیا۔ وہ متوجہ ہوا۔ اِقْبَالَ سے

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔

اَقْبَلْتُ۔ وہ سامنے آئی۔ وہ متوجہ ہوئی۔ اِقْبَالَ سے

ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے۔

اَقْبَلْنَا۔ ہم نے رخ کیا۔ ہم آگے آئے۔ اِقْبَالَ سے

ماضی کا صیغہ جمع شکم ہے۔

اَقْبَلُوا۔ انہوں نے رخ کیا۔ وہ متوجہ ہوئے۔ اِقْبَالَ سے

ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔

اَقْتَتُ۔ اس کا وقت مقرر کیا گیا۔ تَوْقِيتٌ سے

جس کے معنی وقت مقرر کرنے کے ہیں ماضی مجہول

کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ اَقْتَتُ اصل میں

وَقْتَتُ تھا اور مضموم کو ہمزہ سے بدل لیا کیونکہ ہر

وہ واو جو مضموم ہو اور اس کا ضمہ لازم ہو اس کو

ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔

اَقْتَتَلْ۔ اس نے قتال کیا۔ اس نے جنگ کی۔ اِقْتَالَ سے

جس کے معنی آپس میں جنگ و قتال کرنے کے

ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔

اَقْتَتَلُوا۔ انہوں نے قتال کیا۔ وہ آپس میں لڑے

اِقْتِتَالٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔

اَقْتَحَمَ۔ وہ آ پڑھا۔ وہ گھس پڑا۔ اِقْتِحَامٌ سے

جس کے معنی بے دیکھے بھالے اپنے آپ کو کسی شے

میں جھونک دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔

اَقْتَدِهْ۔ تو اس کی پیروی کر۔ اس کی اقتدار کر۔

اِقْتِدَاءٌ سے جس کے معنی پیروی کرتے ہیں۔

امر کا صیغہ واحد مذکر حاضرہ ضمیر واحد مؤنث غائب ہے۔

اَقْتَرَبَ۔ تو نزدیک ہو۔ اِقْتِرَابٌ سے جس کے

معنی نزدیک ہونے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر

حاضر ہے۔

اَقْتَرَبَا۔ وہ نزدیک ہوا۔ وہ قریب ہوا۔ اِقْتِرَابٌ سے

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔

اَقْتَرَبْتُ۔ وہ پاس آگئی۔ وہ نزدیک ہوگئی۔ اِقْتِرَابٌ سے

ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے۔

اَقْتَرَفْتُمُوهَا۔ تم نے اس کو کمایا۔ اِقْتِرَافٌ سے

ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضرہ ہے۔

اِقْتِرَافٌ سے جس کے معنی کمانے کے ہیں۔ ماضی کا

صیغہ جمع مذکر حاضرہ یہ دراصل اِقْتَرَفْتُمُوهَا ہے۔

واو اشباع کا ہے اور ہا ضمیر واحد مؤنث غائب۔

<p>صیغہ جمع مذکر حاضر پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ أَقْتُلُوهُ۔ اس کو مار ڈالو۔ اس کو قتل کرو۔ اس میں ضمیر واحد مذکر غائب ہے پ پ</p> <p>أَقْتُلُوهُمْ۔ ان کو مار ڈالو۔ ان کو قتل کرو۔ اس میں ہم ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ پ پ پ</p>	<p>اہل میں اِقْتِرَاف کے معنی درخت کا چھلکا امانے یا زخم پر سے کھال ہانکنے کے ہیں پھر بطور استعارہ اس کا استعمال کسی چیز کے کمانے کے معنی میں ہونے لگا۔ خواہ وہ چیز اچھی ہو یا بری لیکن برائی کے کمانے میں استعمال زیادہ ہے۔ پ پ</p>
<p>أَقْدَامُ۔ قدم، پاؤں۔ اس کا واحد قَدَمٌ ہے جس کے معنی پاؤں کے ہیں۔ پ پ پ</p> <p>أَقْدَامِكُمْ۔ تمہارے پاؤں۔ اَقْدَامُ مضاف کُمُ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ پ پ</p>	<p>أَقْتُلُ۔ میں قتل کروں گا۔ میں مار ڈالوں گا۔ (نَصْرٌ) قَتْلٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مکمل۔ قتل کے معنی اہل میں جسم سے روح کے زائل کرنے کے ہیں۔ جس طرح کہ موت میں ہوتا ہے۔ قتل اور موت میں فرق یہ ہے کہ اگر اس فعل کے انجام دینے والا کا اعتبار کیا جائیگا تو اس کو قتل کہا جائیگا۔ اور اگر صرف زندگی کے ختم ہونے کا اعتبار کیا جائے گا تو وہ موت</p>
<p>أَقْدَامَنَا۔ ہمارے پاؤں۔ اَقْدَامُ مضاف نا ضمیر جمع حکم مضاف الیہ پ پ پ پ</p> <p>أَقْدَامُونَ۔ زیادہ لگے ہوئے لوگ۔ اَقْدَامُ کی جمع جس کے معنی زیادہ لگے کے ہیں اَقْدَامٌ قَدَمٌ سے جس کے معنی آگے ہونے اور سبقت کرنے کے ہیں افعال مقبیل</p>	<p>کھلے گی۔ پ پ</p> <p>أَقْتُلْكَ۔ میں تجھے قتل کروں۔ مار ڈالوں۔ اس میں ضمیر واحد مذکر حاضر ہے۔ پ پ</p>
<p>کا صیغہ واحد مذکر ہے پ پ</p> <p>أَقْدَفِيهِ۔ تو اٹھ کر ڈال دے (ضَرْبٌ) اِقْدَفِي قَدْفٌ سے جس کے معنی دوڑ پھینکنے اور ڈال دینے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مؤنث حاضرہ ضمیر واحد مذکر غائب۔ پ پ</p>	<p>أَقْتُلْنَاكَ۔ میں تجھ کو ضرور مار ڈالوں گا اَقْتُلْنَا قَتْلٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد مکمل ضمیر واحد مذکر حاضر ہے پ پ</p> <p>أَقْتُلُوا۔ تم قتل کرو۔ تم مار ڈالو۔ قَتْلٌ سے۔ امر کا</p>

<p>اَقْرَبِينَ - قریبی قرابت والے۔ قریب کے رشتہ دار۔</p>	<p>اَقْرَبَاءٌ - تو پڑھو۔ (فَتْحٌ، نَصْرٌ) قِرَاءَةٌ سے جس کے معنی</p>
<p>(ملاحظہ ہو اَقْرَبُونَ) پ پ پ پ</p>	<p>پڑھنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ پ پ</p>
<p>اَقْرَبْتُمْ - تم نے اقرار کیا۔ اِقْرَأْتُ سے جس کے معنی کسی</p>	<p>اَقْرَبٌ - زیادہ نزدیک۔ زیادہ قریب۔ قُرْبٌ سے</p>
<p>چیز کو ثابت کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔</p>	<p>جس کے معنی نزدیک ہونے کے ہیں۔ اِفْعَلُ تَفْضِيلُ</p>
<p>اقرار کسی صرف دل سے ہوتا ہے اور کسی صرف زبان</p>	<p>کا صیغہ قرب اور بعد دو متقابل صفتیں ہیں۔ قرب</p>
<p>سے اور کسی دونوں سے۔ توحید اور ایمانیات میں صرف</p>	<p>کا استعمال قرآن مجید میں کہیں باعتبار مکان کے ہوا</p>
<p>زبان سے اقرار کر لینا کافی نہیں بلکہ دل اور زبان دونوں</p>	<p>اور کہیں باعتبار زمان کے کہیں باعتبار نسب کے قریب</p>
<p>کا اقرار ضروری ہے۔ پ پ پ</p>	<p>ہونا مراد ہے اور کہیں باعتبار درجہ کے کسی جگہ باعتبار</p>
<p>اَقْرَبْنَا - ہم نے اقرار کیا۔ اِقْرَأْتُ سے ماضی کا</p>	<p>رعایت و حفاظت کے قرب کا ذکر ہے اور کسی مقام</p>
<p>صیغہ جمع منکلم ہے</p>	<p>پر باعتبار قدرت کے نیندہ سے اللہ کے قریب ہونے کا</p>
<p>اَقْرَضْتُمْ - تم نے قرض دیا۔ اِقْرَأْتُ سے جس کے</p>	<p>یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فضل و رحمت</p>
<p>معنی قرض دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے</p>	<p>سے متوجہ ہے پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ</p>
<p>اَقْرَضُوا - انہوں نے قرض دیا۔ اِقْرَأْتُ سے</p>	<p>پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ</p>
<p>ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے</p>	<p>اَقْرَبُونَ - قریبی قرابت والے۔ قریب کے رشتہ دار</p>
<p>اَقْرَضُوا - تم قرض دو۔ اِقْرَأْتُ سے امر کا صیغہ</p>	<p>اَقْرَبٌ کی جمع یہاں قرب سے قرب نسب نسبت</p>
<p>جمع مذکر حاضر ہے</p>	<p>مراد ہے۔ حالت رسمی میں اس کی جمع اَقْرَبُونَ اور</p>
<p>اِقْرَأُوا - تم پڑھو۔ تم پڑھو یا کرو۔ (فَتْحٌ، نَصْرٌ)</p>	<p>حالت نصبی و جری میں اَقْرَبِينَ آتی ہے پ پ پ پ</p>
<p>قِرَاءَةٌ سے جس کے معنی پڑھنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ</p>	<p>اَقْرَبٌ ان میں سب سے نزدیک۔ اَقْرَبٌ مضاف</p>
<p>جمع مذکر حاضر ہے</p>	<p>هُم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ہے</p>

أَقْسَطُ - پورا انصاف والا۔ زیادہ انصاف والا۔

یہ فعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ علامہ ابو حیان اندلسی البحر المحیط میں لکھتے ہیں۔

"بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں شذوذ ہے کیونکہ یہ وہابی سے
أَفْعَلُ کے وزن پر آیا ہے۔ کہا جاتا ہے أَقْسَطُ الرَّجُلُ
یعنی اس مرد نے انصاف کیا۔ قرآن مجید میں أَقْسَطُوا
اور تم انصاف کرو) اسی باب سے مراد ہے۔ چنانچہ

اس شذوذ سے نکلنے کے لئے أَقْسَطُ کو قَائِمٌ سے
بطریق نسبت یعنی ذی قَسْطٍ (انصاف والے) مانو
بتائے میں زعمشری نے یہی کہا ہے۔ ابو عطیہ کا بیان ہے

کہ اس کو دیکھنا چاہئے کہ جس طرح الْكُرْمُ كَرْمٌ سے آتا ہے
اسی طرح کیا یہ بھی قَسْطٌ بضم سین سے آتی۔ اس کو

قَسْطٌ بالکسر سے بھی جن کے معنی عدل کے میں بیان کیا
گیا ہے لیکن قَسْطٌ ایسا مصدر ہے جس سے کوئی فعل مشتق
نہیں ہوا۔ اور یہ اقْسَاطٌ سے بھی نہیں ہے کیونکہ افعال

التفضیل افعال سے نہیں آتا۔ زعمشری نے کہا ہے کہ
اگر تم دریافت کرو کہ أَقْسَطُ اور اقْوَمٌ کس فعل سے

افعال التفضیل بنے ہیں تو میں کہوں گا کہ یہ وہابی کے نزدیک
ہر اقْسَطٌ اور اقَامٌ سے ان کی بنا جائز ہے آہی چیز کہ

افعال التفضیل أَفْعَلٌ سے بنایا جاسکتا ہے اس پر یہ

کی کوئی تصریح موجود نہیں ہاں بندویرا استدلال یہ چیز اخذ کی
جاسکتی ہے کیونکہ یہ وہابی نے اپنی کتاب کے اول میں یہ تصریح

کی ہے کہ أَفْعَلٌ فعل تعجب کا صیغہ فَعْلٌ فَعْلٌ فَعْلٌ اور
أَفْعَلٌ ان سب سے آتا ہے پس اس سے ہی ظاہر ہے کہ

أَفْعَلٌ جو تعجب کے لئے آتا ہے وہ أَفْعَلٌ سے ہی بنتا ہے
اور نحووں کی یہ تصریح ہے کہ جس فعل سے أَفْعَلٌ صیغہ

تعجب بنتا ہے اس سے افعال التفضیل کا صیغہ بھی بنا کر
پس جس فعل سے تعجب کا صیغہ قیاسی ہوگا تفضیل کا صیغہ

بھی قیاسی ہوگا۔ اور جس سے تعجب کا صیغہ شاذ ہوگا تفضیل
کا بھی یہی شاذ ہوگا اور أَفْعَلٌ سے تعجب کا صیغہ بننے میں بھی

نحووں کے تین مذہب ہیں بعض مطلق جائز کہتے ہیں بعض
بالکل ممنوع اور بعض اس میں تفریق کرتے ہیں کہ اگر ہمزہ

اِذْعَالٌ نقل کے لئے ہے تب تو اس سے تعجب کا صیغہ
أَفْعَلٌ کے وزن پر نہیں بن سکتا۔ اور اگر نقل کے لئے نہ ہو

تو اس سے تعجب کا صیغہ بن سکتا ہے۔ زعمشری کے خیال
میں یہ وہابی کا یہی مذہب ہے۔ چنانچہ یہ وہابی کے أَفْعَلٌ

کہنے سے مراد ان کے نزدیک أَفْعَلٌ کا وہ باب ہے جس کی
ہمزہ نقل کے لئے نہ ہو۔ اور جو لوگ اس کو مطلقاً ممنوع

صیغہ جمع مذکر حاضر اِقْسَاطُ کے معنی اہل میں
حق دار کا حصہ حق دار کو دینے کے ہیں اور چونکہ انصاف
اسی چیز کا نام ہے اس لئے اس کے معنی انصاف
کرنے کے لئے جاتے ہیں۔

اُقْسِمُہ میں قسم کھانا ہوں۔ اِقْسَامُہ جس کے معنی
قسم کھانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مکمل۔
یہ دراصل قَسَامَۃ سے ماخوذ ہے۔ قسامت وہ قسمیں
ہیں جو اولیاء مقول پر تقسیم کی جاتی ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں
کی قسمیں کھائی ہیں (۱) اپنی ذات مقدسہ کی۔ (۲)
اپنے افعال حکیمانہ کی (۳) اپنی مخلوق کی مخالفین
جو قرآن مجید پر اعتراض کرتے ہیں ان میں سے ایک
یہ بھی ہے کہ قرآن مجید میں اللہ نے قسمیں کیوں
کھائیں۔ یہ اعتراض طرح طرح کی رنگ آمیزیوں کے
ساتھ مختلف طور پر دہرایا جاتا رہتا ہے لیکن قسم کی
حقیقت اور اس کی تاریخ پر ذرا غور و فکر کی رحمت
گوارا کی جاتی تو یہ عقدرہ خود بخود حل ہو جاتا۔

اصل میں قسم کا استعمال ابتداءً اس طرح شروع

کہتے ہیں وہ سیویکے قول وافعل میں افعل کو امر کا صیغہ
بتاتے ہیں یعنی یہ کہ سیویکے قول میں فعل تعجب اَفْعِلْ
کے وزن پر ہے جس کا صیغہ فَعَلْ۔ فَعَلْ۔ فَعِلْ۔ اور
اَفْعَلْ سب سے آتا ہے۔ کتب نحو میں ان تمام نہایت کے
دلائل پورے طور پر مذکور ہیں۔ رہا یہ کہ اِقْسَطْ کس فعل سے
مانجھئے تو زیادہ مناسب یہ ہے کہ اس کو قَسَطْ ثلاثی سے
یعنی عدل (اس نے انصاف کیا) ہے افعل التفضیل کا
صیغہ سمجھا جائے۔ ابن السید نے الاقصاب میں تصریح کی
ہے کہ ابن السکیت نے کتاب الاضداد میں ابو عبیدہ سے
نقل کیا ہے کہ قَسَطْ کے معنی ہیں اس نے ظلم کیا اور اس نے
انصاف کیا اور اِقْسَطْ بالالف کے معنی اس کے سوا کچھ
نہیں کہ اس نے انصاف کیا۔ اور ابن القطاع نے کہا کہ
قَسَطٌ قُسُوطٌ وَقَسَطٌ کے دونوں معنی آتے ہیں ظلم کرنے
کے بھی اور انصاف کرنے کے بھی یہ اضدادوں سے ہے
پس اس صورت میں یہ شاذ نہیں ہوگا اور اِقْسَطْ عِنْدَ
اللہ کے معنی اللہ کے حکم میں زیادہ انصاف والے کے
ہوں گے۔

اِقْسَطُوا۔ تم انصاف کرو۔ اِقْسَاطُہ امر کا

ہو کہ جب کوئی اہم واقعہ بیان کیا جاتا تو اس کی صحت اور تصدیق کے لئے کسی شخص کی گواہی پیش کی جاتی یہی طریقہ جب بڑھنے لگا تو انسان کے علاوہ حیوانا اور جادات کی شہادت بھی معرض ثبوت میں آنے لگی۔ مثلاً ہم خود اپنی زبان میں کہتے ہیں درود یواڑ اس بات پر شاہد ہیں۔ آسمان زمین اس امر پر گواہ ہیں، اس نے جنگ میں جس جانبازی کے جوہر دکھائے میدان جنگ اس کی گواہی دے سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ عربی زبان میں اس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ اس قسم کی شہادتوں کے پیش کرنے سے اصلی غرض یہ ہوتی ہے کہ یہ چیزیں زبانِ حال سے اس کی شاہد ہیں یعنی اگر ان میں نہ ابھی بولنے کی سکت ہوتی تو ضرور کہہ سکتیں کہ ہاں یہ واقعہ سچ ہے یہی طریقہ آگے چل کر قسم کے معنی میں مستعمل ہونے لگا۔ چنانچہ خود قرآن مجید میں شہادت کا لفظ قسم کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ سورہ منافقون میں ارشاد ہے: **إِذَا جَاءَهُكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا اَشْهَدُ لَكَ لِرَسُولِ اللَّهِ وَانَّهُ يَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَإِنَّ لِي لَشَهِيدًا بِمَا كَذَّبْتَ وَتَوَلَّىٰ**

آيَاتُهُمْ جُنَّةً (منافقین جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہنے لگتے ہیں کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ بیشک تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک تو اس کا رسول ہے لیکن خدا شہادت دیتا ہے کہ منافقین جو تمہیں انصوں نے اپنی قسموں کو سپرنا کھلے ہے) آیت مذکورہ میں منافقین کے الفاظ میں قسم کا کوئی لفظ مذکور نہیں صرف شہادت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ قرآن مجید نے اسی شہادت کو قسم قرار دیا ہے اسی کا اٹھنا ہے کہ آج بھی ہم اپنی زبان میں قسم کھاتے ہیں تو کہتے ہیں اللہ جانتا ہے، خدا گواہ ہے، خدا شاہد ہے، عربی زبان نے جب وسعت اختیار کی تو بعض حروف قسم کے ساتھ خاص ہو گئے جیسے واو، ب، ت۔ **واو**، **با**، **تا**۔ کہیں صاف لفظ قسم ہوتا ہے اور کہیں لا کے ساتھ آتا ہے **لَا اُقْسِمُ** اور کبھی جملہ پر **لام** لاکر قسم کھانی جاتی ہے جیسے **لَعَنَمُرُ لَكَ** اب قسم کا استعمال روحی میں ہوتا ہے ایک ایک جب کوئی چیز بیان کی جائے تو اس کے ثبوت پر کوئی شہادت پیش کی جائے خواہ وہ شہادت ذی روح کی ہو یا غیر ذی روح کی، زبانِ حال ہو یا زبانِ قال۔ دوسرے

یہ کہ کسی چیز کی توثیق و اثبات کے لئے کسی عظیم الشان شے یا کسی عزیز چیز کی قسم کھائی جائے۔ یہ دوسرے معنی قسم کے حقیقی معنی نہیں بلکہ مجازی ہیں جو بعد میں چل کر پیدا ہو گئے۔ قرآن مجید میں جہاں جہاں اللہ تعالیٰ کے لئے قسم کا لفظ آیا ہے پہلے معنی کے لحاظ سے آیا ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نہایت کثرت سے شمس و قمر لیل و نهار ابرو باد کوہ و صحرا چرند پرند۔ دریا و سمندر غرض جا بجا تمام مظاہر قدرت کی نسبت آیت کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنی نشانی کے ہیں۔ جن چیزوں کو اکثر مواقع پر آیات کے لفظ سے تعبیر کیا ہے انہی کی جا بجا قسم بھی کھائی ہے جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ یہ تمام چیزیں اس کے وجود اور عظمت و شان پر شہادت دے رہی ہیں اور اس کی قدرت پر گواہ ہیں۔

یہ بھی خیال رہے کہ قسم، یمن، حلف عام لوگ ان تینوں کو ہم معنی خیال کرتے ہیں جن کی بنا پر بڑی غلط فہمی پیدا ہو جاتی ہے حالانکہ ان سب الفاظ کے مفہوم اور معانی بالکل جدا جدا ہیں۔ قسم کے معنی ہیں کسی چیز کی صحت اور تصدیق کے لئے گواہی پیش کرنا۔

قرآن مجید میں جو قسمیں مذکور ہیں ان سب کے ہی معنی ہیں کہ جن چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے وہ خدا کے وجود پر اس کی قدرت و شان پر اس کی عظمت و اقتدار پر شہادت دے رہی ہے۔ سورہ فجر میں ارشاد ہے وَ الْقَحْرِ وَالْيَالِ عَشِيرَةَ الشَّفِيعِ وَأَنْتُمْ وَاللَّيْلُ إِذَا يَسِرُ هَلْ فِي ذَلِكَ قَدَمٌ لَدَيْ حِجْرٍ رَفْعٍ دَسِ رَاتِمِ، جفت اور طاق، اور رات جب چلنے پر ہو، ان باتوں میں صاحب عقل کے لئے قسم ہے (یعنی یہ سب چیزیں عقل مند کے نزدیک خدا کے وجود اور اس کی قدرت پر زبان حال سے گواہی دے رہی ہیں۔ یمن کے معنی ہاتھ کے ہیں یہ لفظ عموماً معاہدات کی توثیق کے لئے استعمال ہوتا ہے گویا دوسرے معاہدہ کو ضامن دینا مقصود ہوتا ہے۔ راعب الصغہانی رقمطراز ہیں۔

وَالْيَمِينُ فِي الْحَلْفِ مَعَاهِدَةٌ كَرْنِ وَاللَّاءُ حَلِيفٌ مَسْتَعَارٌ فِي الْيَمِينِ جُودٌ وَسِرٌّ كَمَا تَقَرَّرُ بِهَاتِهِ اِعْتِبَارًا بِمَا يَفْعَلُهُ مَا زَالَ يَمِينُ حَلْفِ الْمَعَاهِدِ الْمُحَالِفِ مَعْنَى فِي أَسَى فَعْلٍ سَتَعَارٌ غَيْرٌ۔ لِيَا كَمَا هِيَ۔

مفردات معراج ج ۲ ص ۲۸۶ برطانیہ نہایت طبع مصرع

میں کا لفظ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی زبان کو کہیں مستعمل نہیں ہوا۔

حلف کا لفظ ان دونوں افظوں سے زیادہ وسیع ہے لیکن اس کے مفہوم میں زیارت اور ذلت شامل ہے اور اس کا استعمال بالکل اسی طرح ہوتا ہے جس طرح کہ آج کل عوام قسمیں کھاتے ہیں۔ اسی وجہ سے قرآن مجید میں حلف کے لئے مبین (قابل استنباط) کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ ارشاد ہے وَلَا نُطِمْ كُنَّ حَلَّافٍ مَّيْمِينٍ (اور تو کہا نہ مان ہر قسمیں کھانے والے بقدر کا) یہ لفظ جہاں آیا ہے منافقین کی زبان سے آیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ اپنے لئے کہیں استعمال نہیں کیا۔

علامہ ابن القیم نے التبیان فی اقسام القرآن اور علامہ حمید الدین قرطبی نے المعان فی اقسام القرآن خاص اسی موضوع پر تالیف کی ہیں جن میں اقسام قرآن پر سیر حاصل بحث ہے۔

جمہور مفسرین کے نزدیک لا اقسیمہ میں لا

تاکید کے لئے ہے۔ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

اقسمتم تم نے قسم کھائی اقسام سے ماضی کا

صیغہ جمع مذکر حاضر یہاں قسم کا استعمال اس کے دوسرے معنی میں ہے۔ شہادت پیش کرنے میں نہیں ہے۔ اقساموا۔ انہوں نے قسمیں کھائیں۔ اقسام ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب یہاں بھی قسم کا استعمال دوسرے معنی کے اعتبار سے ہے۔ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

اقصدتوا اعتدال اختیار کر (ضرب) قصد سے جس کے معنی سیدھی راہ ہونے اور میانہ روی اختیار کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔

اقصص۔ تو بیان کر (نصر) قصص جس کے معنی بیان کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔ اقصى۔ بہت بعید۔ زیادہ دور۔ قصاء سے

جس کے معنی دور ہونے کے ہیں۔ افعال التفضیل کا صیغہ مسجداً قصی کو باعتبار عرب مخاطبین کے اقصیٰ کہا گیا ہے۔ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

اقض تو کر گزر۔ تو فیصلہ کر لے۔ (ضرب) قضا سے جس کے معنی فصل امر یعنی معاملہ فیصلہ کرنے کے ہیں خواہ بذریعہ قول ہو یا فعل۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ قضا قولی اور فعلی دونوں کی دو دو قسمیں ہیں

۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

الہی اور بشری۔ بذریعہ قول قضاء الہی کی مثال ہے
 آیت شریفہ وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا لَا تَعْبُدُوا إِلَّا
 إِلَٰهًا (اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا کہ اس کے سوا
 کسی کو نہ پوجو) یہ قضا بذریعہ حکم ہے اور بذریعہ فعل قضا
 الہی کی مثال وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ (اور اللہ فیصلہ
 کرتا ہے انصاف سے) ہے۔ قضا بشری بذریعہ قول
 حاکم کا فیصلہ کرنا ہے اور قضا بشری بذریعہ فعل
 کی مثال ہے آیت شریفہ فَلَمَّا قَضَىٰ رَبُّهُ أَمْرًا
 وَأَنزَلَ فِيهَا سُلْطٰنًا مِّن لَّدُنْهُ فَآخِذُوا
 بِهَا ذُرِّيَّتَہُمْ لَعَلَّہُمْ يُقْرٰنُونَ (سو تو گزر
 جو نتیجہ کو کرتا ہے) میں بشری قضا کی دونوں صورتیں
 بن سکتی ہیں فعلی بھی اور قولی بھی۔ ۱۱
 اَقْضُوا۔ تم گزرو۔ تم فیصلہ کر لو۔ قَضَاءُ سے
 امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ۱۱
 اَقْطَارِ۔ کنارے۔ قَطْرٌ کی جمع جس کے معنی جانب
 اور طرف کے ہیں۔ ۱۱
 اَقْطَارِہَا۔ اس کے کنارے اَقْطَارِ مضاف
 ہا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ۔ ۱۱
 اَقْطَعَنَّ۔ میں ضرور کانوں کا لَقِطِیْمٌ سے

جس کے معنی ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے ہیں مضارع بانون
 تاکید کا صیغہ واحد مکلم۔ اصل میں قطع کا لفظ ہر قسم کی
 چیز کے جدا کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے خواہ مادی
 ہو یا غیر مادی۔ ۱۱ ۱۱ ۱۱

اَقْطَعُوا۔ تم کاٹ ڈالو۔ (فتح) قَطَعٌ سے جس کے
 معنی جدا کرنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے
 اَقْعَدَنَّ میں ضرور بیٹھوں گا۔ (نَصْرٌ قُعُودٌ سے
 جس کے معنی بیٹھنے کے ہیں مضارع بانون تاکید کا
 صیغہ واحد مکلم ہے

اَقْعُدُوا۔ تم بیٹھو۔ قُعُودٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر
 حاضر ہے۔ ۱۱
 اَقْفَالِہَا۔ اس کے قفل۔ اس کے تالے۔ اَقْفَالٌ

قفل کی جمع جس کے معنی تالے کے ہیں مضاف ہے
 ہا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ۔ ۱۱
 اَقْلٌ۔ میں نے کہا۔ (صَتْرَبٌ) قول سے جس کے
 معنی بولنے اور کہنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد
 مکلم اَقْلٌ اصل میں اَقْوَلٌ تھا۔ حرف جازم لُٹنے کے
 کے آنے سے اجتمع ساکنین باعث واو گر گیا اور
 مضارع ماضی ثنی کے معنی دینے لگا۔ ۱۱ ۱۱ ۱۱

قَلَمٌ

اَقْلَمٌ - زیادہ کم۔ قَلَمٌ سے جس کے معنی کم ہونے کے

ہیں۔ فعل التفضیل کا صیغہ۔ قلت و کثرت کا استعمال

بیشتر اعداد و شمار میں ہوتا ہے۔

اَقْلَامٌ - قَلَمٌ کی جمع ہے۔ قَلَمٌ کے اصل

معنی ہیں کسی سخت چیز مثلاً ناخن۔ نیزہ کی پور وغیرہ

کا کاٹنا۔ اور اس کٹی ہوئی چیز یعنی مقولوم کو قلم کہا جاتا

ہے جس طرح منقوض کو نقص ہوتے ہیں قَلَمٌ کا

لفظ لکھنے کے قلم اور جوے کے تیر کے معنی میں مخصوص

ہے۔ یہاں قلم کے معنی ہی مراد ہیں۔

اَقْلَامٌ - قَلَمٌ ہے قلم۔ ان کے قلم۔ اَقْلَامٌ قَلَمٌ کی جمع

مضاف ہے۔ ہنہ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔

یہاں قلم سے دونوں معنی مراد لئے جاسکتے ہیں۔ قرء

اندازی کے تیر بھی اور لکھنے کے قلم بھی۔ چنانچہ عبد بن حمید

نے مجاہد سے اور ابن ابی حاتم نے ابن جریر سے روایت

کیا ہے کہ یہ وہی قلم تھے جن سے وہ لوگ تورات کی

کتابت کرتے تھے۔ اور ان دونوں نے عطا سے

نقل کی ہے کہ وہ ان کو قرء اندازی کے تیر بتاتے

تھے۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے اس آیت کی تفسیر

میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی

ہے کہ جب حضرت مریم علیہا السلام کو مسجد میں لا کر

رکھا گیا تو اہل مسجد نے جو وحی کی کتابت کرتے تھے

ان کی کفالت کے بارے میں اپنے قلموں سے قرء

اندازی کی یہی دونوں بزرگ عکرمہ اور ذبیحہ بن اقل

ہیں کہ جب ان دونوں نے اپنے قلم پانی میں ڈالے

تو سب کے قلم پانی کی رو میں بہ گئے اور حضرت زکریا

علیہ السلام کا قلم الٹی طرف چڑھا رہا۔ لہذا حضرت

زکریا ان کے کفیل ہو گئے۔

اَقْلَمٌ - اس نے کم سمجھا۔ اس نے اٹھانے میں ہلکا

پایا۔ اِقْلَالٌ - جس کے معنی قلیل پلنے اور ہلکا

سمجھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب کسی

چیز کو ہلکا سمجھنا مضحکی ہوتا ہے اور کبھی اس کی قوت

کے اعتبار سے ہوا کرتا ہے۔ یہاں پر ہلکا سمجھنا الجھاظ

قوت ہے یعنی اٹھانے میں ہلکا پانا مراد ہے۔

اَقْلَعُ - تو تم - اِقْلَاعٌ - جس کے معنی تم جانے

اور رک جانے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مؤنث حاضر مطلق

اِقَامٌ۔ تو راست کر سیدھا کر قائم رکھ۔ اِقَامَةٌ۔

جس کے معنی سیدھا کرنے اور قائم رکھنے کے ہیں امکا

صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اقام) پ پ پ

۱۱۱ ۱۱۱ ۱۱۱
۱۱۱ ۱۱۱ ۱۱۱

اَقَامَتْ۔ تو نے قائم کی تو نے درست کی اِقَامَةٌ

سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ

اَقَامْتُمْ۔ تم نے قائم کیا تم نے سیدھا کیا اِقَامَةٌ

سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ

اَقَامْنَا۔ تم قائم کرو، تم درست کرو۔ اِقَامَةٌ۔

ہم کا صیغہ جمع مؤنث حاضر پ

اَقْنِي۔ تو بندگی کر (نَصْر) قنوت سے جس کے

معنی خضوع و خشوع کے ساتھ عبادت میں لگے رہنے

کے ہیں ہر کا صیغہ واحد مؤنث حاضر پ

اَقْفَى۔ اس نے خزانہ دیا۔ اس نے فقیر بنایا۔ اِقْتَاءٌ

سے جس کے معنی قنیہ (ذخیرہ کیا ہوا مال و خزانہ

جو باقی رہے) دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد

واحد مذکر غائب۔ عام طور سے اقنی کے معنی

ہی بیان کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر رقمطراز

ہیں و علی هذا يبدو و کلام کیر من المضمرین منہم

ابو صلکم و ابن جریر و غیرہما۔ ابو صالح ابن جریر

و غیرہ کا کلام اس معنی میں ملتا ہے۔ لیکن ابن جریر اور

ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

سے اقنی کے معنی ارضی (اس نے راضی کیا) کے

نقل کئے ہیں علامہ محمود آلوسی کی تصریح ہے کہ یہ

معنی قنیہ سے مجاز لائے گئے ہیں۔ راعب اصغہانی

فرماتے ہیں کہ اس معنی کی حقیقت یہ ہونی کہ اللہ تعالیٰ

نے اس کے لئے رضا و طاعت کا سراپا کر دیا۔ مہا ہد

قناتہ اور جن بصری نے اقنی کے معنی اِخْتِام کے

کئے ہیں یعنی اس نے خادم عطا فرمایا مگر یاد رہے

کہ یہ دونوں معانی پہلے ہی معنی میں داخل ہیں کیونکہ

اپنی عمومیت کے اعتبار سے دونوں پر مشتمل ہے اور

یہ دونوں اس کے صرف دو افراد کی تعیین کر رہے ہیں

اِقْتَاء کے معنی اس مال کے دینے کے ہیں جو باقی

رہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس مال کو

۱۱۱ فتح القدر للشوکانی ج ۵ ص ۱۱۵ ۱۱۱ روح المعانی ج ۲۴ ص ۵۷

۱۱۱ تفسیر ابن کثیر ج ۹ ص ۳۳۸ طبع مصر برجائیس فتح البیان

غیوادی یعنی نضار و طاعت کے سرمایہ کی شکل میں متعین کر رہے اور حضرات ثلاثہ اس کی مادی شکل میں بصورتِ خادم تعین کرتے ہیں۔

ابن زید ابن کسان اور اخش اشقی کے معنی آفقر کے کرتے ہیں یعنی اس نے کسی کو فقیر بنایا۔ شوکانی کا بیان ہے کہ ابن جریر بھی اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اگرچہ ابن کثیر کی رائے میں یہ معنی لفظ کے اعتقاد سے بعید ہیں۔ لیکن زیاد ہے کہ باب افعال کی ہمزہ سلب یا حذف کے بھی آتی ہے جیسے اشقی اور اشکی سلبِ شفاء و سلبِ شکایت کے معنی میں بھی متصل ہیں اور اسی اعتبار سے اگر اشقی کا بھی سلبِ قنیہ یعنی فقیر پانے میں استعمال ہو تو کیا بعید ہے بلکہ یہ معنی یہاں سیاقِ آیات کے بھی مناسب معلوم ہوتے ہیں کیونکہ متقابل چیزوں کا ذکر چلا

آ رہا ہے۔

أَقْوَاتُهَا۔ اس کی خوراکیں۔ اقوات قوت کی جمع قوت اس خوراک کو کہتے ہیں جس سے سدق ہو سکے اقوات مضاف ہا ضمیر واحد مؤنث غائب۔

مضاف الیہ۔

أَقْوَالُ۔ میں کہتا ہوں۔ میں کہوں۔ میں کہوں گا۔ قول سے جس کے معنی بولنے اور کہنے کے ہیں۔ مضاف کا

صیغہ واحد حکم ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

أَقْوَمُ۔ بہت درست رکھنے والا۔ سب سے سیدھا قائم سے جس کے معنی راست ہونے اور اعتدال پر رہنے کے بھی آتے ہیں۔ افعال التعلیل کا صیغہ بعض لوگوں نے اس کو قائمۃ سے افعال التفضیل بتایا ہے لیکن اس صورت میں پھر وہی شذوذ کی بحث پیدا ہو جاتی ہے جس کی تفصیل افسط کی بحث میں

گزر چکی ہے۔ ہاں جیسا کہ زمرخشی نے تصریح کی ہے اس کو قویۃ درست ہے باعتبار نسبت کے معنی زیادہ درست و زیادہ سیدھے کے کہتے ہیں۔

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

أَقِيمُوا۔ تم قائم کرو۔ تم درست رکھو اور قائم رہو جس کے معنی ٹھہرنے قائم کرنے اور درست رکھنے ہیں۔

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۲۹
۲۸
۲۷

فصل الكاف

اَكْبَرُ - میں ہوں (نَصْر) کوئی سے جس کے معنی ہونے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مکمل اَكْبَرُ اصل میں اَكُوْنُ تھا۔ لَعْنَةُ اَجْلَسْتِ سے اجتماع ساکنین کے باعث واو گر گیا۔ لَعْنَةُ

اَكْبَرُ - بہت بڑے۔ اَكْبَرُ کی جمع ہے

اَكَادٌ - میں چاہتا ہوں (مِثْمَعٌ) کوڑے سے جس کے معنی قریب کرنے اور کبھی چلپنے اور ارادہ رکھنے کے

بھی آتے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مکمل یہ افعال مقاربت میں سے ہے جو تنہا استعمال نہیں ہوتے بلکہ

کسی دوسرے فعل کے ساتھ مل کر آتے ہیں اگر اس پر حرف نفی نہ ہو تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ فعل قریب

تھا کہ واقع ہو جائے لیکن نہ ہو سکا اور اگر حرف نفی ہو تو یہ مطلب ہوگا کہ فعل واقع تو ہو گیا مگر

قریب تھا کہ واقع نہ ہو سکے۔ یہاں اَكَادٌ کا استعمال چاہنے اور ارادہ کرنے کے معنی میں ہوتا ہے

اَكَاوُنُ - بڑے کھانے والے۔ اَكَاوُنُ کی جمع ہے

جس کے معنی بڑے کھانے والے کے ہیں۔ اَكَاوُنُ اَكَاوُنُ سے جس کے معنی کھانے کے ہیں بالذکر کا

صیغہ ہے۔

اَكْبَرُ - زیادہ بڑا۔ اَكْبَرُ سے جس کے معنی بڑے ہونے کے ہیں افعال التفضیل کا صیغہ صغیر و اکبر اسماء متضائف میں سے ہیں جن میں سے ہر ایک کا استعمال دوسری شے کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ پس ایک ہی چیز ایک

شے کے اعتبار سے اصغر بھی ہو سکتی ہے اور دوسری شے کے لحاظ سے اکبر بھی کہی جا سکتی ہے۔ اعداد کی طرح یہ دونوں لفظ بھی کثرت متصلہ میں استعمال کئے

جاتے ہیں۔

اَكْبَرُ - ان عورتوں نے اس کو بہت بڑا سمجھا۔ اَكْبَرُنَّ اَلْبَرُنَّ اَلْبَارِئُ سے جس کے معنی بڑا سمجھنے کے ہیں ماضی

کا صیغہ جمع مؤنث غائب اَضْمِرٌ واحد مذکر غائب

اَلْبَارِئُ - انہوں نے ناپا۔ انہوں نے پیمانہ سے ناپ کر لیا۔ اَلْبَارِئُ سے جس کے معنی پیمانہ و ناپ کر لینے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے

اَلْبَارِئُ - انہوں نے ناپا۔ انہوں نے پیمانہ سے ناپ کر لیا۔ اَلْبَارِئُ سے جس کے معنی پیمانہ و ناپ کر لینے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے

اَلْکُتُبُ. تو لکھ دے (تَصَرَ) کتابت سے جس کے
 معنی لکھنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے
 اَلْکُتُبُ. تو ہم کو لکھ دے اس میں تاضیر جمع تکلم ہے

تث

اَلْکُتُبُ. تم اس کو لکھ لو۔ اَلْکُتُبُ اَلْکُتَابُ سے
 امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ضمیر واحد مذکر غائب ہے
 اَلْکُتُبُ. میں اس کو لکھ دوں گا۔ اَلْکُتُبُ
 کتابت سے مضارع کا صیغہ واحد حکم ہا ضمیر

واحد مؤنث غائب ہے

اَلْکُتُبُ. اس نے اس کو گھر کر لکھ رکھا ہے۔

اس نے اس کو لکھو الیہ۔ اَلْکُتُبُ اَلْکُتَابُ
 سے جس کے معنی گھر کر لکھ لینے اور دوسرے سے

لکھو لینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب
 ہا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے

اَلْکُتُبُ اس نے کمایا۔ اَلْکُتَابُ سے جس کے
 معنی کمانے اور اپنے ارادہ و قدرت کو فعل میں صرف

کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب جس
 چیز میں جلبِ منفعت یا کسی فائدہ کا حصول ہو اس
 میں کوشش کرنے اور تخری کرنے کا نام کسب ہے

خواہ اپنے لئے ہو خواہ دوسرے کے لئے کبھی کسب کا
 استعمال اس میں بھی ہوتا ہے جس کے متعلق انسان
 گمان کرتا ہے کہ اس میں منفعت حاصل ہوگی حالانکہ
 بجائے منفعت کے اس کو ضرر پہنچ جاتا ہے کسب اور
 کتاب میں فرق یہ ہے کہ کتاب وہ ہے جو اپنے
 لئے ہو اور کسب کا لفظ عام ہے پس ہر کتاب
 کسب میں داخل ہے لیکن ہر کسب کتاب نہیں۔
 کسب اور کتاب دونوں کا استعمال قرآن مجید میں
 ہے اور ہر دو نول طرح کے کام انجام دینے
 کے لئے ہوا ہے۔

اَلْکُتُبُ. اس عورت نے کمایا۔ اَلْکُتَابُ سے
 ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے

اَلْکُتُبُ. ان عورتوں نے کمایا۔ اَلْکُتَابُ
 سے ماضی کا صیغہ جمع مؤنث غائب ہے

اَلْکُتُبُ. انہوں نے کمایا۔ اَلْکُتَابُ سے۔ ماضی
 کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے

اَلْکُتُبُ. اکثر بہت زیادہ۔ کثرت سے جس کے معنی
 زیادہ ہونے کے ہیں افضل التفضیل کا صیغہ ہے

ک ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

کڈائی ہے، ماخوذ سے جس کے سنی زمین کے سخت چوٹے کے ہیں۔ چنانچہ جب کنواں کھود جائے اور اس میں کوئی ایسا پتھر نکل آئے جو کھودنے سے عاجز کر دے تو اس وقت کہتے ہیں قَدْ اُكْدِيَ (یعنی یہ سخت نکلا) پھر اہل عرب اس کا استعمال اس شخص کے متعلق کرنے لگے جو کچھ دیکر رک جائے اور پورے طور پر عطا کرے یا ذرا طلب کرے اور پھر مانگنے سے باز رہے۔ قرآن نے اس لفظ کے معنی دینے سے رک جانے اور عطار کو منقطع کر دینے کے بتائے ہیں اور مبرونے سنی کے ساتھ دینے سے رک جانے کے بیان کئے ہیں۔ **اَلْاِرَامِ**۔ باعظمت ہونہ۔ دوسرے کو عزت دینا اور اس پر کرم کرنا۔ بروزن لافعال مصدر ہے۔ ارام کے دو معنی آتے ہیں ایک یہ کہ دوسرے پر کرم کیا جائے یعنی اس کو ایسا نفع پہنچایا جائے جس میں کسی طرح کا کھوٹ نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جو چیز عطا کی گئی وہ عمدہ چیز ہو۔ آئیہ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ میں لفظ ارام دونوں معنی پر مشتمل ہے۔ کرم کا لفظ قرآن مجید میں جہاں بھی اللہ تعالیٰ کے وصف میں آیا ہے وہاں

۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸

احسان وانعام الہی ملا ہے۔ ^{۱۳۱۱} ^{۱۳۱۲}

الکسراۃ۔ انسان کو زبردستی کسی کام کے کرنے پر مجبور

کرنا۔ بروزن افعال مصدر ہے۔ اس آیت کا مطلب

یہ ہے کہ دین اور ایمان کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ نے

جبر اور زبردستی جاری نہیں فرمائی بلکہ اس کو انسان

کے اختیار پر چھوڑا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب دلائل توحید

پورے طور پر بیان فرمادے گئے اور کفر و ضلالت

اور ایمان و ہدایت میں بخوبی امتیاز ہو گیا تو اب زور

وزبردستی سے کسی کو مسلمان بنانے کی کیا حاجت ہوتی

ہے چنانچہ دوسری جگہ ارشاد ہے اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ

النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (تو کیا اب تو لوگوں

پر زبردستی کرے گا تاکہ وہ با ایمان بن جائیں) یعنی

زبردستی لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا

الکسراہین۔ ان عہدوں پر زبردستی کرنا۔ اگر اوصاف

ہیں ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ۔ زائد جاہلیت میں بعض

لوگ اپنی لوثندلیوں سے کسب کرتے تھے۔ عبد اللہ بن

ابی ریس المنافقین کے پاس کئی لوثندیاں تھیں جن کو

دو ہرکاری کر کر رہا تھا۔ ان میں سے جب کچھ

لوثندیاں ایمان لے آئیں تو انہوں نے اس ہرکاری

سے انکار کر دیا۔ اس پر اس ملعون نے ان کو زد و کوب

کرنا شروع کیا۔ یہ آیت اسی سلسلہ میں نازل ہوئی

ہے اور اس لئے اس فعل کی مزید قباحت ظاہر

کرنے کے لئے آیت میں اِنْ اَرَدَنْ تَحْصِنَا اِذَا

وہ لوثندیاں بچنا چاہیں اور لَتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ

الدُّنْيَا کہ تم دنیوی زندگی کے لئے کچھ پونجی چاہنے

لگو کی قیود اضافہ کی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ زنا ایسی

بری چیز ہے کہ جو جبر و اکراہ کے بعد بھی بری ہی رہتی

ہے۔ رضامندی کا تو کیا ذکر ہاں ایسی صورت میں

گناہ کی ساری ذمہ داری زبردستی کرنے والے پر

ہوگی اور حرم زبردستی کی جائیگی وہ بری ہوگا۔ یہ

اَلْکَسْرُ۔ بڑا کریم۔ کسٹم سے جس کے سنی باعزت

ہونے اور سعادت کرنے کے ہیں۔ افعال التفضیل

کا صیغہ۔ ^{۱۳۱۱}

اَلْکَسْرُ۔ تم میں زیادہ باعزت۔ اَلْکَسْرُ مضاف

ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ^{۱۳۱۲}

اَلْکَسْرُ مِّنْ۔ اس نے مجھ کو عزت دی۔ اَلْکَسْرُ مِّنْ

اَلْکَسْرُ مِّنْ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب

وقایہ کی شکلم کی محذوف ہے ^{۱۳۱۳}

اَلْكَرْمَةُ۔ اس نے اس کو عزت دی۔ اس میں ء

ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ ۱۱

اَلْكَرْمِيُّ۔ تو آبرو سے رکھ۔ تو باغیت کرنا اَلْكَرَامَةُ سے

امر کا صیغہ واحد منث حاضر ۱۲

اَلْكَرِيحُ۔ اس پر زبردستی کی گئی۔ اَلْكَرَاهَةُ ماضی مجہول

کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۱۳

اَلْكَرَاهَتًا۔ تو نے ہم پر زبردستی کی۔ اَلْكَرَاهَةُ

اَلْكَرَاهَةُ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر نا ضمیر

جمع مکمل۔ ۱۴

اَلْكَوْهُمُ مَانٌ كُوِيْنَانِي رِيُو۔ (نَصْرًا) اَلْكَوْهُمُ

سے جس کے معنی پہننے اور پہنانے کے ہیں۔ امر کا

صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۵ ضمیر جمع مذکر غائب ۱۶

اَلْكَشْفُ۔ تو دور کر دے۔ تو کھول دے۔ (ضَرْبٌ)

كَشْفٌ سے جس کے معنی کھولنے اٹھانے اور دو

کروانے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ۱۷

اَلْكَفْرُ۔ میں ناشکری کروں۔ میں منکر ہو جاؤں۔

(نَصْرًا) كَفَرًا اور كَفَرَانًا اور كَفُورًا سے جن کے

معنی چھاننے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مکمل

کفر کے معنی نعت ہیں کسی چیز کے چھاننے کے آتے

ہیں۔ عربی میں رات کو اسی لئے کافر کہتے ہیں کہ وہ لوگوں

کی پردہ پوشی کرتی ہے اور کاشدکار کو اس وجہ سے

کافر کہا جاتا ہے کہ وہ بیخ کوزمین میں چھپا دیتا ہے

اسی اعتبار سے کفر نعمت اور کفر ان نعمت کے معنی

شکر ادا نہ کر کے نعمت کو چھپا دینے کے آتے ہیں اور

اسی لحاظ سے وحدانیت یا شریعت یا نبوت کے

انکار اور اس کی تصدیق کے ظاہر نہ کرنے کو کفر کہا جاتا

ہے۔ انکار نعمت کے سلسلہ میں كُفْرَانٌ کا لفظ

زیادہ مستعمل ہے اور انکار دین میں كُفْرًا اور كُفُورًا

کا استعمال دونوں کے لئے برابر ہوتا ہے۔ اَلْشُّكْرُ

اَمْرًا كُفْرًا (میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری) میں کفر ان

نعمت وَرْتَدُ عُنُقِي بِالْكَفْرِ يَا نَدِي (تم بلا تے ہو

مجھ کو کہ میں اللہ کا انکار کر دوں) میں کفر دین مراد ہے

۱۸

اَلْكَفْرُ۔ تو منکر ہو۔ كُفْرًا سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر

یہاں بھی کفر سے انکار دین مراد ہے ۱۹

اَلْكَفْرَانُ۔ میں چھپا دوں گا۔ میں محو کر دوں گا۔ تَكْفِيرًا

سے۔ جس کے معنی کسی چیز کو اس طرح چھپانے اور مٹانے

دینے کے ہیں گویا وہ کبھی کی ہی نہ گئی تھی۔ مضارع

بانوں تاکید کا صیغہ واحد متکلم ہے

اَلْكَفْرُ وَاتَّمَّ سَكَرَ هُوَ جَاؤَ. کُفْرًا سے امر کا صیغہ جمع

نہ کر حاضر یہاں بھی کفر سے انکار دین ہی کے معنی

مراد میں ہے

اَلْقَلْبُ نِيهَاً. اس کو میرا حصہ قرار دے۔ مجھے اس

کا کفیل کر دے۔ اَلْقَلْبُ اِلْفَالُ سے جس کے معنی

کفیل بنانے اور دوسرے کا حصہ قرار دینے کے ہیں

امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ن وقایہ ی ضمیر واحد

متکلم اور تھا ضمیر واحد مونث غائب ہے

اَكَلٌ. اس نے کھایا۔ (نَصْرٌ اَكَلٌ سے جس کے

معنی کھانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے

اَكَلٌ. میوہ۔ پھل۔ جو کھایا جائے۔ بَرَوْنٌ فَعَلٌ

ہے

اَكَلًا. ان دونوں نے کھایا۔ اَكَلٌ سے۔ ماضی کا

صیغہ تثنیہ مذکر غائب ہے

اَكَلًا. کھانا۔ مصدر ہے۔ ہے

اَكَلَمَ. میں بولوں گا۔ میں گفتگو کروں گا۔ تَكَلَّمَ

جس کے معنی گفتگو کرنے اور زخمی کرنے کے ہیں۔

مضارع کا صیغہ واحد متکلم اصل میں اس تاثیر

کو کہتے ہیں جس کو کان یا آنکھ کے ذریعہ محسوس کیا

جائے گفتگو کان سے سنی جاتی ہے اور زخم آنکھ

سے نظر آتا ہے اس لئے تَكَلَّمَ کا لفظ دونوں

معنی کے لئے مستعمل ہے۔ یہاں دوسرے معنی

مراد میں ہے

اَكَلُوا. انہوں نے کھایا۔ اَكَلٌ سے ماضی کا

صیغہ جمع مذکر غائب ہے

اَكَلُونَ. کھانے والے۔ اِكَلٌ کی جمع اَكَلٌ

سے۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر بحالت رفع

اِكَلُونَ ہوگا اور بحالت نصب وجر اِكَلِيْنَ

ہے

اَكَلَةً. اس کو کھالیا۔ اَكَلٌ صیغہ ماضی ضمیر

واحد مذکر غائب ہے

اَكَلَةً. اس کا میوہ۔ اس کا پھل۔ اَكَلٌ مضاف

ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے

اَكَلَهَا. اس کا میوہ۔ اس کا پھل۔ اَكَلٌ مضاف

ہا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ ہے

اَكَلَهُمْ. ان کا کھانا۔ اَكَلٌ مضاف ہضمیر

جمع مذکر غائب مضاف الیہ ہے

اِكْلِيْنَ - کھانے والے۔ اِكْلٌ کی جمع۔ اسم فاعل

کا صیغہ جمع مذکر بحالت نصب و جر ہے

اَلْمَاۤءِ - میوے کے غلاف۔ کَعْبٌ کی جمع۔ کَعْبٌ اس

غلاف کو کہتے ہیں جو کھلی یا پھل پر لپٹا ہوا ہوتا ہے

اَلْمَاۤءِ مَهْمَا۔ اس کے غلاف۔ اَلْمَاۤءِ مضاف

ہَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ۔ ہ

اَمَلْتُ - میں نے کامل کروایا۔ میں نے پورا کر دیا

اَلْمَالُ سے جس کے معنی کامل کر دینے کے آتے ہیں

ماضی کا صیغہ واحد متکلم۔ ہ

اَلْمَاۤءَ - بارزرا داندھا۔ کَمَّۃٌ سے جس کے معنی نابینا

ہونے کے ہیں صفت مشبہ کا صیغہ ہے

اَلْکُنُ - میں ہوں۔ (نَصْرٌ) کُوْنٌ سے جس کے معنی

ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم اَلْکُنُ دراصل

اَلْکُوْنُ تھا۔ حرف جازم داخل ہونے کی وجہ سے

اجتماع ساکنین کی بنا پر واو گرزا۔ ہ

اَلْکِنَانَا۔ چپنے کی جگہیں۔ حفاظت کی جگہیں کُنَّ

کی جمع جس کے معنی حفاظت کی جگہ کے ہیں

اَلْکِنَانُ - تمہارے دل میں چھپایا۔ تمہارے دل میں

صنوفار کھا۔ اَلْکِنَانُ سے۔ جس کے معنی دل میں چھپانے

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

قرآن مجید میں جہاں جہاں ان الفاظ کا استعمال بطور نذمت ہوا ہے وہاں اس سے معنی نذوم مراد ہیں اور جہاں بطور نذمت نہیں وہاں معنی محمود مراد ہوں گے۔ ۱۱

اَلْکِیْدَانِ - میں ضرور داؤ کروں گا۔ میں ضرور تدبیر کروں گا۔ کِیْدَان سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد منکلم ۱۲

فصل اللام

اَل - وہ باب۔ حرف تعریف ہے۔ نکرہ کو معرفہ بنانے کے لئے آتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ عہدیہ اور ضمیہ۔ عہدیہ وہ جس کے کسی شے معبود کی طرف اشارہ کیا جائے خواہ وہ معبود ذہنی ہو یا معبود خارجی اور ضمیہ کبھی تو حقیقہ ہوتا ہے یعنی حقیقت جنس پر دلالت کرتا ہے اور کبھی استغراقیہ یعنی ہر فرد جنس پر عمومیت کے ساتھ دلالت کرتا ہے۔ الف لام جب اہم جنس پر آتا ہے تو اس کو معرفہ کر دیتا ہے یہ کبھی کبھی بعض اعلام پر بھی آتا ہے۔

اَل - قوم۔ گھر کے لوگ۔ تبعین۔ دوست۔ اَل کی اصل کیا ہے اس کے متعلق اہل لغت میں اختلاف ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ دراصل اَہْل تھا۔ اسی بنا پر جب اس کی تصغیر کی جاتی ہے تو اہل کی طرف لوٹا کر اَہْل کہتے ہیں چنانچہ ان کے نزدیک اس میں جو دوسرا لفظ ہے وہ لا کے بدلے میں آیا ہے۔ صاحب قاموس کہتے ہیں کہ ہمزہ سے بدلی گئی اَہْل ہوا۔ اب دو ہمزہ ایک ساتھ جمع ہوئیں لہذا دوسری ہمزہ کو الفت بدل لیا اَل ہو گیا۔ دیگر علماء کی رائے ہے کہ یہ دراصل اَوَّل تھا جس کے معنی لوٹنے کے ہیں واو کو الف سے بدلا گیا اَل ہو گیا۔ اور جو شخص کہ کسی کی طرف قربت اور دوستی میں لوٹے وہ اَل سے موسوم ہوا۔ ابوالحسن بن البادش نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ اسی بنا پر یونس اس کی تصغیر اَوَّل بیان کرتے ہیں اور کسائی نے تو اہل عرب سے صراحتاً اَوَّل ہی نقل کیا ہے۔ علاوہ بریں سیبویہ جو عربیت اور نحو کے امام ہیں۔ حروف کی باہمی تبدیلی کے باب میں کہیں یہ ذکر نہیں کرتے کہ ہا ہمزہ سے بدل جاتی ہے حالانکہ

یاد ہے کہ باعتبار لغت آل کے معنی میں قرابت دار

اجاب اور پوری قوم داخل ہے چنانچہ درود شریف

والی حدیث میں آل محمد سے تمام صلحی اہل امت مراد

ہیں۔ پ ۱۴ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳

۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵

الآ۔ قرابت۔ عہد۔ حلف۔ امام راغب لکھتے ہیں

کہ عہد، حلف اور قرابت کی نمایاں حالت کا نام

إل ہے۔ جب کوئی چیز اس طرح چکنے لگے کہ اس

کا انکار ناممکن ہو تو اس کے لئے تین (وہ چکتی ہے)۔

کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ امام رازی تفسیر کبیر میں

رقطراز میں۔ ال کے بارے میں متعدد اقوال ہیں۔

(۱) اس کے معنی عہد کے ہیں شاعر کہتا ہے۔

وجدناهموكاذبا لهم

وذوالال والعهد لا يكذب

ہم نے ان کے عہد کو جھوٹا پایا۔ حالانکہ عہد بیان کرنے

والاجوت نہیں بولتا۔

اس شعر میں ال کے لفظ سے عہد مراد ہے۔

(۲) قراب ال کے معنی قرابت کے بیان کرتے

ہیں حضرت حسان فرماتے ہیں۔

لحمرك ان الك من قریش

كال السقب من رائل النعام

(تیری جان کی قسم تیری قرابت قریش سے ایسی ہی ہے

جیسی کہ اونٹنی کے بچے کی قرابت شتر مرغ کے بچے سے)

یہاں اس کا استعمال قرابت کے معنی میں ہوا ہے۔

(۳) ال حلف کو کہتے ہیں۔ چنانچہ اوس بن حجر

کا قول ہے۔

لولا بنومالك والال مراقبة

ومالك فيهمر الآلاء والشرف

(اگر بنو مالک نہ ہوتے اور قسم کہ جس کی پابندی کی گئی ہو

بنو مالک میں ہی بخششیں ہیں اور شرافت)

یہاں یہ حلف کے معنی میں استعمال

ہوا ہے۔

(۴) یہ اللہ عزوجل کا نام ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق

رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ جب

مسلمہ کا ہنر بیان آپ کے گوش گزار ہوا تو آپ نے فرمایا

ان هذا الكلام لم يه كلام الله تعالى سے

مخرج من الی سرزد نہیں ہوا۔

لیکن زجاج نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء احادیث اور قرآن کے ذریعہ معلوم ہیں اور کسی شخص کو یا اِلٰہ کہنے نہیں سنا گیا۔ (۵) زجاج کہتے ہیں کہ میرے نزدیک اِلٰہ کی حقیقت جس کو لغت ضروری بتلاتی ہے کسی شے کا تیز کرنا ہے۔ اسی اعتبار سے بھالے کو اَلَّة اور تیز کانوں کو اُذُن مؤلّقة کہتے ہیں پس اس کے تیز اور مستحکم ہونے کے لحاظ سے عہد و قربت کے الفاظ جو اس کی تفسیر کی گئی ہے درست ہے۔

(۶) ازہری کا بیان ہے کہ عبرانی میں ایل اللہ عزوجل کا نام ہے پس ممکن ہے کہ اسی ایل کو تعرب کر کے اِلٰہ کہا گیا ہو۔

(۷) بعض نے کہا ہے کہ اِلٰہ ماخوذ ہے اَلَّ یُوَلُّ اَلَّ سے۔ جس کا استعمال صفائی اور چمک دکھانے کے لئے ہوتا ہے اور چمکنے کے اعتبار سے ہی اس سے اِلٰہ مشتق ہے (کیونکہ اولاد و قربت میں درخشاں حیثیت رکھتی ہے) اور بھالے سے اس کی تیزی میں شبہہ دیتے ہوئے کانوں کے متعلق کہتے ہیں اُذُن مؤلّقة (یعنی بڑے تیز کان ہیں) اور عربی میں کسی

شخص کے چلانے اور پکانے کے لئے بھی اِلٰہ کا لفظ آتا ہے۔ چنانچہ جب عورت چلا کر نوحہ کرنے لگے تو کہتے ہیں رفعت المرأة الیلھا یعنی وہ زور زور سے یا ویلاہ پکانے لگی۔ پس عہد کا اِلٰہ یا تو اس وجہ سے نام پڑا کہ وہ ظاہر طور پر ہوتا ہے اور بد عہدی کی آمیزشوں سے پاک صاف ہوتا ہے یا اس لئے کہ عرب جب باہم حلف لیتے تھے تو بلند آواز سے چلتے اور اس کو شہرت دیتے تھے لہ

امام صاحب نے اگرچہ اس سلسلہ میں سات اقوال نمبر وار شمار کرائے لیکن درحقیقت یہ صرف چار ہی قول ہوئے یعنی اِلٰہ کے معنی بعض اہل لغت عہد کے بیان کرتے ہیں بعض قربت کے بعض حلف کے اور بعض اس کو اللہ تعالیٰ کا نام قرار دیتے ہیں۔ چوتھا اور چھٹا قول درحقیقت ایک ہی ہے۔ اسی طرح پانچویں اور ساتویں قول میں صرف اشتقاق کی بحث ہے ورنہ معنی کے اعتبار سے کوئی اختلاف نہیں۔ دونوں اقوال میں عہد کے معنی مسلم رکھے ہیں۔ امام ابن جریر طبری نے ان تمام معانی اور

مردوں کو) میں قدرت الہی کا ثبوت مزید مقصود ہے
یعنی ضرور کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو جملہ اس کے
بعد ذکر ہوگا وہ ایسے الفاظ سے شروع ہوگا جو قسم
کے لئے آتے ہیں۔ لیکن علامہ ابو جیان اندلسی
النہر المار من البحر میں رقمطراز ہیں۔

ہمارے نزدیک ختاپی ہے کہ آلا جو تثنیہ کے لئے
متعل ہے حرف بیصل ہے اور اس کے مرکب ہونے کا
دہری خلاف اہل ہے کیونکہ ان لوگوں کا خیال غلط
ہے اور آلا کے مواقع استعمال سے پتہ چلتا ہے کہ آلا بانیہ
نہیں جان کا دعویٰ مکمل ہو غور فرمائیے آلا ان زید
منطلق کی اہل آلا ان زید منطلق نہیں کیونکہ یہ
عرب کی ترکیب نہیں بزلف آیت شریفہ اَلَيْسَ
ذَلِكَ بِقَدِيرٍ کے جو بطور نظیر پیش کی گئی ہے کیونکہ
لیس زید بقادیر کی ترکیب صحیح ہے۔ نیز مَرَاتِبٌ
اَيْتٌ اور حرف نداء وغیرہ سے پہلے بھی آلا تلم ہے
جہاں یہ سمجھایا نہیں جاسکتا کہ آلا نافیہ ہے اور ہمزہ
استفہام نے آلا نافیہ پر داخل ہو کر تحقیق کے کا قائلہ دیا

روایات کو بیان کر کے فرمایا ہے کہ چونکہ لفظ اَلَيْسَ
تمام معانی پر شامل ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی ایک
معنی میں اس کو مخصوص نہیں فرمایا۔ ہمیں وجہ درست
یہی ہے کہ اس کو اپنے تمام معانی میں اسی طرح
عام سمجھا جائے جس طرح کہ اللہ عزوجل نے اس کو
عام رکھا ہے۔ پس آیت شریفہ لَا يُزَيِّدُ قَبُولًا فِي مَثُومٍ
اَلَا كَالرَّحْمَةِ يَوْمَ كَرَّهَا ہے کہ یہ مشرکین کی مومن کے
متعلق بھی نہ اللہ کا پاس کرتے ہیں نہ رشتہ داری کا
اور نہ کسی عہد کا خیال کرتے ہیں نہ کسی قسم کا۔
آلا۔ خبر دار ہو جاؤ۔ جان لو۔ سن رکھو۔ علامہ زرخشری
قاضی بیضاوی اور علماء کی ایک جماعت کے
خیال میں یہ ہمزہ استفہام اور لانا نافیہ سے مرکب
ہے جو اپنے مابعد کے تحقق و ثبوت پر دلالت کرتا
ہے۔ دلیل یہ ہے کہ استفہام جب نفی پر داخل
ہوتا ہے تو اس سے مزید ثبوت مقصود ہوتا ہے۔
چنانچہ آیت شریفہ اَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَدِيرٍ عَلَيَّ
اَنْ يُخَيِّرَ الْمُؤْتَى رِكَا اِيسَاخِذِ اَزْدِهٖ نَبِيْسَ كَرَسَكَا

۱۔ تفسیر المنارج ۶ ص ۸۲ طبع مصر ۱۳۳۳ھ۔ ۲۔ دیکھو تفسیر کشاف ج ۱ ص ۲۳ طبع مصر ۱۳۳۳ھ۔

تفسیر بیضاوی ج ۱ ص ۸۲ طبع مصر ۱۳۳۳ھ

۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

الاء۔ مگر سوائے۔ یہ حرف استثنا ہے اور کبھی لفظ

غذیر کی طرح صفت کے معنی بھی دیتا ہے جبکہ

موصوف جمع منکر ہو۔ اور کبھی واو عطف کی طرح

عاطف ہوتا ہے اور کبھی زائدہ ہوتا ہے اور کبھی حرف

جزا بھی ہوتا ہے۔

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶

۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲

۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸

۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴

۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰

۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶

۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱

۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶

۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱

۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶

۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱

۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶

۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱

۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶

۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱

۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶

۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲

۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸

۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴

۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰

۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶

۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱

۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶

۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱

۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶

۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱

۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶

۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱

۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶

۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱

۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶

۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱

۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶

۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱

۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶

۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱

۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶

الاء۔ اگر نہ۔ اگر نہیں۔ ان شرطیہ اور لافنی سے مرکب

۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

الاء۔ احسانات۔ نعمیں۔ الیٰ کی جمع جس کے معنی

نعمت کے ہیں۔ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

الْأَفِّ - ہزاروں۔ اَلْفٌ کی جمع جس کے معنی

ہزار کے ہیں۔ پ

الْآنَ۔ اب۔ ظرفِ زمان ہے اور نبی پر نسیخ۔

الف لام۔ اس پر جنس کے نزدیک تعریف کا۔ اور

بعض کے نزدیک زائدہ اور لازم ہے پ پ

پ پ پ پ پ پ پ

الْبَابُ۔ عقیں۔ بٌ کی جمع جس کے معنی اس

عقل کے ہیں جو ہر طرح کی آمیزش سے خالص ہو۔ چونکہ

لُبُّ ہر چیز کے خلاصہ اور جوہر کہتے ہیں اور عقل

خالص بھی انسان کا خلاصہ جوہر ہی ہے اس لئے

اس کا نام لُبُّ ہوا بعض لوگوں نے لُبُّ کے معنی

پاکیزہ عقل کے بتائے ہیں۔ غرض ہر لب عقل ہے لیکن

ہر عقل لب نہیں کہی جاسکتی یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید

نے ان تمام احکام کو جن کا صرف عقولِ زکیہ ہی

ادراک کر سکتی ہیں اولوالالباب ہی سے متعلق رکھا ہے

۲۳ ۱۳ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱
۱۵ ۱۳ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

۲۳ ۲۲ ۲۲
۱۸ ۱۱ ۱۱

الْتَفَّتْ۔ وہ پٹ گئی۔ اَلْتَفَأْتُ سے جس کے

معنی پٹ جانے اور آپس میں منضم ہو جانے کے ہیں

ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ پ

الْتَفَّتَا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں

ان دونوں کی آپس میں ٹھبھڑ ہوئی۔ اَلْتَفَأْتُ سے جس کے

معنی باہد گر مقابل ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ ثنیہ

مؤنث غائب۔ پ

الْتَفَطَةُ۔ اس کو اٹھالیا۔ اَلْتَفَطَةُ اَلْتَفَطَاتُ سے

جس کے معنی بلا قصد و طلب کسی چیز کے پاجلنے اور

اس کو اٹھالینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب

ہ ضمیر واحد مذکر غائب سہ

الْتَقَمَتْ۔ اس کا لقمہ کر لیا۔ اس کو چھل گیا۔ اَلْتَقَمَتْ

اَلْتَقَامُ سے جس کے معنی بھگنے اور لقمہ کرنے کے ہیں

واحد مذکر غائب کا صیغہ اور ہ ضمیر واحد مذکر غائب سہ

الْتَفَى۔ وہ مقابل ہوا۔ وہ ملا۔ اس کی ٹھبھڑ ہوئی

اَلْتَفَاءُ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ

پ پ

الْتَقِيْتُمْ۔ تم ملے۔ تمہاری ٹھبھڑ ہوئی۔ تم مقابل

ہوئے۔ اَلْتَفَاءُ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر سہ

الْتَمَسُوا۔ تم ڈھونڈو۔ تم تلاش کرو۔ اَلْتَمَسُوا سے

جس کے معنی طلب کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع

مذکر حاضر ہے

الْتَّائِبَاتُ يَمْنَعْنَ مِنَ الْكُفْرَانِ وَالْحَمَاتُ يَمْنَعْنَ مِنَ الْكُفْرَانِ إِلَّا تَدْعُوهُ

جس کے معنی کم کرنے اور گھٹا دینے کے ہیں۔ ماضی کا

صیغہ جمع حکم ضمیر جمع مذکر غائب ہے

اَلَيْتِي - (وہ ایک عورت) جو جس ایم موصول ہے

مفرد مؤنث کے لئے آتا ہے

اَلْحَقَّاقُ

اَلْحَقَّاقُ

اَلْحَقَّاقُ

اَلْحَقَّاقُ

اَلْحَقَّاقُ

اَلْحَقَّاقُ - کجروی۔ ہر فنک افعال مصدر ہے۔ الحاد کی

دو قسمیں ہیں۔ ایک ذات الہی کے ساتھ کسی کو شریک

کے الحاد کرنا یہ الحاد ایمان کے منافی ہے اور اس کو

ایمان جانا رہتا ہے۔ دوسرے اسباب میں شرک

کے الحاد کرنا اس سے ایمان کی جڑ تو کھوکھلی ہو جاتی

ہر مگر سر سے ایمان اس میں نہیں ہو جاتا۔ اسما الہی

میں الحاد کی بھی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ

کو ایسی صفت سے متصف کیا جائے جس سے اس کا

متصف ہونا درست نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ صفات الہی

کی ایسی تاویل کی جائے جو اس کی شان کے لائق نہ ہو

اَلْحَقَّاقُ

اَلْحَقَّاقُ - پٹنا۔ اصرار کرنا۔ بروزن افعال مصدر

ہے۔ یہ اہل میں یحاف سے ماخوذ ہے۔ الحاف اس

کپڑے کو کہتے ہیں جس سے ڈھانپا جائے۔ ہے

اَلْحَقَّاقُ - تم نے ملایا۔ تم نے الحاق کیا۔ الحاق

جس کے معنی ملانے اور پھانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ

جمع مذکر حاضر ہے

اَلْحَقَّاقُ - ہم نے پہنچا دیا۔ ہم نے ملا دیا۔ الحاق سے

ماضی کا صیغہ جمع حکم ہے

اَلْحَقَّاقُ - مجھ کو ملا دے۔ مجھ کو شامل کر دے۔ الحاق

الحاق سے۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر نون و قاف ی

ضمیر واحد حکم ہے

اَلْدُّ - سخت جھگڑا۔ اللد سے جس کے معنی سخت

جھگڑا کرنے کے ہیں افعال متفضیل کا صیغہ ہے

اَلْدُّ - میں جنوگی۔ میرے بچے ہو گا۔ (ضرب) ولادۃ

سے۔ جس کے معنی جنم اور بچہ دینے کے ہیں۔ مضارع

کا صیغہ واحد حکم۔ اَلْدُّ میں ہمزہ اولی استفہام کے ہے

احمد الزبیدی۔ وہی طرف گئے ہیں۔ اور پی شیبی
 قول الشعبي والثوري ثوري اور محمد بن کی ایک جہت
 وجماعة من المحدثين کا قول ہے ان لوگوں کا بیان ہے
 قالوا هي سرانته في کہ ہر حرف قرآن مجید میں سراسر
 القرآن وہی من المقتابہ الہی میں داخل ہے اور تشابہات
 الذی انفراد الله میں سے ہیں جن کا علم صرف اللہ
 بعلمہ ولا یحسب ان ہی کو حاصل ہے۔ ہمارے لئے
 نکلمہ فیہا ولکن ان کے بارے میں کچھ کہنا واجباً
 تو من ہما وتس نہیں بلکہ ہم ان پر ایمان لائیں گے
 کما جاءت۔ اور ان کو جس طرح نازل ہوا ہے
 اسی طرح رکھا جائیگا۔
 امام قرطبی نے بھی خلفا رابعہ حضرت ابو بکر صدیق
 عمر فاروق، عثمان ذی النورین، علی مرتضیٰ اور حضرت
 عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے یہی نقل کیا ہے۔
 ربیع بن خثیم اور ابو حاتم بن جان بھی اسی کو اختیار
 کرتے ہیں کہ ان کے معانی کا علم اللہ ہی کو ہے لہذا
 ان کی کوئی تفسیر نہیں کی جائے گی اور ان کے علم کو
 اللہ ہی کے سپرد کیا جائے گا۔

۱۳
 ۲۰۱۳ و ۲۰
 الزمناہم نے اس کے لئے لگا دیا ہے۔ ہم نے
 اس کے لئے لازم کر دیا ہے۔ الزمناہم سے
 جس کے معنی لازم کرنے اور لگا دینے کے ہیں۔ جمع متکلم
 کا صیغہ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ہا
 الزمناہم۔ ان پر لگا دیا۔ ان کو جما دیا۔ الزمناہم
 الزمناہم سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ضمیر
 جمع مذکر غائب۔ ہا

السینۃ۔ زبانیں۔ لسان کی جمع جس کے معنی
 زبان اور بولی کے ہیں۔ ہا
 السینتکم۔ تمہاری زبانیں۔ تمہاری بولیاں۔
 السینۃ مضاف کم ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ
 آیت کریمہ اختلاف السینتکم میں بولیوں کا
 اختلاف ہی داخل ہے اور لہجوں کا اختلاف بھی۔

۱۳
 ۲۰
 السینتہم۔ ان کی زبانیں۔ السینۃ مضاف
 ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ہا
 السینتہم۔ ان کی زبانیں۔ السینۃ مضاف
 ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ہا

کی جمع **أَحْضَارٌ** اور **حُمْرٌ** کی جمع **أَحْمَارٌ** جو ہاں اگر یہ کہا جائے کہ یہ **مُتَشَفِّعٌ** کی جمع ہے۔ بصورت حذفِ زوائد تو بات ٹھکانے کی ہوگی سہ لیکن علامہ ابو حیان کہتے ہیں کہ اس طرح بات بناؤ کی صحیح نہیں کیونکہ مفردات کے بیان میں اس کا مفرد **لَيْفٌ** لام سے زیر ہے مذکور ہے اور یہی تہوؤ اہل لغت کا قول ہے۔ صاحب قاموس نے اس کا مادہ **لَعْفٌ** زب سے بھی بتایا ہے۔

یہ بھی خیال رہے کہ علامہ ابن قتیب نے دعویٰ یہ مفرد نہیں بلکہ اورائے لغت بھی اس بارے میں ان کے ہمزبان ہیں۔ چنانچہ امام رازی نے **فَرَأَى** اور **قَامَنِي** شوکانی نے کسائی سے بھی یہی نقل کیا ہے۔ ابو عبیدہ اس کا واحد **لَيْفٌ** بتاتے ہیں۔

الْفَتْ۔ تو نے الفت ڈالی۔ **تَلَيْفٌ**۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔

الْفَوَا۔ انہوں نے پایا لفاء سے جس کے معنی پلے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔

الرَّفِصَمُ۔ ان کا مانوس رکھنا۔ ان کا دوست رکھنا

الآف بروزن لافعال مصدر مضاف ہم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ہے

الْفِيَا۔ ان دونوں نے پایا۔ **الْفَاءُ** سے۔ ماضی کا صیغہ ثنیہ مذکر غائب۔

الْفَيْنِ۔ دو ہزار۔ **الْفُ** کا ثنیہ ہے۔ **الْفِينَا**۔ ہم نے پایا۔ **الْفَاءُ** سے۔ ماضی کا صیغہ جمع محکم ہے۔

الْقِ۔ تو ڈال۔ **الْقَاءُ** سے۔ جس کے معنی ڈالنے اور پھینکنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ **الْقَائِمُ** کے معنی اصل میں تو کسی شے کو اس طرح ڈالنے کے ہیں کہ نظر آتی رہے۔ پھر عرف میں اس کا استعمال ہر طرح کے ڈالنے کے متعلق ہونے لگا ہے۔

الْقَابِ۔ خطابات۔ لقب۔ لقب کی جمع انسان کا اصلی نام کے علاوہ جو دوسرا نام ہوتا ہے اس کو لقب کہتے ہیں۔ علم (اصلی نام) اور لقب میں فرق یہ ہے کہ علم میں معنی کی رعایت نہیں ہوتی۔

۱۔ تفسیر کتاف ج ۱ ص ۱۷۷ طبع مصر ۱۳۲۵ھ ۲۔ البحر المحیط ج ۸ ص ۲۱۲ طبع مصر ۱۳۲۸ھ ۳۔ تفسیر کبیر ج ۸

ص ۲۰۵ طبع مصر ۱۳۲۸ھ ۴۔ فتح القدير ج ۵ ص ۳۵۲ طبع مصر ۱۳۵۱ھ

<p>الْقَهَّاءُ۔ تو اس کو ڈال دے۔ اس میں ہاضمہ واحد</p>	<p>لیکن لقب میں معنی کا لحاظ ہوتا ہے۔ لقب کی دو</p>
<p>موش غائب ہے قہ</p>	<p>قسمیں ہیں ایک وہ جو عزت و شرف کے اعتبار سے</p>
<p>القِيَّ۔ اس نے ڈالا۔ الْقَاءُ سے۔ ماضی کا صیغہ</p>	<p>ہو جیسے ہار شاہوں کے القاب ہوتے ہیں دوسرے</p>
<p>واحد مذکر غائب قہ قہ قہ قہ قہ قہ</p>	<p>وہ جو بطور چڑانے کے رکھ دیا جائے۔ آیت شریفہ</p>
<p>قہ قہ قہ قہ قہ قہ</p>	<p>وَلَا تَنَابُؤْا بِاللِّقَابِ (ایک دوسرے کو</p>
<p>القِيَّ۔ وہ ڈالا گیا۔ الْقَاءُ سے۔ ماضی بھول کا صیغہ</p>	<p>چڑانے کے لئے نام نہ ڈالو) میں دوسرے ہی قسم کے</p>
<p>واحد مذکر غائب۔ الْقِيَّ میں ہمزة اولی استفہام</p>	<p>القاب مراد ہیں۔ قہ</p>
<p>انکاری کی ہے۔ قہ قہ قہ قہ قہ قہ</p>	<p>الْقَتَّ۔ اس نے نکال ڈالا۔ الْقَاءُ سے۔ ماضی کا</p>
<p>القِيَّ۔ میں ڈال دوں گا۔ الْقَاءُ سے۔ مضارع کا</p>	<p>صیغہ واحد موش غائب قہ</p>
<p>صیغہ واحد منکلم قہ</p>	<p>الْقَوَّاءُ۔ انہوں نے ڈالا۔ الْقَاءُ سے۔ ماضی کا صیغہ</p>
<p>القِيَّاءُ۔ تم دونوں ڈال دو۔ الْقَاءُ سے۔ امر کا</p>	<p>جمع مذکر غائب قہ قہ قہ قہ قہ قہ</p>
<p>صیغہ تشبیہ مذکر حاضر قہ</p>	<p>الْقَوَّاءُ۔ تم سب ڈالو۔ الْقَاءُ سے امر کا صیغہ جمع مذکر</p>
<p>القِيَّاهُ۔ تم دونوں اس کو ڈال دو۔ اس میں ة</p>	<p>حاضر قہ قہ قہ قہ قہ قہ</p>
<p>ضمیر واحد مذکر غائب ہے قہ</p>	<p>الْقَوَّاءُ۔ وہ ڈالے گئے۔ الْقَاءُ سے۔ ماضی بھول کا</p>
<p>القِيَّتُ۔ میں نے ڈال دیا۔ الْقَاءُ سے ماضی کا</p>	<p>صیغہ جمع مذکر غائب قہ قہ قہ قہ قہ قہ</p>
<p>صیغہ واحد منکلم قہ</p>	<p>القَوَّةُ۔ اس کو ڈال دو۔ اس میں ة ضمیر واحد مذکر</p>
<p>القِيْنَا۔ ہم نے ڈالا۔ الْقَاءُ سے ماضی کا صیغہ</p>	<p>غائب ہے قہ قہ قہ قہ قہ قہ</p>
<p>جمع منکلم قہ قہ قہ قہ قہ قہ</p>	<p>القِيَّةُ۔ تو اس کو ڈال دے۔ الْقِيَّ امر کا صیغہ اور</p>
<p>القِيَّةُ اس کو ڈالا۔ الْقِيَّ صیغہ ماضی ة ضمیر واحد</p>	<p>وہ ضمیر واحد مذکر غائب قہ</p>

مذکر غائب۔ ۲۱۷

الْقِيَامَةِ۔ تو اس کو ڈال دے۔ اَلْفِي الْقَاءِ سے امر کا

صیغہ واحد مؤنث حاضرہ ضمیر واحد مذکر غائب ہے

الْقَهْمَا۔ اس کو ڈالا۔ اَلْفِي صیغہ ماضی ہا ضمیر واحد

مؤنث غائب ہے

اللَّاتِي۔ (وہ سب عورتیں) جو جنہوں۔ ام موصول

ہے اَلَّتِي کی جمع۔ ۲۱۸ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

اللَّاتِي۔ (وہ سب عورتیں) جو۔ جنہوں۔ یہ بھی اہم

موصول ہے جمع مؤنث کے لئے۔ اَلَّتِي کی جمع۔

۲۱۸ ۱۴

اللَّهُ۔ اللہ۔ مولانا ابوالکلام آزاد ترجمان القرآن

میں رقمطراز ہیں۔

”نزولِ قرآن سے پہلے عربی میں اللہ کا لفظ خدا

کے لئے بطور اسم ذات کے مستعمل تھا، جیسا کہ شعراء

جاہلیت کے کلام سے ظاہر ہے یعنی خدا کی تمام

صفیں اس کی طرف منسوب کی جاتی تھیں یہ کسی

خاص صفت کے لئے نہیں بولا جاتا تھا۔ قرآن نے

یہی یہی لفظ بطور اسم ذات کے اختیار کیا اور تمام

صفتوں کو اس کی طرف نسبت دی۔

وَاللَّهُ الْأَسْمَاءُ اور اللہ کے لئے صفتوں کے

الْمُحْتَفَى فَاذْعُوهُ ہم ہیں (یعنی صفتیں) یہی چاہئے کہ

یہا۔ (۱۷۹۱۷) ان صفتوں کے ساتھ اسے پکارو۔

کیا قرآن نے یہ لفظ ماضی اس لئے اختیار کیا کہ

لغت کی مطابقت کا مقتضای تھا یا اس سے بھی

زیادہ کوئی معنوی سوز و نیت اس میں پوشیدہ ہے۔

نوع انسانی کے دینی تصورات کا سب سے

زیادہ قدیم عہد جو تاریخ کی روشنی میں آیا ہے، منظر

فطرت کی پرستش کا عہد ہے۔ اسی پرستش نے بتدریج

اصنام پرستی کی صورت اختیار کی۔ اصنام پرستی کا

لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مختلف زبانوں میں بہت سے الفاظ

دیوتاؤں کے لئے پیدا ہو گئے۔ اور جوں جوں پرستش

کی نوعیت میں وسعت ہوتی گئی، الفاظ کا تنوع

بھی بڑھتا گیا۔ لیکن چونکہ یہ بات انسان کی فطرت

کے خلاف تھی کہ ایک ایسی ہستی کے تصور سے

خالی الذہن رہے جو سب سے اعلیٰ اور سب کی

پیدا کر نیوالی ہستی ہے۔ اس لئے دیوتاؤں کی پرستش

کے ساتھ ایک سب سے بڑی اور سب پر حکمران ہستی کا

تصور بھی کم و بیش ہمیشہ موجود رہا۔ اور اس کو جہان

جہاں بے شمار الفاظ دیوتاؤں اور ان کی معبودانہ صفوں کے لئے پیدا ہوئے۔ وہاں کوئی نہ کوئی لفظ ایسا بھی ضرور مستعمل رہا جس کے ذریعہ اس ان دیکھی اور اعلیٰ ترین ہستی کی طرف اشارہ کیا جاتا تھا۔

چنانچہ سامی زبانوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حروف و اصوات کی ایک خاص ترکیب ہے جو معبودیت کے معنی میں مستعمل رہی ہے، عبرانی، سریانی، حمیری، عربی وغیرہ تمام زبانوں میں اس کا یہ لغوی خاصہ پایا جاتا ہے۔ یہ الف لام اور ہ کا مادہ ہے اور مختلف شکلوں میں مشتق ہوا ہے۔ کلدانی اور سریانی کا "الاحیا" عبرانی کا "الوہ" اور عربی کا "الہ" اسی سے ہے اور بلاشبہ یہی "الہ" ہے جو حرف تعریف کے اضافہ کے بعد اللہ ہو گیا ہے اور تعریف نے اسے صرف خالق کائنات کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ لیکن اگر اللہ "الہ" سے ہے تو "الہ" کے معنی کیا ہیں؟ علماء لغت و اشتقاق کے مختلف اقوال ہیں مگر سب سے زیادہ قوی قول یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی اصل "الہ" ہے اور "الہ" کے معنی تخیر اور درماندگی کے ہیں۔ بعضوں نے اسے "ولہ" سے ماخوذ

بتلایا ہے اور اس کے معنی بھی یہی ہیں۔ پس خالق کائنات کے لئے یہ لفظ اس لئے اہم قرار پایا کہ اس بارے میں انسان جو کچھ جانتا اور جان سکتا ہے وہ عقل کے تخیر اور ادراک کی درماندگی کے سوا اور کچھ نہیں ہے وہ جس قدر بھی اس ذاتِ مطلق کی ہستی میں غور و خوض کرے گا اس کی عقل کی حیرانی اور درماندگی بڑھتی ہی جائے گی۔ یہاں تک کہ وہ معلوم کرے گا۔ اس راہ کی ابتدا بھی عجز و حیرت سے ہوتی ہے اور انتہا بھی عجز و حیرت ہی ہے

لے بروں از وہم و قال و قیل من
خاک بر فرق من و تشیل من!

اب غور کرو خدا کی ذات کے لئے انسان کی

زبان سے نکلے ہوئے لفظوں میں اس سے زیادہ موزوں لفظ اور کونسا ہو سکتا ہے؟ اگر خدا کو اس کی صفوں میں پکارنا ہے تو بلاشبہ اس کی صفیں بے شمار ہیں لیکن اگر صفات سے الگ ہو کر اس کی ذات کی طرف اشارہ کرنا ہے تو وہ اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ ایک تخیر کرنے والی ذات ہے اور جو کچھ اس کی نسبت کہا جا سکتا ہے وہ عجز و درماندگی کے سوا کچھ نہیں ہے؟

فرض کرو، نوبع انسانی نے اس وقت تک خدا کی
ستی یا خلقت کائنات کی اصلیت کے بارے میں
جو کچھ سوچا اور سمجھا ہے وہ سب کچھ سامنے رکھ کر ہم
ایک موزوں سے موزوں لفظ تجویز کرنا چاہیں تو وہ
کیا ہوگا؟ کیا اس سے زیادہ اور اس سے بہتر کوئی بات
کہی جاسکتی ہے؟

یہی وجہ ہے کہ جب کبھی اس راہ میں عرفان و
بصیرت کی کوئی بڑی سے بڑی بات کہی گئی تو وہ یہی
تھی کہ زیادہ سے زیادہ خود رنگیوں کا اعتراف کیا گیا
اور ادراک کا منہی مرتبہ ہمیشہ ہی قرار پایا کہ ادراک کی
نارسائی کا ادراک حاصل ہو جائے۔ عرفا کے دل و
زبان کی صدا ہمیشہ یہی رہی کہ رب زدنی فیک
تختیرا! (یعنی خدا ایسا کر کہ تیری ہستی میں ہمارا تختیر
بڑھتا رہے، کیونکہ یہاں تختیر جہل کا نہیں بلکہ معرفت
کا نتیجہ ہے)۔

زدنی بفرط المحب فیک تختیرا

وارحم حشا بلظی هو اللہ تسعرا!

اور حکما کی حکمت و دانش کا بھی فیصلہ ہمیشہ یہی ہوا۔

معلوم شد کہ ایسے معلوم نشد

چونکہ یہ اسم خدا کے لئے بطور اسم ذات استعمال
میں آیا ہے۔ اس لئے قدرتی طور پر ان تمام صفتوں پر
حادی ہو گیا جن کو خدا کی ذات کے لئے تصور کیسا
جاسکتا ہے۔ اگر ہم خدا کا تصور اس کی کسی صفت کے
ساتھ کریں مثلاً اللہ یا الرحیم کہیں تو یہ تصور صرف
ایک خاص صفت ہی میں محدود ہوگا۔ یعنی ہمارے
ذہن میں ایک ایسی ہستی کا تصور پیدا ہو جائے گا جس
میں ربوبیت یا رحمت ہے لیکن جب ہم اللہ کا لفظ
بولتے ہیں تو فوراً ہمارا ذہن ایک ایسی ہستی کی طرف منتقل
ہو جاتا ہے جو ان تمام صفات حسن و کمال سے متصف
ہے۔ جو اس کی نسبت بیان کئے گئے ہیں اور جو اس میں
ہونے چاہئیں۔ ۱۰

علامہ سید سلیمان ندوی ارض القرآن میں لکھتے ہیں

”مستشرقین یورپ نے کمال یاقوت ہم کو یہ

بتانا چاہا ہے کہ اللہ اور اللات ایک ہی لفظ کی دو

صورتیں ہیں۔ اللہ مذکر دیوتا کے لئے قریش میں مستعمل

تھا۔ اور اللات یعنی دیوی اس اللہ کی قریش نے

تائیت بنائی تھی۔ (یہ جارج سیل مترجم قرآن و ہون
مترجم واقدی اور مارگولیتھ مصنف محمد کی تحقیق ہے
دیکھو سیل کا مقدمہ اور مارگولیتھ محمد صفحہ ۱۹) (حاشیہ
ارض القرآن)۔ ان عقلمندوں سے پوچھنا چاہئے
کہ اللہ کی تائیت عربی قواعد کے موافق اللات کیونکر
ہو سکتی ہے؟ اس کی تائیت اگر ممکن ہے تو اللہ
چاہئے۔ یا اللہ اللہ اللہ کی ہائے اصلی کیونکر تائیت
سے ساقط ہو گئی۔ ۱۵

آگے چل کر فرماتے ہیں۔

لفظ اللہ کے متعلق مارگولیتھ صاحب کی
تحقیق کہ یہ اصل میں قریش کے خاندانی دیوتا کا نام
تھا اس لئے محمد کی توحید پرستی کے یہ معنی ہیں کہ
انہوں نے دوسرے قبائل کے دیوتاؤں کو مٹا کر
اپنے خاندانی دیوتا کو منوایا۔ (محمد صفحہ ۱۹) یورپ
کے مشرقی تاجر علمی کی شرمناک مثال ہے سب سے
پہلا سوال یہ ہے کہ اس عظیم الشان عربی زبان میں
حقیقی خدا کے مفہوم کے لئے کوئی لفظ موجود نہ تھا
تم کہتے ہو کہ محمد سے پہلے عرب میں موجدین موجود

تھے بہتر ہے، لیکن کیا وہ اپنے خدا کے لئے اللہ کے
سوا کوئی اور لفظ پیش کرتے تھے؟ موجودہ عیسائی
ادبائے غرب کے بیان کے مطابق عرب میں عیسائی
شعر بکثرت پیدا ہوئے ہیں، ہاں صحیح ہے، عرب میں
عیسائی شعر ہوئے ہیں، لیکن کیا ان کی زبان سے
لفظ اللہ تم نے نہیں سنا؟ قرآن نے اللہ تعالیٰ کی
صفات خود شریکین کے اقرار کے مطابق جو بیان
کئے ہیں وہ کیا کسی دیوتا پر صادق آسکتے ہیں؟ سب
سے آخر یہ کہ اللہ کی اصل تو اللہ ہے، اللہ تو صرف
عربی میں نہیں بلکہ تمام شامی زبانوں میں خدا تعالیٰ
ہی کے لئے مستعمل ہے۔ کم از کم اللہ اور اللہیم سے
تو ناواقفیت نہ ہوگی، قریش اپنے دیوتاؤں کے
مجھے بنا کر پوجا کرتے تھے، کیا اس سب سے بڑے
قریشی دیوتا کا بھی کوئی مجھہ تھا؟ ۱۵

۱ ۱۷ ۱۳ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۲ ۱۷ ۱۳ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۳ ۱۷ ۱۳ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۴ ۱۷ ۱۳ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

ہمزہ حذف ہو کر اللہُمَّ بن گیا۔ اس کی نظیر ھَلُمَّ ہے کہ دراصل ھَل کے ساتھ اس میں اُم کو منضم کر دیا گیا ہے۔ پہلے خیال کے قائلین فرار کی تردید میں جب ذیل وجہ پیش کرتے ہیں۔

(۱) اگر فرار کا خیال درست ہوتا تو اللہم افعل کذا کا استعمال بغیر حرف عطف کے صحیح نہ ہوتا کیونکہ اس صورت میں اس کی اصل یہ ہوتی یا اللہ امانا و اغفر لنا۔ حالانکہ ہم کسی شخص کو بھی نہیں پاتے کہ جو اس حرف عطف کو ذکر کرتا ہو۔

(۲) زجاج کی اس سلسلہ میں دلیل یہ ہے اگر صحیح ہے تو پھر اصل کے اعتبار سے اللہ اُم کہا بھی روا ہوتا۔ جیسے وَیْلَمُ کہ جب اصل کے اعتبار سے بولتے ہیں تو وِیْل اُم کہتے ہیں۔

(۳) اگر فرار کا بیان صحیح ہے تو حرفِ نداء محذوف ماننا پڑیگا۔ پس اس اعتبار سے یا اللہم کہنا روا ہونا چاہئے تھا۔ اور صرف روا ہی نہیں بلکہ جس طرح یا اللہ اغفر لی کہا جاتا ہے اسی طرح ہمارے خیال میں یہاں حرفِ نداء کا لازم ہونا واجب تھا حالانکہ ایسا نہیں

قرآن وجہ کا یہ جواب دیتے ہیں کہ پہلی وجہ تو یوں ضعیف ہے کہ یا اللہ ام کے معنی ہوئے یا اللہ اقصدا (لے اللہ تو ارادہ فرما) پس اگر واغفر کہا جائیگا تو اس صورت میں معطوف معطوف علیہ کے مغائر ہوگا اور ایک کی بجائے دو سوال ہوں گے۔ اول اُتْنَا (تو ہمارے لئے ارادہ فرما) دوسرے واغفر لنا (ہماری مغفرت کر) لیکن حرفِ عطف کے حذف کرنے کی صورت میں اغفر لنا اُتْنَا کی تفسیر ہوگا۔ تو اس صورت میں دونوں سوالوں کا مطلوب واحد ہوگا۔ اور زیادہ تاکید ہوگی۔ اس قسم کی نظائر خود قرآن میں بہت سی موجود ہیں۔ دوسری وجہ یوں ضعیف ہے کہ اس کی اصل ہمارے نزدیک یا اللہ اُتْنَا ہے اور اس کے متعلق جوازِ تکلم کا کون منکر ہے۔ علاوہ ازیں بہت سے الفاظ ایسے ہیں جہاں فرع کو اصل کے قائم مقام کرنا روا نہیں۔ بخور کیجئے بیویہ اور غلیل کا یہ مذہب ہے کہ مَا اَلْتُمْ مَنکُمْ کے معنی اَلْتِی شیئی اَلْتُمْ مَنکُمْ کے ہیں مگر کبھی تعجب کے موقع پر یہ کلام جس کو وہ اصل قرار دیتے ہیں استعمال نہیں کیا جاتا۔ پس ایسے ہی یہاں بھی سمجھ لینا چاہئے۔ تیسری وجہ

کا جواب یہ ہے کہ یہ کس نے تمہارے لئے تسلیم کر لیا کہ یا اللہم کہنا روا نہیں چنانچہ قرآن نے یہ شعر عنہ میں پیش کیا ہے۔

وما علیک ان تقولی کلماً

ستمتحت او صلیت یا اللہم

رہا بصرہ والوں کا یہ دعویٰ کہ یہ شعر غیر معروف

ہے تو اس کا حاصل تکذیبِ نقل ہے اور اگر اس کا

دروازہ کھول دیا گیا تو پھر لغت اور نحو کی کوئی چیز

بھی اعتراض سے نہیں بچ سکتی۔ رہا یہ کہنا کہ حرفِ

نذ کا لازمی ہونا واجب تھا تو اس کا جواب ہے کہ

حرفِ نذ کبھی حذف بھی کر دیا جاتا ہے جیسے آیت

شرفیہ یوسف آیتھا الصدیق اؤقتنا راسے

یوسف اے بچے ہم کو حکم دے میں۔ پس یہ بات

کیا بعید ہے کہ یا ہم اس سلسلہ میں مخصوص ہو کہ

یہاں اس قسم کا حذف لازم مانا جائے۔

قرآن نے بصرہ والوں پر اس سلسلہ میں جو اعتراض

کئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) اگر میم کو حرفِ نذ کا قائم مقام مانا جائے تو

نذ کو نذاری سے دوخر ماننا ٹھیکے گا۔ حالانکہ یہ قطعاً ناجائز ہے۔ چنانچہ اللہ یا کہنا قطعاً روا نہیں حالانکہ ان کے اصول پر جائز ہونا چاہئے تھا۔

(۲) اگر یہ حرفِ نذ کا قائم مقام ہو سکتا

ہے تو اور اسما میں بھی ہونا چاہئے۔ پس جیسے یا زید

یا بکر کہنا روا ہے۔ ایسے ہی زید تم اور بکر تم کہنا

بھی روا ہوتا۔

(۳) میم اگر حرفِ نذ کے عوض آیا ہے تو ظاہر ہے

کہ اس کو حرفِ نذ کے ساتھ جمع نہیں ہونا چاہئے

تھا حالانکہ جو شعر روایت کیا اس میں یہ بات موجود ہے

(۴) ہم اہل عرب کو نہیں پلتے کہ وہ اسما ہوتا

میں اس میم کو اس لئے زیادہ کرتے ہوتے کہ وہ بعض

ان حروف کے معنی کا فائدہ دے جو کسی کلمہ پر داخل

ہوں اور اس کے مبالغہ ہوں۔ پس صرف اسی ایک

لفظ میں یہ طریقہ اختیار کرنا لغت میں استقرار عام

کے برخلاف حکم لگانا ہے جو سرے سے ناجائز ہے۔

قاضی شوکانی نے تصریح کی ہے کہ اہل بصرہ

کے نزدیک اللہم کی ہاء میں جو ضمہ ہے وہ

أَلْهَمَهَا - اس کو سمجھ دی۔ اس کو القا کیا۔ أَلْهَمَ

إِلْهَامٌ ہے جس کے معنی کسی چیز کے دل میں ڈالنے

کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب هَا ضَمِيرٌ وَاحِدٌ

مَوْثٌ غَائِبٌ۔ إِلْهَامٌ لَهْمٌ سے ماخوذ ہے جس کے

معنی بھگنے کے ہیں چونکہ الہام میں بھی اِنَّ تَدَلَّىٰ کی

طرف سے دل میں ایک بات آتاری جاتی ہے،

اس واسطے اس کا نام الہام ہوا۔ ۲۱

إِلْهِنَا۔ ہمارا معبود۔ إِلٌ مضاف۔ نَا ضَمِيرٌ جَمْعٌ

مُحْكَمٌ مضاف إِلَيْهِ ۲۲

إِلْهَةً۔ اس کا معبود۔ إِلٌ مضاف کا ضَمِيرٌ وَاحِدٌ

مذکر غائب مضاف إِلَيْهِ ۲۳

أَلْفِكُمْ تَمَّ كَوْنُ غَفْلَتِمْ فِي رُكْحَا أَلْهَىٰ إِنْهَاءٌ

جس کے معنی زیادہ ضروری چیز سے غافل رکھنے کے

کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب كُنْ ضَمِيرٌ جَمْعٌ

مذکر حاضر ۲۴

إِلْهَيْنِ۔ دو معبود۔ إِلٌ كَاثَتَيْنِ ۲۵

إِلَىٰ۔ تک۔ طرف۔ ساتھ۔ میں لئے۔ حروف جر میں ۲۶

ہے۔ جہات ششگانہ میں کسی چیز کی انتہا کی حد بتانے

کے لئے آئے ہے خواہ زمانہ اور وقت کی انتہا بتانے

إِلْهَةٍ بَيْتٌ مِّنْ مَّعْبُودٍ۔ إِلٌ كِي جَمْعٌ۔ ۲۷

۹ ۱۵ ۱۲ ۱۶ ۱۸ ۲۳
۶ ۱۳ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۲۵ ۲۶

إِلْهَتِكَ۔ تیرے معبود۔ إِلْهَةٌ مضاف لَكَ ضَمِيرٌ

وَاحِدٌ مذكَّرٌ حَاضِرٌ مضاف إِلَيْهِ ۲۷

إِلْهَتِكُمْ۔ تمہارے معبود۔ إِلْهَةٌ مضاف لَكُمْ

ضَمِيرٌ جَمْعٌ مذكَّرٌ حَاضِرٌ مضاف إِلَيْهِ ۲۸

إِلْهَتِنَا۔ ہمارے معبود۔ إِلْهَةٌ مضاف نَا ضَمِيرٌ

جَمْعٌ مُحْكَمٌ مضاف إِلَيْهِ ۲۹

۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵

إِلْهَتُهُمْ۔ ان کے معبود۔ إِلْهَةٌ مضاف لَهُمْ ضَمِيرٌ

جَمْعٌ مذكَّرٌ غَائِبٌ مضاف إِلَيْهِ ۳۰

إِلْهَتِي۔ میرے معبود۔ إِلْهَةٌ مضاف لِي ضَمِيرٌ

وَاحِدٌ مُحْكَمٌ مضاف إِلَيْهِ ۳۱

إِلْهَتِكَ۔ تیرے معبود۔ إِلٌ مضاف لَكَ ضَمِيرٌ

وَاحِدٌ مذكَّرٌ حَاضِرٌ مضاف إِلَيْهِ ۳۲

إِلْهَتِكُمْ۔ تمہارا معبود۔ إِلٌ مضاف لَكُمْ ضَمِيرٌ جَمْعٌ

مذكَّرٌ حَاضِرٌ مضاف إِلَيْهِ ۳۳

۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹

عِيسَىٰ وَآلِیَّاسَ كُلٌّ مِّمَّنْ اَوْ اِیَّاسَ كُو كہ یہ سب صلح
قِنَ الصَّٰلِحِیْنَ ۚ وَ اِنَاوُن مِّنْ سَعْتِ نِزَامِ
اِسْمٰجِلَ وَاِیْسَعَزَ اِیْسَحَ یُوْسَ اور لوط کو اور رب
یُوْسَ دُوْلُوْا وَاِیْسَعَزَ كُو مہنے بزدلی دی سارے
فَصَلُّوْا عَلٰی الْعَلَمِیْنَ ۚ چان والوں پر۔

آیت مذکورہ میں وَ مِّنْ ذُرِّیَّتِهِمْ کی ضمیر باتو
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف رہتا ہوگا کیونکہ
آپ ہی کا بیان ہو رہا ہے یا حضرت نوح علیہ السلام
کی طرف کہ قریب میں آپ کا ذکر آچکا ہے اور یہی
زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ حضرت یونس اور
لوط علیہما السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے
نہیں ہیں۔ بہر صورت قرآن مجید حضرت لیاہ علیہ السلام
کو حضرت ابراہیم علیہ السلام یا حضرت نوح علیہ السلام
کی ذریت میں شمار کرتا ہے۔ حالانکہ حضرت ادریس
علیہ السلام کا عہد عام مورخین اور مفسرین کی تصریح
کے مطابق حضرت نوح علیہ السلام سے بہت
پہلے ہے۔ چنانچہ مستدرک حاکم میں حضرت بن عباس
رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ

كانت فيما بين حضرت نوح اور حضرت ادریس
نوح وادریس کے زمانہ میں ایک ہزار سال
الف سنة ۱۰۰۰ کا فرق ہے۔

لیکن امام بخاری نے جامع صحیح میں خود حضرت
ابن عباس کا بھی تعلیقا وہی بیان نقل کیا ہے جو
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جس
روایت کا امام بخاری نے حوالہ دیا ہے گو اس کی
سند ضعیف ہے۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ حضرت ابن
عباس کی جس روایت کو حاکم نے ذکر کیا ہے اس سے
یہ ہرگز یہ نہیں چلتا کہ حضرت ادریس علیہ السلام کا
عہد حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے ہے بلکہ
حضرت نوح علیہ السلام کا پہلے نام لینا اس بات
کا قرینہ بن سکتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کا
زمانہ پہلے ہو۔ چنانچہ حافظ ابوبکر بن العربی جو اپنے
عہد کے نامور اور مستند ترین علماء میں سے ہیں حضرت
ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما کی اسی روایت سے جس کا امام بخاری نے

کہ وہ زندگی پر اثر انداز ہو سکے۔ اور انسان کی فلاح و صلاح میں کام آسکے۔ رہا واقعہ کی جزئیات کا استقصا یا تاریخ نگاری تو یہ قرآن مجید کے موضوع سے علیحدہ ہے۔ حضرت ایسا علیہ السلام کے تذکرہ میں بھی قرآن مجید نے آپ کی زندگی کے اسی پہلو کو نمایاں کیا ہے جو نوع انسانی کے لئے نشانِ راہ کا کام دے سکے۔ چنانچہ سورہ انعام میں آپ کے متعلق ہدایت و صلاح کا ذکر ہے اور الصفات میں آپ کا اپنی قوم کو دعوتِ حق دینا۔ بعل کی پریش پر سزائش کرنا اور بحزب اللہ کے چند مخلص بندوں کے پوری قوم کا آپ کو جٹلانے کا بیان ہے۔ شارح وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انبیاء علیہم السلام کے واقعات و سوانح کے بیان میں اسی چیز کو ملحوظ رکھا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے جو کچھ اس سلسلہ میں بیان کیا ہے کسی صحیح حدیث میں اس سے زیادہ مذکور نہیں۔ اس لئے حضرت ایسا علیہ السلام کے متعلق جو کچھ بھی تاریخ و قصص کی کتابوں میں بیان کیا گیا ہے وہ یا اسرائیلی روایات سے ماخوذ ہے جن کی نہ تصدیق کی جاسکتی ہے نہ تکذیب بلکہ

بظاہر صحت سے دور ہی معلوم ہوتی ہیں۔ یا قصہ گو و اعظیمن اور مورخین کے طبع زاد افسانے ہیں۔ جو انھوں نے اجماعاً کوئی کی دُہن میں عوام کو خوش کرنے کے لئے بیان کر ڈالے۔ چنانچہ حضرت ایسا علیہ السلام کی حیات جاوید اور ہر سال موسم حج میں آپ کی حضرت خضر علیہ السلام یا حضرت ایسح علیہ السلام کی ملاقات اور بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خضر یا حضرت ایسا کا آکر اہل بیت نبوی کی تعزیت کرنا۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی زندگی میں آپ سے ملنا یہ سب خود ساختہ حکایات ہیں حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں اور حافظ ابن حجر نے الاصابہ میں حضرت خضر علیہ السلام کے تذکرہ میں ان روایات کو بیان کر کے ایک ایک کی تنقید کی ہے۔ تعجب ہے کہ اس قسم کی ایک روایت مستدرک حاکم میں بھی موجود ہے چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں جب ہم منزل پر فرود ہوئے تو وادی میں کوئی شخص یہ کہہ رہا تھا اللہم احملنی من امة محمد المرحومۃ المغضوبۃ

خود بھی کھایا اور مجھ کو بھی کھلایا پھر ہم سب نے ملکر عصر کی نماز پڑھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وداع کہا تو میں نے دیکھا کہ آپ ابر پر سوار ہو کر آسمان کی جانب روانہ ہو گئے۔ جاگم نے اس روایت کو نقل کر کے لکھا ہے کہ۔

هذا حدیث صحیحہ صحیح الاسناد ہے اور صحیح الاسناد ولم بخاری مسلم نے اس کی تخریج بخیر جاہ۔ نہیں کی۔

لیکن حافظ شمس الدین ذہبی تلخیص المستدرک میں اس روایت کو نقل کر کے لکھتے ہیں۔

قلت بل موضوع قبحہ اللہ میں کہتا ہوں بلکہ موضوع ہے من وضعہ وما کنت اللہ تعالیٰ اس کو وضع کرنے احب ولا اجوز ان الجمل والے کا برا کرے۔ میرے یبلغ بالحاکم الی ان گمان میں بھی نہ تھا اور میں یصح هذا واسنادہ حدثنا اسے رواہما تھا کہ حاکم کو احمد بن سعید المعدانی چاہتے ہیں پانک پنچا کر رہی بخاری الحدیث عبد اللہ کہ وہ اس کی تصحیح کریں گے بن محمود شاعر بن حاکم اس کی سند ہے سیارنا احمد بن عبد اللہ (سند علی عبارت میں مذکور ہے)

المشاب لہادے اللہ مجھے محمد کی امت میں قرار دے کہ جس امت پر تم کیا گیا ہے جس کی مغفرت کی گئی اور جس کو اجرد یا گیا ہے) انس کا بیان ہے کہ میں وادی پر آیا تو میں نے ایسے شخص کو پایا جس کا قد تین سو گز سے بھی زیادہ تھا۔ اس شخص نے مجھ سے پوچھا تو کون ہے میں نے کہا انس بن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ دریافت کیا وہ کہل ہیں۔ میں نے کہا وہ میرے آپ کی آواز سن رہے ہیں۔ کہنے لگے تم جا کر ان سے میرا سلام کہو اور یہ کہو کہ آپ کا بھائی ایسا آپ کو سلام کہتا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر آپ کو اطلاع دی اور آپ نے ان سے آکر ملاقات کی معانقہ کیا پھر دونوں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے حضرت ایسا نے کہا یا رسول اللہ میں ہر سال میں ایک دن کھاتا ہوں اور آج میرے افطار کا دن ہے لہذا میں اور آپ ساتھ مل کر کھائیں گے۔ چنانچہ ان دونوں پر آسمان سے ایک دسترخوان نازل ہوا جس میں روٹی، مچھلی اور کرفس (ایک ترکاری کا نام ہے) تھی۔ ان دونوں نے

البرقی شایزید البلوی ہے یا تو زید بلوی نے
فاما هذا افتراء واما یہ افتراء کیا ہے یا ابن
ابن سیاہ۔ ۱۵ سیارے۔

واضح ہے کہ حضرت الیاس علیہ السلام کے
بارے میں مستشرقین پورے کاسرما تحقیق تمام تر ہی
من گھڑت افسانے ہیں جن کے خود ساختہ اور
جملی ہونے کے متعلق ہر ایک محدثین شکرانہ
سائیم صدیوں پہلے تصریح کر چکے ہیں مگر موجودہ
مستشرقین جب اس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں
تو ان ہی افسانوں کو حقائق و واقعات کی شکل میں
پیش کرنے کی سعی نامحسوس کرتے ہیں چنانچہ مشر و ننگ
نے انسایکلو پیڈیا آف اسلام میں حضرت الیاس
علیہ السلام کے مقالہ میں یہی داد تحقیق دی ہے۔

۱۶

ال یاسین۔ الیاس کو الیاسین بھی کہتے ہیں۔
بات یہ ہے کہ الیاس دراصل عجمی نام ہے اور
عجمی ناموں کے بولنے میں اہل عرب بڑی تبدیلی
سے کام لیتے ہیں اور ان کا تلفظ مختلف طریقوں

پر کرتے ہیں۔ چنانچہ اسمعیل بھی کہتے ہیں اور عیسیٰ بھی
یکال بھی بولتے ہیں اور میکائیل و میکائیم بھی الیاس بھی
کہا جاتا ہے اور ابراہیم و ابراہیم بھی اسی طرح اسرائیل
اور اسرائین، طور سینا اور طور سینین وغیرہ۔ عرب کا
یہ قاعدہ ہے کہ بعض اوقات وہ قوم کے بڑے اور
بزرگ شخص کے نام سے پوری قوم کو موسوم کر دیتے
ہیں چنانچہ ہلبین یا ہمالیہ ایک پوری قوم کا نام
ہے گویا ان میں ہر شخص کا نام ہلب ہے۔ اسی پر
قیاس کر کے بعض لوگوں نے الیاسین کو الیاس
کی جمع بتالیف ہے اور اس سے مراد حضرت الیاس
علیہ السلام کے تبعین کو لیا ہے۔ بعض الیاسی کی
جمع کہتے ہیں ان کا خیال ہے کہ جمع کی حالت میں
جس طرح اشعرین اور اعمین میں یا نسبت گرگنی پر
اس میں بھی ساقط ہوگئی لیکن یہ دونوں توجہ نہیں
خواہ مخواہ کا تکلف ہیں۔ ال یاسین کے بارے میں
ان کے اصول نحو و عربیت پر صحیح اتنے میں خود علماء
فن کو کلام ہے۔ بعض لوگوں نے ال یاسین اور
الیاسین بھی بڑھا ہے لیکن سب قرار توں پر

شاعر کا شعر ہے۔

يقول رب السوق لما جننا

هذا ورب البيت اسرائينا

دوسرا شاعر کہتا ہے۔

قالت و كنت رجلا فطينا

هذا العمر الله اسرائينا

ان دونوں شعروں میں اسرائیل کو اسرائیل میں کہا

گیا ہے۔

اليسع عليه السلام۔ کہتے ہیں کہ آپ حضرت

الیاس علیہ السلام کے خلیفہ تھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ

نے نبوت سے سرفراز فرمایا تھا۔ بعض لوگوں کا خیال

ہے کہ الیسع حضرت الیاس یا حضرت خضرؑ کا نام

ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ اسی طرح یہ جو بعض روایات

میں مذکور ہے کہ حضرت خضر تری پر مقرر ہیں اور حضرت

الیسع خشکی پر اور دونوں ہر شب میں سد سکندری پر

ملاقات کرتے ہیں یا حضرت الیاس اور حضرت الیسع

ہر سال موسم حج میں اکٹھے ہوتے اور زمزم پیتے

حضرت الیاس علیہ السلام ہی مراد ہیں۔ کلبی نے

آل ۲۱۰ کے معنی آل محمد کے بتائے ہیں لیکن

علامہ واحدی کا بیان ہے۔

وهذا بعيد لان ما = بعيد معنی میں کیونکہ کلام

بعده من الكلام وما کا اگلا پچھلا حصہ اس کو

قبلہ کا بدل علیہ نہیں بنتا۔

اسی طرح علامہ محمود آلوسی نے تصریح کی ہے کہ

کس قسم کے معانی کی صحت سے سیاق سباق

انکار کرتے ہیں۔

مشروفینک کی رائے میں العیاذ باللہ بعض

ضرورت بحسب اور قافیہ کی رعایت کے خیال سے

الیاس کو ال یا یسین بنا دیا گیا جس کی وجہ سے مفسرین

کو اس کی تشریح میں بڑی دقتیں پیش آئیں۔

غور فرمائیے جب الیاس کے بارے میں دونوں

لغتیں موجود ہیں اور اہل عرب دونوں طرح اس کو

بولتے ہیں پھر بھی اس کے متعلق تحریف کا دعویٰ کرنا

علمی بددیانتی کی کیسی شرمناک مثال ہے۔ ایک تسمی

۱۔ تفسیر فتح القدر ج ۲ ص ۳۹۸ طبع مصر ۱۳۰۵ھ سے روح المعانی ج ۲۳ ص ۱۲۹ طبع مصر

۲۔ ملاحظہ ہو انسا ایکلو پیڈیا آف اسلام مقالہ (الیاس)

حرف جار۔ ہا ضمیر واحد مؤنث غائب مجرور

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴

الْيَوْمِ - ان تک۔ ان کی طرف۔ الی حرف جار

ہم ضمیر جمع مذکر غائب مجرور ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹

۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳

۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷

۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱

الْيَوْمِ - ان کی طرف۔ الی حرف جار۔ ہن

ضمیر جمع مؤنث غائب مجرور ۳۲

فصل لمیم

أُمَّ - ماں۔ خواہ قریبی ماں ہو یعنی حقیقی والدہ یا دود

کی ہو یعنی نانی پر نانی وغیرہ سب کو عربی میں ام

کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت حوا علیہا السلام تک

کو ام کہا جاتا ہے اور اسی کا اثر ہے کہ آج بھی ہم اپنی

زبان میں حضرت آدم علیہ السلام کو باوا آدم اور

حضرت حوا رضی اللہ عنہا کو ماں حوا کہتے ہیں کسی

شے کی اصل یا اس کی تربیت و اصلاح کے ذریعہ

اور سب کے لئے بھی ام کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے

خلیل نے تصریح کی ہے کہ ہر وہ شے ام کی موم

ہو سکتی ہے جس کی طرف اس سے تمام متعلق

چیزیں ملا دی جائیں۔ ۱

أُمَّ - یا۔ خواہ۔ کیا۔ حرف عطف ہے۔ استفہام کے

معنی دیتا ہے۔ اور کبھی بمعنی بل یعنی بلکہ اور کبھی بمعنی

الف استفہام آتا ہے اور کبھی زائدہ ہوتا ہے۔ ۲

۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸

۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶

۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴

۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲

۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰

۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸

۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶

۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴

۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲

۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰

۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸

۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶

۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴

۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲

۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰

۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸

۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶

۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴

۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲

۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰

۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸

۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶

۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴

۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲

۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰

۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸

۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶

۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴

۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲

۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰

۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸

۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶

۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴

۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲

۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰

۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸

۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶

۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴

۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲

۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰

۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸

۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶

۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴

۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲

۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰

۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸

۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶

۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴

۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲

۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰

۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸

۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶

۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴

۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲

۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰

۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸

۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶

۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴

۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲

۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰

۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸

۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶

۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴

۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲

۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰

۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸

۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶

۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴

۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲

۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰

۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸

۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶

۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴

۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲

۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰

۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸

۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶

۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴

۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲

۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰

۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸

۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶

۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴

۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲

۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰

۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸

۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶

۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴

۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲

۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰

۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸

۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶

۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴

۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲

۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰

۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸

۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶

۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴

۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲

۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰

۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸

۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶

۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴

۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲

۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰

۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸

۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶

۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴

۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲

۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰

۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸

۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶

۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴

۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲

۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰

۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸

۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶

۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴

۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲

۹۶۳ ۹۶۴

کبھی ابہام کے لئے کبھی اختیار دینے کبھی اباحت
بتانے اور کبھی تفصیل بیان کرنے کے واسطے آتا ہے

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵
۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹

اَمَاتٌ - اس نے مار ڈالا۔ اس نے موت دی۔

اِمَانَةٌ سے جس کے معنی موت دینے کے ہیں اضی

کاصیغہ واحد مذکر غائب۔ ۳۲

اَمَاتَكَ - اس کو مردہ کیا۔ اس کو موت دی۔ ۴

ضمیر واحد مذکر غائب ۳۲

اَمَارَةٌ - بڑا حکم دینے والا۔ اُفْرَءَ - جس کے

معنی حکم دینے کے ہیں مبالغہ کاصیغہ بروزن

فَعَالَةٌ ۳۲

اُمُّ الْقُرْآنِ - مکہ معظمہ کا دوسرا نام ہے اُمُّ الْقُرْآنِ

کے معنی بستیوں کی اہل اور جڑ کے ہیں۔ مکہ معظمہ

چونکہ ساری دنیا کا دینی مرکز ہے۔ تمام روئے زمین

پر خدا کا پہلا گھر وہیں بنا۔ اور قبلہ اول ہونے کا

شرف اسی کو حاصل ہوا۔ زمان جاہلیت میں

بھی تمام عرب کا دینی و دنیوی مرجع تھا اور آج

بھی نہ صرف عرب بلکہ تمام عالم اسلامی کا۔ ان

وجہ سے قرآن مجید نے مکہ معظمہ کو اُمُّ الْقُرْآنِ کہا ہے

۳۲

اُمُّ الْكِتَابِ - کتاب کی اہل کتاب کی جڑ

لوح محفوظ۔ قرآن مجید بلکہ تمام آسمانی کتابوں میں

دو قسم کی آیتیں ہیں۔ ایک وہ جن کے معنی بالکل

صاف اور واضح ہیں یعنی ان میں لغت اور ترکیب

کے اعتبار سے کسی قسم کا اجمال اور ابہام نہیں پایا

جانا اور نہ ہیب کے عام اصول مسلمہ کے اعتبار

سے ان کے معنی قطعاً متعین ہو چکے۔ دوسری

وہ آیتیں جن کے معنی سمجھنے میں کچھ اشتباہ والتباس

واقع ہو۔ یا تو اس وجہ سے کہ عبارت میں ابہام

اجمال ہے یا اس وجہ سے کہ وہ کئی معنی کی

محمل ہے۔ پہلی قسم کی آیتیں محکمات اور دوسری

قسم کی مشابہات کہلاتی ہیں۔ چونکہ آیات محکمات

درحقیقت کتاب کی ساری تعلیمات کی جڑ اور اہل

ہوتی ہیں۔ اس لئے قرآن مجید نے ان کو اُمُّ الْكِتَابِ

کہا ہے۔ اسی طرح لوح محفوظ چونکہ تمام علوم کا

سرچشمہ ہے اور ساری علوم و فنون اسی کی طرف

منسوب ہیں اور سب اسی سے نکلے ہیں۔ بذریعہ

اس کو بھی ام الكتاب کا موسم کیا گیا ہے ﴿لَمَّا مَآ﴾۔ پیشوا۔ مقتدا۔ رہنما۔ بروزنِ فِعَالٍ اَم
 بِرُحْمٰنٍ مِّنْ يُّوْتَدِعُہٗ كَیِّعْنٰی جِسَّ كَا قَصْدِ كِیَا جَاۓ
 چونکہ مقتدا اور رہنما کا قصد کیا جاتا ہے اس لئے اس
 کو امام کہتے ہیں۔ غرض جس کی پیروی کی جائے
 وہ امام ہے۔ حق میں پیروی ہو یا ناحق میں اور خواہ
 جس کی پیروی کی جائے وہ انسان ہو کہ اس کے
 قول و فعل کی اقتدا کریں یا کتاب پر اس کے
 اوامر و نواہی پر عمل کیا جائے یا اور کوئی شے مذکور اور
 مؤنث دونوں کے لئے آتا ہے نیز جمع کے موقع پر
 لفظ واحد بھی مستعمل ہے ﴿لَمَّا مَآ﴾۔
 ﴿لَمَّا مَآ مِثْبٰتِیْنَ﴾۔ کھلا راستہ۔ کھلی اصل۔ اِمَامٌ
 اس کو کہتے ہیں جس کا قصد کیا جائے اور مبین کے
 معنی واضح اور کھلے ہوئے کے ہیں۔ چونکہ راستہ کا
 قصد کیا جاتا ہے اور قیامت میں صحائف اعمال کی
 پیروی کی جائے گی یعنی جیسا ان میں تحریر ہو گا اسی
 کے مطابق سزا جزا ہوگی۔ اسی طرح لوح محفوظ
 میں جو کچھ مرقوم ہوتا ہے اسی کے مطابق ظہور پذیر
 ہوتا ہے گویا ہر شے اپنے وجود میں اسی کی پیروی

ہوتی ہے اس لئے قرآن مجید نے راستہ اور صحیفہ
 اعمال یا لوح محفوظ کے لئے امام کا لفظ استعمال کیا
 ہے۔ چنانچہ سورہ حجر میں ارشاد ہے ﴿وَلَا تَقْتُلُوا
 لِبِیَاۡمَاتِہُمْ مِّثْبٰتِیْنَ﴾ (اور وہ دونوں) (یعنی قوم لوط
 اور اصحاب الایکم) کھلے راستے پر واقع ہیں یہاں
 امام مبین یعنی کھلا راستہ اس قدیم شاہراہ کو کہا گیا ہے
 جو عرب کے جغرافیہ میں یمن سے شروع ہو کر سواہل
 بحر احمر کے کنارہ کنارہ حجاز و مدین سے ہوتی ہوئی
 خلیج عقبہ کے کنارہ سے نکل کر تیمار وغیرہ کو قطع
 کرتی ہوئی جاتی ہے۔ تمام قدیم جغرافیوں میں اس
 شاہراہ کا تذکرہ ملتا ہے، قوم ثمود، قوم لوط، قوم
 شعیب، تیمار اور قیم کی بستیاں اسی شاہراہ پر
 حجاز و شام کے درمیان واقع تھیں یہی وہ شاہراہ
 ہے جو اگلے زمانے میں ہندوستان، یمن اور مصر و
 شام کے سفر کا تہا راستہ تھی۔ قریش کے تجارتی
 قافلہ صیف (موسم گرا) اور شتاء (موسم سر) دونوں
 زمانوں میں اسی راہ سے گزرتے تھے۔ اور سورہ یس
 میں جو آیت کریمہ ﴿وَكُلَّ شَیْءٍ اَخْصٰیۡنٰہٗ فِیۡۤ اِمَامٍ
 مِّثْبٰتِیْنَ﴾ (اور ہر چیز ہم نے ایک کھلی اصل میں گن لی ہے)

اس میں ائمہ میں سے بعض مفسرین نے لوح محفوظ مراد لی ہے اور بعض نے صحیفہ اعمال مگر

پہلا قول زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے

أَمَّا مَا اس کے سامنے۔ اس کے آگے۔ قَدَامٌ

کی طرح ہے۔ اسم بھی ہوتا ہے اور ظرف بھی کا ضمیر

واحد مذکر غائب ہے

أَمَّا هُمْ۔ ان کا پیشوا۔ ان کا سردار۔ اِمَامٌ

مضاف ہُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ

ہے

أَمْنٌ۔ امانتیں۔ اَمَانَةٌ کی جمع ہے

أَمْنٌ تِلْكَ۔ تمہاری امانتیں۔ اَمَانَاتٍ مضاف

کے ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے

أَمَانَتُهُ۔ اس کی امانت۔ اَمَانَةٌ مضاف ة

ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے

أَمْنٌ تِلْكَ۔ ان کی امانتیں۔ اَمَانَاتٍ مضاف

ہُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ہے

أَمَانَةٌ۔ امانت۔ آیت شریفہ اِنَّا عَرَضْنَا

الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ

فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا

الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا۔ (ہم فرماں

امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑ پر پیش کیا تو

انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس کی

ڈر گئے اور آدمی نے اس کو اٹھالیا۔ اس میں شک

نہیں کہ انسان بڑے ترس اور نادان ہے) میں

امانت سے تمام مفسرین کے نزدیک تکلیف شرعی

مراد ہے۔ حضرت شاہ عبد القادر صاحب مَوْضِعِ الْقُرْآنِ

میں رقمطراز ہیں۔

امانت کیا ہے؟ پرانی چیز رکھنی اپنی خواہش کو سو کہ

آسمان زمین وغیرہ میں اپنی خواہش کچھ نہیں۔ یا ہے

تو وہی ہے جس پر قائم ہیں۔ انسان میں خواہش اور

ہے اور حکم خلاف اس کے۔ اس پرانی چیز (یعنی حکم)

کو برخلاف اپنے جی کے تھامنا بڑا زور چاہتا ہے

اس کا انجام یہ کہ منکروں کو قصور پر پکڑا جائے اور

ماننے والوں کا قصور معاف کیا جائے۔ اب بھی یہی

حکم ہے کسی کی امانت کوئی جان کر ضائع کر دے تو

بدلہ دینا پڑے گا اور بے اختیار ضائع ہو جائے تو

کچھ نہیں ہے

أَمَانِيَّ۔ جہوئی آرزو میں خیالات کے اندازے،

امیدیں ٹھیرائی ہوئیں بروزن آفلعلیل تشدید ہے

أَمْنِيَّةٌ کی جمع جس کے معنی کسی ٹھیرائی ہوئی تمنا

اور اندازہ کی ہوئی چیز کے ہیں۔ بعض مفسرین نے

آمَانِيَّةٌ کے معنی جھوٹی باتوں کے اور بعض نے بے

سمجھے بوجھے پڑھ لینے کے بیان کئے ہیں چونکہ جھوٹی

بات میں ایک بے حقیقت چیز کا ٹھیرانا ہوتا ہے اور

بے سمجھے بوجھے پڑھنا اندازہ پڑھنا ہے اس لئے یہ

دونوں معنی بھی امینہ سے مراد ہو سکتے ہیں

۱۱۱

أَمَانِيَّتِكُمْ۔ تمہاری ٹھیرائی ہوئی امیدیں۔ تمہارے

خیالات کے اندازے۔ آمَانِيَّةٌ مضاف کُمُ ضمیر

جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۱۱۱

أَمَانِيَّةٌ لَّهُمْ۔ ان کی باندھی ہوئی آرزوئیں۔ ان کے

ٹھیرائے ہوئے خیالات۔ آمَانِيَّةٌ مضاف لَّهُمْ

ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱۱۱

أَمَانِيَّتِكُمْ۔ تمہاری لوٹیاں۔ اِمَانٌ۔ اُمَّةٌ کی

جمع مضاف کُمُ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۱۱۱

أُمَّةٌ۔ لوٹئی۔ باندی۔ اُم ہے ۱۱۱

أُمَّةٌ۔ امت، جماعت، مدت، طریقہ، دین، ہر وہ

جماعت جن میں کسی قسم کا کوئی رابطہ اشتراک موجود

ہو، اسے امت کہا جاتا ہے۔ خواہ یہ اتحاد مذہبی وحدت

کی بنا پر ہو یا جغرافیائی اور عصری وحدت کی وجہ

سے۔ اور خواہ اس رابطہ میں امت کے اپنے اختیارات

کو دخل ہو یا نہ ہو۔ آغوش نے تصریح کی ہے کلامت

باعتبار لفظ کے واحد ہے اور باعتبار معنی کے جمع

نیز حیوان کی ہر جنس ایک امت ہے۔ ابن دربی

کا بیان ہے کہ جہاں بھی امت کے معنی مدت کے

ہوں گے وہاں اس کا مضاف محذوف ہوگا اور

مضاف الیہ مضاف کے قائم مقام سمجھا جائیگا۔

اس لحاظ سے وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ

إِلَى آُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ (اور اگر ہم ان سے عذاب کو

ایک مدت معلوم تک روکے رکھیں) اور وَآذَّكَرْنَا

تَجَدَّ أُمَّةً (اور اس کو مدت کے بعد یاد آیا) میں

لفظ زَمَنٍ یا حَتْمٍ محذوف ہے گویا اصل میں

۱۱۱ علامہ القاری ج ۵ ص ۱۹۸۔ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یتب ولا یتخب

۱۱۱ ملاحظہ ہو فتح القدر للشوکانی ج ۲ ص ۲۹ طبع مصر ۱۳۲۵ھ

موت دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ
واحد مذکر حاضر۔ نَا ضَمِيرِ جَمْعِ مُتَكَلِّمٍ

ہے

أَمْثَالٌ - مثالیں - مانند۔ مَثَلٌ اور

مِثْلٌ کی جمع۔ جس کے معنی مانند اور

نظیر کے ہیں۔ امثال القرآن یعنی

قرآن مجید نے جو مثالیں اور نظیریں بیان

کی ہیں یہ ایک مستقل فن ہے۔ بہت ہی نے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں پانچ چیزیں

نازل ہوئی ہیں۔ حلال و حرام۔ محکم اور

مشابہ۔ اور امثال۔ پس حلال پر

عمل کرو۔ حرام سے بچو۔ محکم کی

اتباع کرو۔ مشابہ پر ایمان لاؤ۔

اور امثال سے عبرت

پکڑو۔ لہ

أُمَّتٌ تَمْتَعُ تَمْتَعٌ - جس کے معنی

تھوڑا بہت فائدہ پہنچانے یا تھوڑا بہت

مال اسباب دینے کے ہیں۔ مضارع

کا صیغہ واحد مکلم۔ كُنَّ ضَمِيرِ جَمْعِ مُؤنثِ

حاضر۔ پ

أُمَّتِهَا - میں اس کو کچھ نفع پہنچاؤں گا

اس میں کا ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔

پ

أُمَّتُكُمْ - تمہارا گروہ۔ تم لوگ

أُمَّةٌ مضاف۔ کم ضمیر جمع مذکر حاضر

مضاف الیہ ہے

لَمْ تَكُنْتُمْ - تو پُر ہو گئی۔ تو بھری گئی

إِمْتِلَاءٌ - جس کے معنی پُر ہونے

اور بھر جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مؤنث

حاضر ہے

أُمَّتِنَا - تو نے ہم کو موت دی -

أُمَّتٌ إِمَاتَةٌ - جس کے معنی

ابو عبد الرحمن سلمی، ابو الحسن ماہر دی، اور ابن قیم کی

اس موضوع پر مستقل تصانیف میں ۱۹، ۱۶، ۱۳

۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵

أَمْثَالُكُمْ۔ تمہاری طرح۔ تمہیجے۔ أَمْثَالُ مِثْلًا

كُمُ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ پ پ پ

۲۶، ۲۷

أَمْثَالُهَا۔ اس جیسے۔ أَمْثَالُ مِثْلًا مِثْلًا

واحد مؤنث غائب مضاف الیہ پ پ پ

أَمْثَالَهُمْ۔ ان کی مثالیں۔ ان جیسے أَمْثَالُ

مِثْلًا مِثْلًا ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ

۲۸، ۲۹

أَمْثَلُهُمْ۔ ان میں بہتر۔ أَمْثَلُ کے اصلی معنی تو

زیادہ مشابہ کے ہیں لیکن اس کا استعمال اسی شخص

کے لئے ہوتا ہے جو اچھے لوگوں کے مشابہ ہو اور

اسی اعتبار سے اس کے معنی زیادہ بہتر اور زیادہ نیک

کے آتے ہیں۔ پ پ

أَمَدٌ۔ مدت۔ أَمَدٌ اور أَبَدٌ دونوں قریب المعنی

ہیں۔ فرق یہ ہے کہ ابد غیر متعین اور غیر محدود زمانہ

کا نام ہے اور امد محدود مگر غیر متعین زمانہ کا۔ البتہ

أَمَدٌ كَذَا یعنی اتنی مدت کہہ کر اس کی تعیین کی جاسکتی

ہے۔ زمان اور امد کے لفظ میں صرف اتنا فرق ہے

کہ امد کا استعمال باعتبار غایت یعنی کسی چیز کی مدت

ختم ہونے کے لحاظ سے ہوتا ہے اور زمان کا لفظ

مبداء اور غایت دونوں کے لئے عام ہے۔ یعنی

شروع زمانہ کے بتانے کے لئے بھی اور انتہائی زمانہ

کے بتانے کے لئے بھی أَمَدٌ پ پ أَمَدٌ پ پ

۳۰، ۳۱

أَمَدٌ ذُنُكُمُ۔ ہم نے تمہاری مدد کی۔ أَمَدٌ ذُنَا

لِأَمَدٍ اذ سے جس کے معنی مدد کرنے کے ہیں۔ ماضی

کا صیغہ جمع شکم کُمُ ضمیر جمع مذکر حاضر پ پ

أَمَدٌ ذُنُكُمُ۔ ہم نے ان کی مدد کی۔ اس میں هُمْ

ضمیر جمع مذکر غائب ہے پ پ

أَمَدٌ كُمُ۔ اس نے تمہاری مدد کی۔ اس نے تم کو

پہنچایا۔ أَمَدٌ۔ اَمَدٌ اذ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر

غائب کُمُ ضمیر جمع مذکر حاضر پ پ

أَهْرٌ۔ کام۔ معاملہ۔ حالت۔ حکم۔ امر کا لفظ تمام

اقوال و افعال کے لئے عام ہے چنانچہ آیت شریفہ

إِلَيْهِ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ (اسی کی طرف رجوع ہے

کی طرف اشارہ ہے۔ **سب** **سب** **سب** **سب** **سب**
۸۵۵۳ ۸۵۴۳ ۱۳۵۹

سب **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب**
۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱

سب **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب**
۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱

سب **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب**
۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱

سب **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب**
۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱

سب **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب**
۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱

سب **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب**
۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱

سب **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب**
۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱

سب **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب** **سب**

أَمْرٌ - اس نے حکم دیا۔ اس نے فرمایا۔ (نَصْرٌ) **أَمْرٌ**

سے جس کے معنی حکم دینے کے ہیں۔ باطنی کا صیغہ **أَمْرٌ**

بذکر غائب **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ**

أَمْرٌ - تو حکم دے۔ **أَمْرٌ** سے **أَمْرٌ** کا صیغہ واحد مذکر

حاضر **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ**

أَمْرٌ - بہت تلخ۔ **أَمْرٌ** سے جس کے معنی کروا ہونے

اور تلخی کے ہیں **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ**

أَمْرٌ - بھاری۔ عجیب۔ انوکھا۔ قابل انکار۔

اسم ہے۔ **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ** **أَمْرٌ**

أَمْرٌ - مرد۔ انسان۔ شخص۔ **أَمْرٌ** کی ہمزہ بحالت

رفع واو کی شکل میں اور بحالت نصب الف کی

سب کا م کا، وغیرہ میں امر اپنے اسی عمومی معنی

میں شمول ہے۔ جب امر حکم کے معنی میں آئے تو یہ

ضروری نہیں کہ وہ بمعنی امر ہی ہو بلکہ خواہ بصیغہ

امر ہو خواہ بلفظ خبر یا بطریق اشارہ کنا یہ ہو۔ سب

امر کے معنی میں داخل ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ

صلوات اللہ علیہ وسلم نے اپنے مقدس صاحبزادے

حضرت اسمعیل ذریع اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو

خواب میں اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے ہوئے دیکھا

چونکہ نبی کا خواب سچا ہوتا ہے معلوم ہوا بچے

کی قربانی کا حکم ہے۔ اسی لئے قرآن نے جب

اس واقعہ کو بیان کیا تو حضرت اسمعیل علیہ السلام

کی زبانی اس کو امر قرار دیا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم

علیہ السلام خواب کا واقعہ اپنے اکلوتے صاحبزادے

کو سنا کر ان سے اس بارے میں رائے طلب کرتے

ہیں تو ذریع اللہ کی زبان سے ارشاد ہوتا ہے۔

يَا بَنِيَّ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ (ابراہیم) آپ کیجئے

جس کا آپ کو حکم ہوا ہے) آیت شریفہ میں خواب

کے غیبی اشارہ کو امر کہا گیا ہے۔ آیت شریفہ آتی

أَمْرٌ اللہ (اپنی حکم اللہ کا) میں امر سے قیامت

حمید، ابن المنذر، ابن جریر، حاکم نیز بہیقی نے اپنی کتاب شعب الایمان میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان کو چھلاتی دھوپ میں کھڑا کر کے ایذا میں دی جائیں اور جب لوگ ایذا میں دے کر ہٹ جاتے تو فرشتے اپنے بازوؤں سے ان پر سایہ فگن ہوتے، ان کو جنت میں اپنا گھر نظر آتا تھا۔ حاکم نے مستدرک میں اس روایت کو بخاری، مسلم کی شرط پر صحیح بتلایا ہے اور ذہبی نے تلخیص میں ان کی رائے سے اتفاق ظاہر کیا ہے۔ مستدرک، مستدرک حاکم، اور معجم طبرانی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی بیویوں میں سب سے

افضل خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم ہیں۔ آسیہ فرعون کی اہلیہ تھیں اپنی اس فضیلت کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے متعلق ہم کو اس آیت میں بتائی ہے قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ الْاَيُّهُ صَحِيحِينَ میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں سے تو بہت سوں کو کمال حاصل ہوا مگر عورتوں میں بجز آسیہ، فرعون کی اہلیہ اور مریم بنت عمران کے اور کسی کو یہ بات نصیب نہیں ہوئی۔ اور بلاشبہ عائشہ کو عورتوں پر ہی فضیلت حاصل ہے جو زید کو اور کھانوں پر ہی سب سے بہتر

۱۔ ملاحظہ ہو فتح القدیر ج ۵ ص ۲۴۹ طبع مصر ۱۳۲۵ھ و مستدرک مع تلخیص ج ۲ ص ۲۹۶ و ۲۹۷۔

۲۔ صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ ضربناہہ مثلاً للذین آمنوا امرأۃ فرعون صحیح مسلم کتاب الفضائل تعجب ہے کہ حافظ ابن کثیر اور قاضی شوکانی نے صحیحین کے حوالہ سے اس حدیث میں حضرت آسیہ اور حضرت مریم رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر ج ۱۰ ص ۲۲ طبع میرہ سلسلہ و تفسیر فتح القدیر ج ۵ ص ۳۲۹) حالانکہ صحیحین میں حضرت خدیجہ کا نام اس استثناء میں کہیں مذکور نہیں، البتہ معجم طبرانی، حلیۃ الاولیاء ابو نعیم اصفہانی اور تفسیر ثعلبی میں جو روایت درج ہے اس میں حضرت آسیہ اور حضرت مریم رضی اللہ عنہما کے بعد حضرت خدیجہ بنت خویلد اور حضرت فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہما کا بھی اس استثناء میں نام لیا گیا ہے۔

(ملاحظہ ہو فتح الباری ج ۲ ص ۳۲۱ طبع میرہ سلسلہ ۱۳۲۰ھ)

<p>اور لوط علیہا السلام کی جن دو بیویوں کا قرآن مجید میں ذکر ہے۔ ان دونوں نے حرام کاری نہیں کی تھی۔ نوح علیہ السلام کی بیوی کی خیانت تو یہ تھی کہ وہ لوگوں سے کہتی یہ دیوانے ہیں اور لوط علیہ السلام کی بیوی کی خیانت یہ تھی کہ وہ لوگوں کو بہانوں کے متعلق اطلاع دیدتی، قرآن مجید میں اسی خیانت کا ذکر ہے۔ بیت</p>	<p>اِمْرَاتٍ لُّوطٍ۔ لوط کی عورت، لوط کی بیوی مقال کا بیان ہے کہ اس کا نام واللہ تھا قرآن مجید میں جو حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کے متعلق اپنے شوہروں سے خیانت کرنا مذکور ہے۔ اس سے مراد خیانت دینی ہے حرام کاری اور بدکاری نہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان دونوں کی خیانت یہ تھی کہ وہ ان پیغمبروں کے دین پر نہ تھیں۔ نوح علیہ السلام کی بیوی تو ان کے خفیہ راز پر مطلع رہتی اور جب کوئی شخص ان پر ایمان لاتا تو قوم کے سرکشوں کو اس کی اطلاع دیتی۔ اور لوط علیہ السلام کی بیوی کی خیانت یہ تھی کہ جب حضرت لوط علیہ السلام کسی کی بہانداری کرتے تو یہ شہر کے برکاروں کو خبر دیتی بیت</p>
<p>اِمْرَاتِنِ۔ دو عورتیں۔ اِمْرَاةٌ کاشنیہ بحالت رفع۔ بیت</p> <p>اِمْرَاَتِكَ۔ تیری عورت۔ تیری بیوی۔ اِمْرَاةٌ مضاف۔ لک ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ۔ بیت</p>	<p>اِمْرَاتٍ نُوْحٍ۔ نوح کی عورت، نوح کی بیوی مقال نے اس کا نام والہہ بتایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بطریق صحیح حدیث و تفسیر کی متعدد کتابوں میں منقول ہے کہ حضرت نوح</p>
<p>اِمْرَاَتَهُ۔ اس کی عورت۔ اس کی بیوی لامرأة مضاف لک ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ بیت</p> <p>اِمْرَاَتِي۔ میری عورت۔ میری بیوی۔ اِمْرَاةٌ مضاف لک ضمیر واحد مکمل مضاف الیہ بیت</p> <p>اِمْرَاتِنِ۔ دو عورتیں۔ اِمْرَاةٌ کاشنیہ بحالت</p>	<p>اِمْرَاتٍ نُوْحٍ۔ نوح کی عورت، نوح کی بیوی مقال نے اس کا نام والہہ بتایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بطریق صحیح حدیث و تفسیر کی متعدد کتابوں میں منقول ہے کہ حضرت نوح</p>

نصب و جر ہٹ

اُمْرٌ تَا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے۔ اُمْرٌ سے ماضی مجہول

کا صیغہ واحد منکلم ہٹ ہٹ ہٹ ہٹ ہٹ

۲۲ ۲۳

اُمْرٌ تَا۔ تجھے حکم دیا گیا۔ اُمْرٌ سے ماضی مجہول

کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہٹ ہٹ ہٹ

اُمْرٌ تَا۔ میں نے تجھ کو حکم دیا۔ اُمْرٌ تَا اُمْرٌ

سے۔ ماضی کا صیغہ واحد منکلم۔ کہ ضمیر واحد مذکر

حاضر ہٹ

اُمْرٌ تَا۔ تو نے مجھے حکم کیا۔ اُمْرٌ تَا اُمْرٌ سے

ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ناقیہ ضمیر واحد

منکلم ہٹ

اُمْرٌ تَا۔ تو نے ان کو حکم دیا۔ اس میں ہُمْرٌ

ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ ہٹ

اُمْرٌ تَا۔ اس نے تم کو حکم دیا۔ اُمْرٌ صیغہ ماضی

کہ ضمیر جمع مذکر حاضر ہٹ

اُمْرٌ تَا۔ تمہارا کام۔ اُمْرٌ مضاف کہ ضمیر جمع

مذکر حاضر مضاف الیہ ہٹ ہٹ ہٹ

اُمْرٌ تَا۔ ہم نے حکم دیا۔ یہاں امر تکوینی مراد ہے

اُمْرٌ سے ماضی کا صیغہ جمع منکلم ہٹ

اُمْرٌ تَا۔ ہم کو حکم دیا گیا۔ اُمْرٌ سے ماضی مجہول کا

صیغہ جمع منکلم ہٹ

اُمْرٌ تَا۔ اس نے ہم کو حکم دیا۔ اُمْرٌ صیغہ ماضی،

نا ضمیر جمع منکلم ہٹ

اُمْرٌ تَا۔ ہمارا حکم، ہمارا کام۔ اُمْرٌ مضاف نا

ضمیر جمع منکلم مضاف الیہ ہٹ ہٹ ہٹ ہٹ ہٹ

۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹

اُمْرٌ تَا۔ میں ان کو ضرور حکم دوں گا۔ اُمْرٌ تَا

مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد منکلم ہُمْرٌ

ضمیر جمع مذکر غائب ہٹ

اُمْرٌ تَا۔ انہوں نے حکم دیا۔ اُمْرٌ سے ماضی کا صیغہ

جمع مذکر غائب ہٹ

اُمْرٌ تَا۔ ان کو حکم دیا گیا۔ اُمْرٌ سے ماضی مجہول کا

صیغہ جمع مذکر غائب ہٹ ہٹ ہٹ

اُمْرٌ تَا۔ میں اس کو حکم دیتی ہوں۔ اُمْرٌ اُمْرٌ سے

مضارع کا صیغہ واحد منکلم۔ کہ ضمیر واحد مذکر

غائب ہٹ

اُمْرٌ تَا۔ اس کو حکم دیا۔ اُمْرٌ صیغہ ماضی کہ ضمیر واحد

مذکر غائب ^{۲۱}

أَمْرًا - اس کا حکم۔ اس کا کام امر مضاف ۸

ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ^{۲۱} ^{۲۲}

۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

أَمْرًا هَا - اس کا کام اس کا حکم۔ امر مضاف ھا

ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ^{۲۱} ^{۲۲}

أَمْرًا هُمُ - ان کو حکم دیا۔ امر ماضی ماضی ھم

ضمیر جمع مذکر غائب ^{۲۱} ^{۲۲}

أَمْرًا هُمُ - ان کا کام۔ ان کا معاملہ۔ ان کا حکم۔

أَمْرًا مضاف ھم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف

الیہ ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰}

۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

أَمْرًا فَوْنًا - حکم دینے والے۔ امر کی جمع۔ امر

سے ایتم فاعل کا۔ ضمیر جمع مذکر غائب ^{۲۱} ^{۲۲}

أَمْرًا فَوْنًا - میرا حکم۔ میرا کام۔ امر مضاف می شکم

کی مضاف الیہ ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰}

أَمْرًا فَوْنًا - کل گزشتہ ظرف زمان پر ^{۲۱} ^{۲۲}

أَمْرًا فَوْنًا - روک رکھنا۔ برون افعال

مصدر ^{۲۱}

أَمْسَكَوا - تم مس کرو۔ تم ملو۔ (فَتَمَّ مَسَّوْرًا)

جس کے معنی ہاتھ پھیرنے اور پونچھنے کے آتے

ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ^{۲۱} ^{۲۲}

أَمْسَكَتُ - تو روک رکھ۔ اِمْسَاكًا سے امر کا

صیغہ واحد مذکر حاضر ^{۲۱} ^{۲۲}

أَمْسَكَتُ - اس نے روک رکھا۔ اِمْسَاكًا سے

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ^{۲۱} ^{۲۲}

أَمْسَكْتُمْ - تم نے روک رکھا۔ اِمْسَاكًا سے

ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ^{۲۱} ^{۲۲}

أَمْسَكْنَ - انہوں نے روک رکھا۔ اِمْسَاكًا

سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مؤنث غائب ^{۲۱} ^{۲۲}

أَمْسِكُوهُنَّ - ان عورتوں کو روک رکھو۔ ان

کو روک لو۔ اِمْسِكُوا اِمْسَاكًا سے امر کا صیغہ جمع

مذکر حاضر ھن ضمیر جمع مؤنث غائب ^{۲۱} ^{۲۲}

۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

أَمْسَكْتُمَا - اس نے ان دونوں کو روک رکھا

أَمْسَكَتُ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ھما

ضمیر ثنیۃ مذکر غائب ^{۲۱} ^{۲۲}

<p>أَمْعَاءُ هُمْ۔ ان کی آتیں۔ أَمْعَاءُ مَعِيَ کی جمع</p>	<p>أَمْشَاجٍ۔ مے ہوئے۔ مخلوط۔ مَشَجٌ مَشَجٌ مَشَجٌ</p>
<p>جس کے معنی آنت کے ہیں مضاف ہے ہضمِ ضمیمہ جمع مذکر غائب مضاف الیہ ہے</p>	<p>اور مشج کی جمع جس کے معنی مے جلے کے ہیں ہے أَمْشَمُوا۔ تم چلو (ضَرْبٌ) مَشَى سے جس کے معنی</p>
<p>أَمْثَلًا۔ تیری ماں۔ اُمُّ مضاف لہ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ہے</p>	<p>چلنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے أَمْضُوا۔ تم چلے جاؤ (نَصْرٌ ضَرْبٌ) مُضِيَ</p>
<p>أَمْثَلًا۔ تیری ماں۔ اُمُّ مضاف لہ ضمیر واحد مؤنث حاضر مضاف الیہ ہے</p>	<p>جس کے معنی گزر جانے اور چلے جانے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے</p>
<p>أَمْكُتُوا۔ تم ٹھیرے رہو۔ (نَصْرٌ مَكْتُتٌ سے جس کے معنی ٹھیرے رہنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے)</p>	<p>أَمْضَى۔ میں چلا جاؤں گا۔ (نَصْرٌ وَضَرْبٌ) مُضِيَ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم ہے</p>
<p>أَمْكُنْ۔ اس نے پکڑ لیا۔ اس نے قابو دلوایا۔ أَمْكَانٌ سے جس کے معنی ایک کو دوسرے پر قابو دلوانے اور پکڑوانے کے آتے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے</p>	<p>أَمْطُرٌ۔ تو برسا۔ اِمطَارٌ سے جس کے معنی برسانے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مشہور لغوی ابو عبید نے تصریح کی ہے کہ امطر کا استعمال بارانِ رحمت میں ہوتا ہے اور امطر کا نزول عذاب میں ہے</p>
<p>أَمْلٌ۔ امید۔ توقع۔ اِمَالٌ جمع ہے اَمْلاہ أَمْلاقی۔ مفلس تنگ دست ہونا۔ بروزن۔ اِفْعَالٌ مصدر ہے۔ ہے</p>	<p>أَمْطَرَتْ۔ اس پر برسا یا گیا ہے۔ اِمطَارٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے أَمْطَرْنَا ہمارے برسا یا۔ اِمطَارٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہے</p>
<p>أَمْلًا۔ مصدر ہے۔ ہے</p>	<p>صیغہ جمع متکلم ہے</p>
<p>أَمْلًا۔ میں ضرور بھروں گا۔ (فَتْحٌ) مَلَأْتُ</p>	<p>صیغہ جمع متکلم ہے</p>

اَقَمْتُ مَوَسٰی - حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کی ماں۔ ان کا نام کیا تھا اس کے تعین میں مختلف
 اقوال ہیں۔ بعض حیلانہ بنت یصہرن لاوی بتاتے
 ہیں اور بعض یوحنا بند (بخار مجہرہ و بار موحده) اور
 بعض یارضا اور بعض یارخت اور بعض اور کچھ بیان
 کرتے ہیں۔ سلیمان جبل ناقل ہیں کہ ان کا نام یوحنا
 تھا۔ بضم یا و کسر نون و بنال مجہرہ۔ تعلبی کا بیان
 ہے کہ حضرت موسیٰ کی والدہ یوحنا بنت ہانہن لاوی
 بن یعقوب ہیں۔ اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ یہ
 نبیہ نہیں تھیں۔ اور قرآن مجید میں جو یہ وارد ہے
 اِذْ اَوْحٰیْنَا اِلٰی اِمْرَاَتِکَ مَا یُوحٰی (جب ہم نے
 حکم بھیجا تیری ماں کو جو آگے سناتے ہیں) اور
 اَوْحٰیْنَا اِلٰی اِمْرٰتِکَ مَوَسٰی (اور ہم نے حکم بھیجا موسیٰ
 کی ماں کو تو یہاں یہ لفظ ایسا ہے حضرت موسیٰ
 علیہ السلام کی والدہ کا نبیہ ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ
 نبی وہ ہے جس کی طرف احکام الہی کی وحی ہوا اور

جس نے معنی بھرنے اور پر کرنے کے آتے ہیں مضارع
 بانون تاکید کا صیغہ واحد منکلم اَقَمْتُ
 اَمْلِکُ - میں مالک ہوں۔ میں اختیار رکھتا ہوں
 (ضرب) مُلْکُ سے۔ جس کے معنی مالک ہونے کے
 ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد منکلم اَقَمْتُ
 اَقَمْتُ

اَمْلٰی - اس نے مہلت میں ڈال دیا۔ اس نے لمبی
 لمبی امیدیں دلائیں۔ اَمْلَاۃ سے جس کے معنی
 مہلت میں ڈالنے۔ ڈھیل چھوڑنے اور لمبی امیدیں
 دلانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اَقَمْتُ
 اَمْلٰی - میں ڈھیل دوں گا۔ میں ڈھیل دے جاؤں
 ہوں۔ اَمْلَاۃ سے مضارع کا صیغہ واحد منکلم

اَقَمْتُ
 اَمْلِیَّتٌ - میں نے ڈھیل دی۔ اَمْلَاۃ سے
 ماضی کا صیغہ واحد منکلم اَقَمْتُ
 اَمْرَاتٌ - فرقے۔ اصناف۔ انواع۔ جماعتیں
 اُمَّۃ کی جمع (ملاحظہ ہو اُمَّۃ) اَقَمْتُ

پہران کی تبلیغ کا امر سوا یہاں یہ صورت نہیں،
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو جو حکم دیا
گیا تھا سورۃ طہ اور سورۃ قصص میں وہ بالتفصیل
مذکور ہے۔ یہ حکم کس ذریعہ سے اور کون کون کو پہنچا
اس کے متعلق مفسرین کی مختلف آراء ہیں بعض
کہتے ہیں خواب دیکھا تھا بعض کا خیال ہے بیداری
کا واقعہ ہے البام ہوا تھا بعض کہتے ہیں خود فرشتہ
نے آکر کہا تھا اور یہی زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے
رہا غیر انبیا کی طرف فرشتوں کا آنا یہ اپنی جگہ پر
ثابت ہے۔ قرآن مجید میں حضرت مریم کے پاس
فرشتہ کا آنا مذکور ہے ارشاد ہے فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا
رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (پھر ہم نے اس کے
پاس اپنا فرشتہ بھیجا تو وہ اس کے سامنے پوری پوری
انسانی شکل میں نمایاں ہوا) صمیمین میں اگلے زمانے
میں تین اشخاص کے امتحان کے لئے ایک فرشتہ
کے بھیجے جانے کا ذکر ہے جن میں ایک گنجا تھا،
دوسرا کوری اور تیسرا اندھا۔ اندھا امتحان میں
کلیاں رہا اور دوسرے دونوں ناکام ثابت ہوئے

اٰمَنَ - وہ ایمان لایا۔ اِيْمَانٌ سے جس کے معنی
ایمان لانے اور ماننے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد
مذکر غائب (الَّذِي اٰمَنَ کے لئے ملاحظہ ہو رَجُلٌ
مُؤْمِنٌ) ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴
۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴
۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵
۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵
۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵
۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵
۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵
۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵
۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵
۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵
۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵
۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵
۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵
۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵
۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵
۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵
۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵
۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵
۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵
۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵
۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵
۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵
۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵
۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵
۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵
۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵
۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵
۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵
۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵
۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵
۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵
۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵
۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵
۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵
۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵
۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵
۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵
۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵
۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵
۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵
۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵
۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵
۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵
۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵
۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵
۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵
۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵
۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵
۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵
۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵
۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵
۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵
۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵
۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵
۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵
۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵
۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵
۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵
۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵
۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵
۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵
۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵
۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵
۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵
۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵
۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵
۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵
۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵
۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵
۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵
۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵
۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵
۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵
۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵
۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵
۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵
۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵
۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵
۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵
۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵
۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵
۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵
۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵
۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵
۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

اٰمَنَ - تو ایمان لا۔ اِيْمَانٌ سے۔ امر کا صیغہ واحد
مذکر حاضر

اٰمَنَ - امن۔ بخوفی۔ دلجمعی مصدر ہے۔

اٰمَنَ - اس نے اعتبار کیا۔ وہ بے خوف ہو گیا۔
وہ نڈر ہو گیا۔ اٰمَنٌ سے جس کے معنی اعتبار کرنے
مطلوب ہونے اور نڈر ہونے کے آتے ہیں۔ ماضی کا
صیغہ واحد مذکر غائب

اٰمَنٌ - یا کون۔ بھلا کون بھلا جو۔ مرکب ہے
ہمزہ استفہام اور مَن اسم موصول سے (ملاحظہ
ہو ہمزہ اور مَن)

اٰمَنًا - ہم ایمان لائے۔ اِيْمَانٌ سے ماضی کا صیغہ

اِيْمَانٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ا ی ۱۸

اٰمِنُوۡا

اٰمِنُوۡا۔ تم مطمئن ہوئے۔ تم امن میں ہوئے۔ تم

نذر ہو گئے۔ اٰمِنُوۡا سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔

اٰمِنْتُمْ میں ہمزہ اولیٰ استفہام کی ہے۔

اٰمِنْتُمْ

اٰمِنْتُمْ میں تمہارا اعتبار کروں۔ اٰمِنْتُمْ سے

مضارع کا صیغہ واحد حکم کتم ضمیر جمع مذکر حاضر پ

اٰسَانٌ۔ تو احسان کر۔ تو خرچ کر (نصہ من کر)

جس کے معنی احسان کرنے کے آتے ہیں۔ امر کا

صیغہ واحد مذکر حاضر پ

اٰمِنُوۡا۔ تم ایمان لاؤ۔ اِيْمَانٌ سے امر کا صیغہ

جمع مذکر حاضر پ ا ی ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲

اٰمِنُوۡا۔ وہ نذر ہو گئے۔ وہ بے خوف ہو گئے۔ اٰمِنُوۡا

سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ

اٰمِنُوۡا۔ وہ ایمان لائے۔ انہوں نے مانا۔ انہوں

نے یقین کیا۔ اِيْمَانٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر

جمع حکم پ ا ی ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲

اٰمِنُوۡا

اٰمِنُوۡا۔ امن والا۔ پر امن۔ اٰمِنُوۡا سے اسم فاعل کا

صیغہ واحد مذکر۔

اٰمِنْتُمْ

اٰمِنْتُمْ میں ایمان لایا۔ میں نے مانا۔ میں نے

یقین کر لیا۔ اِيْمَانٌ سے ماضی کا صیغہ واحد حکم

مضارع کا صیغہ واحد حکم کتم ضمیر جمع مذکر حاضر پ

اٰمِنْتُمْ۔ وہ ایمان لائی۔ اس نے مانا۔ اِيْمَانٌ

سے ماضی کا صیغہ واحد مہونث غائب۔

اٰمِنْتُمْ

اٰمِنْتُمْ امین والی۔ پر امن۔ اٰمِنْتُمْ سے اسم فاعل کا

صیغہ واحد مہونث غائب۔

اٰمِنْتُمْ۔ امن۔ دیکھی۔ چین۔ اٰمِنْتُمْ کی طرح مصدر

ہے۔

اٰمِنْتُمْ میں نے تمہارا اعتبار کیا۔ اٰمِنْتُمْ سے

جس کے معنی اعتبار کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد

حکم کتم ضمیر جمع مذکر حاضر پ

اٰمِنْتُمْ۔ تمہارا ایمان لائے۔ تم نے مانا۔ تم نے یقین کیا

انواع حیات کے اعتبار سے موت کی بھی مختلف نوعیں ہیں (۱) انسانی، حیوانی، نباتی نشوونما کے بالمقابل جو کیفیت پائی جاتی ہے وہ بھی ایک طرح کی موت ہی ہے۔ ارشاد حق ہے۔ مَجْحُومِ الْأَرْضِ بَعْدَ مَوْتِهِمْ (اللہ زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مرنے کے بعد) یہاں زمین کی موت سے مراد اس میں نشوونما کا نہ ہونا اور اس کی شادابی اور روئیدگی کا فنا ہونا ہے۔ (۲) زوالِ احساس چنانچہ يَلْبَسُنِي مِتُّ قَبْلَ هَذَا (کسی طرح میں دہکتی اس سے پہلے) اور اِذَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا (کیا جب میں مر جاؤں تو پھر زندہ ہو کر نکلوں گا) میں موت سے زوالِ احساس ہی مراد ہے (۳) زوالِ عقل یعنی جہالت جیسے اَوْ مِنْ كَان مَيِّتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّارِ (بجلا ایک شخص جو کہ مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور ہم نے اس کو روشنی دی جس کو وہ لوگوں میں لے پھرتا ہے) یعنی جو پہلے عقل اور جاہل تھا اس کو ہم نے علم کی روشنی سے حیاتِ تازہ و روتق بے اندازہ نہایت کی۔ آیت شریفہ إِنَّكَ لَا تَعْلَمُ

دلانے کے ہیں۔ مضارع با نون تاکید کا صیغہ واحد

مُتَّكِمٌ هُمْ ضَمِيرٌ جَمْعٌ مَذْكَرٌ غَائِبٌ ۱۵

أَمْوَاتٌ - مردے۔ مَيِّتٌ کی جمع (تفصیل کے

لئے ملاحظہ ہو موت) ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

أَمْوَالٌ - مال۔ دولتیں۔ مَالٌ کی جمع ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

أَمْوَالِكُمْ - تمہارے مال اَمْوَالٌ مضاف۔ لَمْ

ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

أَمْوَالِنَا - ہمارے مال۔ اَمْوَالٌ مضاف نا ضمیر

جمع متکلم مضاف الیہ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

أَمْوَالِهِمْ - ان کے مال اَمْوَالٌ مضاف هُمْ

ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

أَمْوَاتٌ - میں مروں گا۔ مَوْتٌ سے جس کے

معنی مرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم

المَوْتِ (تو مردوں کو سنا نہیں سکتا) میں بھی ہے

مقل کے مردے مراد ہیں۔ (۴) وہ حزن و ملال

جو زندگی کو مگر کر کے چھوڑ دے جسے ہماری زبان

میں بے موت مرنا کہتے ہیں۔ ارشاد ہے وَيَأْتِيهِ

المَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ عَمِيْقٌ (اور

چلی آتی ہے اس پر موت ہر طرف سے اور وہ

نہیں مرتا) (۵) نیند کی حالت چنانچہ اہل عرب

کا مقولہ ہے النوم موت خفيف والموت

نوم ثقيل (نیند خفیف قسم کی موت ہے اور نوم

ثقیل قسم کی نیند) هُوَ الَّذِي يَتَوَفَّكُم بِاللَّيْلِ

(وہی تو ہے جو تم کو رات میں وفات دیتا ہے) یہاں

وفات سے یہی موت مراد ہے۔ حدیث شریف

میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب سے

بیدار ہوتے تو فرماتے أَلَيْسَ اللَّهُ الَّذِي أَحْيَانَا

بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا اللَّهُ هِيَ كَلَّتْ عَمَّا هِيَ جَسَدٌ

مَرْتَةٌ كَلَّتْ عَمَّا هِيَ كَلَّتْ عَمَّا هِيَ كَلَّتْ

عَمَّا هِيَ كَلَّتْ عَمَّا هِيَ كَلَّتْ عَمَّا هِيَ كَلَّتْ

عَمَّا هِيَ كَلَّتْ عَمَّا هِيَ كَلَّتْ عَمَّا هِيَ كَلَّتْ

أُمَّهَاتُكُمْ

اُمّہائے اس کی ماں۔ اس کا اسمکنا۔ اُمّ مضاف

ہا ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ (ملاحظہ ہو

اُمّ) اُمّہائے اس کی ماں۔ ان کی بڑی بستی۔ آیت شریفہ

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْمِلًا لِقُرْآنِ أَحْسَنَ

فِي الْقُرْآنِ سُوْرًا يَتْلُوْا عَلَيْهَا لِتَتَّذَّرُوْا وَتَرْتَدَّ

رُبُّكُمْ عَلٰی سُنَنِكُمْ اَلَا سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (اور تیرا

رب نہیں غارت کرنے والا بستیوں کو جب تک

کہ نہ بھیجے ان کی بڑی بستی میں کسی کو پیغام دیکر

جو سائے ان کو ہماری باتیں) میں اُمّہائے معنی

ان کی بڑی بستی کے ہیں ہا ضمیر قری کی طرف

راجع اس اعتبار سے اس کے معنی ہوئے بستیوں

کی ماں یعنی بڑی بستی۔ اُمّ مضاف ہا ضمیر واحد

مؤنث غائب مضاف الیہ۔ ہا

اُمّہاتُکم۔ مائیں۔ اُمّ کی جمع (ملاحظہ ہو اُمّ)

اُمّہاتُکم۔ تمہاری مائیں۔ اُمّہاتُکم مضاف

کم ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ہا

اُمّہاتُکم۔ تمہاری مائیں۔ اُمّہاتُکم مضاف

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶

أَمْهَاتُكُمْ - ان کی مائیں۔ اَمْهَاتُ مضاف۔

هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔

أَمْهَلَهُمْ - ان کو ڈھیل دے۔ اَمْهَلُ الْفَعَالُ

سے جس کے معنی ہہلت دینا اور ڈھیل چھوڑنے

کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر هُمْ ضمیر جمع

مذکر غائب ہے۔

أَقْبَى مِیرِی مَان۔ اَقْرَمُ مضاف ی ضمیر واحد حکم

مضاف الیہ ہے

أَقْبَى۔ اتنی جو نہ لکھ سکے نہ کتاب پڑھ سکے۔ زحلج

نے تصریح کی ہے کہ امی وہ ہے جو امت عرب کی

صفت پر ہو بے پڑھا لکھا ہو تا عرب کی مخصوص

صفت تھی جن میں وہ دوسری قوموں سے ممتاز

تھے۔ صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

عنها سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اَنَا اَمَّةٌ اَمِيَّةٌ لَا مَكْتَبَ وَلَا حَسَبَ

رہم امی جماعت ہیں نہ لکھتا جائیں نہ حساب کرنا

اس اعتبار سے امی کو عامی کی طرح سمجھنا چاہئے

کیونکہ عامی وہ ہے جو عامۃ الناس کی صفت پر ہو

بعض علماء کے خیال میں امی اُم کی طرف منسوب

ہے چونکہ مائیں اکثر بے پڑھی لکھی ہوتی ہیں اس اعتبار

سے بے پڑھے لکھے شخص کا انتساب ماں کی طرف

مناسب ہوا یا چونکہ بے پڑھے لکھے شخص کی حالت

گویا وہی ہوتی ہے جس حالت پر کہ اس کو ماں نے

جاتا تھا اس لحاظ سے اس کی نسبت ماں کی طرف

کی جانے لگی۔ امام باقرہ کی طرف یہ خیال منسوب کیا

جاتا ہے کہ وہ اس کو ام القری (مکہ) کی طرف منسوب

بتاتے تھے چونکہ اہل مکہ یعنی قریش من حیث القوم

بے پڑھے لکھے ہی تھے اس وجہ سے بے پڑھے

لکھے شخص کو امی کہا جانے لگا۔ قرآن مجید میں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو سبی النبی الامی کہا گیا ہے۔

کیونکہ خود قرآن ہی آپ کو مخاطب کر کے آپ کی یہ

صفت بیان کر رہا ہے وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ

مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخْطُّ بِيَمِينِكَ اِذَا الَّا رَتَابَ

الْمُبْطَلُونَ (اور آپ اس سے پہلے نہ تو کوئی کتاب

پڑھتے تھے اور نہ اپنے دست مبارک سے کچھ

لکھتے تھے تب تو البتہ یہ باطل پرست شبہ میں پڑتے)

گویا آپ کے امی ہونے سے ایک طرف تو قرآن مجید

ان مفسرہ = ہمیشہ اس فعل کے بعد آتا ہے جس میں کہنے کے معنی پائے جائیں۔ خواہ کہنے کے معنی پر اس فعل کی دلالت لفظی ہو جیسے فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ آتِ الْكِتَابِ الْمُبِينِ (پھر ہم نے اس کو حکم بھیجا کہ کئی بنام یا دلالت معنوی جیسے وَأَنْطَلَقْنَا الْمَلَكُ مِنْهَا أَنْ أَمْشُوا - اور ان سے کئی بیخ پھل کھڑے ہوئے کہ چلو) یعنی ان کے اٹھ کر چلنے کا مطلب گویا یہ کہنا ہے کہ تم بھی چلو۔

۱	۲	۱۵	۱۳
۱۵۱۳۱۳	۱۵۱۳۱۳	۱۵۱۳۱۳	۱۳۱۳۱۳
۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
۱۶۱۳۱۳	۱۷۱۳۱۳	۱۸۱۳۱۳	۱۹۱۳۱۳
۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۲۰۱۳۱۳	۲۱۱۳۱۳	۲۲۱۳۱۳	۲۳۱۳۱۳
۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۲۴۱۳۱۳	۲۵۱۳۱۳	۲۶۱۳۱۳	۲۷۱۳۱۳
۲۸	۲۹	۳۰	
۲۸۱۳۱۳	۲۹۱۳۱۳	۳۰۱۳۱۳	
۳۱	۳۲	۳۳	
۳۱۱۳۱۳	۳۲۱۳۱۳	۳۳۱۳۱۳	
۳۴	۳۵	۳۶	
۳۴۱۳۱۳	۳۵۱۳۱۳	۳۶۱۳۱۳	
۳۸	۳۹	۴۰	
۳۸۱۳۱۳	۳۹۱۳۱۳	۴۰۱۳۱۳	

ان اگر نہیں تحقیق و تاکید اس کی بھی چار صورتیں ہیں

- (۱) ان شرطیہ جیسے اِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ (اگر وہ باز آجائیں تو معاف ہو ان کو جو کچھ ہو چکا) (۲) اِنْ نَافِيَ بِهِ جَلْمَ اسْمِہِ پْرہِی آتَابِ اَوْ جَلْمَ فَعْلِیہِ پْرہِی۔ چنانچہ آیت شَرِيفَانَ يَتَّبِعُونَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُونَ (سو یہ کچھ

۳۰
۲۱ ۲۲ ۲۳

لَا تَنْ - اَنَّ - تَحْقِيقٌ - بِشَكٍّ - يَقِينًا - یہ دونوں حرف
 تحقیق میں اور حرفوں مشبہ بالفعل میں سے ہیں
 خبر کی تاکید و تحقیق مزید کئے آتے ہیں اپنے
 اسم کو نصب خبر کو رفع دیتے ہیں ان دونوں میں
 فرق یہ ہے کہ اِنَّ کا ما بعد جملہ مستقلہ ہوتا ہے
 اور اَنَّ کا ما بعد مفرد کا حکم رکھتا ہے۔ پس جہاں
 جملہ اپنی اصلی حالت پر باقی ہے گا وہاں کسرہ
 واجب ہے اور جہاں اس کا ما بعد مفرد کے حکم
 میں ہوگا وہاں فتح ضروری ہے۔ اِنَّ ۱ ۲ ۳

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰
 ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵
 ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵
 ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰
 ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰
 ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰
 ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰
 ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰
 ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰
 ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰
 ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰
 ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰
 ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰
 ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰
 ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰
 ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰
 ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰
 ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰
 ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰
 ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰
 ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰
 ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰
 ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰
 ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰
 ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰
 ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰
 ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰
 ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰
 ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰
 ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰
 ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰
 ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰
 ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰
 ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰
 ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰
 ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰
 ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰
 ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰
 ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰
 ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰
 ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰
 ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰
 ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰
 ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰
 ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰
 ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰
 ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰
 ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰
 ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰
 ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰
 ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰
 ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰
 ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰
 ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰
 ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰
 ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰
 ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰
 ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰
 ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰
 ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰
 ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰
 ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰
 ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰
 ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰
 ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰
 ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰
 ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰
 ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰
 ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰
 ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰
 ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰
 ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰
 ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰
 ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰
 ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰
 ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰
 ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰
 ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰
 ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰
 ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰
 ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰
 ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰
 ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰
 ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰
 ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰
 ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰
 ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰
 ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰
 ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰
 ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰
 ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰
 ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰
 ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰
 ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰
 ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰
 ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰
 ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰
 ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰
 ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰
 ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰
 ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰
 ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

جمع جس کے معنی گھڑی اور وقت کے ہیں آنی
کا استعمال دن بھر اور رات بھر کے لئے ہوتا ہے

سب سب سب
۱۴ ۱۵

اِنَابٌ - وہ رجوع ہوا۔ اِنَابَةٌ سے جس کے معنی
رجوع ہونے کے ہیں ماضی کا مبیغہ واحد مذکر غائب
اِنَابَتِ اِلَى اللّٰهِ کے معنی اخلاصِ عمل اور دل سے
اللہ کی طرف رجوع ہونے اور توبہ کرنے کے ہیں۔

سب سب سب
۱۱ ۱۲ ۱۳

اِنَابُكُومَا - وہ رجوع ہوئے۔ اِنَابَةٌ سے ماضی کا مبیغہ
جمع مذکر غائب سب

اِنَاثًا - عورتیں، انثیٰ کی جمع جس کے معنی عورت
کے ہیں۔ آیت شریفانِ يَذَّوْنِ مِنْ ذُوْنِهِنَّ اِنَاثًا
انشاء اللہ کے سوا نہیں پکارتے مگر عورتوں کو میں
مجبودانِ باطل کو اِنَاثٌ یا تو باعتبار لفظ کہا کیونکہ
مشرکین اپنے بتوں کو انواعِ اقسام کے زیوروں
سے آراستہ کرتے اور عورتوں کے نام سے نامزد
کرتے تھے جیسے لَات، مَنَات، عَزَى، نَالَمَ کہ
یہ سب مونث نام ہیں۔ سعید بن منصور ابن جریر

اور ابن المنذر نے حضرت حسن بصری کی تصریح نقل
کی ہے کہ عرب کے قبیلہ قبیلہ کا جدا جدا بت ہوتا
تھا جو اسی قبیلہ کی نسبت سے انثیٰ بنی فلاں
کہلاتا تھا۔ یا معنی کے اعتبار سے اِنَاثٌ کہا گیا۔

چنانچہ مغربی نے اِنَاثٌ کے معنی کمزور اور عاجز کے
بتائے ہیں جن کو کسی کام کے کرنے کی قدرت نہ ہو
اسی مناسبت سے عربی میں کمثل تلوار کو سَيْفٌ اِنِيسٌ
کہتے ہیں اِنِيسٌ فی امرہ کسی کام میں ڈھیلے پڑ جانے
کے لئے آتا ہے اور مَمْنُوثٌ اور ضعیف شخص کو اِنِيسٌ
کہا جاتا ہے۔ راغب اصغہانی رقمطراز ہیں، کہ

موجودات کی ایک دوسرے کے اعتبار سے تین
قسمیں ہیں (۱) فاعل غیر منفعل۔ یہ صفت صرف
ذاتِ باری کی ہے۔ اس میں کوئی دوسرا شریک
نہیں۔ (۲) منفعل غیر فاعل یہ صفت جمادات کی
ہے۔ (۳) ایک اعتبار سے منفعل دوسرے اعتبار
سے فاعل جیسے جن وانس اور ملائکہ کہ یہ اللہ تعالیٰ
کے اعتبار سے منفعل ہیں اور اپنی مصنوعات کے
اعتبار سے فاعل ہیں۔ پس چونکہ مجبودانِ عرب

مجموعہ عبادات سے جو سرتاسر منفعل اور غیر فاعل ہیں یعنی ان میں محض اثر پذیری کی تو صلاحیت ہے مگر مؤثر ہونے کی قوت ذرا سی ہی نہیں۔ لہذا قرآن مجید نے اناث کہہ کر مشرکین کو تنبیہ کی ہے کہ تم نے جن کو اپنا معبود بنا رکھا ہے ان میں نہ عقل ہے نہ سمجھ نہ سن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں اور صرف ہی نہیں بلکہ کسی حیثیت سے بھی تو کوئی کام سرانجام نہیں دے سکتے۔ حضرت ابراہیم صلوات اللہ علیہ وسلم نے اپنے باپ کو توحید کی تبلیغ کرنے ہوئے اسی حقیقت کو واضح کیا تھا فرماتے ہیں يَا بَتِّ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا اے میرے باپ کیوں پوجتا ہے اس کو جو نہ سنے اور نہ دیکھے اور نہ تیرے کچھ کام آوے) اسی لئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جن بصری اور قنادہ نے اناث کے معنی زبان کے بتائے ہیں۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم حضرت حسن بصری سے ناقل ہیں کہ ہر بے جان چیز جس

میں روح نہ پائی جائے اناث میں داخل ہے خشک لکڑی ہو یا خشک پتھر۔ مشہور مفسر ضحاک تابعی کا بیان ہے کہ مشرکین نے دو زبان فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں بتاتے تھے اور مدعی تھے کہ ہم ان کو اس لئے پوجتے ہیں کہ یہ بارگاہِ ایزدی ہیں ہمارے قرب کا موجب ہیں چنانچہ انھوں نے خوبصورت شکل کی شکل میں ان کے مجسمے تراش رکھے تھے اور کہا کرتے تھے کہ یہ اللہ کی ان بیٹیوں کی شبیہ ہیں جن کی پرستش کرتے ہیں۔ قرآن مجید نے ان کے اسی خیال کے اعتبار سے اناث کہا ہے۔ ضحاک کی یہ تفسیر خود قرآنی آیات کے بھی مناسب ہے چنانچہ سورہ زخرف میں تصریح ہے وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَنِ اِنَاثًا اور انھوں نے فرشتوں کو جو رحمن کے بندے ہیں عورتیں قرار دیا اور سورہ الصفات میں ارشاد ہے وَجَعَلُوا بَيْنَهُمْ بَيْنَ الْجَنَّةِ نَسَبًا انھوں نے اللہ میں اور جنوں میں قربت ٹھیرا رکھی ہے) سورہ انجم کی

۱۔ مفردات راغب ماہ انت ۹۔ ملاحظہ ہو فتح القدر ج ۱ ص ۴۷۹ اور البحر المحیط ج ۳ ص ۲۵۱۔

۲۔ تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۱۹۶ طبع مصر سال ۱۲۸۰ھ بر حاشیہ فتح البیان ۱۲۸۰ھ ایضاً ص ۱۹۵۔

أَنْبِيَائِكُمْ تَهَارِي خَبْرِي أَنْبَاءُ مَضَافٌ كُمْ ضَمِيرٌ

جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہیں

أَنْبِيَائِهِمْ - اس کی خبریں۔ اَنْبَاءُ مَضَافٌ هُمْ ضَمِيرٌ

واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہیں

أَنْبِيَائِهِمْ - ان کو بتلایا۔ اَنْبَاءُ اَنْبَاءُ سے صیغہ ماضی

هُمْ ضَمِيرٌ جمع مذکر غائب ہیں

أَنْبَيْتَتْ - وہ اُگی۔ اس نے اگایا۔ اَنْبَاتٌ سے

جس کے معنی اگنے اگانے کے ہیں ماضی کا صیغہ

واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو نَبَاتًا) ہیں

أَنْبَيْتَكُمْ - اس نے تم کو اگایا۔ اَنْبَيْتٌ اَنْبَاتٌ سے

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب کُمْ ضَمِيرٌ جمع مذکر حاضر

انبات کا استعمال نباتات کے اگانے اور جاندار کے

بڑھانے دونوں کے متعلق ہوتا ہے اور یہاں دوسرے

ہی معنی مراد ہیں (ملاحظہ ہو نَبَاتًا) ہیں

أَنْبَيْتْنَا - ہم نے اگایا۔ اَنْبَاتٌ سے ماضی کا صیغہ

جمع متکلم ہیں

أَنْبَيْتَهَا - اس کو بڑھایا۔ اَنْبَيْتٌ صیغہ ماضی ہا

ضمیر واحد مؤنث غائب ہیں

لَا نَبِيَّ سِوَاكَ - پہوٹ نکلی۔ اَلْبَجَاسُ سے جس کے

معنی کسی تنگ مقام سے پانی کے بہ سکنے کے ہیں ماضی

کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہیں

اَنْبَيْدٌ - تو پھینک دے (ضَرْبٌ) نَبْدًا سے جس کے

معنی پھینکنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہیں

اَنْبِعَاثُهُمْ - ان کا اٹھنا۔ اَنْبِعَاثٌ بَرَزَنٌ اَنْفِعَالٌ

مصدر ہے یعنی اٹھ کھڑا ہونا۔ مضاف ہے۔ هُمْ

ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ہیں

اَنْبِعَاثٌ - وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اَنْبِعَاثٌ سے ماضی

کا صیغہ واحد مذکر غائب ہیں

اَنْبَيْنَا - ہم رجوع ہوئے۔ اِنْ اَنْبَيْتُمْ سے ماضی کا

صیغہ جمع متکلم (ملاحظہ ہو اَنْبَاتٌ) ہیں

اَنْبِيَاءٌ - پیغمبرِ نبی کی جمع جس کے معنی پیغامبر

کے ہیں۔ قرآن مجید میں جن انبیاء کرام کے اسماء

گرامی بالتحریک بیان کئے گئے ہیں وہ کل پچیس ہیں

آدم، ادریس، نوح، ہود، صالح، ابراہیم، لوط، اسمعیل

اسحق، یعقوب، یوسف، شعیب، موسیٰ، ہارون

یونس، داؤد، سلیمان، ایوب، الیاس، ایلیح،

زکریا، عیسیٰ، یحییٰ، ذوالنفل۔ (بقول اکثر مفسرین)

اور سید المرسلین محمد رسول اللہ صلوات اللہ وسلامہ

علیہم اجمعین۔ البتہ جن انبیاء کا قرآن مجید میں ذکر نہیں ان کے بارے میں اختلاف ہے کہ ان کی تعداد کیا تھی؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث اس سلسلہ میں مشہور ہے۔ چنانچہ ابن مردودہ اپنی تفسیر میں ان سے راوی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! انبیاء کی تعداد کیا ہے! فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار میں نے سوال کیا، یا رسول اللہ! ان میں رسول کتنے تھے؟ فرمایا تین سو تیرہ کا جم غفیر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں پہلے رسول کون ہیں؟ فرمایا آدمؑ میں نے دریافت کیا وہ نبی مرسل تھے؟ فرمایا ہاں۔ اللہ نے ان کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا پھر ان میں روح بھونکی اور اپنی سانس نے ان کو درست کر دیا پھر فرمانے لگے اے ابو ذر چار سریانی ہیں، آدم، شیت، نوح، اور خنوخ یہی اور ہیں اور ان ہی نے سب سے پہلے قلم سے لکھا ہے اور چار عرب سے ہیں ہود، صالح، شعیب اور تمہارے نبی ملے ابو ذر بنی اسرائیل کے پہلے نبی موسیٰ اور آخری عیسیٰ ہیں۔ اول نبی آدم

ہیں اور آخری نبی تمہارے نبی ہیں۔ اس پوری حدیث کو حافظ ابو حاتم بن حبان لستی نے بھی اپنی مشہور کتاب التقایم والانوار میں روایت کیا ہے جس کو وہ صحیح کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ لیکن حافظ ابو الفرج الجوزی نے ان کی مخالفت کی ہے اور اپنی کتاب موضوعات میں اس کا ذکر کیا ہے وہ اس سلسلہ میں اس حدیث کے ایک راوی ہشام بن حسان کو متہم گردانتے ہیں۔ حافظ ابن کثیرؒ ابن الجوزی کی رائے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں ولا شك انه قد تكلم فيه غير واحد من ائمة الجرح والتعديل من اجل هذا الحديث۔ (اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کے متعلق بہت سے ائمہ جرح و تعدیل نے اسی حدیث کی بنا پر کلام کیا ہے)۔ یہی واضح رہے کہ اس روایت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کا پہلا نبی بتایا گیا ہے۔ حالانکہ یہ صفت حضرت یوسف علیہ السلام میں پائی جاتی ہے۔ اس چیز سے بھی حافظ ابن الجوزی کے خیال کی تائید ہوتی ہے۔ ابن ابی حاتم نے حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کو

سیدیں صحیح ہیں۔ اس لحاظ سے تعداد انبیاء کے متعلق
یہی قول زیادہ قوی معلوم ہوتا ہے (ملاحظہ ہو نبوۃ

اور نبی) ۱۱ ۱۰ ۱۱ ۱۰ ۱۱ ۱۰ ۱۱

أَنْبِيَاكَ میں جمعے بتائے رہتا ہوں۔ اُنْبِيَا تَشِيْمَةٌ
سے جس کے معنی بتلانے اور خبر دینے کے ہیں مضارع

کا صیغہ واحد حکم لا ضمیر واحد مذکر حاضر ہے

أَنْبِيَاكَ میں تم کو بتاؤں۔ میں تم کو خبر دوں گا
اس میں کم ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔ آیت شریفہ

قُلْ أَذُنَيْتُمْ بِغَيْرِ مَعْنٍ ذَلِكُمْ كَذِبٌ كَبِيرٌ کہ کیا
میں تم کو اس سے بھی بہتر بتاؤں) میں ہمزہ تقریر اور

ثبوت کے لئے ہے۔ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱
۱۱ ۱۱ ۱۱

أَنْبِيَاكَ میں تم کو بتاؤں۔ اُنْبِيَا انبیا سے امر کا صیغہ
جمع مذکر حاضر ناقیہ ضمیر واحد حکم ہے

أَنْبِيَاكُمْ تو ان کو بتاؤ۔ اُنْبِيَا انبیا سے امر کا
صیغہ واحد مذکر حاضر ضمیر جمع مذکر غائب ہے

أَنْتَ۔ تو (ایک مرد) واحد مذکر حاضر کی ضمیر مرفوع

بھی مرفوعاً ہی تعداد نقل کی ہے لیکن یہ روایت
بھی سخت ضعیف ہے اور سند احمد میں حضرت ابو امام

رضی اللہ عنہ کے توسط سے خود ابی ذر رضی اللہ عنہ
کی بھی مذکورہ بالا روایت منقول ہے لیکن اس

کی سند بھی بعینہ وہی ہے جو ابن ابی حاتم کی ہے
حافظ ابو بکر اسمعیلی اپنی صحیح میں حضرت انس رضی اللہ

عنه سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا میری بعثت آٹھ ہزار انبیاء

کے بعد عمل میں آئی ہے جن میں سے چار ہزار نبی
بنی اسرائیل میں گزرے ہیں۔ لیکن اس روایت کے

ایک راوی احمد بن طارق کے متعلق حافظ ابن کثیر
کا بیان ہے کہ مجھے اس کی عدالت یا حرج کا علم

نہیں۔ امام احمد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ
عنه سے اور حافظ ابو بکر بزار نے حضرت جابر رضی اللہ

عنه سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا میں ایک ہزار یا اس سے زیادہ

انبیاء کا خاتم ہوں۔ ان دونوں روایتوں کی

۱۔ ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۲۲۸ و ۲۵۱ طبع مصر سنہ ۱۳۵۵ عمدة القاری ج ۴ ص ۲۰۴ طبع مصر

۲۔ تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۲۲۹۔ ۱۳۵۵ ایضاً ص ۲۵۱ و ۲۵۲۔

انتشار کا مطلب ان کا پھیل کر اپنے اپنے کاموں
میں لگ جانا ہے۔ سٹک سٹک

اِنْتَصَرَ - اس نے بدل لیا۔ اس نے مردِ طلب کی

اِنْتِصَارُ سے جس کے معنی مردِ طلب کرنے کے
میں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ظالم سے

انتصار کے معنی اس کو سزا دینا اور اس سے انتقام

لینا میں سٹک سٹک

اِنْتَصِرُ - تو بدلے مرا اِنْتِصَارُ سے امر کا صیغہ

واحد مذکر حاضر۔ سٹک

اِنْتَصِرُوا - انہوں نے بدل لیا۔ اِنْتِصَارُ سے ماضی

کا صیغہ جمع مذکر غائب سٹک

اِنْتِظِرْ - تو راہ دیکھ۔ تو منتظر رہ۔ اِنْتِظَارُ سے

جس کے معنی راہ دیکھنے اور انتظار کرنے کے ہیں

امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر سٹک

اِنْتِظِرُوا - تم راہ دیکھو۔ تم منتظر رہو۔ اِنْتِظَارُ سے

امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر سٹک سٹک سٹک

اِنْتِقَامٌ - مر غلبہ پانا۔ سزا دینا۔ بروزن اِنْتِقَالٌ

مصدر ہے سٹک سٹک سٹک سٹک

اِنْتَقَمْنَا - ہم نے سزا دی۔ اِنْتِقَامٌ سے ماضی کا

منفصل ہے۔ جمہور کے نزدیک آنت میں اُن ضمیر

ہے اور ت حرفِ خطاب۔ آیت شریفہ آنت

قُلْتَ لِلنَّاسِ (کیا تو نے لوگوں سے کہا) اور آنت

تَعَلْتَ هَذَا (کیا تو نے ہی کیا ہے) میں ہمراہ اولیٰ

استعمال کئے گئے ہیں جو بصورتِ تبدیہ سٹک سٹک

سٹک سٹک سٹک سٹک سٹک سٹک

سٹک سٹک سٹک سٹک سٹک سٹک

سٹک سٹک سٹک سٹک سٹک سٹک

سٹک سٹک سٹک سٹک سٹک سٹک

سٹک سٹک سٹک سٹک سٹک سٹک

اِنْتَبَدَتْ - وہ جدا ہوئی۔ یکسو ہوئی۔ اِنْتِبَادٌ سے

جس کے معنی لوگوں سے یکسو ہو کر جدا ہونے کے

ہیں ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب سٹک

اِنْتَبَرَتْ - وہ بھگ گئی، وہ بکھر گئی۔ اِنْتِبَارٌ سے

جس کے معنی بکھر جانے اور پراگندہ ہونے کے ہیں

ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب سٹک

اِنْتَشِرْ - تم الگ الگ ہو جاؤ۔ تم پھیل پڑو۔

اِنْتِشَارُ سے جس کے معنی پھیلنے اور متفرق ہونے

کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ عربی میں لوگوں کے

جس کے معنی جس کام سے منع کیا جائے اس سے باز

رہنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔

انتهاء - وہ رک گئے، انہوں نے چھوڑ دیا۔ انتہاء

سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔

انتھلی - وہ باز آ گیا۔ وہ رک گیا۔ اس نے چھوڑ دیا

انتھاء سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔

انثی - عورت۔ مادہ ہے۔

انثی ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴

انثی ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸

انثی ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲

انثی ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶

انثی ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰

انثی ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴

انثی ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸

انثی ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲

انثی ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶

انثی ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰

انثی ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴

انثی ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸

انثی ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲

انثی ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶

انثی ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰

صیغہ جمع مکمل۔

انتم - تم (سب مرد) جمع مذکر حاضر کی ضمیر

مرفوع منفصل، انتم میں ہمزہ اولیٰ بجز سورہ

واقعہ کے تمام قرآن مجید میں ہمزہ استنباط ہے جو

زجر تہدید کے لئے آئی ہے اور سورہ واقعہ میں تقریب

وثبوت کے لئے استعمال ہوئی ہے۔

انتم ۱ ۲ ۳ ۴

انتم ۵ ۶ ۷ ۸

انتم ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

انتم ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶

انتم ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰

انتم ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴

انتم ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

انتم ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲

انتم ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶

انتم ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰

انتم ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴

انتم ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸

انتم ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲

انتم ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶

انتم ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰

انتم ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴

انجمیل - حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر

انتم ہوا۔ تم رک جاؤ تم چھوڑ دو۔ انتھاء کے

انجمیل ۱ ۲ ۳ ۴

انجمیل ۵ ۶ ۷ ۸

انجمیل ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

انجمیل ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶

انجمیل ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰

انجمیل ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴

انجمیل ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

انجمیل ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲

انجمیل ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶

انجمیل ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰

انجمیل ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴

انجمیل ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸

انجمیل ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲

انجمیل ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶

انجمیل ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰

انجمیل ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴

انجمیل ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸

انجمیل ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲

انجمیل ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶

انجمیل ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰

انجمیل ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴

انجمیل ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸

انجمیل ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲

انجمیل ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶

انجمیل ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

انجمیل ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴

انجمیل ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸

انجمیل ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲

انجمیل ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶

انجمیل ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰

انجمیل ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴

انجمیل ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸

انجمیل ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲

انجمیل ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶

انجمیل ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰

انجمیل ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴

انجمیل ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸

انجمیل ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲

انجمیل ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶

انجمیل ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰

انجمیل ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴

انجمیل ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸

انجمیل ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲

انجمیل ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶

انجمیل ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰

انجمیل ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴

انجمیل ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸

انجمیل ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲

انجمیل ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶

انجمیل ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰

انجمیل ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴

انجمیل ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸

انجمیل ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲

انجمیل ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶

انجمیل ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰

انجمیل ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴

انجمیل ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸

انجمیل ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲

انجمیل ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶

انجمیل ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰

انجمیل ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴

انجمیل ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸

انجمیل ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲

انجمیل ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶

انجمیل ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰

انجمیل ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴

انجمیل ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸

انجمیل ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲

انجمیل ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶

انجمیل ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰

انجمیل ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴

انجمیل ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸

انجمیل ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲

انجمیل ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶

انجمیل ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰

انجمیل ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴

انجمیل ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸

انجمیل ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲

انجمیل ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶

انجمیل ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰

انجمیل ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴

انجمیل ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸

انجمیل ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲

انجمیل ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶

انجمیل ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰

انجمیل ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴

انجمیل ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸

انجمیل ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲

انجمیل ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶

انجمیل ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰

انجمیل ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴

انجمیل ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸

انجمیل ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲

انجمیل ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶

انجمیل ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰

انجمیل ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴

انجمیل ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸

انجمیل ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲

انجمیل ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶

انجمیل ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰

انجمیل ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴

انجمیل ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸

انجمیل ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲

انجمیل ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶

انجمیل ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰

انجمیل ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴

انجمیل ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸

انجمیل ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲

انجمیل ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶

انجمیل ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰

انجمیل ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴

انجمیل ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸

انجمیل ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲

انجمیل ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶

انجمیل ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰

انجمیل ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴

انجمیل ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸

انجمیل ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲

انجمیل ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶

انجمیل ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰

انجمیل ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴

انجمیل ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸

انجمیل ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲

انجمیل ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶

انجمیل ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰

انجمیل ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴

انجمیل ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸

انجمیل ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲

انجمیل ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶

انجمیل ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰

انجمیل ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴

انجمیل ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸

انجمیل ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲

انجمیل ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶

انجمیل ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰

انجمیل ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴

انجمیل ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸

انجمیل ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲

انجمیل ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶

انجمیل ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰

انجمیل ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴

انجمیل ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸

اللہ تعالیٰ نے جو کتاب نازل فرمائی اس کا نام ہے یہ عمی لفظ ہے بعض اہل لغت نے اس کا اشتقاق بیان کرنے میں خواہ مخواہ تکلف سے کام لیا ہے علامہ زحشری لکھتے ہیں۔

توراة اور انجیل دونوں عمی لفظ ہیں، تکلف سے کام لے کر ان کا اشتقاق وری اور نخل سے بتانا اور ان کا وزن تفعلة اور افعیل بیان کرنا اس وقت صحیح ہو سکتا ہے جبکہ یہ دونوں لفظ عربی ہوں حضرت حسن بصری نے اس کی قرابت آنجیل کی ہے جس میں ہنہ کو فتح ہے یہ اس کے عمی ہونے کی دلیل ہے کیونکہ افعیل کا فتح ہمزہ کے ساتھ سرور و اذنان عرب میں وجود ہی نہیں ہے و لہ

واضح ہے کہ عیسائیوں کی اصطلاح میں جو چار کتابیں اناجیل کے نام سے موسوم ہیں یہ سب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بعد لوگوں کی تصنیفیں ہیں جن میں آپ کے اقوال و احوال کو جمع و غلط طور پر مرتب کر دیا اور گوان میں اصلی انجیل کے بھی کچھ معنائیں موجود ہیں مگر ان میں سے

کوئی بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ انجیل نہیں ہے بلکہ یہ چاروں کتابیں متی، مرقس، یوحنا، توکانامی چار مختلف اشخاص کی تصنیف ہیں جو اپنے نام سے مشہور ہیں

ان اناجیل کی کتابت کب عمل میں آئی اس کے تعین میں عیسائیوں میں سخت اختلاف ہے۔ اسی طرح یہ امر بھی ان میں زیر بحث ہے کہ جن اشخاص کے نام سے یہ مشہور ہیں درحقیقت ان ہی کی صحیح کردہ ہیں۔ یا بعد کے لوگوں کی تصنیف ہیں۔ تاہم اس پر ہمارا اور عیسائیوں دونوں کا اتفاق ہے کہ یہ چاروں کتابیں نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصنیف ہیں اور نہ ان کے عہد میں لکھی گئی ہیں۔

بہر حال قرآن مجید میں جس انجیل کا ذکر ہے اس کی وہی اصلی انجیل مراد ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

بہ سب سب سب
آنجناب۔ اس نے ہم کو بچا لیا۔ ابھی صیغہ ماضی
ناضمیر جمع حکم ہے

أَبْجِيْنَا بِهَمْ نَبَايَا۔ ہم نے نجات دی۔
 اَبْجَاؤُتْ۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۱۱ ۱۱

أَبْجِيْنَاكُمْ بِهَمْ نَبَايَا۔ اس میں کُم ضمیر جمع
 مذکر حاضر ہے ۱۱ ۱۱ ۱۱

أَبْجِيْنَاكُمْ بِهَمْ نَبَايَا۔ اس میں ضمیر واحد
 مذکر غائب ہے ۱۱ ۱۱ ۱۱

أَبْجِيْنَاكُمْ بِهَمْ نَبَايَا۔ اس میں ضمیر
 ضمیر جمع مذکر غائب ہے ۱۱
 اَبْجَاؤُتْ۔ اس کو بچایا۔ اَبْجَاؤُتْ ماضی ضمیر
 واحد مذکر غائب ہے ۱۱

أَبْجَاؤُتْ۔ اس نے ان کو بچا دیا۔ اس میں ضمیر
 ضمیر جمع مذکر غائب ہے ۱۱

أَبْجَاؤُتْ۔ تو قربانی کر، (فتم) اَبْجَاؤُتْ سے جس کے معنی
 قربانی کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔
 اَبْجَاؤُتْ کے اس بالائی حصہ کا نام ہے جہاں قلاوہ
 پڑا رہتا ہے اور اسی اعتبار سے اَبْجَاؤُتْ کے معنی سینہ پونہ
 یا ذبح کرنے کے آتے ہیں۔ آیت شریفہ فَصَلِّ

لِرَبِّكَ وَأَقْرَبْ (پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھے
 اور قربانی اولیٰ کہے) میں عامہ مفسرین کے نزدیک
 قربانی کو مراد ہے۔ ابن عباس، عطاء، مجاہد، عکرمہ،
 حسن بصری، قتادہ، محمد بن کعب قرظی، ضحاک،
 ربیع، عطاء خراسانی، حکم، اسمعیل بن ابی خالد اور
 سلف کی ایک بڑی جماعت کا یہی قول ہے۔
 لیکن بعض علماء کے نزدیک نحر ناز سے متعلق ایک
 فعل کا نام ہے جو نمانہ کے اندر یا اس سے پہلے یا
 اس کے بعد انجام دینا چاہئے۔ چنانچہ فرار کے
 خیال میں نحر سے قبل رخ ہونا مراد ہے۔ کلبی اور
 ابوالاحوص بھی اس بارے میں اس کے ہمزبان ہیں۔
 متذکرہ حاکم اور سنن بیہقی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ
 سے مروی ہے کہ جب اَنَا آعْطَيْتُنَاكَ الْكَوْثُرَ
 فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَقْرَبْ۔ نازل ہوئی تو اس نے حضرت
 علی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے
 دریافت فرمایا یہ نحر کیا ہے؟ جس کا مجھے میرے
 پروردگار نے حکم دیا ہے۔ جبریل کہنے لگے نحر نہیں
 بلکہ تم کو حکم دیا جا رہا ہے کہ جب نمانہ کے لئے بکیر

وغیرہ میں منقول ہے۔ لیکن حافظ ابن الترمکانی نے تصریح کی ہے کہ اس روایت کے متن اور سند دونوں میں اضطراب ہے۔ ابن جریر کی روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سینہ کے نیچے ہاتھ باندھنا مذکور ہے لیکن حسب تصریح حافظ ابن کثیر یہ روایت بھی غیر صحیح ہے۔ سنن بیہقی میں حضرت ابن عباس اور حضرت انس سے بھی انھیں کے معنی سینہ پر ہاتھ باندھنے کے راوی ہیں لیکن ان کی سند بھی ضعف سے خالی نہیں۔ ابن ابی حاتم نے عطاء خراسانی سے رکوع کے بعد اعتدال کے ساتھ سینہ ظاہر کرنے کے معنی روایت کئے ہیں۔ ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت ابن عباس سے بھی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونے کے معنی بیان

نخریہ کہو تو ہاتھ اٹھاؤ۔ اسی طرح جب رکوع میں جاؤ اور جب رکوع سے سر اٹھاؤ کیونکہ ہمارے اور قریشکان ہفت آسمان کی نماز کا یہی طریقہ ہے لیکن اس روایت کو حافظ ابن الجوزی ذمہ موضوعاً میں ذکر کیا ہے۔ اور حافظ ابن کثیر اس کو سخت منکر بتاتے ہیں۔ اس روایت کے دو راوی اسرائیل بن حاتم اور اصبح بن نباتہ سخت مجروح ہیں۔ حافظ ذہبی تلخیص المستدرک میں لکھتے ہیں کہ: اسرائیل عجائب بیان کرتا ہے اعتماد کے قابل نہیں ہے اور اصبح شمس ہے نسائی کے نزدیک متروک ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت میں واٹھڑ کے معنی سینہ پر ہاتھ باندھنے کے بھی آئے ہیں۔ یہ روایت سنن بیہقی اور تاریخ بخاری

۱۔ مستدرک حاکم ج ۲ ص ۵۳۸ طبع دائرة المعارف جدیدہ بادرکن ۱۳۴۳ھ سنن بیہقی ج ۲ ص ۵۷ طبع مطبع مذکورہ
 ۲۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۰۷ - ۳۰۸ تلخیص المستدرک ج ۲ ص ۵۳۸ طبع دائرة المعارف
 ۳۔ ملاحظہ ہو سنن بیہقی ج ۲ ص ۳۰ و ۲۹ - ۳۰ الجوہر النقی ج ۲ ص ۳۰ طبع دائرة المعارف
 ۴۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۰۷ - ۳۰۸ ملاحظہ ہو سنن بیہقی اور الجوہر النقی ج ۲ ص ۳۰ و ۳۱
 ۵۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۰۷ - ۳۰۸

کے ہیں۔ ضحاک اور سلیمانؑ یہی سے نماز کے بعد سینہ تک ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کے معنی منقول ہیں۔ حافظ ابن کثیر نے تصریح کی ہے کہ یہ سب اقوال سخت غریب ہیں اور صحیح قول اول ہی ہے کہ نحر سے مراد قربانی کرنا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان سب اقوال کا نشا لفظ نحر ہے چونکہ نحر کے معنی سینہ کے بالائی حصہ کے ہیں اس لئے فصل کی مناسبت سے نماز میں سینہ کے متعلق جتنے افعال تھے وانحر کی تفسیر میں ان لوگوں نے ان ہی میں سے کسی ایک فعل کو متعین کر دیا۔ لیکن غور سے دیکھا جائے تو یہ سب افعال فصل کے تحت میں داخل ہیں کیونکہ یہ سب نماز کے آداب ہیں اور نماز میں شامل ہیں اس لئے یقیناً وانحر سے ان معانی مذکورہ کے علاوہ کوئی اور معنی مراد ہونے چاہئیں کیونکہ جر کا عطف کل پر ویسے بھی بعید ہے۔ بدینوبہ یہاں نحر سے قربانی کے معنی ہی لینے چاہئیں۔ محمد بن کعب قرظی نے صاف

تصریح کی ہے کہ مشرکین نماز اور قربانی تہوں کے لئے کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ یہ دونوں باتیں صرف اسی کے لئے ہونی چاہئیں قرآن مجید نے صرف اسی جگہ نہیں بلکہ دوسرے مقام پر بھی نماز اور قربانی کا ساتھ ساتھ ذکر کیا ہے ارشاد ہوتا ہے قُلْ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (کہہ دیجئے کہ میری نماز اور میری قربانی میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا رب ہی) امام ابو بکر جصاص احکام القرآن میں رقمطراز ہیں۔ جن لوگوں نے اس سے قربانی کی حقیقت مراد لی ہے اولیٰ ہے کیونکہ یہ اس لفظ کے حقیقی معنی ہیں علاوہ ازیں اس لفظ کو علی الاطلاق جب کبھی استعمال کیا جائیگا اس سے قربانی کے علاوہ دوسرے معنی نہیں سمجھے جاسکتے۔ جب کوئی شخص فلان الیوم کہیگا تو اس کے معنی ہی سمجھے جائیں گے کہ فلاں نے آج قربانی کی، دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر باندھنا

<p>مذکر حاضر اَنْذَرْتُكُمْ میں نے ڈرنا دیا۔ اَنْذَرْتُكُمْ انذار سے ماضی کا صیغہ واحد محکم کلمہ ضمیر جمع مذکر حاضر</p>	<p>کوئی نہ بچے گا۔ پہلے معنی کے مراد ہونے پر چیز بھی دلالت کرتی ہے کہ سب کا اس پر اتفاق ہے کہ غصہ (سینہ کا بالائی حصہ) پر ہاتھ نہ باندھا جائے۔ خود حضرت علیؑ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے</p>
<p>مذکر غائب، اَنْذَرْتَهُمْ میں پہلی ہمزہ نسویہ یعنی دونوں چیزوں میں برابری ثابت کرنے کے معنی میں استعمال ہوئی ہے۔ اَنْذَرْتَهُمْ</p>	<p>دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھا مڑا ہے۔ اَنْذَرْتَهُمْ مقابل۔ برابر۔ نڈا کی جمع نڈا اس کو کہتے ہیں جو کسی شے کی ذات اور جوہر میں شریک ہو نڈا اور نڈل میں فرق یہ ہے کہ نڈل عام ہے اور نڈا خاص، مثل کا استعمال ہر قسم کی شرکت میں ہوتا ہے لیکن نڈا کا استعمال صرف ذاتی شرکت ہی کے بارے میں ہو سکتا ہے۔ اَنْذَرْتَهُمْ</p>
<p>ضمیر جمع مذکر حاضر اَنْذَرْتُمْ میں نے تم کو ڈرنا دیا۔ اَنْذَرْتُمْ انذار سے ماضی کا صیغہ واحد محکم کلمہ ضمیر جمع مذکر حاضر</p>	<p>نڈا خاص، مثل کا استعمال ہر قسم کی شرکت میں ہوتا ہے لیکن نڈا کا استعمال صرف ذاتی شرکت ہی کے بارے میں ہو سکتا ہے۔ اَنْذَرْتُمْ وہ ڈرا یا گیا۔ انذار سے جس کے معنی ڈر کی خبر سننے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب</p>
<p>جمع مذکر حاضر اَنْذَرُوا تم ڈرناؤ۔ انذار سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اَنْذَرُوا وہ ڈرائے گئے۔ ان کو ڈرنا یا گیا۔ انذار سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب</p>	<p>انذار سے اس نے ڈرایا۔ انذار سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اَنْذَرْتُمْ تو ڈرا۔ تو ڈرنا۔ انذار سے امر کا صیغہ واحد</p>

اِنْسَلَخَ۔ وہ چھوڑ نکلا۔ وہ گزر گیا۔ اِنْسَلَاخٌ سے

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِنْسَلَاخٌ کے معنی

اِہل میں تو کھال کھینچنے کے ہیں۔ اور اِہی اعتبار

سے کسی چیز کو چھوڑ نکلنے اور گزر جانے میں اس کا

استعمال ہوتا ہے گویا جس طرح کھال کھینچ کر جسم

سے جدا ہو جاتی ہے ایسے ہی وہ جدا ہو گیا یا گزرا

ہے

اَنْسُوْكُمْ۔ انہوں نے تم کو بھلا دیا۔ اَنْسُوْا،

اِنْشَاءٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب کُمُ

ضمیر جمع مذکر حاضر ہے

اِنْسِيًّا۔ آدمی۔ اِنْسٌ کی طرف منسوب ہے

نسبت کی ہے۔ اس اعتبار سے اِنْسِيٌّ اس کو

کہا جائے گا جو کثیر الانس ہو اور جس سے انس کیا

جاسکے۔ ہے

اَنْسَاكَ اس کو بھلا دیا۔ اَنْسِيٌّ صیغہ ماضی ہضمیر

واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو اَنْسِيٌّ) ہے

اَنْسَهُمْ۔ ان کو بھلا دیا۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع

مذکر غائب ہے ہے

اِنْشَاءً۔ پیدا کرنا۔ پرورش کرنا۔ بروزن اِنْعَالَ

مصدوب ہے اس کا استعمال زیادہ حیوانات کے

تعلق ہوتا ہے ہے

اَنْشَأَ۔ اس نے پیدا کیا۔ اس نے پرورش کی۔

اِنْشَاءً سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے ہے

اَنْشَأْتُمْ۔ تم نے پیدا کیا۔ تم نے پرورش کی

اِنْشَاءً سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے ہے

اَنْشَأَكُمْ۔ اس نے تم کو پیدا کیا۔ اس نے تمہاری

پرورش کی۔ اِنْشَاءً صیغہ ماضی کُمُ ضمیر جمع مذکر

حاضر ہے ہے ہے

اَنْشَأْنَا۔ ہم نے پیدا کیا۔ ہم نے پرورش کی۔ اِنْشَاءً

سے ماضی کا صیغہ جمع حکم ہے ہے ہے

اَنْشَأْنَاكُمْ۔ ہم نے اس کو پیدا کیا۔ ہم نے اس کی

پرورش کی۔ اس میں هُمْ ضمیر واحد مذکر غائب ہے ہے

اَنْشَأْنَاهُمْ۔ ہم نے ان کو پیدا کیا۔ ہم نے ان

کی پرورش کی، اس میں هُمْ ضمیر جمع مؤنث

غائب ہے ہے ہے

اَنْشَأَهَا۔ اس کو پیدا کیا، اس کی پرورش کی

اِنْشَاءً ماضی ہضمیر واحد مؤنث غائب ہے ہے

اَنْشَرْنَا۔ ہم نے اٹھا کھڑا کیا ہم نے زندہ کر دیا

کے لئے نصب کئے گئے تھے مشرکین عرب ان
پتھروں کو پوجا کرتے اور ان کے تقرب کے لئے
وہاں جا کر قربانی کرتے تھے۔

انصاس۔ مددگار۔ نصیذ اور ناصیہ کی جمع جس
کے معنی مددگار کے ہیں۔ قرآن مجید میں جہاں نصیذ
وانصار کا ذکر ہے وہاں انصار سے انصار مدینہ
مراد ہیں جو نصرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت
اس لقب سے سرفراز کئے گئے ہیں۔

انصار کا لفظ

انصاری۔ میرے مددگار۔ انصار مضاف
ی ضمیر واحد حکم مضاف الیہ ہے۔

انصب۔ تو محنت کر۔ (جمع) نصب سے
جس کے معنی جدوجہد کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد

نذر حاضر یہاں بجات میں جدوجہد کا حکم ہے۔
انصتوا تم کان لگائے رہو۔ تم چپ رہو۔ تم

خاموشی سے سنتے رہو۔ انصات سے جس کے
معنی خاموشی کے ساتھ کان لگا کر سننے کے ہیں

امر کا صیغہ جمع نذر حاضر ہے۔

انشاز سے جس کے معنی زندہ کرنے اور اٹھا کھڑا
کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع حکم ہے۔

انشاز کا۔ اس کو زندہ کر دیا۔ اس کو اٹھا کھڑا کیا۔
انشاز سے۔ ماضی کا صیغہ واحد نذر غائب

ہضمیر واحد نذر غائب ہے۔

انشاز و اتم اللہ کھڑے ہو (نصر، ضرب) نشاز
جس کے معنی اٹھا کھڑا ہونے کے ہیں امر کا صیغہ

جمع نذر حاضر ہے۔

انشاق۔ وہ پھٹ گیا۔ وہ شق ہو گیا۔ انشقاق
سے جس کے معنی پھٹنے اور شق ہوجانے کے ہیں

ماضی کا صیغہ واحد نذر غائب ہے۔

انشقت۔ وہ پھٹ گئی۔ وہ شق ہو گئی۔ انشقاق
سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث نائب ہے۔

نہ

انصاب بت۔ تمام وہ چیزیں جو عبادت کے
لئے نصب کی جائیں خواہ مورتی ہو یا پتھر یا اور

کچھ۔ نصب کی جمع، مجاہد، قادی اور ابن جریج
سے مروی ہے کہ نصب وہ پتھر میں جو عبادت

أَنْصَحَ - میں نصیحت کرتا ہوں، میں نصیحت کروں

(فَتَحَى) نَصْحًا سے جس کے معنی نصیحت کرنے کے

ہیں مضارع کا صیغہ واحد منکلم ہے ۱۱

انْصَرَفُوا - وہ چل دئے۔ وہ پلٹ گئے۔ انْصَرَفُوا

سے جس کے معنی ایک حالت سے دوسری حالت

پر لوٹ جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر

غائب ہے ۱۱

انْصَرَفْنَا - تو ہماری مدد کر۔ انْصَرَفْنَا انْصَرَ

سے جس کے معنی مدد کرنے کے ہیں امر کا صیغہ اول

مذکر حاضر نا ضمیر جمع منکلم ہے ۱۱

انْصَرْنِي - تو میری مدد کر اس میں ن وقایہ ی

ضمیر واحد منکلم ہے ۱۱

انْصَرُوا - تم مدد کرو، انْصَرُوا امر کا صیغہ جمع

مذکر حاضر ہے ۱۱

انْطَقَ - اس نے گویائی عطا فرمائی۔ اس نے

کہلوا یا۔ انْطَاقٌ سے جس کے معنی گویائی عطا کرنے

کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے ۱۱

انْطَقْنَا - ہم کو گویائی عطا فرمائی۔ ہم سے کہلوا یا

انْطَاقٌ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب نا ضمیر جمع منکلم ہے ۱۱

انْطَلَقَ - وہ چل کھڑا ہوا۔ انْطِلَاقٌ سے جس کے

معنی چھوڑ کر چل کھڑے ہونے کے ہیں ماضی کا

صیغہ واحد مذکر غائب ہے ۱۱

انْطَلَقْنَا - وہ دونوں چلے۔ انْطِلَاقٌ ماضی

کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب ہے ۱۱

انْطَلَقْتُمْ - تم چلے، انْطِلَاقٌ سے ماضی

کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے ۱۱

انْطَلِقُوا - وہ چلے، انْطِلَاقٌ سے ماضی

کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے ۱۱

انْطَلِقُوا - تم چلو، انْطِلَاقٌ سے امر کا

صیغہ جمع مذکر حاضر ہے ۱۱

انْظُرْ - میں دیکھوں گا۔ (نَظَرٌ، سَمِعَ) نَظَرٌ

سے مضارع کا صیغہ واحد منکلم۔ نَظَرَ کے معنی

ان ظاہری آنکھوں سے دیکھنے اور نگاہ کرنے کے

بھی ہیں اور بصیرت کے ذریعہ کسی چیز کو پانے اور

اس کا ادراک کرنے کے بھی اور کبھی تامل اور تفحص

کے معنی میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے جیسے قُلْ

انْظُرُوا مَا آذَانِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ (کہہ دیجئے

دیکھو تو کیا کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں) یہاں

الْأَنْعَامِ لَكُمْ - تہا سے مویشی، اَنْعَام مضاف لکم

ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ مکتبہ پتہ

الْأَنْعَامُ لَهُمْ - ان کے مویشی۔ اَنْعَامُ مضاف

ہم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ مکتبہ

الْأَنْعَامِ - احسانات، نعمتیں، نعمت کی جمع مکتبہ

الْأَنْعَامِ - اس نے انعام کیا۔ اس نے فضل کیا۔

الْأَنْعَامِ سے جس کے معنی احسان کرنے اور نوازش

کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب مکتبہ

مکتبہ پتہ

الْأَنْعَامِ میں نے احسان کیا۔ میں نے انعام

کیا۔ اِنْعَامٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم ۱۵۹۶۵

الْأَنْعَامِ - تو نے فضل کیا۔ تو نے احسان کیا۔

اِنْعَامٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر مکتبہ

مکتبہ پتہ

الْأَنْعَامِ - ہم نے احسان کیا۔ ہم نے فضل کیا۔

اِنْعَامٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم مکتبہ ۱۵۹۶۵

الْأَنْعَامِ - اس کے احسانات، اس کی نعمتیں اَنْعَامِ

مضاف ہ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ مکتبہ

الْأَنْعَامِ - اس کو انعام میں دیا۔ اس سے نوازا۔

اَنْعَمَ صَيْغَةً ماضی ہا ضمیر واحد مؤنث غائب مکتبہ

اَنْفٍ - ناک۔ مکتبہ

اِنْفَاءً - ابھی، اَنْفٍ سے ماخوذ ہے جس کے معنی

سر کے آتے ہیں چونکہ سر سے شے کی ابتدا ہوتی

ہے اس لحاظ سے اِنْفَاءً کے معنی اول وقت کے ہوئے

مکتبہ

اِنْفَاقٍ - خرچ کرنا، برون اِنْفَاقٍ مَصْدَرٌ

انفاق میں جان اور مال دونوں کا صرف کرنا آجاتا

ہے۔ یہ کسی سبب ہوتا ہے اور کسی واجب، یہاں

اِنْفَاقٍ کے معنی خرچ ہو جانے کے ہیں مکتبہ

اِنْفَالٌ - مال غنیمت، نَفْلٌ (بفتح فاء) کی جمع۔

جس کے معنی اہل میں زیادتی کے ہیں اور اسی لئے زائد

نماز کو نَافِلَةٌ کہتے ہیں ارشاد ہے وَ مِنَ اللَّيْلِ

فَتَسْجُدُ بِهَا نَافِلَةً لَكَ (اور کچھ رات جاگتا رہ قرآن

کے ساتھ یہ زیادتی ہے تیرے لئے) اور اسی اعتبار سے

اولاد کی اولاد کو نافلہ کہا جاتا ہے۔ وَ وَهَبْنَا لَكَ

لِسُحُورٍ وَ لِعِيقَابٍ نَافِلَةً (اور ہم نے اس کو عنایت

کیا اسحق نیز یعقوب کو مزید) یعنی مانگا تو میٹا ہی تھا

مگر ہم نے پوتا مزید عنایت فرمایا۔ پھر عطیہ اور بخشش

انْفَقَ - اس نے خرچ کیا، انْفَاقٌ سے ماضی کا

صیغہ واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو انْفَاقٌ) ۱۱ ۱۱ ۱۱

انْفَقْتُمْ - تو نے خرچ کیا۔ انْفَاقٌ سے ماضی

کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو انْفَاقٌ) ۱۱ ۱۱ ۱۱

انْفَقْتُمْ - تم نے خرچ کیا۔ انْفَاقٌ سے ماضی کا

صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

انْفَقُوا - انہوں نے خرچ کیا۔ انْفَاقٌ سے ماضی

کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

انْفَقُوا - تم خرچ کرو۔ انْفَاقٌ سے امر کا صیغہ

جمع مذکر حاضر ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

انْفَلَقَ - وہ پھٹ گیا۔ انْفِلَاقٌ سے جس کے

معنی پھٹ جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد

مذکر غائب ۱۱ ۱۱ ۱۱

انْقَدَ كُمْ - اس نے تم کو نجات دی۔ انْقَادٌ

انْقَادٌ سے جس کے معنی نجات دینے کے ہیں ماضی

کا صیغہ واحد مذکر غائب کم ضمیر جمع مذکر حاضر ۱۱ ۱۱ ۱۱

انْقَصَ - تو کم کر (نَصَرَ) انْقِصَ سے جس کے

معنی کم کرنے یا کم ہونے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر

مضاف نا ضمیر جمع مکمل مضاف الیہ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

الْأَنْفُسِ لِمَنْ كَبِي، ان کے دل، ان کی

جانیں۔ انْفُسٌ مضاف ہُمْ ضمیر جمع مذکر غائب

مضاف الیہ۔ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

الْأَنْفُسِ لِمَنْ كَبِي، انْفُسٌ مضاف ہُنَّ

ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

انْفِصَامٌ - ٹوٹنا، بروزن انْفِعَالٌ مصدر ۱۱ ۱۱ ۱۱

انْفِصَاؤٌ - وہ متفرق ہو گئے۔ انْفِصَاؤٌ سے

جس کے معنی متفرق ہو جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ

جمع مذکر غائب ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

انْفِطَرَتْ - وہ چرگئی، وہ پھٹ گئی۔ انْفِطَارٌ

سے جس کے معنی چرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد

مؤنث غائب ۱۱ ۱۱ ۱۱

ماضی جمع

۲۴	۲۵	۲۳	۲۳
۳	۱۶۳۱۰۵۶	۶	۱۶۳۱۵۱۳۱۳۱۳

انْقَضَ - اس نے توڑ دی، اس نے جھکا دی -

۲۸	۲۹	۳۰
۴۵۶۷	۱۰۳۳	۱۰۳۳

انْقَاضُ سے جس کے معنی توڑ دینے کے ہیں یا ضی

منوت حاضر ہے

کاصیغہ واحد مذکر غائب

انْقَلَبَ - وہ الٹ گیا، انْقِلَابٌ سے جس کے

معنی الٹ جانے اور پھر جانے کے ہیں یا ضی کا صیغہ

کے لئے توڑا جائے

واحد مذکر غائب

انْقَلَبْتُمْ - تم پھر گئے۔ انْقِلَابٌ سے ماضی کا

معنی سخت قید اور آہنی لکام کے ہیں

صیغہ جمع مذکر حاضر

انْقَلَبُوا - وہ لوٹ گئے، وہ پھر گئے۔ انْقِلَابٌ

سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب

انْك - بے شک تو، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل

واحد متکلم ضمیر واحد مذکر حاضر

ضمیر واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَنَّ)

انْكُحُوا - تم نکاح کرو۔ تم عقد کرو۔ انْكَاخٌ

امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر

انْكُحُوا - تم نکاح کرو۔ تم عقد کرو (فتح صرّبت)

انْكَاخٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اصل لغت میں

نکاح کے حقیقی معنی دو چیزوں کو ملانے اور جمع کرنے

کے ہیں اور اسی اعتبار سے وحی اور عقد کو نکاح کہا

۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۸۵۶	۱۱۳۳	۹	۶۷۵	۱۶

۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۱۲۰۵۱۸	۳۱۳۳	۲۲۵	۲۱۳۳

۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
۱۸	۸	۸۵۶۵۲	۱۶

کی خبر واقع ہو تو ضمیر شان ہے واضح رہے کہ جب تک کوئی اور وجہ نکل کے اس کو ضمیر شان پر حمل

نہیں کرنا چاہئے۔

ا ۱۴ و ۸ ۱۳ ۱۳ و ۳ ۱۵ و ۳ ۱۴

۱۴ ۱۳ و ۸ ۲۲ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹

انہما۔ بیشک وہ۔ بیشک بات یہ ہے، اِنَّ حرف

مشبہ بالفعل ہا ضمیر واحد مؤنث غائب اور جب

اس کے بعد جملہ مفسرہ اس کی خبر واقع ہو تو ضمیر

شان ہے۔

۱۴ ۱۳ و ۸ ۱۳ ۱۳ و ۳ ۱۵ و ۳ ۱۴

انہما۔ بیشک وہ۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہا

ضمیر واحد مؤنث غائب ہے۔

انہما۔ وہ ڈھنڈا۔ انہما سے جس کے معنی ڈھنڈے

کے میں باضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے

انہما۔ نہیں، نہہ کی جمع۔

۱۴ ۱۳ و ۸ ۱۳ ۱۳ و ۳ ۱۵ و ۳ ۱۴

۱۴ ۱۳ و ۸ ۱۳ ۱۳ و ۳ ۱۵ و ۳ ۱۴

۱۴ ۱۳ و ۸ ۱۳ ۱۳ و ۳ ۱۵ و ۳ ۱۴

۱۴ ۱۳ و ۸ ۱۳ ۱۳ و ۳ ۱۵ و ۳ ۱۴

انہما۔ میں نے تم دونوں کو منع کیا۔ اِنَّ اصل

میں اُنھی تھا جس کے معنی ہیں میں منع کرنا ہوں یا

منع کروں گا لہ کے آنے سے ہی حرف علت ساقط

ہو گئی اور مضارع کو باضی کے معنی میں کر دیا۔

انہما۔ بیشک وہ سب لوگ، اِنَّ حرف مشبہ

بالفعل ہم ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔

۱۴ ۱۳ و ۸ ۱۳ ۱۳ و ۳ ۱۵ و ۳ ۱۴

۱۴ ۱۳ و ۸ ۱۳ ۱۳ و ۳ ۱۵ و ۳ ۱۴

۱۴ ۱۳ و ۸ ۱۳ ۱۳ و ۳ ۱۵ و ۳ ۱۴

۱۴ ۱۳ و ۸ ۱۳ ۱۳ و ۳ ۱۵ و ۳ ۱۴

۱۴ ۱۳ و ۸ ۱۳ ۱۳ و ۳ ۱۵ و ۳ ۱۴

انہما۔ بیشک وہ سب لوگ۔ اِنَّ حرف مشبہ

بالفعل ہم ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔

۱۴ ۱۳ و ۸ ۱۳ ۱۳ و ۳ ۱۵ و ۳ ۱۴

۱۴ ۱۳ و ۸ ۱۳ ۱۳ و ۳ ۱۵ و ۳ ۱۴

۱۴ ۱۳ و ۸ ۱۳ ۱۳ و ۳ ۱۵ و ۳ ۱۴

۱۴ ۱۳ و ۸ ۱۳ ۱۳ و ۳ ۱۵ و ۳ ۱۴

۱۴ ۱۳ و ۸ ۱۳ ۱۳ و ۳ ۱۵ و ۳ ۱۴

اَتَمَّامًا - بیشک وہ دونوں، اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل

هَمَّا ضمیرِ ثنیہ ذکر غائب سکا سکا

اَتَمَّامًا - بیشک وہ دونوں، اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل

هَمَّا ضمیرِ ثنیہ ذکر غائب سکا سکا

اَتَمَّامًا - بیشک وہ سب عورتیں، اِنَّ حرفِ مشبہ

بالفعل هُنَّ ضمیرِ جمع مؤنث غائب سکا

اَتَمَّامًا میں تم کو منع کر رہا ہوں، اَنْھیں نکھی سے

جس کے معنی منع کرنے اور روکنے کے ہیں مضارع کا

صیغہ واحد تکم کضمیرِ جمع ذکر حاضر سکا

اِنِّی - بے شک میں، اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل، ی

ضمیرِ واحد تکم، سکا سکا سکا سکا

سکا سکا سکا سکا سکا سکا سکا سکا

سکا سکا سکا سکا سکا سکا سکا سکا

سکا سکا سکا سکا سکا سکا سکا سکا

سکا سکا سکا سکا سکا سکا سکا سکا

سکا سکا سکا سکا سکا سکا سکا سکا

سکا سکا سکا سکا سکا سکا سکا سکا

سکا سکا سکا سکا سکا سکا سکا سکا

سکا سکا سکا سکا سکا سکا سکا سکا

اِنِّی بے شک میں، اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل، ی

ضمیرِ واحد تکم سکا سکا سکا سکا سکا سکا

سکا سکا سکا سکا

اِنِّی - جہاں، کیونکہ جب۔ اسمِ ظرف ہے زمانِ مکان

دونوں کے لئے آتا ہے۔ ظرفِ زمان تو بمعنی متنی (جب

جس وقت) کے اور ظرفِ مکان ہو تو معنی آئین

(جہاں کہاں) اور استفہامیہ ہو تو معنی کیف (کیسے) کیونکہ

ہوتا ہے۔ سکا سکا سکا سکا سکا سکا

سکا سکا سکا سکا سکا سکا سکا سکا

سکا سکا سکا سکا سکا سکا سکا سکا

اِنِّی - میں رجوع ہوتا ہوں، اِنَّا بَشَرٌ مِّمَّارِ

کا صیغہ واحد تکم (ملاحظہ ہو اِنَّا) سکا سکا

اِنِّی بَشَرٌ میں رجوع ہو جاؤ۔ اِنَّا بَشَرٌ سے امر کا صیغہ

جمع ذکر حاضر سکا

اِنِّی اس کا پکنا، اس کا وقت، اِنِّی اول معنی میں

مصدوب ہے اور دوسرے معنی میں وہی ان ہے کہ جب اس

کے سنے زیر آتا ہے تو الفِ ممدودہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے

اور زیر آتا ہے تو الفِ مقصورہ کے ساتھ سکا

اِنِّی - سخت کھولتی ہوئی، اِنِّی سے جس کے معنی

سخت کھولنے اور کپنے کے ہیں۔ اسمِ فاعل کا صیغہ

سوال کیا تھا آپ نے فرمایا کہ آواب وہ ہے جو
 تنہائی میں اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ تعالیٰ
 سے مغفرت کا خواستگار ہو۔ ابن جریر طبری نے حضرت
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی تفسیر مستحکم
 یعنی تسبیح کرنے والا نقل کی ہے اور عبد بن حمزہ نے
 آپ سے موقن یعنی یقین رکھنے والے کے معنی
 روایت کئے ہیں۔ ظاہر ہے آواب اسی وقت ہوگا
 جب اس میں یہ تمام صفات مذکورہ پائی جائیں

۲۲
 ۱۳۵۱۳۵۱۳

اَوَابِيْنٌ - بہت رجوع کرنے والے۔ اَوَابٌ
 کی جمع، سعید بن منصور و ہناد، ابن ابی حاتم، اور
 بہقی نے ضحاک سے آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے
 کہ اوابین وہ ہیں جو گناہ سے توبہ کی طرف اور
 بلائیوں سے اچھائیوں کی طرف رجوع کریں۔
 ابن جریر اور ابن ابی حاتم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
 سے راوی ہیں کہ اطاعت گزار اور نیکو کار مراد ہیں
 ابن السزہ ابن ابی حاتم اور بہقی نے شعب الایمان
 میں آپ سے اس کی تفسیر تو ابین، نقل کی ہے۔

جس کے معنی ہیں کثرت توبہ استغفار کرنیوالے۔
اَوَارِي - میں چپاؤں۔ مَوَارَاةٌ سے جس کے
 معنی چپانے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مکمل ہے
اَوَاهٌ - نرم دل۔ بہت آہ کرنے والا۔ اَوَاهٌ
 سے جس کے معنی آہیں بھرنے کے ہیں مبالغہ کا صیغہ
 بموزن فَعَالٌ - قرآن مجید میں اَوَاهٌ سے کیا
 مراد ہے اس بارے میں سلف سے حسب ذیل
 اقوال منقول ہیں۔ (۱) بہت زیادہ دعا کرنے والا۔
 (۲) مومن (۳) فقیہ (۴) رحمدل (۵) مومن تواب
 (۶) تسبیح حق سبحانہ میں مصروف رہنے والا۔ (۷)
 کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا۔ (۸) کتاب اللہ
 کی بہت زیادہ تلاوت کرنے والا۔ (۹) خشیت الہی
 کی بنا پر بہت زیادہ آہ کرنے والا۔ (۱۰) دربار الہی
 میں خضوع و خشوع کرنے والا۔ (۱۱) حشی زبان
 میں مومن کو کہتے ہیں۔ (۱۲) معلم خیر (۱۳) وعدہ کو
 پورا کرنے والا۔ (۱۴) گناہوں کو یاد کرتے وقت
 استغفار میں مشغول ہونے والا۔ (۱۵) شفیق۔ (۱۶)
 ہر بری بات سے رجوع کرنے والا۔

شوکانی لکھتے ہیں۔

لغت کے اعتبار سے اواہ کے یہ معنی زیادہ مناسب معلوم ہوتے ہیں کہ اواہ وہ ہے جو اپنے گناہوں پر بہت زیادہ آہ کرے مثلاً یہ کہے کہ آہ میرے گناہ آہ مجھ اس پر کیا سزا دی جائے گی وغیرہ۔ قرار کا یہی بیان ہے اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی یہی منقول ہے۔^۱
امام ابو جعفرین جریر طبری فرماتے ہیں کہ۔

ان سب اقوال میں اولیٰ اسی شخص کا قول ہے جو اس کے معنی بہت زیادہ دعا کرنے والے کے بیان کرتا ہے، سیاق قرآنی کے بھی یہی معنی مناسب ہیں، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے متعلق فرمایا کہ اپنے باپ کے لئے ان کی طلب مغفرت ایک وعدہ کے بنا پر بھی اس سلسلہ میں انہوں نے اپنے باپ سے کر لیا تھا، اب چونکہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) بہت زیادہ دعا کیا کرتے اور نیز جو آپ کو ستانا اور تکلیف پہنچانا آپ اس کے ساتھ بردباری سے کام لیتے تھے ہیں، جب باپ کی طرف سے آپ کو شدید اذیت

پہنچے یہ بھی آپ نے اس کے لئے استغفار کیا۔^۲

ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالفتح اور ابن مردویہ نے عبداللہ بن شداد بن الہاد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اواہ کون ہے فرمایا خضوع خشوع کرنے والا بہت زیادہ دعا مانگنے والا یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عبداللہ بن شداد تابعی ہیں ابن مردویہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص باوا زبند ذکر کر رہا تھا، اس پر کوئی بول اٹھا کہ کاش یہ اپنی آواز دمی رکھتا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ اواہ ہے۔ ذوالنجاہین ایک صاحب تھے جو کثرت سے تلاوت قرآن اور دعا کے ذریعہ ذکر الہی کیا کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا کہ یہ اواہ ہے۔ یہ روایت امام احمد طبرانی اور ابن مردویہ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔^۳

اَوْبَارِهًا۔ اس کی بیاباں۔ اس کی اون۔ اَوْبَارِ

۱ فتح القدیر ج ۲ ص ۲۹۲۔ ۲ تفسیر ابن کثیر ج ۵ ص ۷۸ طبع مصر ۱۳۰۱ھ

۳ ان سب حوالوں کے لئے ملاحظہ ہو فتح القدیر ج ۲ ص ۲۹۲

ث ث ث ث ث ث ث ث ث ث

أَوْحَيْتُ - میں نے دل میں ڈال دیا۔ میں نے

وحی کی رانجاء سے۔ ماضی کا صیغہ واحد متکلم

یہاں وحی بصورت الہام مراد ہے لہٰذا

أَوْحَيْنَا ہم نے حکم بھیجا۔ ہم نے وحی کی رانجاء سے

ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ ث ث ث ث ث ث ث ث ث ث

ث ث ث ث ث ث ث ث ث ث

ث ث ث ث ث ث ث ث ث ث

أَوْدِيَّةٌ نلے، وادیاں، وادی کی جمع۔ وادی

اصل میں اس جگہ کو کہتے ہیں جس میں پانی بہتا ہو۔

اور بطریق استعارہ ہر طریقہ اور راستہ کو بھی وادی

کہا جاتا ہے۔ ث ث

أَوْدِيَّتِهِمْ ان کے نلے، اودیہ مضاف

ہم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ث ث

أَوْذُوا - وہ تلے گئے، ان کو ایذا دی گئی

ایناء سے۔ جس کے معنی تلنے کے ہیں ماضی مجہول

کا صیغہ جمع مذکر غائب ث ث ث

أَوْذَى - وہ ستایا گیا۔ اسے ایذا دی گئی ایناء سے

ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ث ث

أَوْذَيْنَا ہم کو ستایا گیا۔ ہمیں ایذا دی گئی۔ ایناء سے

ماضی مجہول کا صیغہ جمع متکلم ث

أَوْرَثْنَا - تم اس کے وارث بنائے گئے

تمہیں وہ میراث میں دی گئی۔ اُورثناؤ میں داؤ

اشباع کا ہے۔ اصل صیغہ اُورثناؤ ہے جو ذرا تاش سے

جس کے معنی وارث بنانے اور میراث میں دینے کو

ہیں۔ ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے اور ہا

ضمیر واحد مؤنث غائب ہے۔ اصل میں وراثۃ اور

ارث کے معنی کسی شخص کی چیز کے دوسرے شخص کی

طرف بغیر کسی (معاہدہ) کے یا ایسے امر کے جو قائم مقام

عقد ہو۔ منتقل ہونے کے میں اور اسی اعتبار سے میراث کے

مال کو جو اس کے وارثوں کی طرف منتقل ہوتا ہے۔

میراث اور ارث کہتے ہیں۔ ث ث ث

أَوْرَثْنَا - اس نے تم کو وارث بنایا۔ اُورثناؤ

ایناء سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب کھ

ضمیر جمع مذکر حاضر ث ث

أَوْرَثْنَا - اس نے ہم کو وارث بنایا۔ اُورثناؤ

صیغہ ماضی نا ضمیر جمع منکلم ہے۔

أَوْرَثْنَا۔ ہم نے وارث بنایا۔ اِثْرًا و ماضی کا ضمیر

جمع حکم پ پ پ پ

أَوْرَثْنَا هَا۔ ہم نے اس کا وارث بنایا۔ ہم نے

اسے میراث میں دیا۔ اس میں ہا ضمیر

واحد مؤنث غائب ہے۔

أَوْرَثُوا۔ وہ وارث بنائے گئے۔ اِثْرًا سے۔

ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔

أُورِدَهُمْ۔ اس نے ان کو پہنچا دیا۔ اس نے

ان کو لا ڈالا۔ اُورِدَ۔ اِثْرًا سے جس کے معنی

اہل میں توگھات پر لانے کے ہیں مگر بعد میں اس کا

استعمال مطلق حاضر کرنے اور لے آنے کے لئے

ہونے لگا ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ هُمْ

ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔

أَوْزَارٍ۔ بوجھ، مجازاً گناہ۔ وَزْرًا کی جمع۔ ہے

أَوْزَارًا یہاں اس کے حقیقی معنی یعنی بوجھ مراد ہیں۔

أَوْزَارَهَا۔ اس کے ہتھیار اس کے بوجھ۔ یہاں

أَوْزَار سے ہتھیار مراد ہیں اَوْزَارَ مضاف ہا ضمیر

واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔

أَوْزَارَهُمْ ان کے بوجھ، ان کے گناہ۔

أَوْزَارَ مضاف ہُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ

پ پ

أَوْزِعْنِي۔ میری قسمت میں کر، مجھے توفیق عطا فرما

مجھے جہاد سے۔ اَوْزِعَ اِثْرًا سے جس کے معنی کسی

چیز پر جہاد دینے اور الہام کرنے کے ہیں، امر کا صیغہ

واحد مذکر حاضر نون وقایہ ی ضمیر واحد منکلم ہے۔

أَوْسَطِ درمیان۔ درجہ کا۔ دَسَطًا اور سَطَطًا

سے جس کے معنی درمیانی ہونے کے ہیں صفت شبہ

کا صیغہ۔ پ

أَوْسَطُهُمْ ان کا بچلا۔ ان میں معتدل۔ اَوْسَطُ

مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔

یہاں اوسط سے مراد وہ شخص ہے جو افراط و تفریط

کے درمیان ہو جیسے جو دکہ وہ اسراف اور بخل کے

درمیان درجہ کا نام ہے ایسی صورت میں اوسط کا لفظ

درج کے لئے آتا ہر تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو دَسَطًا ہے۔

أَوْصِيْنِي مَا سَنَیْتُكَ کی، اَوْصِيْ اِثْرًا

سے جس کے معنی نصیحت کے طور پر دوسرے کو عمل

کی تاکید کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب

ن وقایہی ضمیر واحد حکم ۱۷

أَوْضَعُوا - انہوں نے دوڑایا۔ اِنضَاع سے

جس کے معنی اہل میں توڑکنے کے ہیں مگر بطور متعارف
دوڑانے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے ماضی کا صیغہ

جمع مذکر غائب ۱۸

أَوْعَى - اس نے سینت کر رکھا۔ اس نے حفاظت

کر رکھا۔ اِنضَاع سے جس کے معنی مال و اسباب کو
کسی چیز میں محفوظ کر رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب ۱۹

أَوْعَيْتِهِمْ - ان کے خزینوں، اوعیۃ و عاء کی

جمع۔ و عاء اس کو کہتے ہیں جس میں کوئی چیز بحفاظت
رکھی جائے۔ اَوْعَيْتِهِ مضاف ہنہ ضمیر جمع مذکر غائب

مضاف الیہ ۲۰

أَوْفٍ - میں پورا کروں گا۔ میں پورا کرتا ہوں اِنضَاع سے

جس کے معنی پورا کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ

واحد حکم ۲۱

أَوْفٍ - تو پورا کر، اِنضَاع سے امر کا صیغہ۔

واحد مذکر حاضر ۲۲

أَوْفُوا - تم پورا کرو، اِنضَاع سے، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر

۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲

أَوْفَى - اس نے پورا کیا۔ اِنضَاع سے ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب ۲۳

أَوْقِدْ - تو آگ دے، تو بچا۔ اِنضَاع سے جس کے

معنی آگ جلانے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲۴

أَوْقِدُوا - انہوں نے آگ سلگائی، اِنضَاع سے

ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲۵

أَوَّل - پہلا جلیل کا بیان ہے کہ ہمزہ واو اور لام

اس کی تائیس ہوئی ہے اس لئے یہ نَعْل کے

وزن پر ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس میں دو

واو اور ایک لام تھا اس لئے اَنْعَل کے وزن پر ہے

لیکن پہلی صورت زیادہ فصیح ہے کیونکہ فا اور عین

کلمہ کا ایک ہی حرف ہونا قلیل الوجود ہے۔ پس

اول صورت میں یہ اَوَّل سے مشتق ہوگا جس کے

معنی ہیں اہل کی طرف رجوع کرنا۔ اول اس کی اہل

اَوَّل ہوگی اور کوادغام کر کے اَوَّل کر لیا گیا۔ یہ اہل

میں صفت ہے یعنی وہ جس پر اس کا غیر مرتب ہو

اول ہونا مختلف اقباس سے ہو سکتا ہے۔ زمانہ کے

محافظے مرتبہ اور ریاست کے محافظے جمع نسبت کے

اَوْلَادَهُنَّ۔ ان (عورتوں) کی اولاد، اَوْلَاد

مضاف ہُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ

پ پ پ

اَوْلَانَا۔ ہمارا پہلا، اَوْل مضاف نا ضمیر جمع

مکمل مضاف الیہ پ

اَوْلُو۔ والے، جمع ہے اس کا واحد نہیں ہے لیکن بعض

ذکو اس کا واحد میان کرتے ہیں۔ بحالت رفع

اَوْلُو اور بحالت نصب وجر اَوْلٰی ہوگا۔ پ پ

پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ

پ پ پ پ پ پ

اَوْلُونَ۔ پہلے، لگے، اَوْل کی جمع بحالت رفع

اَوْلُونَ آئے گا اور بحالت نصب وجر اَوْلٰی

(ملاحظہ ہو اَوْل) پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ

اَوْلٰی۔ زیادہ لائق، زیادہ مستحق، زیادہ قریب ولی

س۔ جس کے معنی پے درپے اور مسلسل واقع ہونے کے

ہیں اور اسی لحاظ سے قریب ہونے کے معنی میں اس کا

استعمال ہوتا ہے۔ افعال التفضیل کا صیغہ، اس کا اصل

جب لام واقع ہوتا ہے تو یہ ڈانٹ اور دھکی کے لڑ

آتا ہے اس صورت میں خرابی اور برائی سے زیادہ قریب

اعتبار سے نظام صاعی کی حیثیت سے جب اس کو

اللہ تعالیٰ کی صفت میں استعمال کیا جائے تو اس کے

معنی اس ذات کے ہوں گے جس پر وجود میں کسی شے

کو سبقت حاصل نہیں۔ اَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ۔ اَوْل

المسئلمین اور اَوْل کا غیر میں اول کے معنی منتدٰی

اور ميثوا کے ہوں گے۔ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ

پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ

پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ

اَوْلَادِ۔ سب، اسم اشارہ ہے جمع کے لئے آتا ہے

اور اشاریہ قریب کے لئے استعمال ہوتا ہے پ پ پ پ

اَوْلَاتِ۔ دایاں، اَوْلُو کی مؤنث، دَات

کی جمع علی غیر لفظ۔ پ

اَوْلَاد۔ اولاد، اَوْلَاد کی جمع اولاد میں چھوٹے بڑے

سب داخل ہیں پ پ پ پ اَوْلَادِ پ پ

اَوْلَادِكُمْ۔ تمہاری اولاد، اَوْلَاد مضاف کم

ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ پ پ پ پ پ پ

پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ

اَوْلَادِهِمْ۔ ان کی اولاد، اَوْلَاد مضاف ہُم

ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ پ پ پ پ پ پ پ

اور اس کے زیادہ متحق ہونے کے معنی ہوں گے چنانچہ

آیت شریفہ **فَاُولٰٓئِكَ هُمُ السَّخِرٰتِ** (سو خرابی ہے ان کی)

اور **اُولٰٓئِكَ فَاُولٰٓئِكَ** (تیرے لئے خرابی ہی خرابی

ہے) میں یہی معنی مراد میں ہے۔ **۱۵** **۱۶** **۱۷**

۱۸ **۱۹** **۲۰**

اُولٰٓئِكَ۔ پہلی، اگلی، **اُولٰٓئِكَ** کا مؤنث۔ قرآن مجید

میں جہاں آخرت کے مقابلہ میں اس کا استعمال ہوا ہے

وہاں اس سے عالم دنیا مراد ہے کیونکہ وہ آخرت کے

بیلے ہے۔ **۱۷** **۱۸** **۱۹** **۲۰** **۲۱** **۲۲** **۲۳**

۲۴ **۲۵** **۲۶** **۲۷** **۲۸** **۲۹** **۳۰**

اُولٰٓئِكَ۔ والے، (ملاحظہ ہو **اُولٰٓئِكَ**) **۳۱** **۳۲** **۳۳**

۳۴ **۳۵** **۳۶** **۳۷** **۳۸** **۳۹** **۴۰**

۴۱ **۴۲** **۴۳** **۴۴** **۴۵** **۴۶** **۴۷**

۴۸ **۴۹** **۵۰** **۵۱** **۵۲** **۵۳** **۵۴**

اُولٰٓئِكَ۔ دوست، ساتھی، **اُولٰٓئِكَ** کی جمع (ملاحظہ

ہو **اُولٰٓئِكَ**) **۵۵** **۵۶** **۵۷** **۵۸** **۵۹** **۶۰**

۶۱ **۶۲** **۶۳** **۶۴** **۶۵** **۶۶** **۶۷**

۶۸ **۶۹** **۷۰** **۷۱** **۷۲** **۷۳** **۷۴**

اُولٰٓئِكَ (دو) زیادہ قریب، **اُولٰٓئِكَ** کا ثنیہ **۷۵**

اُولٰٓئِكَ۔ تمہارے دوست، تمہارے رفیق،

اُولٰٓئِكَ مضاف کم ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ

۱۵ **اُولٰٓئِكَ** **۱۶**

اُولٰٓئِكَ۔ اس کے دوست۔ **اُولٰٓئِكَ** مضاف

ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ **۱۷** **۱۸**

اُولٰٓئِكَ۔ ان کے دوست، ان کے رفیق **اُولٰٓئِكَ**

مضاف ہم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ **۱۹** **۲۰**

اُولٰٓئِكَ۔ وہ سب، اسم اشارہ ہے جمع کے لہذا **اُولٰٓئِكَ**

اور اشارہ الیہ بعید کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ **۲۱** **۲۲**

۲۳ **۲۴** **۲۵** **۲۶** **۲۷** **۲۸** **۲۹** **۳۰**

۳۱ **۳۲** **۳۳** **۳۴** **۳۵** **۳۶** **۳۷**

۳۸ **۳۹** **۴۰** **۴۱** **۴۲** **۴۳** **۴۴**

۴۵ **۴۶** **۴۷** **۴۸** **۴۹** **۵۰** **۵۱**

۵۲ **۵۳** **۵۴** **۵۵** **۵۶** **۵۷** **۵۸**

۵۹ **۶۰** **۶۱** **۶۲** **۶۳** **۶۴** **۶۵**

۶۶ **۶۷** **۶۸** **۶۹** **۷۰** **۷۱** **۷۲**

۷۳ **۷۴** **۷۵** **۷۶** **۷۷** **۷۸** **۷۹**

۸۰ **۸۱** **۸۲** **۸۳** **۸۴** **۸۵** **۸۶**

۸۷ **۸۸** **۸۹** **۹۰** **۹۱** **۹۲** **۹۳**

أُولَئِكَمُ۔ وہ سب، ان سب۔ اُولَئِكَ میں کاف

خطاب واحد کا ہوا اور اس میں جمع کا، ۱۱ ۱۲

أُولَئِن۔ لگے، پہلے، اُولَئِن کی جمع (ملاحظہ ہو

أُولَئِن) ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

أُولَئِهِم۔ ان کی پہلی جماعت، اُولَئِهِم مضاف

هُم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ (ملاحظہ ہو

اُولَئِهِم) ۱۱ ۱۲

أُولَئِهِمَا۔ ان دونوں میں سے پہلی۔ اُولَئِهِمَا مضاف

هُمَا ضمیر ثنیہ مذکر غائب ۱۱ ۱۲

أَوْوَا۔ انھوں نے جگہ دی، اِیْوَاءُ سے جس کے

معنی فروکش کرنے اور جگہ دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ

جمع مذکر غائب ۱۱ ۱۲

أَوْوَا۔ تم جا بیٹھو، تم فروکش ہو جاؤ، اِیْوَاءُ سے

امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۱ ۱۲

أَوْهَنَ۔ بے بودا، وَهْنٌ سے جس کے معنی کمزور

اور ضعیف ہونے کے ہیں فعل تفضیل کا صیغہ ۱۱ ۱۲

أَوْوَى۔ اس نے جگہ دی۔ اس نے اتارا، اِیْوَاءُ سے

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۱ ۱۲

أَوْوَى۔ میں جا بیٹھوں گا، میں فروکش ہو جاؤں گا

(ضَرَبَ) اَوْوَى سے جس کے معنی اترنے اور فروکش

ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مکمل ۱۱ ۱۲

أَوْوَى۔ وہ اترا، وہ جا بیٹھا، اَوْوَى سے ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب ۱۱ ۱۲

أُولَئِكُمْ۔ اس نے تم کو ٹھکانا دیا۔ اَوْوَى صیغہ ماضی

کے ضمیر جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَوْوَى) ۱۱ ۱۲

أَوْوَيْنَا۔ ہم اترے، ہم فروکش ہوئے۔ اَوْوَى سے

ماضی کا صیغہ جمع مکمل ۱۱ ۱۲

أَوْوَيْنَاهُمَا۔ ہم نے ان دونوں کو ٹھکانا دیا۔

أَوْوَيْنَا اِیْوَاءُ سے ماضی کا صیغہ جمع مکمل۔ هُمَا

ضمیر ثنیہ مذکر غائب۔ ۱۱ ۱۲

فصل الہاء

أَهَانِنِ۔ اس نے میری اہانت کی۔ اس نے

مجھے ذلیل کیا۔ أَهَانَ، إِهَانَةٌ سے جس کے معنی

ذیل کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب
ن وقایہ صمیر واحد منکلم مذوف ہے۔ **هَبَّ**
أَهَبَ۔ میں بخشوں۔ میں دے جاؤں، (فَتْحاً)
وَهَبْتُ سے جس کے معنی دینے اور بخشنے کے ہیں
مضارع کا صیغہ واحد منکلم ہے

أَهْبَطُ تو اترا (ضَرْبٌ) هَبُّوْطٌ سے جس کے معنی
اترنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے **هَبَّطَ**
أَهْبَطُوا تم دونوں اترو، هَبُّوْطٌ سے امر کا صیغہ
ثنیہ مذکر حاضر ہے

أَهْبَطُوا تم سب اترو۔ هَبُّوْطٌ سے امر کا صیغہ
جمع مذکر حاضر ہے

أَهْتَدُوا۔ انہوں نے ہدایت پائی، انہوں نے
سیدھی راہ پائی۔ **أَهْتَدَا** سے، جس کے معنی اپنے
اختیار سے کوشش کر کے سیدھی راہ پکڑنے اور ہدایت
حاصل کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔

اگرچہ باعتبار لغت ہدی اور ہدایۃ میں کوئی
فرق نہیں مگر ہدی کا لفظ اللہ تعالیٰ نے اپنے
فضل و کرم سے ہدایت فرمانے کے لئے استعمال کیا
ہے یعنی ہدایت کی جو نسبت اللہ تعالیٰ کے اعتبار

سے اس کے لئے ہدی کا لفظ مخصوص ہے
اور اہتداء کا لفظ اس ہدایت کے ساتھ خاص ہے
جس کا انسان اپنے اختیار سے قصد کرتا ہے۔ خواہ
امور دنیوی میں ہو یا امور اخروی میں جیسے **الْأَلْأَلْ**

الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ
كَاسْتَضْعِفُونَ جِيلًا وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا مگر
جو مرد عورتیں اور بچے کہ بے بس ہیں نہ کوئی تدبیر
کر سکتے ہیں نہ کہیں کا راستہ جانتے ہیں، کہ اس
آیت میں اہتداء کا استعمال امور دنیویہ کے

بارے میں راہ پانے کے متعلق ہوا ہے اور اہتداء
کا لفظ جہاں قرآن مجید میں آیا ہے وہاں امور اخرویہ
کے بارے میں ہدایت پانا مراد ہے۔ اہتداء کا استعمال
کبھی ہدایت طلب کرنے یا اس کے لئے کوشش
کرنے نیز کسی ہدایت یافتہ کی پیروی کرنے کے متعلق
بھی ہوتا ہے **هَبَّطَ هَبَّطَ هَبَّطَ**

أَهْتَدَى۔ وہ راہ پر آیا۔ اس نے ہدایت اختیار
کی، **أَهْتَدَا** سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب
هَبَّطَ هَبَّطَ هَبَّطَ

أَهْتَدَيْتُمْ۔ میں نے سیدھا راستہ پایا۔ میں نے

أَهْدِيكُمْ - میں تم کو راہ بتاتا ہوں، اس میں کم

ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔ ۲۳

أَهْش - میں پتے بھاڑتا ہوں، (نَصْرًا تُهْرًا

سے جس کے معنی کسی نرم چیز کو حرکت دینے (جیسے

پتے وغیرہ جھاڑنے) کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ

واحد متکلم، ۲۴

أَهْلًا - پکارا گیا۔ اِهْلَالٌ سے ماضی مجہول کا۔

واحد مذکر غائب۔ اہلال کے معنی اہل میں چاند

دیکھتے وقت آواز لگانے اور پکارنے کے ہیں۔ پھر

ہر آواز کے متعلق اس کا استعمال ہونے لگا چنانچہ

ولادت کے وقت بچے کے رونے اور حاجیوں کے

بیک بیکے کو اہلال کہا جاتا ہے۔ یہاں اہلال کے

وہی لغوی اور عرفی معنی یعنی نامزد کرنا آواز لگانا اور

ذکر کرنا مراد ہیں۔ پس جس جانور کو بھی اللہ کے سوا

کسی غیر کی نذر سے نامزد کیا جائے خواہ وہ غیر بت ہو

یا جن یا خبیث روح یا پیر یا پیغمبر یا کوئی مکان یا

تھان اور اس نیت سے ذبح کیا جائے کہ اس سے

ان کی خوشنودی اور تقرب حاصل ہوگا۔ اور وہ اس

کی حاجت روائی کریں گے۔ سو وہ جانور حرام اور

ما اهل الله بل غير الله میں داخل ہے۔ اور ایسا

کرنے والا مشرک اور دائرہ توحید سے خارج ہے۔ خواہ

وقت ذبح ذبحہ بسم اللہ کہا جائے یا نہ کہا جائے

اسی طرح وہ جانور جس پر وقت ذبح اللہ کے سوا

کسی اور کا نام لیا جائے ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

أَهْلٌ - والا۔ والے، وہب لوگ اہل کہلاتے ہیں

جن کو مذہب یا نسب یا ان دونوں کے علاوہ اور

کسی قسم کا کوئی رشتہ یا تعلق مثلاً ایک گھر یا ایک ہی

شہر میں رہنا بسا یا کسی مخصوص صنعت اور پیشہ میں

شریک ہونا غرض کسی خاص صفت سے متصف ہونا

ایک سلسلہ میں منسلک کرے۔ ۲۹ ۳۰ ۳۱

أَهْلُ الْأَيْمَنِ - انجیل والے۔ حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کی امت۔ ۳۲

أَهْلَ الْبَيْتِ، گھر والے، قرآن مجید میں

اہل البیت کے الفاظ دو جگہ استعمال کئے گئے

ہیں اول سورہ ہود میں جبکہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا

حضرت اسحق علیہ السلام کی ولادت کی بشارت

دی جاتی ہے اور وہ اپنے شوہر حضرت ابراہیم علیہ السلام

اور اپنی کبریٰ کا خیال کرتے ہوئے بے ساختہ اس

بشارت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اِن هَذَا النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ
 ربه تو ایک عجیب بات ہے) اس پر فرمے جو ابا کہتے
 ہیں اَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحِمْتُ اللَّهُ وَبَرَكَتُهُ
 عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ (کیا تم امیرانی پر تعجب کرتی ہو
 تم پر اس گھر والو اللہ کی رحمت اور برکتیں ہیں) یہاں پر
 اہل بیت میں حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کے داخل ہونے
 سے کون انکار کر سکتا ہے کہ آیت میں خطاب خود
 ان ہی کی ذات سے ہے۔

دوسری جگہ سورہ احزاب میں وارد ہے اِنَّمَا
 يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ
 وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (کہ نبی کے گھر والو اللہ ہی
 چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کی باتیں دھو کر دے اور تم کو
 خوب پاک صاف کر دے) یہاں اہل بیت سے کیا
 مراد ہے اس بارے میں اختلاف ہے بعض کا خیال
 ہے کہ صرف ازواجِ مطہرات مراد ہیں کیونکہ خطاب
 ان ہی سے ہو رہا ہے اور سیاق آیات ان ہی کے
 متعلق ہے جو نَبِيِّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَا زَوْجَ لَكَ
 شَرُوعِ ہو کر فَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ
 آيَةِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ اِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا

پر غم ہوتا ہے۔ ان لوگوں کے خیال میں البیت سے
 بیت النبی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عزت کلمہ
 مبارک مراد ہے۔ جس میں ازواجِ مطہرات سکونت پذیر
 تھیں وَتَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ (اور قرار پر پڑواؤ گھروں
 میں) اور فَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ (اور یاد کرو
 جس کی تلاوت کی جاتی ہے تمہارے گھروں میں)
 میں ازواجِ مطہرات کے ان محروں ہی کا ذکر ہے
 جو بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتے تھے۔ پس
 اہل بیت سے مراد وہی ہونا چاہئیں جو اس مبارک
 گھر میں سکونت گزریں ہوں۔ ابن ابی حاتم اور ابن عساکر
 نے بروایت عکرمہ اور ابن مردودیس نے بروایت
 سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
 نقل کیا ہے کہ آیت مذکورہ ازواجِ مطہرات کے
 حق میں نازل ہوئی ہے حضرت عکرمہ کو اس پر اس قدر
 شدید اصرار تھا کہ فرماتے ہیں اس امر کے متعلق جو
 کوئی چاہے اس سے سوال نہ کرے۔

دوسری جماعت کا خیال ہے کہ آیت میں
 جن اہل بیت کا ذکر ہے ان سے مراد صرف
 حضرت علیؑ حضرت فاطمہؑ اور حضرت زینبؑ رضی اللہ عنہم

ترمذی، ابن جریر، ابن المنذر، حاکم، ابن مردودہ و
 بیہقی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت
 کی ہے کہ یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی۔ اس وقت
 گھر میں یہ چاروں حضرات موجود تھے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چاروں کو کبیل میں
 لے کر فرمایا کہ یہ میرے اہل بیت ہیں (لئے اللہ)
 تو ان سے گندگی دور فرما اور ان کو بخوبی پاک
 صاف کر دے۔ ترمذی اور حاکم نے اس حدیث
 کی تصحیح کی ہے۔ اس جماعت کا بڑا استدلال یہ ہے
 کہ آیت میں خطاب کے لئے جمع مذکر کی صنائر
 استعمال کی گئی ہیں چنانچہ عَنْكُمْ اور لِيُطَهَّرَكُمْ
 فرمایا گیا اگر ازواج مطہرات مراد ہوتیں تو عَنْكُمْ اور
 لِيُطَهَّرَكُنَّ ہونا چاہئے تھا۔

علامہ قرطبی حافظ ابن کثیر اور ایک جماعت
 محققین کا قول ہے کہ اہل بیت میں ازواج مطہرات
 کے ساتھ ساتھ یہ چاروں حضرات بھی داخل ہیں۔
 ازواج مطہرات کا داخل ہونا تو ظاہر ہے کہ وہی
 ان آیات کی اولین مخاطب ہیں جو بیت النبی

صلی اللہ علیہ وسلم میں حقیقی معنی میں سکونت گزریں تھیں
 اور حضرت علی حضرت فاطمہ حضرت حسن اور حضرت
 حسین رضی اللہ عنہم کا شمار اس لئے اہل بیت میں
 ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت اور
 اہل بیت نسب میں داخل ہیں۔

رہا یہ استدلال کہ اگر اہل بیت سے ازواج
 مطہرات مراد ہوتیں تو جمع مؤنث کی ضمیر آتی چاہئے
 تھی نہ کہ جمع مذکر کی مؤنث لفظ ہے کیونکہ عَنْكُمْ اور
 لِيُطَهَّرَكُمْ میں جو جمع مذکر کی ضمیر کی استعمال کی گئی ہے
 وہ محض لفظ اہل کی رعایت سے استعمال کی گئی ہے۔
 سورہ ہود کی آیت جس میں حضرت سارہ رضی اللہ عنہا
 سے خطاب کیا گیا ہے۔ ابھی آپ کی نظر گزری
 اہل عرب عموماً مؤنث سے مخاطب کرتے وقت جمع
 مذکر کا صیغہ استعمال کرتے ہیں۔ حماسی شاعر اپنی بیوی
 کو مخاطب کر کے کہتا ہے عِ فَلَاحِشِي اِنِّي تَخْشَعُ
 بَعْدَ كَمَا تَوَدُّ خِيَالًا نَهْ كَرْنَاكَ مِثْرًا بَعْدَ ذَلِيلٍ يُوَدُّ
 اِی طرح مخزومی اپنی اہلیہ سے کہتا ہے۔ عِ
 فَاِنَّ شَيْتَانَ حَرَمَتِ الْفِئَاءَ سِوَاكَ

اگر تو چاہے تو میں تیرے سوا سب عورتوں کو

(اپنے اوپر) حرام کر لوں

خود قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام

کی زبان سے جبکہ وہ اپنی اہلیہ محترمہ کو خطاب

کر رہے ہیں جمع مذکر حاضر کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے

ارشاد ہے فَقَالَ لِأَهْلِيهِ أَفَلَا تَوَدُّونِي أَنَا نَسْتُ نَارًا

(پس کہا اپنی اہلیہ سے کہ تمہارے میں نے ایک آگ

دیکھی ہے) حدیث شریف، وراثت عرب میں

اس قسم کی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔ خود آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواجِ مطہرات کو اہل البیت

کے الفاظ سے مخاطب فرمایا ہے۔ چنانچہ

صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شادی کے قصہ میں

منقول ہے۔

فخرج النبي صلى الله رسول الله صلى الله عليه وسلم باهرا

عليه وسلم فلنطلق تشریف لاکر حضرت عائشہ

الوجهة عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی طرف

فقال السلام عليكم رواه موسى وداود بن يحيى

اهل البیت رحمة الله السلام عليكم اہل البیت ورحمة الله

فقال ت عليا السلام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

ورحمة الله كيف جواب میں عرض کیا و عليك السلام

وجدت اهلك ورحمة الله آپ نے اپنی اہلیہ کو

بارك الله لك۔ كيا اياها؟ الله تعالى آپ کو

فقترى بغير نساء بركت دے۔ اسی طرح رسول

كلمن يقول صلى الله عليه وسلم نے یکے بعد

لهمن كما يقول دیگرے تمام حجروں میں تشریف

لعائشة و بجا کر وہی الفاظ فرمائے جو

يقولن له جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

كما قالت سے فرمائے تھے اور سب نے

عائشة۔ وہی جواب دیا جو حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا نے دیا تھا۔

بخاری کی اس حدیث سے اس بحث کا قلعی فیصلہ

ہو جاتا ہے کہ آیا ازواجِ مطہرات اہل البیت میں

داخل ہیں یا نہیں کیونکہ اس میں صاف تصریح

موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواجِ

مطہرات میں سے ہر ایک کو اہل البیت سے

منقول ہے۔

سے ملاحظہ ہو صحیح بخاری کتاب التفسیر باب قولہ لا تدخلون بیت النبی الا ان یؤذن لکم مع روح المعانی ج ۱۲ ص ۲۲ طبع مصر

خطاب فرمایا ہے یہ کتاب

أَهْلَ الذِّكْرِ - یاد رکھنے والے بعض علمائے

اس سے صرف یہود و نصاریٰ کو مراد لیا ہے لیکن

ربانی انجیل اور زہری نے تصریح کی ہے کہ اہل الذکر

سے گزشتہ امتوں کے حالات جاننے والے مراد ہیں

خواہ وہ کسی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں۔ یہ کتاب

أَهْلِ الْقُرَى - بستیوں والے۔ یہ کتاب

أَهْلِ الْكِتَابِ - کتاب والے۔ اہل کتاب۔

قرآن مجید کی اصطلاح میں اہل کتاب سے صرف

یہود و نصاریٰ مراد ہیں ارشاد ہے وَ هَذَا

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مَبْرُورًا فَاتَّبِعُوهُ وَ اتَّقُوا عِلْمَكُمْ

تُرْسَمُونَ أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَنْزَلَ الْكِتَابَ صَلَّى

لِحَافَتَيْنِ مِنْ بَلَيْنَا وَإِنْ نُنَا عِنْ دِي تَابَتِي هُوَ

لَعَفِيلَيْنِ (اور یہ کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے

برکت والی پس چاہئے کہ اس کی پیروی کرو اور

پرہیزگاری کا شیوہ اختیار کرو عجیب نہیں کہ تم پر

رحم کیا جائے ہم نے یہ کتاب اس لئے نازل کی

کہ تم یہ نہ کہو کہ خدا نے تو صرف دو جماعتوں (یعنی

یہودیوں اور عیسائیوں) ہی پر کتاب نازل کی جو ہم سے

پہلے تھے اور ہمیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی خبر

نہ تھی) ظاہر ہے کہ اگر یہود و نصاریٰ کے علاوہ

اہل کتاب میں کوئی تیسری جماعت اور داخل ہوتی

تو پھر طَائِفَتَيْنِ کی بجائے طَوَائِفٍ ہونا چاہئے

تھا۔ ۱۳ ۱۶ ۱۵ ۱۱ ۱۲ ۱۰ ۱۱ ۱۰ ۱۱ ۱۰ ۱۱ ۱۰ ۱۱ ۱۰ ۱۱

۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

أَهْلِ الْمَدِينَةِ - مدینہ والے۔ شہر والے۔ آیت

شریفہ دینِ اہْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُّوَاعِلَى النَّفَاقِ

(اور مدینہ کے بعض لوگ نفاق پہاڑے ہوئے ہیں)

اور مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ

أَنْ يَخْلُقُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (مدینہ والوں کو اور

اس کے گرد کے بدویوں کو یہ نہ چاہئے کہ وہ رسول اللہ

کی رفاقت سے پیچھے رہ جائیں) میں اہل مدینہ کو

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے رہنے والے

مراد ہیں اور جَاءَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ (اور

آئے شہر کے لوگ خوشیاں مناتے ہوئے) میں مدینہ

بمعنی شہر ہے، اور مراد حضرت لوط علیہ السلام

کی بستی والے ہیں أهل البيت

أهل النار - آگ والے (دوزخی) أهل النار

أهل بیت - ایک گھر والے۔ اس سے مراد

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں أهل بیت

أهل قریبہ ایک گاؤں والے۔ یہ قریہ کونسا

تھا آیا انطاکیہ تھا یا ابلہ یا جزیرہ خضر (جو اندلس

میں بتایا جاتا ہے) یا برقہ یا ابو حوران (جو آذربائیجان

میں تھا یا ناصرہ جو ملک روم میں تھا یا آرمینیا کا کوئی

گاؤں تھا اس کے تعین میں مختلف اقوال منقول

ہیں جن کی صحت کی حقیقت خدا ہی کو خوب معلوم

ہے۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس سلسلہ میں

صحیح اختلاف کا پایا جانا اس امر کا مقتضی ہے

کہ اس بارے میں کسی قول پر اعتماد نہ کیا جائے أهل قریبہ

أهل مدین - مدین والے (تفصیل کے لئے

ملاحظہ ہو **أصعب مدین** اور **مدین**) أهل مدین

أهل یثرب - یثرب والے (مدینہ والے،

ملاحظہ ہو **یثرب**) أهل یثرب

أهلک - تیرے گھر کے لوگ، تیرے گھر والے

أهل مضاف کے ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ

(ملاحظہ ہو **أهل**) أهلک

أهلک - اس نے ہلاک کیا۔ اس نے غارت کیا۔

إهلاک سے جس کے معنی ہلاک کرنے کے ہیں۔

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ **هلاک** مختلف

معانی کے لئے آتا ہے (۱) کسی شے کا اپنے ہاتھ سے

نکل جانا اور دوسرے کے پاس موجود ہونا۔ جیسے

هلاک عینی سلطینیہ (میرے پاس سے میری

حکومت جاتی رہی) (۲) کسی شے کا بصورت

استحالة وفساد ہلاک ہو جانا جیسے **یھلاک الحریث**

والتسل (کھیتیاں اور نسل کو تباہ کر دے) (۳)

مر جانا جیسے **وما یھلکنا الا الذھر** (ہمیں تو صرف

زمانہ ہی مارتا ہے) (۴) کسی چیز کا عالم وجود سے

بالکلیہ مٹ جانا اور معدوم ہو جانا آیت کریمہ

کل منی ہلاک الا وھمہ (ہر چیز کو فنا ہے

بجز ذات الہی کے) میں اسی فنا کی طرف اشارہ

ہے۔ (۵) عذاب چنانچہ یہاں ہلاکت سے عذاب

ہی مراد ہے۔ کبھی ہلاک خوف اور فقر کے معنی

اَهْوَاءٌ - خواہشیں، خیالات، ہوا کی جمع

(ملاحظہ ہو ہوا کی جمع)

اَهْوَاءُكُمْ - تمہاری خواہشیں، اَهْوَاءُ مضاف

کم ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ

اَهْوَاءُكُمْ - ان کی خواہشیں، اَهْوَاءُ مضاف

ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ

اَهْوَاءُكُمْ - برا آسان، بہت ہی سہل، اَهْوَاءُ سے

جس کے معنی آسان اور سہل ہونے کے ہیں۔

افعل التفضیل کا صیغہ

اَهْوَى - اس نے دے پکا۔ اَهْوَاءُ سے

جس کے معنی اٹھا کر دے پکنے کے ہیں ماضی کا۔

واحد مذکر غائب

فصل الیاء المتثناة

اِی - ہاں، البتہ، حرف جواب ہے معنی نعم

اور ہمیشہ قسم سے پہلے آتا ہے

اِی - کونسا، جس۔ کس۔ کیا کیا۔ یہ استفہامیہ

بھی ہوتا ہے اور شرطیہ بھی، صفت بھی واقع ہوتا ہے

اَهْلِهِمْ - ان کے گھروالے، اهل مضاف

ہم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ (ملاحظہ ہو

اهل) اهل

اَهْلِهِمْ - ان (عورتوں) کے گھروالے، ان کے

اولیاء۔ اهل مضاف ہن ضمیر جمع مؤنث غائب

مضاف الیہ

اَهْلِي - میرے گھروالے۔ اهل مضافی ضمیر

واحد مکمل مضاف الیہ

اَهْلِيكُمْ - تمہارے گھروالے۔ اهل اصل میں

اَهْلِيْن تھیں، اهل کی جمع بحالت نصب و جر

اضافت کے باعث نون گرہڑا کم ضمیر جمع مذکر حاضر

مضاف الیہ

اَهْلِيْهُمْ - ان کے گھروالے، اهل مضاف

ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ

اَهْمَشْرَهُمْ - ان کو فکر میں ڈال دیا۔ اَهْمَتْ اِهْمَامًا

سے جس کے معنی فکر میں ڈال دینے کے ہیں ماضی کا

صیغہ واحد مؤنث غائب

ضمیر جمع مذکر غائب

ضمیر جمع مذکر غائب

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

اور جس پر الف لام داخل ہو اس کی نوا کا صلہ بھی

نیز موصولہ بھی ہوتا ہے مگر احمد بن یحییٰ نے اس کے

موصولہ ہونے سے انکار کیا ہے ہاں موصولہ نہیں

ہوتا۔ لیکن اخفش کے خیال میں موصولہ بھی ہوتا

ہے۔

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵
۲۳ ۲۴ ۲۵

ایک زائدہ ہے تاکہ اس سے ضمائر کا اتصال ہو سکے

اس بارے میں مختلف اقوال ہیں جو کتب نحو میں مذکور ہیں

ایاکم۔ تم سب کو جمع مذکر حاضر کی ضمیر منصوب

منفصل۔ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳

ایام۔ دن، اوقات، یوم کی جمع۔ یوم و عموماً

طلوع آفتاب سے لیکر غروب تک کا وقت

مراد ہوتا ہے اور کبھی اس سے زمانہ کی کوئی مدت

یا مطلق وقت مراد لیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں

آسمان و زمین وغیرہ کی پیدائش کے بارے میں

سِتَّةَ آيَاتٍ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں بعضوں

نے ان سے چھ اوقات مراد لئے ہیں اور بعض

نے چھ دن۔ ظاہر ہے کہ ان دنوں سے مراد ہماری

دنیا کے دن تو ہو ہی نہیں سکتے کیونکہ اس وقت

زمین آسمان چاند سورج۔ قمع ہی کہاں جو یہ دن

ہوتے۔ پس لامحالہ ان چھ دنوں سے مراد ان کی

مقدار ہوگی۔ جمہور کا خیال ہے کہ ان سے مراد ہمارے

دنیاوی دنوں کی مقدار ہے لیکن ابن جریر اور ابن

ابی حاتم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، مجاہد

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳

۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

ایاتھکا۔ اس کی نشانیاں، آیات مضاف

ہا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ۱۱ ۱۲

ایاتی۔ میری نشانیاں، میری آیتیں، میری احکام

آیات مضافی ضمیر واحد مکمل مضاف الیہ ۱۱ ۱۲

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

لایاک۔ تجھ ہی سے، تجھ ہی کو۔ واحد مذکر حاضر کی

ضمیر منصوب منفصل۔ ایا کے ساتھ جب یا مکمل

کان خطاب، باغائب اور دیگر فروع مکمل و

مخاطب و غائب لاحق ہوتے ہیں تو اس وقت

یہ ضمیر منصوب منفصل ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کا

خیال ہے کہ یہ اسم ظاہر ہے جو ضمائر کی طرف

مضاف ہوتا ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ رہی یہ بحث

یہ کہ یہ مع الواحق کے ضمیر ہے یا نہ یا الواحق حرف

ہیں یا یہ حرف ہے یا الواحق اسم ہیں اور بیان

کی طرف مضاف یا صرف الواحق ضمائر میں اور

ضحاک اور کعب اجار سے راوی ہیں کہ ان میں سے

ہر دن ایک ہزار برس کا ہے۔ امام احمد بن حنبل

نے الرطلی الجہمیہ میں اسی قول کو اختیار کیا۔ ہے

امام ابن جریر اور طاخرین کی ایک جماعت کی بھی

یہی رائے ہے۔ اور یہی قول زیادہ قرنِ صحت معلوم

ہوتا ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو یوم) ۲۵

۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵

۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵

آیام اللہ۔ اللہ کے دن۔ آیام مضاف

اللہ مضاف الیہ۔ اللہ کے دنوں سے مراد وہ

دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ سرکشوں سے انتقام

اور ان کی بدکرداری کے عوض ان کو عذاب و

یا اپنے فرمانبردار بندوں کو مخصوص فضل و اکرام

نوازے ابن السکیت نے تصریح کی ہے کہ عرب

ایام کو وقائع کے معنی میں استعمال کرتے ہیں چنانچہ

کہا جاتا ہے فلان عالم بایام العرب یعنی وہ

عرب کے واقعات و حالات کا عالم ہے۔ نسائی

ابن جریر ابن المنذر ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

نیز ہستی شعب الایمان میں اور عبد اللہ بن احمد

زوائد السنہ میں حضرت ابی بن کعب سے راوی ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیام اللہ کی تفسیر

اللہ کی نعمتوں اور اس کے احسانات سے فرمائی ہے

ابن ابی حاتم نے ربیع سے قرون اولیٰ میں وقائع

الہی کے معنی نقل کئے ہیں۔ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

آیام الخالیۃ۔ اگے دن۔ الا آیام

موصوف الخالیۃ صفت۔ مراد نبوی زندگی

کے گزرے ہوئے دن ہیں۔ علماء سلف میں

مجاہد ابن جبر، کعب اور عبد العزیز بن ربیع نے

روزوں کے دن مراد لئے ہیں۔ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

آیام معدودات۔ گنتی کے چند دن۔ آیام

موصوف معدودات صفت۔ ان سے مراد

ایام منیٰ یعنی ایام تشریق ہیں یہ ذی الحجہ کی گیارہویں

بارہویں اور تیرہویں تاریخیں ہیں۔ جن میں حج سے

فارغ ہو کر منیٰ میں قیام کا حکم ہے۔ ان دنوں میں

رمی جمار یعنی کنکریوں کے مارنے وقت نیز ہر نماز

فرض کے بعد تکبیر کہنے کا حکم ہے۔ ان دنوں میں

چاہے کہ دیگر اوقات میں بھی ذکرِ الہی کی کثرت رہے۔
آيَاتِ مَعْلُومَاتٍ کئی دن جو معلوم ہیں۔
آيَاتِ مَوْصُوفٍ مَعْلُومَاتٍ صفت حضرت علی
 رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک
 اس سے قربانی کے تین دن مراد ہیں۔ امام ابو یوسف
 اور امام محمد نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ حضرت
 ابن عباس رضی اللہ عنہما، حسن بصری، ابراہیم نخعی،
 اور قتادہ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ بتاتے ہیں۔

امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت ابن عباس
 رضی اللہ عنہما سے ایک روایت میں یوم النحر اور
 اس کے بعد کے تین دن منقول ہیں یعنی دسویں
 گیارہویں بارہویں اور تیرہویں تاریخیں۔

آيَاتِ مَعْدُودَاتٍ گنتی کے چند روز
آيَاتِ مَوْصُوفٍ مَعْدُودَاتٍ صفت آیت شریفہ
**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا
 كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ**
آيَاتِ مَعْدُودَاتٍ (اے ایمان والو تم پر بھی

اسی طرح روزہ فرض کیا گیا جس طرح کہ تم سے پہلے
 لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم پر سزا کا رہو جاؤ۔ یہ
 گنتی کے چند روز ہیں) میں آیتا ماعدودات
 سے مراد ماہ رمضان ہے۔ لیکن حضرت ابن عباس
 رضی اللہ عنہما اور عطاء سے مروی ہے کہ ان سے مراد
 ہر ماہ میں روزہ کے تین دن ہیں جن کی فرضیت
 رمضان کے نازل ہونے کے بعد منسوخ ہو گئی۔

قرآن مجید نے جو یہودیوں کا مقولہ **لَنْ نَمَسَّنَا النَّارَ
 إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ** (کہ ہم کو بجز چند دنوں کے
 ہرگز آگ نہ چھو سکے گی) نقل فرمایا ہے۔ ان چند دنوں
 کے تعین میں یہودیوں میں باہمی اختلاف تھا۔ بعض
 سات دن بیان کرتے تھے بعض چالیس روز بعض
 چالیس سال اور بعض بلوغ سے قبل کے زمانہ کو
 نکال کر ہر شخص کی بقیہ مدت العمر بتاتے تھے۔

آيَاتِ مَعْدُودَاتٍ گنتی کے کئی دن۔
آيَاتِ مَعْدُودَاتٍ مصیبت کے کئی دن۔
 چند منجوس دن۔ مجاہد اور قتادہ کا بیان کہ یہ اخیر

<p>ایٹانَا - ہم کو حج حکم کی ضمیر منصوب منفصل -</p>	<p>شوال میں بدہ کے دن سے شروع ہو کر بدہ ہی کے</p>
<p>ملاحظہ ہو ایتانَا (پ ۱۱۱)</p>	<p>دن ختم ہوئے۔ سات رات اور آٹھ دن لگاتار</p>
<p>ایٹاہَا - اسی کو۔ اسی سے۔ واحد مذکر غائب کی ضمیر</p>	<p>قوم علا پر ہوا کا طوفان چلتا رہا۔ (پ ۱۱۱)</p>
<p>منصوب منفصل (ملاحظہ ہو ایتانَا) (پ ۱۱۱)</p>	<p>ایٹاہَا - بغیر بیوی والے مرد۔ بغیر شوہر والی</p>
<p>پ ۱۱۱ پ ۱۱۱ پ ۱۱۱ پ ۱۱۱</p>	<p>عورتیں، ایتھ کی حج۔ ابو عمرو اور کسان نے</p>
<p>ایٹاھُمَا - ان کو جمع مذکر غائب کی ضمیر منصوب</p>	<p>تصریح کی ہے کہ اہل لغت کا اس پر اتفاق ہے</p>
<p>منفصل (ملاحظہ ہو ایتانَا) (پ ۱۱۱)</p>	<p>کہ ایہ اہل میں اس عورت کو کہتے ہیں جس کا شوہر</p>
<p>ایٹاہَا - مجھ کو، مج سے، واحد تکم کی ضمیر منصوب</p>	<p>نہ ہو خواہ وہ عورت کنواری ہو یا بیوہ، ابو عبیدہ کا</p>
<p>منفصل (پ ۱۱۱ پ ۱۱۱ پ ۱۱۱)</p>	<p>بیان ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے متعلق ایہ</p>
<p>ایٹاہَا - لے۔ آ۔ آ۔ (ضَرْب) ایتانَا سے جس کے</p>	<p>کالفظ آتا ہے لیکن اس کا بیشتر استعمال عورتوں</p>
<p>معنی آنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر،</p>	<p>ہی کے بارے میں ہوتا ہے مردوں کے متعلق اس کا</p>
<p>جب اس کے صلہ میں با آتی ہے تو یہ متعدی</p>	<p>استعمال گویا بطور استعارہ ہے۔ (پ ۱۱۱)</p>
<p>یعنی لانے کے ہو جاتا ہے (پ ۱۱۱ فَا ب)</p>	<p>ایٹانَا - کب ہنسی کے قریب المعنی ہے اور کسی شے</p>
<p>پ ۱۱۱ پ ۱۱۱ پ ۱۱۱</p>	<p>کا وقت دریافت کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے</p>
<p>ایٹانَا - دینا۔ عطا کرنا۔ بروزن افعال مصدر</p>	<p>بعض لوگ اس کی اہل آئی اور ان بمعنی کونے</p>
<p>قرآن مجید میں اس کا استعمال بیشتر صدقہ دینے کے</p>	<p>وقت کے بتاتے ہیں۔ الف کو حذف کر کے واو</p>
<p>بارے میں ہوتا ہے۔ (پ ۱۱۱ پ ۱۱۱)</p>	<p>کو با کیا گیا اور پھر یا کا یا میں ادغام کر دیا ایتانَا ہو گیا</p>
<p>ایٹانَا - تیری نشانی۔ ایتہ مضاف۔ (پ ۱۱۱)</p>	<p>پ ۱۱۱ پ ۱۱۱ پ ۱۱۱ پ ۱۱۱</p>

اِثْتِيَا - تم دونوں جاؤ اِثْيَان سے امر کا صیغہ	ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیه (ملاحظہ ہوا یہ)
ثنیہ مذکر حاضر ہے فَاتِيَا	ث ث
اِثْيَانُ - تم دونوں اس کے پاس جاؤ۔ اس میں	اِثْيَانُ - ہمارے پاس آ۔ ہم پرے آ۔ اِثْتِ صیغہ
ضمیر واحد مذکر غائب ہے	ثنا ضمیر جمع مکمل (ملاحظہ ہوا اِثْتِ) ث ث ث
اِثْيَانِ - دونشائیاں۔ دونوں نے (ملاحظہ ہوا یہ)	ث فَاتِيَا ث ث ث
اَيْدٍ - ہاتھ۔ اید کی جمع جس کے معنی ہاتھ کے ہیں۔	اِثْمَانُ - تم آؤ۔ اِثْيَان سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر
اس میں ایدئی تھانوں کے باعث گر پڑی ہے	ث فَاتُوا ث ث ث ث ث ث
اَيْدٍ - قوت، قوی ہونا۔ اذیبید کا مصدر ہے	ث ث ث وَ اِثْمَانِ
اَيْدُكَ ہیں نے تیری مدد کی۔ اَيْدُكَ	اِثْمَانًا - تم ہمارے پاس لاؤ۔ اس میں نا ضمیر
تائید سے جس کے معنی مدد کرنے اور قوت دینے	جمع مکمل ہے۔ ث
کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مکمل اِذْيَمِر	اِثْمَانِي - میرے پاس لاؤ۔ میرے پاس آؤ۔
واحد مذکر حاضر ہے	اس میں ن دقایی ضمیر واحد مکمل ہے ث
اَيْدِكَ - تیری تائید کی۔ تجھ کو قوت پہنچائی۔ اَيْدِكَ	ث ث وَ اِثْمَانِي ث ث ث
تائید سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اِذْيَمِر	اِثْمَانُ ہن (عورتوں) کے پاس جاؤ۔ اس میں
ضمیر واحد مذکر حاضر ہے	ہن ضمیر جمع مونث غائب ہے ث
اَيْدِكَ - تم کو قوت دی۔ تمہاری مدد کی اس	اَيْتَهُمَا - اے۔ ایتہ بجا لے نداءوی معرف
میں کہہ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔ ث	باللام کو حرف نداء ملا ہے اور ہا حرف تنبیہ
اَيْدِنَا - ہم نے قوت دی۔ تائید سے۔ ماضی کا صیغہ	جو ایتہ اور اپنے بعد کے اسم معرف بالللام کو در بیان
جمع مکمل ہے	فصل کے لئی استعمال ہوتا ہے ث ث ث

اَيْدِيَهُمْ فِيهِمْ اس کو قوت دی۔ اس میں ہضمیر اَيْدِيَهُمْ۔ ان دونوں کے ہاتھ۔ اَيْدِي مضاف

واحد مذکر غائب ہے۔ ۱۱ ۱۱

اَيْدِيَهُمْ اس کی مدد کی۔ اَيْدِي فعل ماضی ہضمیر

واحد مذکر غائب ۱۱

مضاف ہُنَّ ہضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ

۱۱ ۱۱

اَيْدِيَهُمْ ان کی مدد کی۔ اس میں ہُمْ ہضمیر

جمع مذکر غائب ہے۔ ۱۱

اَيْدِيَهُمْ اے کجا جب، اہل میں آذاتھا۔ دوسرے الف

کو عجزہ سے بدل لیا گیا۔ پہلا الف استفہام انکاری

اَيْدِي مضاف الیہ۔ ہاتھ۔ اَيْدِي جمع (تفصیل کے لئے

ملاحظہ ہوید) ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

کا ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو) اور اِذَا ۱۱

اِذْنُ تُوْرخصت دے تو اجازت دے۔

اَيْدِيَكُمْ تمہارے ہاتھ، اَيْدِي مضاف

کُمْ ہضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ۱۱ ۱۱

(مبہم) اِذْنُ سے جن کے معنی اجازت دینے کو

ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۱ فَاذْنُ ۱۱

۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

اَيْقَاطًا۔ جاگنے والے۔ يَقِظُ کی جمع جو

۱۱ ۱۱

صفت مشبہ کا صیغہ ہے اور جس کے معنی

اَيْدِيُنَا۔ ہمارے ہاتھ۔ اَيْدِي مضاف ناہضمیر

جمع حکم مضاف الیہ ۱۱ ۱۱ ۱۱

جاگنے والے کے ہیں۔ ۱۱

اَيْكُمُ۔ تم میں سے کون۔ اَيْ استفہامیہ مضاف

اَيْدِيَهُمْ۔ ان کے ہاتھ۔ اَيْدِي مضاف ہُمْ

کُمْ ہضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۱۱ ۱۱

ہضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

۱۱ ۱۱

۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

اَيْكَةِ۔ ایک۔ بن۔ گھا جگل۔ درختوں کا جھنڈ۔

۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

یہ یا تو شہر کا نام ہے یا بن کا۔ چونکہ اصحابہ الایمۃ

۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

اس مقام پر بتے تھے اس لئے اس کی طرف
 شوب ہوئے۔ نافع، ابن کثیر، اور ابن عامر نے
 سورہ شرا اور ص میں لیکتہ غیر منصرف پڑھا ہے۔
 جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایکہ بمعنی بن کے نہیں بلکہ
 اس مقام کا نام ہے۔ ابو عبید نے تصریح کی ہے کہ
 مکہ اور بکۃ کی طرح لیکۃ خاص شہر کا نام ہے او
 ایکہ تمام ملک کا۔ صحیح بخاری کتاب التفسیر سورہ
 شعراء میں مذکور ہے کہ لیکۃ اور ایکۃ، ایکہ کی جمع
 ہے۔ جس کے معنی درختوں کے جھنڈے ہیں۔
 علامہ بدرالدین عینی اس کے متعلق لکھتے ہیں کذا
 فی النسخ وهو غیر صحیح والصواب ان یقال
 اللیکۃ صوا لیکۃ مفرد ایکہ او یقال جمعہا
 ایکہ (بخاری کے نسخوں میں ایسا ہی ہے اور یہ
 صحیح نہیں۔ اس طرح کہنا درست ہے کہ لیکۃ
 اور ایکہ ایک کا مفرد ہے یا یوں کہا جائے کہ
 اس کی جمع ایکہ ہے) اسی طرح مجدالدین
 فیروز آبادی نے قاموس میں تصریح کی ہے کہ یہ
 بمنزلہ وہم ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو

اصحوب الا لیکتہ ص ص ص ص ص
 ایللاف۔ مانوس رکھا۔ الفت کرنا۔ بروزن
 افعال مصدر ہے۔ ص
 ایما۔ جنسی، یہاں ائی شیطیہ اور ما زائدہ
 بعض ما کو نکرہ بتاتے ہیں۔ ص
 ایمان۔ لغت میں ایمان کے معنی تصدیق
 کرنے کے ہیں یعنی خبر دینے والے کے حکم کا یقین کرنا
 اس طرح کہ حکم قبول کیا جائے اور بتانے والے کو
 سچا قرار دیا جائے۔ یہ مصدر ہے بروزن افعال
 امن سے ماخوذ ہے گویا ایمان لانے کا مطلب ہے
 کہ جس پر ایمان لایا جائے اس کو تکذیب و مخالفت کی
 امن دیدہ یا جائے، اس کا تعدیہ کبھی بذریعہ کلام ہوتا ہے
 اور کبھی بذریعہ با۔ اول صورت میں اذعان و یقین
 حکم کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں اور دوسری صورت
 میں اعتراف (تسلیم و انقیاد) کے۔ جس سے
 اس طرف اشارہ مقصود ہے کہ بغیر اعتراف کے
 تصدیق کا اعتبار نہیں۔ کبھی باعتبار حقیقت عرفیہ
 یا بطور مجاز و ثوق کے معنی میں بھی ایمان کا

هُنَّ ضَمِيرٌ جَمْعٌ مَذَكَّرٌ غَائِبٌ مضاف الیه یہ ہیں ہیں

ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں

إِيْمَانًا كَثُفًا - ان (عورتوں) کے ہاتھ ایمان

مضاف ہُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ

ہیں ہیں

إِيْمَانًا يَهْنِكُ - ان (عورتوں) کا ایمان زینان

مضاف ہُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ ہیں

أَيْمَانٍ - دایاں - دائیں جانب صفت مشبہہ

بعض اس کو یمن سے ماخوذ بتاتے ہیں جس کو معنی

برکت کے ہیں۔ اس صورت میں اس کے معنی

بارکت کے ہوں گے۔ ہیں ہیں

أَيْمَةً - پیشوا مقتدا۔ رہنما۔ امام کی جمع

(ملاحظہ ہو اماماً) ہیں ہیں ہیں ہیں

أَيْنَ - کہاں۔ ظرف ہے۔ جس طرح مٹی سے

زمان کے متعلق سوال کیا جاتا ہے اسی طرح آئینہ

سے مکان دریافت کیا جاتا ہے۔ ہیں ہیں ہیں

ہیں ہیں ہیں

أَيَّتَا - ہم میں سے کون۔ آئی مضاف نا ضمیر

جمع محکم مضاف الیہ یہاں آئی استہامیہ ہیں ہیں

إِيْمَانًا - جہاں کہیں، جس طرف۔ یہاں آئین

شرطیہ ہے اور ما موصولہ ہیں ہیں ہیں ہیں

ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں

أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ اللّٰهُمَّ كَرِّمِيهِ نَبِيَّ

تھے۔ ان کا صبر شکر مشہور ہے، ایوب عجمی نام ہے

جو عجمیہ اور علیت کی بنا پر غیر منصرف ہے۔ علامہ عینی

کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پانچ

مقامات پر ان کا ذکر کیا ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں قرآن مجید

میں حضرت ایوب کا نام صرف چار سورتوں میں

آیا ہے۔ نساء، انعام، انبیاء اور ص، نساء اور

انعام میں صرف نام لیا گیا ہے اور سورہ انبیاء

اور سورہ ص میں کسی قدر تفصیل سے ذکر ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت ایوب علیہ السلام غسل فرما رہے تھے کہ

سونے کی ٹڈیوں کا دل کا دل ان پر آگر آگر آپ

مشیاں بھر بھر کر کپڑے میں رکھنے لگے

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی ص ۱۰۰

دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر علوم قرآنی

تفسیر عثمانی بعد از تیس سالہ عزائم تہذیبیہ کتابت ۲ جلد	_____	مولا شبیر احمد عثمانی
تفسیر مظہری اردو	_____ ۱۲ جلدیں	قاضی محمد شفیع شاہ پانی پتی
قصص القرآن	_____ ۳ حصے در ۲ جلدوں	مولانا حفصہ الرحمن سیوہاوی
تاریخ ارض القرآن	_____	علامہ سید سلیمان ندوی
قرآن اور ماحولیات	_____	انجینئر شفیع مدنی و شمس
قرآن تائیس اور تہذیب و تمدن	_____	ڈاکٹر محبت انیس قادی
لغات القرآن	_____	مولانا عبد الرشید نعمانی
قاموس القرآن	_____	قاسمی زین العابدین
قاموس الفاظ القرآن الکریم (عربی انگریزی)	_____	ڈاکٹر عبدالرشید عباس ندوی
مکتب الیقین فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	_____	حسان پشیرک
۴۱ مسائل قرآنی	_____	مولانا شرف علی تھانوی
قرآن کی باتیں	_____	مولانا امجد سعید صاحب

حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	_____ ۲ جلد	مولانا محمود ابساری اعظمی فاضل دیوبند
تفسیر سلیم المسلم	_____ ۲ جلد	مولانا زکریا اقبال فاضل دارالعلوم کراچی
جامع ترمذی	_____ ۲ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
سنن ابوداؤد شریف	_____ ۲ جلد	مولانا اسرار احمد صاحب مولانا محمد رفیع عالم قاسمی صاحب فاضل دیوبند
سنن نسائی	_____ ۲ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	_____ ۲ جلد ۷ حصوں	مولانا محمد منگلو نعمانی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات	_____ ۲ جلد	مولانا عابد الرحمن کاندھلوی مولانا عبدالرشید صاحب
ریاض الصالحین مترجم	_____ ۲ جلد	مولانا فیصل الرحمن نعمانی مظاہری
الادب المفرد کامل مع ترجمہ و شرح	_____	ڈاکٹر امام حسن صاحب
مظاہر حق مدیر شرح مشکوٰۃ شریف	_____ ۵ جلدوں میں	مولانا عبدالرشید صاحب دیوبند فاضل دیوبند
تقریر بخاری شریف	_____ ۳ حصوں میں	مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب
تجوید بخاری شریف	_____ ایک جلد	علامہ شیخ بن مبارک سیدی
تعلیم الاشکات	_____ شرح مشکوٰۃ اردو	مولانا ابو الحسن صاحب
شرح الراعی نووی	_____ ترجمہ و شرح	مولانا مفتی عاشق امین الہری
قصص الحدیث	_____	مولانا محمد زکریا اقبال فاضل دارالعلوم کراچی

ناشر:- دارالاشاعت اردو بازار کراچی فون ۲۶۳۱۸۶۱-۲۶۳۱۸۶۲-۲۶۳۱۸۶۳-۲۶۳۱۸۶۴-۲۶۳۱۸۶۵

کتب ادعیہ عملیات و تعویذات، طب و معالجات

بجزب عملیات و تعویذات	آئینہ عملیات
عملیات کی مشہور کتاب	اصلی جواہر خمسہ
بجزب عملیات و تعویذات	اصلی بیاض محمدی
قرآنی وظائف و عملیات	انکال قرآنی
علمائے دیوبند کے بجزب عملیات و طبی نسخے	مکتوبات و بیاض یعقوبی
ہر وقت پیش آنے والے کھریلو نسخے	بیماریوں کا گھریلو علاج
ان سے محفوظ رہنے کی تدابیر	بیمات کے پراسرار حالات
عربی دعائیں مع ترجمہ اور شرح اردو	حصن حصین
اردو	خواص حبنا اللہ و نعم الوکیل
	ذکر اللہ اور فضائل درود شریف
فضائل درود شریف	ذاد السعد
تعویذات و عملیات کی مستند کتاب	شمس المعارف الکبریٰ
ایک مستند کتاب	طب جسمانی و روحانی
قرآنی عملیات	طب روحانی مع خواص لقرآن
	طب نبوی کلان اردو
آنحضرت کے فرمودہ علاج و نسخے	طب نبوی حنورد
طب یونانی کی مقبول کتاب جس میں مستند نسخے درج ہیں	علاج الغرباء
حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے بجزب عملیات	کمالات عزیززی
	میرے والد ماجد اور ان کے مجرب عملیات
دعاؤں کا مستند و مقبول مجموعہ	مناجات مقبول مترجم
مرف عربی بہت چھوٹا جیسی سائز	مناجات مقبول
کا نظم میں مکمل اردو ترجمہ	مناجات مقبول
عملیات و لغوش و تعویذات کی مشہور کتاب	نقش سلیمانی
تمام دینی و دنیوی مقاصد کے لئے مجرب دعائیں	مشکل کشا
مولانا مفتی محمد شفیع	مصیبت کے بعد راحت مع رسالہ دفع الافلاس
عملیات و تعویذات کی مشہور کتاب	نافع الخلائق
مستند ترین نسخہ	مجموعہ وظائف کلان

معیاری اور ارزاں مکتبہ دارالاشاعت کراچی کی مطبوعہ چند درسی کتب و شروحات

<p>اشرف الہدایہ جدید ترجمہ و شرح ہدایہ ۱۶ جلد کامل (مفصل عنوانات و فہرست و تسبیل کے ساتھ پہلی بار) کپیڑ کتابت</p> <p>تسبیل جدید بین الہدایہ مع عنوانات پیرا گرافنگ (کپیڑ کتابت) مولانا انوار الحق قاسمی مدظلہ</p> <p>مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف ۵ جلد اعلیٰ (کپیڑ کتابت) مولانا عبد اللہ جاہد غازی پوری</p> <p>تنظیم الاشتات شرح مشکوٰۃ اول، دوم، سوم یکجا</p> <p>اصح النوری شرح قدوری (کپیڑ کتابت) مولانا محمد حنیف گنگوہی</p> <p>معدن الحقائق شرح کنز الدقائق مولانا محمد حنیف گنگوہی</p> <p>ظفر المصلین مع قرۃ العیون (حالات مسنین درس نظامی) مولانا محمد حنیف گنگوہی</p> <p>تحفۃ الادب شرح فیہ العرب مولانا محمد حنیف گنگوہی</p> <p>نبیل الامانی شرح مختصر المعانی مولانا محمد حنیف گنگوہی</p> <p>تسبیل الضروری مسائل القدوری عربی مجلد یکجا حضرت مفتی محمد عاشق الہی البرقی</p> <p>تعلیم الاسلام مع اضافہ جوامع الکلم کامل مجلد حضرت مفتی کفایت اللہ</p> <p>تاریخ اسلام مع جوامع الکلم مولانا محمد میاں صاحب</p> <p>آسان نماز مع چالیس مسنون دعائیں مولانا مفتی محمد عاشق الہی</p> <p>سیرت خاتم الانبیاء حضرت مولانا مفتی محمد شفیع</p> <p>سیرت الرسول حضرت شاہ ولی اللہ</p> <p>رحمت عالم مولانا سید سلیمان ندوی</p> <p>سیرت خلفائے راشدین مولانا عبدالمکرم فاروقی</p> <p>مدلل بہشتی زیور مجلد اول، دوم، سوم حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی</p> <p>بہشتی گوہر حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی</p> <p>تعلیم الدین حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی</p> <p>مسائل بہشتی زیور حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی</p> <p>احسن القواعد</p> <p>ریاض الصالحین عربی مجلد مکمل امام نووی</p> <p>اسوۃ صحابیات مع سیر الصحابیات مولانا عبد السلام انصاری</p> <p>قصص النبیین اردو مکمل مجلد حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی</p> <p>شرح اربعین نووی اردو ترجمہ و شرح مولانا مفتی عاشق الہی</p> <p>تفہیم المنطق ڈاکٹر عبد اللہ عباس ندوی</p>	<p>سیرت خاتم الانبیاء</p> <p>سیرت الرسول</p> <p>رحمت عالم</p> <p>سیرت خلفائے راشدین</p> <p>مدلل بہشتی زیور مجلد اول، دوم، سوم</p> <p>بہشتی گوہر</p> <p>تعلیم الدین</p> <p>مسائل بہشتی زیور</p> <p>احسن القواعد</p> <p>ریاض الصالحین عربی مجلد مکمل</p> <p>اسوۃ صحابیات مع سیر الصحابیات</p> <p>قصص النبیین اردو مکمل مجلد</p> <p>شرح اربعین نووی اردو</p> <p>تفہیم المنطق</p>
--	---

ناشر:- دارالاشاعت اردو بازار کراچی فون ۲۶۳۱۸۶۱-۲۶۳۷۶۸-۲۲۱۳-۰۲۱

خواتین کے لئے دلچسپ لوہائی اور مستند اسلامی کتب

حضرت تھانویؒ	انگریزی	اردو	تحفہ زوجین بہشتی زیور اسلامی شادی پردہ اور حقوق زوجین
حضرت تھانویؒ	"	"	اسلام کا نظام عفت و عصمت
حضرت تھانویؒ	"	"	حیلانا جزہ یعنی عورتوں کا حق
ابلیہ نظریف تھانوی	"	"	خواتین کے لئے شرعی احکام
سید سلیمان ندوی	"	"	سیر الصحابیات مع اسوۂ صحابیات
سفیق عبدالرؤف صاحب	"	"	چھ گناہ گار عورتیں
"	"	"	خواتین کا حج
"	"	"	خواتین کا طریقہ نماز
ڈاکٹر حفصانی میاں	"	"	ازواج مطہرات
احمد حلیل جمعد	"	"	ازواج الانبیاء
عبدالمعز یثناوی	"	"	ازواج صحابہ کرام
ڈاکٹر حفصانی میاں	"	"	پایے نبی کی پیاری صاحبزادیاں
حضرت میاں ہفر حسین صاحب	"	"	نیک بیبیاں
احمد حلیل جمعد	"	"	جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین
"	"	"	دور نبوت کی برگزیدہ خواتین
"	"	"	دور تابعین کی نامور خواتین
مولانا عاشق الہی بلوچ شہری	"	"	تحفہ خواتین
"	"	"	مسلم خواتین کے لئے بیس سبق
"	"	"	زبان کی حفاظت
"	"	"	شرعی پردہ
سفیق عبدالغنی صاحب	"	"	میاں بیوی کے حقوق
مولانا ادریس صاحب	"	"	مسلمان بیوی
حکیم طارق مسعود	"	"	خواتین کی اسلامی زندگی کے سائنسی حقائق
نذیر محمد مکتبی	"	"	خواتین اسلام کا مثالی کردار
قاسم عاشور	"	"	خواتین کی دلچسپ معلومات و نصائح
نذیر محمد مکتبی	"	"	امرا بالمعروف و نہی عن المنکر میں خواتین کی ذمہ داریاں
امام ابن کثیر	"	"	قصص الانبیاء
مولانا اشرف علی تھانوی	"	"	اعمال و سہ آئی
صوفی عبدالرحمن	"	"	آئینہ عملیات
"	"	"	اسلامی وظائف

قرآن و حدیث سے ماخوذ وظائف کا مجموعہ

حضرت تھانویؒ کی تصانیف
مکتبہ دارالاشاعت

دارالاشاعت اردو بازار ایچ جی جٹ روڈ کراچی فون: ۲۶۳۱۸۶۱-۲۶۳۱۸۶۸

سیرۃ اوسو اناح پر دارالاساعت کراچی کی مطبوعہ مستند کتب

سیرۃ علیہ اردو ۱۹۵۱ء جلد ۱ (کپیڈرا)
 سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۲۰۰ جلد
 رخصتہ اللعالمین میں شہیدوں سے بکرا کپیڈرا
 محسن انسانیت اور انسانی حقوق
 رسول اکرم کی سیاسی زندگی
 شمائل ترمذی
 عبید بن جراح کی برگزیدہ خواتین
 دور تابغین کی نامور خواتین
 جنت کی خوشخبری باتے والی خواتین
 ازواج مطہرات
 ازواج الانبیاء
 ازواج صحابہ کرام
 اُسوۃ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 اُسوۃ صحابہ ۲ جلد اول بکرا
 اُسوۃ صحابیات مع سیر الصحابیات
 حیاۃ الصحابہ ۳ جلد اول
 طبیب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
 الفساروق
 حضرت عثمان ذو النورین

سیرۃ النبی پر نہایت مفصل دستند تعنیف
 اپنے موضوع پر ایک شاندار علمی تعنیف مستشرقین کے جرات کھولو
 عشق و سحر پر کئی نکتے جاننے والی مستند کتب
 خطبہ الوداع سے استشادات اور مستشرقین کے اعتراضات کے جواب
 دعوت و تبلیغ سے سرشار حضرت کی سیاست اور ملی تعلیم
 حضرت اہل بیت کے شاک و عداوت بالکل تفصیل پر مستند کتب
 اس مہدی برگزیدہ خواتین کے حالات و کارناموں پر مشتمل
 نامیوں کے دور کی خواتین
 ان خواتین کا ذکر جنہوں نے حضور کی زبان ملک سے خوشخبری پائی
 حضور پر کرامت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا مستند مجموعہ
 انسب و اعلیٰ علم کے ازواج کے حالات پر پہلی کتب
 صحابہ کرام کی ازواج کے حالات و کارنامے
 ہر شعبہ زندگی میں آنحضرت کا اسوۃ حسنہ انسان زبان میں
 حضور اکرم سے تعلیم یافتہ حضرات صحابہ کرام کا اسوۃ
 صحابیت کے حالات اور اسوۃ پر ایک شاندار علمی کتب
 صحابہ کرام کی زندگی کے مستند حالات مطالعہ کے لئے زامنا کتب
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات و عقائد پر علمی کتب
 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حالات اور کارناموں پر مستند کتب
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

امام برہان الدین سلیمان
 علامہ شبلی نعمانی از سیرۃ سلیمان ترمذی
 علامہ محمد سلیمان منصور پوری
 ڈاکٹر حافظ مسدینی
 ڈاکٹر محمد سعید اللہ
 شیخ اکبریت حضرت ام المومنین زکریا
 احمد شمسیل احمد
 ڈاکٹر حافظ حفیظی میاں قادری
 احمد طفیل عبود
 عبدالعزیز الشناوی
 ڈاکٹر عبدالرحمن مدنی
 شاہ حسین الیرانی ترمذی
 مولانا محمد یوسف کلاوی
 امام ابن قسیم
 علامہ شبلی نعمانی
 مولانا اکبر عثمانی

اسلامی تاریخ پر چند جدید کتب

اسلامی تاریخ کا مستند اور بنیادی ماخذ
 مع مقدمہ
 اردو ترجمہ النہایۃ البدایۃ
 علامہ ابو عبد اللہ محمد بن سعد البصری
 فقہ حنفی و محدث ابن خلدون
 حافظ علامہ ابن کثیر
 مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی
 تاریخ اربعہ ائمہ اربعہ اہل بیت اور اہل سنت اور اہل باطل
 اردو ترجمہ تاریخ الامم و الملوک
 انبیاء کرام کے بعد دنیا کے مقدس ترین انسانوں کی سرگزشت حیات
 علامہ ابن کثیر
 علامہ ابن کثیر
 علامہ ابن کثیر

طبقات ابن سعد
 تاریخ ابن خلدون
 تاریخ ابن کثیر
 تاریخ اہل بیت
 تاریخ طبری
 سیر الصحابہ

دارالاساعت اردو بازار ۱۵ ایم ایے جناح روڈ کراچی پاکستان ۲۱۰۶۶۳۱۸۱
 مستند اسلامی و علمی کتب کا مرکز

